فہرست کتب دینیہ موجودہ کارخانہ شیخ احمد پسر شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب بازار کشمیری مالک و مہتمم مطبع احمدی لاہور

137257

نام کتاب

قرآن مجید معرّا

- قرآن مجید ۱۷ سطرہ کاغذ لبف مجلد
- " " " " کاغذ مصری
- " " " کاغذ سرامپوری سفید
- " " " مجلد پارچہ
- قرآن مجید ۱۷ سطرہ تختی کلان مجلد
- قرآن مجید چھوٹا قلم ۹ سطرہ تختی کلان کاغذ گلابی۔ مطبع نولکشوری
- قرآن شریف ۱۳ سطرہ یونیہ تختی کلان نہایت خوشخط و کاغذ عمدہ مطبع بمبئی
- قرآن شریف ۱۳ سطرہ تختی کلان کاغذ سفید بمبئی
- " " ۱۳ سطر تختی خورد قسم اول "
- " " " قسم دویم
- قرآن شریف ۱۵ سطرہ انبالہ والا تختی خورد — مطبع بمبئی
- " ۱۵ سطرہ تختی کلان مطبع بمبئی
- قرآن شریف ۱۳ سطرہ مطبع میرٹھ کاغذ
- " " ۱۱ سطرہ ہادی علی والا کاغذ گندہ گلابی مجلد تختی کلان مطبع نولکشوری
- قرآن شریف ۱۱ سطرہ تختی ۲۲×۲۹ مطبع دہلی۔
- قرآن شریف ۱۳ سطرہ مجلد کاغذ

نام کتاب

- مصری تختی خورد مطبع بمبئی
- قرآن شریف تختی کلان جسکی ہر سطر الف سے شروع ہوتی ہے ہر جا پر خلاصہ تفسیر اتقان اردو مجلد
- قرآن شریف ۱۳ سطرہ تختی کلان نہایت خوشخط کاغذ مصری
- " " کاغذ ڈبل مصری
- قرآن شریف ۱۳ سطرہ خورد قسم دوم تختی دیہاتی کاغذ مصری
- قرآن مجید نقل نظامی جسکے ہر صفحہ پر آیت ختم ہوتی ہے اور ہر پارہ اور ہر منزل علیحدہ [illegible] بلا جلد

نوٹ: سوا جس قسم کے معرا قرآن کی ضرورت ہو تحریر فرماوین۔ اور جگہ سے تلاش کرکے روانہ کیا جائیگا۔

قرآن مجید مترجم اردو

- قرآن مجید مترجم تختی درمیانی خوشخط کاغذ سفید ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی فوائد موضح القرآن شاہ عبد القادر صاحب چھاپہ بمبئی نہایت عمدہ ہے۔
- قرآن مجید مترجم ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب تختی کلان کاغذ ولایتی مطبع لکھنؤ
- قرآن شریف مترجم تختی کلان نہایت خوشخط ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب چھاپہ

نام کتاب

- نہایت عمدہ مطبع کریمی بمبئی
- قرآن شریف مترجم تختی کلان کاغذ ولایتی ترجمہ شاہ عبد القادر صاحب مطبع نولکشوری
- قرآن مجید مترجم ترجمہ حافظ نذیر احمد صاحب دہلوی تختی کلان کاغذ ولایتی سفید مجلد
- " " " " بلا جلد
- قرآن شریف مترجم نقل ممتاز علی تختی ممتاز علی کی تحریر کا عکس کھینچا ہوا
- " " " کاغذ ولایتی مجلد
- قرآن مجید مترجم فارسی ترجمہ مطبع مجتبائی
- قرآن شریف مترجم تختی کلان نہایت خوشخط ایک ترجمہ اردو شاہ رفیع الدین دو ترجمہ فارسی ایک شاہ عبد القادر صاحب اور ایک شاہ ولی اللہ صاحب مع احسن الفوائد و فہرست مضامین مجلد
- " " " " بلا جلد
- قرآن مجید مترجم دو ترجمہ ایک ترجمہ اردو ایک ترجمہ فارسی مع حاشیہ تفسیر عباسی مجلد
- قرآن مجید ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی حاشیہ مولوی عبد اللہ صاحب مولوی حمید اللہ صاحب نے اس قرآن مجید پر بہت سی حدیث کی کتابوں اور تفسیر سے منتخب کرکے حاشیہ چڑھایا ہے کم علم

نام کتاب

کے واسطے تو یہ نہایت ہی آسان ہے اور اسکے فہرست مضامین بھی نکالی گئی ہے - مجلد

" " " " " " بلا مجلد

قرآن مجید مترجم ترجمہ پنجابی مجلد

قرآن مجید مترجم مع ابیان ترجمہ مولوی شیخ محمد صاحب نا تحمید مجلد

" " " " بلا جلد

قرآن مجید مترجم اردو معہ حاشیہ تفسیر حسینی فارسی

قرآن مجید مترجم اردو و فارسی برحاشیہ تفسیر حسینی اردو مجلد

قرآن مجید مترجم اردو کاغذ مصری تختی خورد

حمائل شریف معرا

حمائل شریف سنہری جلد مطبوعہ بمبئی خط نہایت عمدہ کاغذ مصری تختی درمیانی

حمائل شریف تختی درمیانی تحریر منشی ممتاز علی مطبوعہ مطبع انصاری دہلی نہایت خوشخط مجلد

" " " " بلا جلد

حمائل شریف مطبوعہ بمبئی نہایت خوشخط کاغذ مصری مجلد

حمائل شریف مطبوعہ نولکشور مجلد تختی

حمائل شریف عکسی چھاپہ لنڈن مجلد

حمائل شریف ۱۲ ہی تختی کلان مجلد کاغذ مصری مجلد قسم اول

حمائل شریف ۱۲ ہی تختی کلان مصری

حمائل شریف مترجم

حمائل شریف احادیث و تفاسیر والی مترجم اردو ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب حواشی مفید نہایت عمدہ اس حمائل شریف پر مولوی حمید اللہ صاحب نے نہایت عمدہ حواشی احادیث و تفاسیر سے انتخاب کرکے اور شرح ... سے آسان کرکے چڑھائے ہیں کہ علاوہ ... شخص بغیر استاد کے ... شریف کا مطلب ...

نام کتاب

انگریزی ... بڑا ... نہایت ...

" " " " " " بلا جلد

(نوٹ) میں ... حمائل شریف کی ... دیتا ہوں کہ یہ حمائل شریف حواشی ... امرتسری حمائل سے بھی بڑھ گئی ہے - اور ضرور ہی خریدنے کے لائق ہے - العبد شیخ احمد الشیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب مالک مطبع احمدی لاہور

حمائل شریف مترجم ترجمہ فارسی مجلد مطبوعہ مطبع بمبئی

حمائل شریف دو ترجمہ ایک ترجمہ اردو ایک ترجمہ فارسی مجلد ....

حمائل شریف مترجم اردو مطبوعہ میرٹھ

حمائل شریف مترجم مطبع سیالکوٹ ایک صفحہ پر عربی دوسرے صفحہ پر ترجمہ مجلد

جیبی حمائل شریف مترجم تختی کارڈ کے برابر ترجمہ شاہ عبد القادر صاحب تحریر منشی ممتاز علی مہاجر مکہ نہایت خوشخط ہر ایک بسم اللہ علیحدہ علیحدہ طغرا میں تحریر کی ہوئی

" " " " بلا جلد

حمائل شریف مترجم ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب مطبع امرتسر طبع شدہ مولوی عبد الغفور غزنوی مجلد

" " " " " بلا جلد

حمائل شریف مترجم ترجمہ مولانا مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی حاشیہ دار جلد معمولی

" " " جلد نہایت عمدہ چمڑے کی

پارہ ہائے ...

سیپارہ اول کاغذ ...

حمائل ... الف لام میم

سیپارہ دوم سیقول

نام کتاب

... پارہ سوم تلک الرسل

" پارہ چہارم لن تنالوا

" پارہ پنجم والمحصنات

" پارہ ششم لا یحب اللہ

" پارہ ہفتم واذا سمعوا

سیپارہ اول کاغذ سفید الم

طبع سیالکوٹ کاغذ سیالکوٹی

" سیپارہ دوم سیقول

" پارہ سوم تلک الرسل

" پارہ چہارم لن تنالوا

" پارہ پنجم والمحصنات

" پارہ ششم لا یحب اللہ

" پارہ عم اخیر عم یتساءلون

" پارہ عم مترجم اردو

قاعدہ بغدادی مع اسماء الٰہی

" " " " کلان

قاعدہ بغدادی کاغذ سیالکوٹی

" " " اسپیدی

" " مع پارہ عم تختی خورد

" " " مع نماز

پارہ عم کلاں مع سورتین

قاعدہ عربی مطبع لاہور

" کاغذ سیالکوٹی ایک پیسہ کے

" مترجم ترجمہ پنجابی

" " مولوی ...

" " بلا ترجمہ تختی خورد ایک ...

دعا گنج العرش تختی کلان

" " " " " خورد سیالکوٹ

" " " " " لاہور سے

" " مترجم

سیپارہ اول مترجم پنجابی

پارہ عم مترجم پنجابی

" " تختی خورد

" " دولی

کتب تفاسیر اردو

Marfat.com

پانچسو تفسیر کا لب لباب تفسیر ترجمان القرآن بلطائف البیان

مصنفہ نواب محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر مرحوم والئ ریاست بھوپال

- جلد اول سورہ بقرہ تک
- جلد دوم آل عمران سے نساء تک
- تیسری سورہ مائدہ و انعام
- چوتھی سورہ اعراف و انفال و توبہ تک
- پانچویں سورہ یونس ہود و یوسف تک
- چھٹی سورہ [illegible]
- ساتویں [illegible]
- [illegible] مریم تک
- جلد آٹھویں سورہ طٰہٰ و انبیاء و حج تک
- نویں سورہ مومنون سے فرقان تک
- دسویں شعراء سے عنکبوت تک
- گیارہویں سورہ روم سے احزاب تک
- بارہویں سورہ سبا سے ص تک
- تیرہویں سورہ زمر سے شوری تک
- چودہویں سورہ الزخرف سے الطور تک
- پندرہویں سورہ النجم سے تحریم تک
- سولہویں پارہ تبارک و عم

یہ تفسیر اخیری تصنیف حامی طریقت بدل ماحی اثر شرک و بدعت مظہر انوار کتاب و سنت جناب مولانا سید محمد صدیق حسن خان مرحوم مغفور والی ریاست بھوپال کی جسکی انتظاری میں براہ ابن

دیکھ حیران و پریشان ہیں کامل سولہ جلدوں میں سورہ فاتحہ سے والناس تک خاص مطبع احمدی لاہور میں باہتمام خاکسار خادم محمد حسین اہلحدیث ناشر ذوالعقیدہ [illegible] اہل حدیث [illegible] تاجر کتب لاہور بازار کشمیری حلیہ طبع سے آراستہ و پیراستہ ہو کر جلوہ گر ہو چکی ہے یوں تو تفاسیر قرآن مجید دنیا میں آجکل بہت ملتی ہیں لیکن ایسی کوئی تفسیر نہ تھی جسمیں کل سلف صالحین کے معلومات قرآنی کا نقشہ کھینچا ہوا دیا ہو اب اگر آپ ایسی تفسیر دیکھنی ہو تو تفسیر ترجمان القرآن بلطائف البیان کا مطالعہ فرمائیں اس تفسیر میں ایک الفاظ ترجمہ کی یہ صفت ہے کہ ادا ہو گیا قرآن کی تفسیر آیات قرآنی کی گئی ہے بعد تفسیر قول اقوال صحابہ پھر تابعین پھر تبع تابعین وغیرہ سلف صالحین کے جو اہر زواہر کیسے عمدہ معتبر اور کتابوں سے جمع [illegible] ہیں تمام تفسیر میں موجود ہیں

اصل قیمت کامل تفسیر سولہ جلد کی ستر روپیہ مقرر ہوئی ہے مگر جو صاحب کامل تفسیر سولہ جلد یکمشت منگائینگے انسے صرف اٹھارہ روپیہ لیے جاوینگے اور جو صاحب علیحدہ علیحدہ جلد طلب فرمائینگے انسے حسب قیمت فی جلد لیا جائیگا۔

تفسیر موضح القرآن کامل ہفت منزل مصنفہ شاہ عبد القادر صاحب صرف ترجمہ سلیس	[illegible]	[illegible]
تفسیر قادری ترجمہ اردو تفسیر حسینی دو جلد میں تمام قرآن شریف کی تفسیر ترجمہ ملا حسین صاحب واعظ	[illegible]	[illegible]
تفسیر عزیزی پارہ عم ترجمہ اردو مصنفہ شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی	۱۲/	۱۲/
تفسیر مرادیہ مجلد ترجمہ اردو پارہ عم کی تفسیر ترجمہ شاہ مراد اللہ صاحب	۱۲/	۱۲/
ایضاً جلد مطبع کانپور	۱۲/	۱۰/
تحفۃ الاسلام تفسیر سورہ فاتحہ ترجمہ اردو مصنفہ مولوی کریم الدین صاحب	۲/	[illegible]
تفسیر محمدی زبان پنجابی مصنفہ حافظ محمد صاحب مرحوم ساکن لکھوکے کامل ہفت منزل	[illegible]	[illegible]
تفسیر کبیر یعنی سورہ فاتحہ سے چار پارہ قل کی تفسیر زبان اردو مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم	۱/	۱/
تفسیر سورہ نور مع فوائد تفسیر آیت محمد	۶/	۵/

Marfat.com

[illegible] مطبع احمدی لاہور کا نام [illegible] ضروری ہے

نام کتاب

کتب تفاسیر عربی

- تفسیر جلالین مع کمالین و حاشیہ جامع البیان و اعراب القرآن
- اگر علیحدہ علیحدہ یہ تمام کتب خریدی جائیں تو دو حصہ کا قیمت بھی عمرا سکا بل مجموعہ کو بھیجے
- تفسیر جلالین کمالین بر حاشیہ حیات القرآن و رسالہ ناسخ و منسوخ
- تفسیر جلالین ... مطبوعہ بمبئی مجلد
- تفسیر فتح البیان مع ابن کثیر کامل مصنفہ نواب صدیق حسن خانصاحب بزبان عربی مطبع مصری
- تفسیر معالم التنزیل مصنفہ امام محی السنہ بغوی مطبع بمبئی مجلد
- ″ ″ ″ کاغذ مصری
- تفسیر سراج المنیر مطبع نولکشوری
- تفسیر بے نقط فیضی فیاضی نولکشوری

کتب تفاسیر فارسی

- تفسیر عزیزی پارہ اول و سورہ بقرہ کی تفسیر مصنفہ شاہ عبد العزیز صاحب مرحوم
- ″ ″ پارہ تبارک
- ″ ″ پارہ عم
- تفسیر حسینی فارسی کامل
- تفسیر یوسف کار۔ سورہ یوسف کی تفسیر
- تفسیر یعقوب چرخی سورہ فاتحہ و پارہ تبارک و پارہ عم کی تفسیر
- تفسیر فوز الکبیر مع فتح الخبیر
- تفسیر حسینی فارسی مع قرآن مجید مترجم فارسی مطبع بمبئی

کتب حدیث عربی فارسی

- صحیح بخاری کامل مع حاشیہ سندی مطبوعہ مصر
- سنن ابوداؤد مطبع دہلی نہایت خوشخط
- ″ ″ ″ مطبوعہ نولکشور
- ″ ″ ″ مطبوعہ کانپور
- نسائی شریف حاشیہ سندھی بہت خوشخط مطبوعہ دہلی
- فتح العلام شرح بلوغ المرام عربی
- [illegible]
- نسائی شریف محشی مطبع انصاری دہلی
- موطا امام مالک مطبع دہلی
- مسلم شریف مع نووی کاغذ سرامپوری مطبع دہلی
- ″ ″ ″ کاغذ ولایتی مطبوعہ دہلی
- ترمذی شریف مطبع دہلی......
- ″ ″ نولکشوری
- فتح الباری شرح صحیح بخاری کامل ۳۰ پارے کاغذ سرامپوری مطبع دہلی
- ″ ″ کاغذ ولایتی
- مقدمہ فتح الباری
- بلوغ المرام معرّا مطبع دہلی
- ″ ″ لاہوری
- سنن دارقطنی مطبع دہلی
- سبل السلام شرح بلوغ المرام
- مشکوۃ شریف معرّی مطبع لاہور
- مشکوۃ عربی معہ حاشیہ ترغیب و ترہیب مطبع دہلی
- تیسیر الوصول الی جامع الاصول عربی کامل
- انوار المشکوۃ عربی اسمین وہ حدیثیں جمع کی گئی ہیں جو مشکوۃ میں نہیں گویا یہ مشکوۃ کا چوتھا فصل ہے
- اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوۃ شریف بزبان فارسی مصنفہ شیخ عبد الحق دہلوی کامل
- شرح فقہ اکبر بزبان عربی
- شرح شرح نخبۃ الفکر بزبان فارسی
- شرح شرح نخبۃ الفکر عربی
- مدارج النبوت فارسی
- شواہد النبوت فارسی
- شرح سفر السعادت فارسی
- موطا امام محمد محشی مولوی عبد الحی
- میزان شعرانی مطبوعہ مصر
- قسطلانی شرح صحیح بخاری حاوی المتن ۱۰ جلد کامل
- ابن حجر محشی مع شرح مفتاح الحاجۃ مولوی شیخ محمد بن عبد الصمد

کتب حدیث مترجم اردو

- تسہیل القاری ترجمہ اردو صحیح البخاری مع شرح فتح الباری
- منتقی الاخبار و نیل الاوطار بخاری شریف جو کتاب اسکی اصح الکتب ہے محتاج تعریف نہیں لیکن ایسا با محاورہ ترجمہ اردو اور ایسی جامع شرح اردو میں آج تک ہندوستان بھر میں کہیں نہیں چھپی مترجم مولانا مولوی وحید الزمان صاحب حیدرآبادی ہیں مطبع میں بکتی ہے
- ″ پارہ اول.........
- ″ دوم.........
- ″ سوئم کامل دو جلدوں میں
- ″ چہارم.........
- ″ پنجم.........
- فیض الباری ترجمہ اردو صحیح بخاری پارہ ششم سے پارہ اخیر تک مصنفہ مولوی ابو الحسن صاحب سیالکوٹی ہیں
- پارہ چھٹا.........
- ″ ساتوان.........
- ″ آٹھوان.........
- ″ نوان.........
- ″ دسوان.........
- ″ گیارہوان.........
- ″ بارہوان.........
- ″ تیرہوان.........
- ″ چودہوان.........
- ″ پندرہوان.........
- ″ سولہوان.........
- ″ سترہوان.........
- ″ اٹھارہوان.........
- ″ انیسوان.........
- ″ بیسوان.........
- ″ اکیسوان.........
- ″ بائیسوان.........
- ″ تئیسوان.........
- ″ چوبیسوان.........
- ″ پچیسوان.........
- ″ چھبیسوان.........
- ″ ستائیسوان.........

نام کتاب

فیض الباری ترجمہ صحیح بخاری
پارہ ۵۔ اٹھائیسواں — عہ
۔ ۔ انتیسواں — عہ
تیسواں بخیر کتاب تک — عہ

صحیح مسلم شریف مترجم اردو مع شرح کامل چھ جلد میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم حدیث کی منتخب کتابوں میں بخاری اگر آسمان کتب احادیث ہے۔ تو یہ ماہتاب ہے۔ ان کی نسبت سب کو اتفاق ہے ترجمہ نہایت سلیس شرح جامع ہے مترجم مولوی وحید الزمان صاحب ہیں اسکی ہر ایک جلد علیحدہ بھی مل سکتی ہے قیمت فی جلد (۶) کو

(نوٹ) مسلم مترجم اردو کی پہلی جلد دوبارہ مطبع احمدی لاہور میں چھپی ہے اور کسی مطبع میں یہ جلد نہیں چھپی ہے۔

کشف المغطا ترجمہ اردو موطا امام مالک امام مالک رحمۃ اللہ کی کتاب موطا کا جو حدیث کی ایک مستند کتاب اردو میں بہ ترجمہ مع شرح ایک جلد میں کامل طبع ہوا ہے مترجم مولوی وحید الزمان صاحب ہیں

فیض الستار ترجمہ اردو کتاب الآثار امام محمد رحمۃ اللہ علیہ

موطا امام محمد مترجم اردو

جامع ترمذی مترجم اردو ترجمہ مولوی فضل حق صاحب یہ کتاب بھی صحاح ستہ کا جزو اعظم ہے طبع شدہ مطبع نولکشوری

سنن ابن ماجہ مترجم اردو کامل تین جلدوں میں یہ کتاب بھی صحاح ستہ کا جزو اعظم ہے مترجم مولوی وحید الزمان صاحب ہیں
جلد اول ۔ ۔ ۔ ۔
۔ دوئم ۔ ۔ ۔ ۔
۔ سوئم آخر کتاب تک

نام کتاب

مظاہر حق مترجم اردو کامل مصنفہ نواب قطب الدین صاحب نولکشوری — ۱۳ ار
تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار ترجمہ اردو مولوی خرم علی صاحب نولکشوری — ۱۳ ار
۔ ۔ کانپوری نہایت خوشخط — ۱۳ ار

مشکوۃ الانوار نئی طرز کی مشارق الانوار یعنے مشارق الانوار جو مولوی خرم علی صاحب کی تصنیف ہے اسکے ہر ایک باب علیحدہ علیحدہ تھی اب مولوی عبد الغفور صاحب نے ہر باب کو ترتیب وار کر دیا ہے اور نہایت ہی آسان کر دیا ہے۔

سفر سعادت مترجم اردو مجد الدین فیروزآبادی اس کتاب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احوال و عبادات خلاصہ طور سے بیان کئے ہوئے ہیں مطبوعہ مطبع احمدی لاہور

تواریخ حبیب الہٰ مترجم اردو مصنفہ مفتی عنایت احمد صاحب اس کتاب میں مختصر سوانح عمری آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی درج ہے

منہاج النبوۃ ترجمہ اردو مدارج النبوت مصنفہ شیخ عبد الحق صاحب مرحوم دہلوی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات میں یہ کتاب نہایت عمدہ ہے کامل دو جلدوں میں

الکلام المبین فی معجزات سید المرسلین۔ یہ کتاب اردو زبان میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات میں نہایت ہی عمدہ ہے

آیات اللہ الکاملہ ترجمہ اردو حجۃ اللہ البالغہ مصنفہ شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی اس کتاب میں احکام شرعیہ کی حکمتیں اور مصالح فوائد درج ہیں یہ کتاب قابل دید ہے

بلوغ المرام مترجم اردو ترجمہ

نام کتاب

بین السطور حواشی جدیدہ و مفیدہ جو بارہا دفعہ چھپکر فروخت ہو چکی ہے مبتدی حدیث کے پڑھنے والوں کو پہلے پہل اس کتاب کو پڑھ کر علم حدیث شروع کرنا ضروری ہے

مصنفہ ابن حجر صاحب عسقلانی مطبوعہ مطبع احمدی لاہور
۔ ۔ سطر حاشیہ

فتح المغیث بفقہ الحدیث مصنفہ نواب صدیق حسن خانصاحب اس رسالہ میں عبادات و معاملات کے متعلق حدیثیں جمع کی گئی ہے

بے نظیر مشکوۃ شریف مترجم ترجمہ نہایت عمدہ مترجم صاحب نواب قطب الدین دہلوی مرحوم حواشی جدیدہ و مفیدہ بہت سی کتب احادیث یعنی نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار و مرقات شرح مشکوۃ مصنفہ ملا علی قاری و اشعۃ اللمعات فی شرح مشکوۃ مصنفہ شیخ عبد الحق صاحب مرحوم دہلوی و مظاہر حق مصنفہ نواب قطب الدین صاحب و مشارق الانوار مصنفہ مولوی خرم علیصاحب و روضۃ الندیہ شرح درر البہیہ مصنفہ نواب صدیق حسن خانصاحب و مسک الختام شرح بلوغ المرام مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب و صحیح مسلم شریف مع نووی میں سے مناسب مقام پر بڑی تحقیق سے لکھے گئے ہیں پس اب یہ کتاب ایسی آسان کی گئی ہے کہ بغیر استاد کے ہر اردو خوان اس سے بخوبی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اس کتاب کے ترجمہ اور حاشیہ اور لکھائی اور چھپائی اور صحت پر زر بیشمار خرچ ہو گیا ہے۔ مگر ہمنے عام خریداروں کے واسطے اسکی قیمت نہایت ہی کم رکھی ہے کاغذ ولایتی چکنا لگایا گیا ہے۔ صحت بہت کرائی گئی ہے۔ اتنی کم قیمت کی کتاب آجتک دنیا بھر میں چھپ کر کبھی فروخت نہیں ہوئی اس کتاب کی کم قیمت اور صحت و چھپائی و لکھائی و معتبر کتب کے حواشی کے ہوگئے

Marfat.com

نام کتاب

استقدر جلدی فروخت ہوگئی ہے
کہ پہلی جلد جو پہلے دو ہزار چھپی تھی
تھوڑے عرصہ میں فروخت ہوگئی
پھر دوبارہ دو ہزار جلد چھپی ہے
جلد اول شروع کتاب سے لیکر باب
زیارۃ القبور تک ختم ہوئی ہے
دوسری جلد کتاب الزکوۃ سے
لیکر باب فی النذور تک ختم ہوئی ہے
تیسری جلد کتاب القصاص سے
لیکر باب الامر بالمعروف تک ختم ہوئی ہے
چوتھی جلد کتاب الرقاق سے لیکر
آخیر کتاب تک
(نوٹ) اصل عربی مشکوۃ بلا اعراب
کی اصل قیمت (ٴ) ہے۔
اور ہم نسخہ فوائد والی کتاب بصرف
(للعہ) روپیہ کو فروخت کرتے ہیں
ابھی جو صاحب اس کتاب کو
خرید نہ فرماویں انکے حال پر سخت
افسوس ہے ہر ایک جلد مشکوۃ
کی علیحدہ علیحدہ بھی ہوسکتی ہے۔

البلاغ المبین فی اتباع خاتم النبیین حصہ اول مصنفہ
شیخ محی الدین صاحب مرحوم
اس کتاب میں کل مسائل عبادات
کے متعلق صحیح صحیح مع حوالہ قرآن
شریف و حدیث کے بیان کئے گئے
ہیں یعنے جس کتاب سے مسئلہ لیا ہے
اسی کتاب کا حوالہ حاشیہ پر دیدیا
ہے تاکہ اگر کسی مسئلہ میں اختلاف
ہو تو اصل کتاب سے دیکھکر لیا جاوے
اور اختلاف دور کیا جاوے۔
حصہ اول عبادات میں
〃 دوم معاملات میں
حصہ دوم میں حصہ اول کی طرز پر
مع حوالہ حدیث مسائل عبادات
صحیح صحیح بیان کئے ہوئے ہیں
تعلیم الایمان مصنفہ نواب صدیق حسن خان
صاحب مسائل عقائد میں

نام کتاب

تعلیم الصلوۃ مصنفہ نماز کے مسائل
تعلیم الحج۔ حج کے مسائل میں مصنفہ
تعلیم الزکوۃ۔ زکوۃ کے مسائل مصنفہ
تعلیم الصیام۔ روزے کے مسائل میں 〃

فقہ محمدیہ و طریقہ احمدیہ
جو صحاح ستہ وغیرہ کی حدیث کی
کتابوں کا ایک عمدہ طور پر خلاصہ
نکالا گیا ہے۔ آجکل کے علماء کی کتابیں
بوجہ انکے عربی نہ جاننے کے لئے نکی
کتابیں ان میں یہ نقص ہے کہ
اصل انکے ساتھ نہیں ہوتی
کتب احمدیہ یہ خوبی ہے کہ تمام مسائل
قرآن شریف و حدیث شریف کے
لفظی معنوں میں لکھے گئے ہیں
اور جہاں سے مسئلہ لیا ہے۔ اسکا
حوالہ حاشیہ پر مع راوی وغیرہ
دیدیا ہے۔ تاکہ اگر کسی مسئلہ
میں اختلاف ہو تو اصل سے مقابلہ
کرکے اختلاف کو دور کیا جاوے
غرض بچوں۔ اور عربی کم جاننے والوں کے
لئے یہ تحفہ نادر ہے اور بالکل
سلیس عام فہم ہے اسکے سات
حصے چھپ چکے ہیں۔ جو قلم
سے نہایت خوشخط کہ کم نظر
والے شخص بھی خوب فائدہ
اٹھائیں۔
حصہ اول نماز روزہ وغیرہ کے
مسائل میں
حصہ دوم زکوۃ حج طلاق
عدت قربانی وغیرہ کے مسائل۔
حصہ سوم عبادات میں
〃 چہارم معاملات میں
〃 پنجم [illegible]
〃 ششم مسائل آداب تہذیب
و اخلاق و طب و معالجات جو
حضرت خیر الانام علیہ السلام سے
احادیث میں منقول ہیں اردو

نام کتاب

زبان میں بیان کئے گئے ہیں
حصہ ہفتم۔ مسائل اخلاص اور
نیک نیت اور علم اور وضو نماز
روزہ وغیرہ بعض اعمال کے فضائل
اور بعضے گناہوں کے عذاب بیان
جو پہلے حصوں میں مذکور نہیں ہوئے تھے
گئے ہیں۔ مطبوعہ مطبع احمدی لاہور

(اطلاع) حصہ دوم و سوم کو
دوبارہ مضمون کی صحت ہوکر
مطبع احمدی لاہور میں چھپے ہیں
پہلے چھپے ہوئے میں بعض مسائل
کا خلاصہ پورا نہیں کیا ہوا تھا
اب جو دوبارہ مطبع احمدی لاہور میں
ہر دو حصے چھپے ہیں وہ پہلے چھپے
ہوئے سے زیادہ ہوگئے ہیں۔
دوم حصہ جو پہلے چھپا ہوا ہے [illegible]
۰، صفحہ پر ہے اور سوم حصہ کل
۱۰۰ صفحہ پر ہمارے مطبع کا دوم
حصہ کا آخیر صفحہ ۱۲۸ ہے۔
سوم حصہ کا آخیر صفحہ ۱۳۲ ہے
قیمت حصہ دوم ۔ صفحہ ۔ اور حصہ
سوم ۱۰۰ صفحہ کی ہمارے مطبع کے
چھپے ہوئے حصہ دوم و سوم کی
ایک ہی ہے ۔ بغیر تشریح والے
ہر دو حصے لاہور میں ایک اور مطبع
میں چھپے ہوئے موجود ہیں جو صاحب
ہمارے مطبع سے فقہ محمدیہ کے حصے
طلب کرینگے انکو تو ہم اپنے ہی مطبع
احمدی لاہور کے چھپے ہوئے حصے
روانہ کرینگے مگر میں ہر ایک خریدار کو
واضح کرتا ہوں کہ اگر دوسری جگہ سے
فقہ محمدیہ کا کوئی حصہ طلب کریں
تو ان خوبیوں کو دیکھیں۔

وما علینا الا البلاغ

الکلام المبین فی بیان التجہیز والتکفین۔ مصنفہ مولوی
رحمت علی صاحب مس رسالہ میں

ہر ایک صاحب کو خطوط کی پشت پر مطبع احمدی لاہور کا نام لکھنا ضروری ہے

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
...کی مسائل کفن دفن و جنازہ کے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہوتے جمع کیے گئے ہیں ہر شخص کو اس رسالہ کا رکھنا ضروری ہے کیونکہ آجکل کفن دفن مطابق حدیث کے نہیں ہوتا یہ رسالہ حال ہی میں مطبع احمدی لاہور میں چھپا ہے قیمت نہایت ہی کم ہے	۲ر	[illegible]
عقائد اہل سنت والجماعت مصنفہ عبد الجبار صاحب غزنوی	۲ر	[illegible]
نصیحت نامہ عامہ اس رسالہ میں وہ نصیحتی خط نقل کیا گیا ہے جو مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی نے اپنے لڑکے کو لکھا تھا۔	[illegible]	[illegible]
نجات المؤمنین مترجم اردو ترجمہ بین السطور مصنفہ مولوی الٰہی بخش صاحب بہاری اس میں چالیس حدیثیں متفق علیہ درج ہیں	[illegible]	[illegible]
ہدایت المسلمین شرح اردو نجات المؤمنین فی حفظ الاربعین مصنفہ مولوی الٰہی بخش صاحب بہاری نجات المؤمنین کی شرح اردو میں نہایت عمدہ لکھی گئی ہے اور عام کے لئے پسند فرمائی ہے۔	۲ر	[illegible]
سعادت الدارین فی حقوق الوالدین مصنفہ مولوی الٰہی بخش صاحب بہاری اس رسالہ میں ماں باپ کی اطاعت کے متعلق صحیح حدیثوں کے مسائل نکالکر درج کئے ہیں اور ہر ایک بچے کو اسکا مطالعہ کرانا ضروری ہے قیمت نہایت ہی کم ہے۔	[illegible]	[illegible]
زجر العاصی عن قرب المعاصی مصنفہ مولوی الٰہی بخش صاحب بہاری حدیث کا ایک نہایت عمدہ رسالہ ہے	[illegible]	[illegible]
...الادب حقوق العباد کے ... آیات قرآنی و احادیث نبویہ ...	۲ر	[illegible]

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
الاستواء علی مسئلۃ الاستواء خدا تعالے کا عرش پر ہونیکا مسئلہ ہے مطبوعہ مطبع احمدی لاہور	[illegible]	[illegible]
صلوٰۃ النبی خورد یہ کتاب قیمت میں چھوٹی ہے اور مسائل میں موٹی ہے مصنفہ مولوی عبد الغفور صاحب طریقہ نماز مطابق حدیث کے اسکے مسائل صحاح ستہ کی کتابوں میں سے لکھے گئے ہیں مطبوعہ مطبع احمدی لاہور	[illegible]	[illegible]
دین کا سچا ؟ زبان اردو نہایت عمدہ مسائل مصنفہ مولوی شیخ عبید اللہ	[illegible]	[illegible]
رفاہ المسلمین شرح مسائل اربعین اس رسالہ میں رسومات بد سے بچنے اور سنت پر چلنے کے مسائل درج ہیں مصنفہ مولوی محمد سعد الدین صاحب ساکن بدایون مطبع احمدی لاہور	۲ر	[illegible]
تحریم الخمر والزنا واللواطۃ والمعازف اس رسالہ شراب اور زنا وغیرہ کے عذاب کا بیان و دیگر اور بہت سے مسائل درج ہیں جو دیکھنے کی قابل ہیں	ار	[illegible]
کسب الانبیاء بزبان اردو بموجب مسائل اہل اسلام تحقیر اہل کی ناجائز ہے مطبوعہ مطبع احمدی لاہور	[illegible]	[illegible]
درر البہیہ مترجم اردو ترجمہ بین السطور حدیث کے مسائل فقہ کے طور پر مصنفہ امام شوکانی مطبوعہ مطبع احمدی لاہور	[illegible]	[illegible]
الفوائد المجموعہ فی احادیث الموضوعہ مترجم اردو مصنفہ امام شوکانی رح صاحب اس کتاب میں ان تمام حدیثوں کو بیان کردیا ہے جو اصل میں موضوع تھی یعنی بنائی ہوئی لیکن حدیث میں ملگئی تھی اور محدثوں نے بعد میں چھان بین کرکے انکو علیحدہ کردیا ہے اور زبان سلیس اور عام فہم ایک کالم میں عربی ہے دوسرے کالم میں ترجمہ ہے مطبوعہ مطبع احمدی لاہور۔	[illegible]	[illegible]

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
تنبیہات مترجم اردو مصنفہ ابن حجر عسقلانی حدیث کی مسائل ترجمہ بین السطور	[illegible]	[illegible]
ضمان الفردوس مترجم گالی دینے کا بیان اور غیبت کرنے والے کی برائی و دیگر مسائل عمدہ مصنفہ مفتی عنایت احمد	ار	[illegible]
غنیۃ القاری ترجمہ ثلاثیات البخاری مصنفہ نواب صدیق حسن خانصاحب نہایت عمدہ مسائل بزبان اردو مطبوعہ مطبع احمدی لاہور	۲ر	[illegible]
احکام العیدین مصنفہ نواب قطب الدین عیدین کے مسائل مطبع احمدی لاہور	۲ر	[illegible]
گیارہ سوالات کے جوابات مصنفہ مولوی نذیر حسین صاحب مرحوم دہلوی	۲ر	[illegible]
نافع خریداران بزبان اردو خرید و فروخت کے مسائل میں مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب طبع شد مطبع احمدی لاہور	ار	[illegible]
رفو الخرقہ مسائل کسب حلال کے بیان میں مصنفہ نواب محمد صدیق حسن خانصاحب مرحوم و مغفور	ار	[illegible]
تادیب الناظرین ترجمہ آداب الصالحین مصنفہ نواب قطب الدین صاحب	[illegible]	[illegible]
ہدایت المؤمنین مع سوالات عشرہ محرم تعزیہ داری و بری رسموں کے رد میں مصنفہ شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی مطبوعہ مطبع احمدی لاہور	ار	[illegible]
فقہ اکبر مترجم اردو ترجمہ بین السطور نہایت خوشخط مصنفہ امام اعظم رحمۃ اللہ امام اعظم رح نے اپنے عقائد واضح طور پر اس رسالہ میں درج کئے ہیں مطبوعہ مطبع احمدی لاہور	ار	[illegible]
تنبیہ الغافلین مسائل متفرقہ دینیہ بدلائل قرآن و حدیث و اقوال آئمہ و مشائخ درج ہیں اور پچیس باب پر مشتمل ہے	[illegible]	[illegible]
لوائح الہدیٰ - اسمیں ... خدا کے سوا کسی کو علم غیب نہ جاننا اور سوا اللہ کے کسی کو سجدہ نہ کرنا		

Marfat.com

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
اور سوا اللہ کے کسی کی نذر نہ ماننا اور سوا اللہ کے کسی سے مدد نہ چاہنے کے بیان مین ہے اور ان مسایل کو کتب فقہ سے ثابت کیا گیا ہے مطبع احمدی لاہور	۱ر	لـر
کتب تارک نماز کے کافر ہونے کے بیان مین		
حکم النبی بکفر من لا یصلی۔ تارک نماز کے کافر ہونیکے دلائل صحیح حدیثون سے لکھے گئے ہین۔ مصنفہ مولوی محمد عثمان صاحب مطبوعہ مطبع احمدی لاہور	۲ر	۱ر
ترجمہ کتاب الصلوٰۃ۔ مصنفہ امام ابن قیم اس کتاب مین امام ابن قیم نے بے نماز نہ پڑھنے والے کو کافر ہونا ثابت کیا ہے مع سوانح عمری امام ابن قیم ترجمہ نہایت عمدہ مطبوعہ مطبع احمدی لاہور۔	۱۲ر	۔لـر
رسالہ بے نمازان مصنفہ مولوی اسمعیل صاحب شہید اس رسالہ مین مولانا نے نماز نہ پڑھنے والے کی بڑی مذمت صحیح حدیثون سے اردو نظم مین کی ہے مطبوعہ مطبع احمدی لاہور	۔ر	۔ر
کتب رد شرک و بدعت مین		
تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان و برحاشیہ تہذیب الایمان ترجمہ اغاثۃ الافہام مطبع احمدی لاہور	۴ر	ار
تقویۃ الایمان اسکے حاشیہ پر راہ سنت و حارق الاشرار طبع شدہ مطبع دہلی	۱۰ر	۔۰۰ر

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
منہی المومنین مصنفہ قاضی محمد حسین صاحب بزبان عربی و اردو یہ کتاب رد شرک و بدعت مین نہایت عمدہ ہے طبع شدہ مطبع احمدی لاہور۔	۷ر	لـر
نظم البیان فی ابطال البدع والطغیان مصنفہ مولوی عبد العزیز صاحب عظیم آبادی اس مثنوی مین خوب طرح بدعت و شرک کی بیخکنی کی ہے طبع شد مطبع دہلی۔	۴ر	۳ر
قاطع حجۃ الغی ربیان سنت سید الابرار مصنفہ حافظ عبد الکریم صاحب شرک و بدعت کے رد مین نظم اردو یہ رسالہ نہایت عمدہ ہے۔	۴ر	۳ر
دیوان گلشن ہدایت نظم اردو مصنفہ حافظ عبد الکریم صاحب مرحوم شرک و بدعت کے رد مین عمدہ ہے	۶ر	۵ر
حارق الاشرار نظم اردو شرک و بدعت کے رد مین مصنفہ مولوی فتح اللہ صاحب طبع شدہ مطبع احمدی لاہور	ار	۔ر
راہ سنت مصنفہ مولوی اولاد حسین صاحب والد نواب صدیق حسن خان شرک و بدعت کے رد مین یہ رسالہ عمدہ ہے نظم اردو ہے حال ہی مین مطبع احمدی لاہور مین چھپا ہے	۲ر	۱ر
تازیانہ اہل سنت " "	مر	۔
فتاوی میلاد بزبان عربی و اردو مصنفہ مولوی رشید احمد صاحب حنفی گنگوہی و مولوی احمد علی صاحب حنفی سہارنپوری نے بہت سی محنت سے اور بہت کتب صحاح و فقہ کے مسائل نکالکر محفل مولود کے قیام	ار	۔ر

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
کرنے کے بدعت ہونے کو ثابت کر دیا ہے۔ ان فتوون پر ہندوستان کے بہت سے اور علماء کی تصدیق بھی موجود ہے۔ مطبوعہ مطبع احمدی لاہور۔ قیمت نہایت ہی کم ہے	ار	۹ر
تحقیق المرام مصنفہ پیر عبد اللہ شاہ صاحب یہ رسالہ بھی فتاوی میلاد کی طرح محفل مولود کے رد مین ہے ہر دو رسائل ضرور مطالعہ کے لائق ہین۔ طبع شدہ مطبع احمدی لاہور	۲ر	ار
لٹھ شریعت و شریعت کا کوڑا رد شرک و بدعت وغیرہ مصنفہ مولوی شمس الدین طبع شدہ مطبع [illegible]	۔ر	۔ر
ستارہ محمدی و فوارہ احمدی مصنفہ والد ماجد شیخ محی الدین مرحوم۔ یہ رسالہ تقویۃ الایمان پر جو اعتراض ہوئے ہین انکے جواب و اعتراضات پر اعتراض مین تیار ہوا ہے مطبع احمدی لاہور	ار	
سیف ضروریہ مصنفہ مولوی شیخ عبد اللہ صاحب مرحوم اس رسالہ مین مسائل ذیل درج کیے گئے ہین۔		
رسالہ بیاجی کرنیکے بیان مین		
رسالہ وظیفہ یا رسول اللہ کے بیان مین		
رسالہ ردوا ضاد کی تحقیق مین		
رسالہ تثویب اور مسئلہ ابو حنیفہ کے بیان مین		
رسالہ فجر کی سنت پڑھنے کا وقت ہونے جماعت کے بیان مین		ا
رسالہ ناسخ و منسوخ کے باب مین طبع شد مطبع احمدی لاہور		

ہر کتب مقصود کی فہرست پر مطبع احمدی لاہور کا نام لکھنا ضروری ہے۔

Marfat.com

نام کتاب	اصل قیمت	رعایتی قیمت	نام کتاب	اصل قیمت	رعایتی قیمت	نام کتاب	اصل قیمت	رعایتی قیمت
ایضاح الحق - مصنفہ مولوی اسمعیل صاحب شہید رد شرک و بدعت مین مطبوعہ مطبع احمدی لاہور	۵	۰۴	و رد شرک و بدعت وغیرہ مین یہ کتاب نہایت مفید ہے ہر سالک راہ قریب حق کو اس کتاب کا خریدنا ضروریات سے ہے مطبع احمدی لاہور سے طلب فرماوین			مصنفہ نواب محمد صدیق حسن خان صاحب مرحوم و مغفور والی ریاست بہوپال - اس کتاب مین مفصلہ ذیل فتوے ہین - فتوے احکام قربانی کا - فتوے احکام عقیقہ کا - فتوے احکام استعمال تصرف کمال قربانی و عقیقہ کا - فتوے احکام صدقۂ فطر کا - فتوے احکام صاع یعنے پیمانہ کا - فتوے سنت فجر کا وقت کہڑے ہونے جماعت کے - فتوے بعد سنت فجر کے لیٹنے کا - فتوے لڑکے اور نابینا کے پیچہے نماز پڑہنے کا - فتوے ولد الزنا کے پیچہے نماز پڑہنے کا - فتوے مفقود الخبر کا یعنے جس عورت کے شوہر کا حال معلوم نہو کہ وہ مرگیا ہے یا کہان چلا گیا ہے - فتوے جگہ روکنے کا مسجد مین - فتوے محفل مولود و فاتحہ وغیرہ کا	۱۱ر	۱۴ر
شمشیر خندان مصنفہ مولوی دین محمد صاحب یہ رسالہ بھی رد شرک و بدعت مین نہایت عمدہ ہے مطبوعہ مطبع احمدی لاہور	۱م	۱ر	الفرقان بین اولیاء الرحمن و اولیاء الشیطان مترجم اردو مصنفہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ اس کتاب مین شیطان کے دوستون اور اللہ کے دوستون کے درمیان فرق کرنے والے کو یہ کتاب نہایت عمدہ ہے چونکہ یہ کتاب پرکہے ہوئے اولیا کے لئے محک ہے اسلئے اس کسوٹی پر گہسکر مسلمان آدمی راستباز و جعلساز مین فرق واضح کر سکتا ہے - اصل عربی ایک کالم مین ہے اور ترجمہ بالمقابل دوسرے کالم مین - نہایت خوشخط صحت کے مطبع احمدی لاہور مین چہپی ہے	۱ر	۸ر	فتوے اسکا کہ یا رسول اللہ کہنا کیسا ہے - فتوے احکام انگوٹھے چومکر آنکہون سے لگانیکا - فتوے احکام قرآت نابالغ مین - فتوے اس امر کا کہ رفع الیدین کرنیوالے اور جوتا پہنکر نماز پڑہنے والے کو مسجد سے نکالدینا ثواب ہے یا گناہ	۱۰ر	۱۴ر
نصیحۃ الغافلین المشہور تنبیہ الغافلین مصنفہ سید احمد صاحب بریلوی معہ رسالہ علی بالحدیث مولوی ولایت علی صاحب رد شرک و بدعت مین قابل دید مطبوعہ مطبع احمدی لاہور	۲ر	۱ر	حیات طیبہ یعنی سوانح عمری مولوی اسمعیل صاحب شہید و احوال بیعت جناب مولانا سید احمد صاحب بریلوی اس کتاب مین مولوی صاحب کی سوانح عمری نہایت عمدہ لکہی ہوئی ہے مطبوعہ دہلی	۲ر	۲ر	فتوے جان بوجہکر نماز چہوڑنے والے کے کافر ہونیکا	۱۱ر	۶
مشہور و معروف کتاب نصیحۃ المسلمین مصنفہ مولوی خرم علی صاحب رد شرک و بدعت مین مطبوعہ مطبع احمدی لاہور	ار	۸ر	سوانح عمری مولوی عبداللہ صاحب غزنوی - مطبوعہ امرتسر		۶	فتوے یا شیخ عبدالقادر جیلانی کا ورد کرنیکا اور بغداد کی طرف منہ کرکے گیارہ قدم چلنے اور پیران پیر کے نام کی گیارہوین کرنیوالون وغیرہ مشرکون کے پیچہے نماز نہ درست ہونیکا	۵ر	۶ر
شریعت الہدیٰ - رد شرک و بدعت مین مطبوعہ مطبع احمدی لاہور	۴	۳ر	الکلام المبین فی معجزات سید المرسلین - عربی اردو یہ کتاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات مین نہایت عمدہ ہے	۵ر	۶ر	فتوے مقلدون کے لیے ایک امام کی تقلید کرنیوالون کے پیچہے نماز نہ درست ہونیکا	۶ر	۷ر
گنگوٹی معہ نسخہ معراج رد شرک و بدعت مین نہایت عمدہ مطبوعہ مطبع احمدی لاہور	۳ر	۲ر	درجات امامت ترجمہ اردو منصب امامت - امامت کی حقیقت مین مصنفہ مولوی اسمعیل شہید مطبوعہ دہلی	۶ر	۷ر	فتوے جماعت کہڑے ہونے کے	۲ر	۴ر
ہدایت المبتدین رد شرک و بدعت مین مطبوعہ مطبع احمدی لاہور	۲ر	۲ر	مجموعہ فتاوے حصہ اول	۲ر	۴ر			
صراط مستقیم مترجم اردو بعبارت نہایت سلیس مصنفہ مولانا مولوی اسمعیل صاحب شہید - یہ کتاب نہایت عمدہ اور خوشخط اعلےٰ درجہ کی صحت مطبع احمدی لاہور مین چہپی ہے - اس کتاب مین ریاضت و مجاہدہ نفس - و تہذیب اخلاق کی شرح مین بے نظیر ہے جو بدعات و رسوم شرکیہ صوفی بدعتیون نے تصوف مین داخل کرکے خلق اللہ کو چاہ ضلالت مین ڈالا ہوا تہا ان بدعات کی خوب تردید کرکے بطور تجدید اشغال ذکر کئے گئے ہین جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے مطابق ہین - گویا توحید و تصوف								

(نوٹ) چونکہ مولانا مولوی سید احمد صاحب بریلوی استاد و مرشد مولوی اسمعیل شہید کی کوئی تصانیف رسالہ رد شرک و بدعت مین نہ تہا اسواسطے تنبیہ الغافلین جو فارسی زبان مین مولانا کی تصنیف تہا اسکا اردو ترجمہ کر کے معہ رسالہ علی بالحدیث جو مولوی ولایت علی صاحب کا رد شرک و بدعت مین ہے اردو ترجمہ کر کے لیے مطبع احمدی لاہور مین چہاپکر شائقین کی خدمت مین پیش کرتا ہون امید ہے کہ اس رسالہ کو جو نہایت ہی عمدہ اور خصوصاً بچون اور عورتون کو پڑہنے کے لائق ہے ضرور غور سے دیکہینگے

نام کتاب	اصل قیمت	رعایتی قیمت
بعد مشتون کا پڑہنا منع ہونیکا پہننا زیور سونے چاندی کا جائز ناجائز ہونے کے بیان مین۔		
مجموعہ فتاوے حصہ دوم فتوے دعنی والون کے دوزخ مین ہمیشہ رہنے کے یہ معنی ہین کہ وہ دوزخ سے کبہی نکلین گے۔ فتوے فرض نماز کے بعد مین ہاتھ اٹہانے مین۔ فتوے جمعہ کے جواز کی فقہ مین جو شرطین لکہی ہین انکی کوئی سند نہین۔ فتوے جو لوگ ربا کو اپنی چہ چیزون مین خاص بتلاتے ہین جنکی تصریح حدیث مین آئی ہے انکا قول بے دلیل ہے لیکن احتیاط اسمین ہے کہ اسکو عموم پر حمل کیا جائے۔ فتوے ہنڈوی کے حکم مین۔ فتوے اسمین کہ سنت قرآن سے منسوخ ہو جاتی ہے۔ فتوے نماز قولی جو بلا عذر فوت ہو گئی ہو اسکی قضا نہین ہے۔ فتوے اسبات مین کہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اخیر مین فلسفہ کو چہوڑکر حدیث و قرآن مین توغل کیا۔ فتوے اسمین کہ سحر کے قسم کا سیکہنا جائز نہین فتوے اسمین کہ نجوم کا علم سیکہنا جائز نہین ہے۔ فتوے اسمین کہ جسنے اپنے بہائی کی عورت سے محبت ڈالکر اپنے بہائی کو مار ڈالا اسکے ساتھ اس عورت کے نکاح جائز ہونے مین علما کا اختلاف ہے۔ فتوے اسمین کہ بیع وفا و بیع بالشرط جب قیمت ادا کرے مشتری وہ چیز واپس دیدے رہن ہے بیع نہین۔ فتوے اسمین کہ جس وصیت مین وارثون کو ضرر ہے وہ وصیت باطل ہے۔ فتوے اسمین کہ حیض والی عورت	۲ر	۱ر

نام کتاب	اصل قیمت	رعایتی قیمت
اس نماز کو ادا کرے جس نماز کے وقت پاک ہوئی۔ فتوے حدیث خلق اللہ آدم علی صورتہ کے معنے مین۔ فتوے اس شخص کے حق مین جسنے امام سے بیعت نہین کی اور مر گیا۔ فتوے اسمین کہ مطلق مرض مین اگر ضرر کا خوف ہو تو تیمم جائز نہین ہے۔ فتوے اسمین کہ طاعون اور وبا کی حالت مین ہر نماز مین دعا قنوت پڑہنی جائز ہے۔ فتوے اسمین کہ جو جناب سید عبد القادر جیلانی نے غنیۃ الطالبین مین اصحاب ابو حنیفہ رض کو فرقہ مرجیہ مین ذکر کیا ہے اسکے کیا معنے ہین فتوے اسمین کہ فتوے کا تغیر باعتبار اختلاف زمانے اور مکان اور حال کے جائز ہے یا نہین۔ فتوے اس مین کہ زمین کے سات طبقے ہونیکے کیا معنے ہین آیا باقی طبقون مین بہی اسیطرح پیغمبر آئے جیسے اس طبقہ مین آئے یا یہ بات غلط ہے۔ ہر دو حصہ کامل مطبوعہ احمدی لاہور مین طبع ہوگئے ہین		
تحفۃ الہند:۔ مصنفہ مولوی شیخ عبید اللہ صاحب مذہب ہنود کی تردید مین۔	۸ر	۷ر
ازالۃ الشبہہ عن فرضیۃ الجمعہ مترجم اردو جس مین جمعہ تسلیم شرائط جمعہ کے احتیاطی کا ناجائز ہونا ثابت کیا گیا ہے ہمارے مطبع احمدی لاہور مین طبع ہوا ہے اہل انصاف کیواسطے یہ کتاب نہایت تسلی بخش ہے۔	۶ر	۵ر
ارشاد الانام بفرضیۃ الجمعۃ فی کل مقام مشتملا علی رد ثانی تنبیہ الانام مصنفہ مولوی عبد الجبار صاحب عمرپوری اس کتاب		

نام کتاب	اصل قیمت	رعایتی قیمت
کا مضمون نام سے ظاہر ہے۔	۱ر	۱ر
کتاب التوحید مترجم اردو توحید باریتعالی کے بیان مین مصنفہ شیخ محمد بن عبد الوہاب	۵	۴
اقتباس الانوار من کلام الغفار مصنفہ شیخ عبید اللہ صاحب مرحوم اسمین قرآن مجید کے تمام مضامین کی ایک فہرست بنا دی ہے ہر مضمون کے متعلق جو جو آیات ہین انکو مع حوالہ رکوع و سیپارہ مع ترجمہ درج کر دیا ہے جسکے پڑہنے سے ہر ایک آدمی قرآن شریف پر احاطہ کر سکتا ہے اور ہر ایک مسئلہ کے متعلق قرآن کی آیات آسانی سے نکال سکتا ہے عجب کتاب لاجواب ہے آجتک ایسی کتاب دنیا بہر مین نہین چہپی تہی کسی گہر کو اس کتاب سے خالی نہین ہونا چاہیئے ہر مسلمان کا فرض ہے کم از کم ایک دفعہ تو قرآن سے آگاہی حاصل کرے خصوصا واعظین کو چاہیئے اسکو ضرور خریدین۔		
سبیکۃ الذہب الابریز فی فہرس کتاب العزیز۔ یہ بہی اسی مضمون کی کتاب ہے فارسی زبان مین مولفہ مولوی بدیع الزمان صاحب۔	۸ر	۷ر
تیسیر القرآن و تسہیل الفرقان۔ مصنفہ مولوی وزیر علی بن مولوی منور علی صاحب مشہور بہ محمد سلیم اس کتاب مین تمام الفاظ قرآن کے معانی کا ترجمہ اردو نہایت اختصار سے لکہا گیا ہے جو صاحبان فارسی عربی مین پوری مہارت نہین رکہتے ان کے لیے یہ کتاب اور قرآن مجید کی تلاوت سمجہکر کرنا چاہتے ہین نہایت مفید ہے۔	۵	۴

ہر ایک قسم کی خط و کتابت بہ پتہ مطبع احمدی لاہور کرنی ضروری ہے

Marfat.com

نام کتاب	اصل قیمت	قیمت رعایتی
کتب رد شیعہ		
آیات بینات بزبان اردو مصنفہ مولوی مہدی علیخان صاحب بہادر حصہ اول	۴۴	۱۱
حصہ دوم	۱۴	۱۳
سوم کامل کتاب تک	۱۰	۵
تحفہ اثنا عشریہ فارسی مصنفہ شاہ عبد العزیز صاحب	۶	۲
تحفہ اثنا عشریہ بزبان اردو مصنفہ شاہ عبد العزیز صاحب	۶	۴
نصیحت الشیعہ شیعہ سنی کا عجیب مناظرہ نہایت تہذیب کے ساتھ بطرز جدید کتب اہل شیعہ سے روایتیں نقل کی گئی ہیں جن سے شیعہ کبھی بھی انکار نہیں کر سکتے اور جو قدیم مناظروں میں شایع اسوجہ سے شامل نہیں ہو سکیں کہ اہل سنت کو کتب شیعہ کم میسر تھی کامل تین جلدون میں جلدی طلب کریں چند جلدیں موجود ہیں۔ جلد اول		
جلد دوم		
سوم		
(نوٹ) ہر سہ جلد کامل فروخت ہوتی ہیں		
کتب مباحثہ		
مناظرہ محقق و مقلد		
الظفر المبین حصہ اول مصنفہ شیخ محی الدین صاحب مرحوم رد تقلید شخصی میں عربی و اردو	۱۵	۱۰
حصہ دوم۔ مصنفہ مولوی ابو الحسن صاحب سیالکوٹی	۱۲	۱۰
الکلام المتین فی اظہار تعنت المقلدین یعنے رد فتح المبین جو		

نام کتاب	اصل قیمت	قیمت رعایتی
ظفر المبین کے جواب میں ہے یہ کتاب اوسکا رد ہے مصنفہ مولوی ابو الحسن صاحب	۴	۴
صیانۃ المقتصدین عن تلبیسات نصرۃ المجتہدین مصنفہ مولوی محمد سعید صاحب بنارسی مولوی وکیل احمد صاحب حنفی نے جو الظفر المبین کا رد لکھا تھا یہ کتاب اسکے رد میں ہے۔	۴ / ۱۴ / ۱۰	۱۱ / ۱۳ / ۵
خلاصۃ البراہین فی رد فتح المبین عربی و اردو مصنفہ مولوی ابو الحسن صاحب	۶	۲
دواد ضاد پڑھنے والوں کا مناظرہ ضاد پڑھنا چاہیئے دواد پڑھنا غلط ہے۔ مصنفہ مولوی محمد حنیف صاحب مطبوعہ مطبع احمدی لاہور	۴	۴
اقتصاد فی الضاد بزبان اردو مصنفہ مولوی شیخ عبید اللہ صاحب یہ رسالہ مولوی صاحب نے بہت کوشش سے دواد نہ پڑھنے کے بارہ میں لکھا ہے مطبع احمدی لاہور		
رفع الفساد من بین العباد اسمین کتب فقہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ ہر ایک کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے اور رفع الیدین فی الصلوۃ اور آمین بالجہر کرنا کتب فقہ سے ثابت کیا گیا ہے اور اسمین جو مقدمہ دہلی میں آمین بالجہر و رفع الیدین کی بابت عدالت میں پیش ہوا تھا اسکی بھی فیصلہ انگریزی نقل موجود ہے۔ مطبوعہ مطبع احمدی لاہور	۵	۲
الکلام المبین بالجہر آمین مصنفہ شیخ محی الدین صاحب مرحوم طبع شدہ مطبع احمدی لاہور	۱۵	۱۰
اس رسالہ میں آمین بالجہر کرنی ثابت کی ہوئی ہے قابل دید ہے	۱۰	۱۲
عقد الجید مترجم اردو مصنفہ شاہ ولی اللہ صاحب رد شرک بدعت		

نام کتاب	اصل قیمت	قیمت رعایتی
میں مطبوعہ مطبع احمدی لاہور	۴	۳
مجموعہ حق وظیفہ حق۔		
شگوفہ حق	۱	۱
اقوال الصالحین	۱	۱
رد التقلید بالکتاب المجید	۱	۱
کتب خطبات و وعظ وغیرہ میں		
خطبات التوحید جدید۔ مصنفہ مولوی ابو الحسن صاحب سیالکوٹی۔ یوں تو خطبات بہت ہیں۔ مگر یہ خطبات اپنی جگہ میں ایک نرالے ہیں یعنی جمعہ و عیدین میں جو خطبے پڑھے جاتے ہیں اکثر کارآمد اور ضروری مسائل کا بیان ہوتا ہے لیکن عربی زبان میں ہونے کی وجہ سے ہزاروں آدمی سمجھ نہیں سکتے کہ کیا بیان ہوا اس لیئے چند خطبے اردو ترجمہ کے ساتھ لکھے جاتے ہیں۔ اور مسائل کی فہرست ذیل میں درج ہیں۔	۸	۷
خطبہ اولی توحید کے بیان میں۔		
خطبہ ثانیہ۔		
خطبہ دیگر توحید کے بیان میں		
خطبہ ۳۔ توحید اور شرک کے بیان میں		
خطبہ ۴ شرک سے بچنے کے بیان میں یعنی مجمل شرک کی برائی کا بیان۔		
خطبہ ۵ شرک کی برائی کے بیان میں		
خطبہ ۶ اشراک فی العلم کے رد میں		
خطبہ ۷ اشراک فی التصرف کی برائی میں		
خطبہ ۸ شرک فی العبادۃ کی برائی میں		
خطبہ ۹ شرک فی العادۃ کی برائی میں بمعنے دنیا کے کاموں میں خدا کے برابر کسی کی تعظیم نکرے۔		
خطبہ ۱۰ قبر پرستی کی برائی میں۔		
خطبہ ۱۱ قرآن مجید کی پیروی کے فرض ہونے میں۔		
خطبہ ۱۲ سنت کی پیروی کے بیان میں		
خطبہ ۱۳ بدعت کی برائی میں اور		

جلد اول ... جلد دوم ... جلد سوم ... چہارم و پنجم زیر طبع

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
روپے دسوین چالیسوین وغیرہ رسوم کا۔		
خطبہ ۱۴۔ اسلام اور ایمان کی ٹھیک ٹھیک حقیقت کے بیان مین اور مومن کی کیا پہچان ہے اور کلمہ کے معنے		
خطبہ ۱۵۔ نماز کی فضیلت کے بیان مین۔		
خطبہ ۱۶۔ نماز کے فرض ہونے اور اسکے ترک کرنے کے گناہ کے بیان مین اور جو نماز نہ پڑھے وہ بے ایمان ہے۔		
خطبہ ۱۷۔ جماعت کی فضیلت اور تاکید کے بیان مین۔		
خطبہ ۱۸۔ درود شریف کی فضیلت اور تاکید کے بیان مین۔		
خطبہ ۱۹۔ نماز نفل اور نماز تسبیح کی فضیلت کے بیان مین۔		
خطبہ ۲۰۔ جمعہ اور نماز جمعہ کی فضیلت کے بیان مین۔		
خطبہ ۲۱۔ حج کے فرض ہونے اور اسکے بعضے مسائل اور احتیاطی کے رد کے بیان مین۔		
خطبہ ۲۲۔ زکوٰۃ کے فرض ہونے اور تارک زکوٰۃ کے وعید کے بیان مین اور زکوٰۃ کے بعضے مسائل مین بیان		
خطبہ ۲۳۔ ماہ رمضان کے روزے کی فضیلت اور فرضیت کے بیان مین		
خطبہ ۲۴۔ ماہ رمضان کے چاند دیکھنے اور سحری وغیرہ کے بعضے مسائل کے بیان مین۔		
خطبہ ۲۵۔ لیلۃ القدر اور اعتکاف کے بیان مین۔		
خطبہ ۲۶۔ عید فطر اور صدقہ فطر کے بیان مین۔		
خطبہ ۲۷۔ عید اضحی اور قربانی کے بیان مین		

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
خطبہ ۲۸۔ حج کی فضیلت اور فرضیت کے بیان مین۔ اور اسمین عمرے کی فضیلت کا بھی بیان ہے		
خطبہ ۲۹۔ توبہ استغفار کے بیان مین		
خطبہ ۳۰۔ آداب کے بیان مین		
خطبہ ۳۱ ایضاً آداب کے بیان مین		
خطبہ ۳۲۔ موت یاد رکھنے اور زہد کے بیان مین*		
خطبہ ۳۳۔ نکاح کا خطبہ۔ ان ہر ایک مسائل کی کیسے لوگون کو ضرورت ہوا کرتی ہے اور بعض لوگ ان کی تلاش مین حیران پھرا کرتے ہین معتبر اور مستند کتابون مین سے لکھے ہین اور ہر ایک مسئلہ کی دلیل آیت یا حدیث سے لکھی ہے اور اسکا حوالہ بھی لکھدیا ہے کہ یہ روایت فلان کتاب۔ فلان صفحہ مین ہے۔ اور یہ خطبات ہاتھون ہاتھ فروخت ہو رہی ہین۔ جن صاحبون کو فہرست پہونچے بہت جلد طلب کرین تاکہ طبع ثانی کا انتظار نہ کرنا پڑے۔ کل خطبات کا صفحہ ۲۲ ہے قیمت صرف ۷ر رعایتی عمر ہے اصل قیمت ۸ر	۸ر	۷ر
مجموعہ خطب مولوی عبد الحیے بزبان عربی مصنفہ مولوی عبد الحی اسکا ترجمہ آجتک نہین ہوا۔	۱۱ر	۱۰ر
قرۃ الواعظین ترجمہ اردو درۃ الناصحین وعظ کی نہایت عمدہ کتاب ہے	۱۲ر	[illegible]
معین الواعظین ترجمہ اردو انیس الواعظین	۶ر	[illegible]
انیس الواعظین فارسی	۷ر	۶ر
رفیق الواعظین ترجمہ فارسی	۱ر	۱ر
مجموعہ خطب مترجم مصنفہ مولوی اسمٰعیل پوتہ شاہ ولی اللہ صاحب	۲ر	[illegible]
قصص الانبیاء کلان نہایت خوشخط مجلد	۱۲ر	[illegible]
" " " " مجلد	۶ر	[illegible]
انیس الواعظین مترجم اردو	[illegible]	[illegible]

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
ذواجر ہندی ترجمہ آدم سے الحدیث بزبان اردو۔	۴ر	۳ر
مجموعہ خطب مترجم اردو علمی	۲ر	[illegible]
مفید الواعظین بزبان اردو	۱ر	[illegible]
لباب الاخبار مترجم اردو فارسے	۴ر	۳ر
دقائق الاخبار مترجم اردو مصنفہ امام غزالی رحمۃ اللہ	۶ر	[illegible]
مجموعہ خطب عربی دوازدہ ماہی	۱ر	[illegible]
مجموعہ خطب محمد شاہ مترجم	[illegible]	[illegible]
مجموعہ خطب تمام سال مترجم اردو فارسی عربی	۲ر	[illegible]
مجموعہ خطب عربی مولوی اسمٰعیل شہید	۱ر	[illegible]
مجموعہ خطب جان محمد بزبان پنجابی	۱ر	۱ر
خطبہ جمعہ	[illegible]	[illegible]

کتب وظائف

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
الحزب الاعظم مترجم اردو	۴ر	۳ر
الحزب المقبول مرادو ادعیۃ الرسول اسمین تمام دعائین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھی ہین وہ سب اسمین درج ہین نہایت خوشخط مطبوعہ احمدی پریس لاہور	۴ر	۳ر
شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل اردو اصل کتاب شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی ترجمہ اردو مولوی خرم علی صاحب	۴ر	۳ر
الداء والدواء اردو اعمال قرآن وحدیث کے بیان مین مصنفہ نواب محمد صدیق حسن خان صاحب مرحوم	۶ر	[illegible]
مجموعہ تعویذات عجیب وغریب یہ رسالہ بہت عمدہ ہے مطبوعہ مطبع احمدی لاہور	[illegible]	[illegible]
ظفر جلیل شرح حصن حصین وظائف ادعیہ ماثورہ مصنفہ نواب قطب الدین صاحب مطبوعہ مطبع احمدی لاہور	۱۴ر	۱۲ر
مجموعہ وظائف عجب تحفہ خوب	۵ر	۴ر
بوستان دربلی مترجم اردو یہ کتاب ہم اسمین نہایت عمدہ ہے	۱۲ر	۱۰ر

نام کتاب		
حصن حصین مترجم اردو ترجمہ بین السطور بڑی لف میں	۸ر	۷ر
پنجسورہ مترجم اردو چوب قلم	۱۰ر	۱ر
جواہر القرآن مترجم اردو	۴ر	۳ر
دلائل الخیرات مترجم اردو لاہوری	۸ر	۷ر
دعا گنج العرش تختی کلاں	ار	؎
تعویذ دعا گنج العرش نیم صدی	۵ر	۴ر
،، نور نامہ ،،	۴ر	۳ر
دعا گنج العرش بے مترجم	؎	۔
ہفت سورۃ	ار	؎
نافع الخلائق ترجمہ اردو	عہ	۱۴ر
دلائل الخیرات مترجم اردو مطبع بمبئی مجلد	۱۴ر	۱۲ر
دلائل الخیرات دو ترجمہ ایک ترجمہ فارسی امام [illegible] ترجمہ اردو	عہ	۱۴ر
مجموعہ وظائف کلاں مطبع لاہور	عہ	۱۲ر
حرز مطبوعہ لکھنؤ ترجمہ بین السطور	۱۰ر	۹ر
ہفت ہیکل مجلد	۵ر	۴ر
کتب تصنیف مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم جو امام مسجد چینیانوالی لاہور کے تھے		
قاعدہ اسلام	؎	۔
اسلام کی پہلی کتاب	۱ر	ار
،، ،، ،، دوسری	۲ر	۱ر
،، ،، ،، تیسری	۲ر	۱ر
،، ،، ،، چوتھی	۳ر	۲ر
،، ،، ،، پانچویں	۶ر	۵ر
،، ،، ،، چھٹی	۶ر	۵ر
،، ،، ،، ساتویں	۶ر	۵ر
،، ،، ،، آٹھویں	۶ر	۵ر
،، ،، ،، نویں	۶ر	۵ر
،، ،، ،، دسویں جمعی کلاں	عہ	۱۴ر
،، ،، ،، گیارہویں	عہ	۱۳ر
،، ،، ،، بارہویں	عہ	۱۴ر

نام کتاب		
اسلام کی تیرہویں کتاب	عہ	۱۳ر
،، چودہویں	عہ	۱۴ر
وعید بے نمازاں۔	۴ر	۱۰ر
یہ چودہ کتابیں مطبع احمدی لاہور سے طلب فرماوے۔		
کتب عورتوں کی نصیحت اور سلیقہ آموزی میں		
تہذیب نسواں۔ سلیقہ آموزی مستورات میں مصنفہ جنابہ بیگم صاحبہ والیہ ریاست بھوپال	ع	۱۲ر
تنبیہ النساء رد بدعت میں	ار	
زینت النساء مصنفہ بی بی فاطمہ ساکن کلکتہ یہ کتاب ہر ایک بشر کو مستورات کیواسطے ضروری ہے عورتوں کے لیے نہایت ہی مفید نصیحت کی باتیں اردو زبان سے لکھی گئی ہیں۔ ضرور خریدیں مطبوعہ مطبع احمدی لاہور	۱ار	۱ر
توبۃ النصوح۔ سلیقہ آموزی مستورات میں مصنفہ حافظ نذیر احمد	۱۲ر	۲ر
مرآۃ العروس۔ امور خانہ داری میں مصنفہ حافظ نذیر احمد	۲ر	۲ر
بنات النعش ،، ،،	۲ر	۲ر
شرق القمرین مصنفہ مولوی الٰہی بخش صاحب بہاری اس کتاب میں اس حدیث کا بیان ہے جسمیں گیارہ عورتوں نے اپنے شوہروں کا حال ایک دوسری کو بتلایا تھا مطبوعہ مطبع احمدی لاہور	۱ر	۱ار
تحفۃ الزوجین مصنفہ نواب قطب الدین عورتوں اور مردوں کے حقوق۔	۲ر	۱ار
ہدایۃ نسواں۔ اسمیں تہذیب اخلاق عورتوں کے درج ہیں	ار	؎
تحریم النساء	؎	۱۰ر

نام کتاب		
دولہن نامہ و تعلیم النساء حکایتیں نصیحت آمیز میں	۱۰ر	۱۰ر
تحفۃ المحصنین مصنف مولوی محمد احسن صاحب اس رسالہ میں بیان ان عورتوں کا ہے جنسے نکاح کرنا حرام ہے	؎	۱۰ر
رانڈوں کی شادی	۱۰ر	۱۰ر
محصنات یعنی فسانہ مبتلا مصنف حافظ نذیر احمد صاحب	۱۰ر	۸ر
ایامی مصنفہ ،، ،، ،،	۱۲ر	۱۰ر
کتب فقہ عربی فارسی		
فتاوے عالمگیری عربی	[illegible]	[illegible]
جامع الرموز شرح مختصر وقایہ	[illegible]	[illegible]
در المختار عربی	[illegible]	[illegible]
شرح وقایہ فارسی	۱۴ر	۱۲ر
قدوری عربی	۵ر	۴ر
،، فارسی	۳ر	۳ر
کنز الدقائق محشی تختی کلاں نولکشور	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]
اشباہ النظائر مع حموی	[illegible]	[illegible]
شرح وقایہ مع حاشیہ چلپی	[illegible]	[illegible]
مختصر وقایہ ہر دو جلد	۸ر	۷ر
فتاوے برہنہ فارسی	عہ	۱۴ر
بدائع منظوم فارسی	ار	۱ر
مایۃ مسائل فارسی	۳ر	۲ر
وصیت نامہ فارسی	۱۰ر	۱۰ر
منیۃ المصلی فارسی	۴ر	۳ر
فاتحہ شرح قدوری عربی	عہ	۱۴ر
کبیری شرح منیۃ المصلی عربی	[illegible]	[illegible]
صغیری ،، ،،	۸ر	۷ر
کبیری شرح منیۃ المصلی و صغیری		
شرح منیۃ المصلی ایک جلد میں عربی	[illegible]	۱۲ر
تحفہ نصائح فارسی	۱ر	ار
شرح تحفہ نصائح محمد بیگی فارسی	۸ر	۷ر
مالابد منہ فارسی مطبع کانپور	۵ر	۴ر
تذکرۃ الجمعہ فارسی	؎	۱۰ر

Marfat.com

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
فلاح الدارین	۳۰ر	۳۰ر
دقایق الاخبار فارسی	۴ر	۳ر
البلاغ المبین فارسی شاہ ولی اللہ	۲ر	۲ر
نیۃ المصلی عربی	ار	ار
کنز الدقائق خورد	۴ر	۵
رسائل ارکان اربعہ مصنفہ مولوی		
بحر العلوم	عہ ۱۲ر	عہ ۸
مستخلص الحقائق شرح کنز	۱۲ر	۱۰ر
عینی شرح کنز دو جلد میں	۶ ۸ر	۶ ۴ر
عینی شرح ہدایہ کامل	[illegible]	[illegible]
فتح القدیر شرح ہدایہ کامل	[illegible]	[illegible]
تذکرۃ الموتیٰ والقبور فارسی	۱ر	ار
خلاصہ کیدانی	ار	۔ر
مفتاح الصلوٰۃ	۵ر	۴ر
رسالہ جمعہ عربی	ار	۔ر
شرح الیاس کامل نولکشوری	۴ر	عہ ار
فتاوےٰ عزیزی مولوی شاہ عبدالعزیز صاحب	۶ ۸ر	[illegible]
ہدایہ عربی محشی مولوی عبدالحی صاحب	[illegible]	لعہ
کنز الدقائق محشی بحواشی جدیدہ مفیدہ		
مطبع مجتبائی	للعہ	ہے ۱۲ر
ہدایہ عربی کامل محشی مولوی محمد حسن صاحب	ہے	ہجہ
مجموعہ سلطانی	۰۲ر	۲ر
ہدایہ معہ الکفایہ ہر چہار جلد کامل	غہ	ہجہ
صلوٰۃ مسعودی مترجمی مجلد	۶	عہ ۱۲
در المجالس فارسی	۴ر	۳ر
فتاویٰ قاضی خان کامل	للعہ ۴	ہے ۱۲ر
شرح وقایہ کامل چار جلد		
مصنفہ مولوی عبدالحی صاحب	لو	ہجہ
ہر ایک جلد علیحدہ علیحدہ بھی		
مل سکتی ہے - فی جلد ۸ر کو		

کتب فقہ زبان اردو

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
غنیۃ الطالبین مترجم اردو مصنفہ		
شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی		
دو کالم ایک کالم عربی دوسرے		
کالم میں ترجمہ اردو معہ اخیر کتاب		

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
فتوح الغیب مترجم اردو مطبوعہ لاہور	بہجہ	عہ ۸ر
عین الہدایہ ترجمہ اردو ہدایہ کامل	[illegible]	[illegible]
ترجمہ اردو فتاوےٰ عالمگیری کامل	عہ	[illegible]
غایۃ الاوطار ترجمہ اردو در المختار کامل	عہ	ہے ۱۲
ترجمہ اردو شرح وقایہ کامل	۶ ۸ر	۶ ۴ر
احسن المسائل ترجمہ اردو کنز الدقائق	۱۴ر	۱۲ر
تحفۃ العجم ترجمہ اردو کنز - نولکشوری	۱۴ر	۱۲ر
مفتاح الجنت اردو -	۳ر	۰۲ر
بستان فقہ ابو اللیث سمرقندی		
حدیث و فقہ کے مسائل نہایت		
عمدہ مصنفہ محمد ابراہیم سمرقندی	۱۲ر	۱۰ر
راہ نجات مترجم اردو	ار	۔ر
صلوٰۃ الرحمٰن ترجمہ اردو منیۃ المصلی	۴ر	۰۳ر
تالابد منہ اردو کانپوری	۳ر	۰۲ر
شرح محمدی اردو	۰۲ر	۲ر
بحر الحقیقت اصلاح النفس میں عجیب		
کتاب ہے -	۲ر	۰۱ر
مہر نبوت اردو	۰۱ر	۱ر
آثار محشر اردو	۲ر	۔ار
ترکیب الصلوٰۃ	۱ر	ار
قیامت نامہ بہشت نامہ	ار	۔ر
خدا کی رحمت	ار	۔ر
مفتاح القرآن	ار	۔ر
راہ جنت	۰۲ر	۲ر
گلزار جنت	۰۲ر	۔ار
مسائل پردہ پوشی	۔ر	۔ر
زیور ایمان اردو	۴ر	۰۳ر
منتخب احکام القرآن	۳ر	۲ر
مجموعہ فتاوےٰ کامل سہ جلد		
عربی و فارسی اردو مصنفہ		
مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی	ہے	۶ ا
خلاصۃ المسائل بزبان اردو	۳ر	۰۲ر
فضائل الشہور و صیام	۳ر	۰۳ر
فضائل چار یار	۴ر	۰۳ر
مجموعہ ہزار مسائل	۱ر	ار
ضروریات دین	۔ر	۔ر
سرمایہ آخرت معروف بہ چراغ ہدایت	۸ر	۷ر

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
مجموعہ سبحہ توجہ	ار	ار
مقصہ دالی خلیہ	۔ر	۵ر

کتب تصوف اردو و فارسی

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
کیمیائے سعادت فارسی	عہ	۱۴ر
پیراہن یوسفی یعنے ترجمہ اردو مثنوی		
مولانا روم کامل چھ دفتر دو جلد میں	بہجہ	ہجہ
بستان معرفت شرح مثنوی مولانا روم		
اردو کامل چھ دفتر	ہجہ ۸ر	للعہ ۱۳
شجرہ معرفت ترجمہ اردو مثنوی		
مولانا روم یعنے لب لباب	عہ	۱۴ر
بحر العلوم شرح مثنوی مولانا روم کامل	۸ر	للعہ
مثنوی مولانا روم فارسی		
اکسیر ہدایت ترجمہ اردو کیمیائے		
سعادت امام غزالی صاحب نولکشوری	[illegible]	عہ ۱۵
لطائف معنوی شرح مثنوی مولانا		
روم فارسی نولکشوری	۸ر	۔ر
شرح مثنوی مولانا روم معروف		
بمکاشفات رضوی فارسی	۸ر	۷ر
جواہر عینی نولکشوری	۶ ۴ر	عہ ۵
مثنوی مولانا روم نولکشوری	۸ ہر	عہ ۵
ارشاد الطالبین کامل فارسی		
مصنفہ اخون درویزہ صاحب	۱۵	۰۱۳ر
فتوح الغیب مع شرح فارسی	۱۲ر	۱۰ر
دلیل العارفین فارسی	۲ر	۰۱ر
مجموعہ رہبر راہ حق اردو	۸ر	۵
مخزن الانوار ترجمہ کنز الاسرار	۷ر	۶ر
حکایت الصالحین مترجم اردو	۳۰ر	۳ر
مقاصد الصالحین مترجم اردو	۳ر	۰۲ر
راہ بہشت ترجمہ اردو منہاج العابدین	۵ر	۰۴ر
مرغوب القلوب فارسی	ار	۔ر
مذاق العارفین ترجمہ اردو		
احیاء العلوم کامل چار جلدوں		
میں مصنفہ امام غزالی صاحب	ہے ۸ر	ہجہ ۷
مطلع الانوار امیر خسرو -	۰۶ر	۵ر
چشمہ فیض ترجمہ پندنامہ عطار اردو	۰۱ر	۷ر
کشف المحجوب اردو کامل زر گو حالات		
مطبوعہ لاہور	عہ ۸ر	عہ ۵

ہر ایک قسم کی خط و کتابت [illegible] مطبع احمدی [illegible] ضروری ہے

Marfat.com

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
تحفۃ الابرار ترجمہ اردو پندنامہ عطار	۲ر	۲ر
سے باید دید فارسی	۱ر	۱ر
سے باید شنید فارسی	۱ر	۱ر
فتوح الغیب مترجم اردو مصنفہ		
شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی	۵ر	۲ر
تذکرۃ الاولیاء اردو	۸ر	۵ر
" " فارسی مطبوعہ لاہور	۱۶ر	۱۰ر
سراج السالکین مترجم اردو	۷ر	۶ر
مکتوبات امام ربانی فارسی	۸ر	۵ر
گلزار حکمت بزبان فارسی		
مصنفہ مولوی الٰہی بخش صاحب		
نصیحت آمیز باتین چھوٹے		
بچون کے واسطے نہایت عمدہ		
رسالہ ہے	۱ر	۱ر
منطق الطیر	۲ر	۳ر
فوائد الفوائد فارسی	۶ر	۵ر
احیاء العلوم کامل عربی مصنفہ امام غزالی	۵ر	[illegible]
مکتوبات شیخ شرف الدین	۱۴	۱۰
" صدی	[illegible]	[illegible]
عین العلم	۸ر	۱۴ر
معلومات مظہری	۵ر	۸ر
رسالہ حق نما	۱ر	۱ر
مثنوی تحفۃ العاشقین	۱ر	۱ر
کشکول کلیمی	۳ر	[illegible]
ارشاد الطالبین قاضی ثناء اللہ		
پانی پتی	۴ر	۳ر
معمولات مظہریہ	۵ر	۴ر
ارشاد و مرشد	۱ر	۱ر
تذکرۃ المشائخ	۸ر	۱۲ر

کلمات طیبات فارسی

اس مجموعہ مین حضرت مرزا مظہر جانجانان شہید اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی و حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی و حضرت شاہ غلام علی ہر صاحبان کے مکتوبات ہین اور اسکے آخر مین

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
ترجمہ اسرار العارفین و سیر الطالبین	۲ر	۲ر
جو حضرت شہاب الدین سہروردی	۱ر	۱ر
کی تالیف سے ہے	۱ر	۱ر
کیا گیا ہے یہ کتاب عجیب و		
غریب اور لائق دیکھنے کے ہے	۵ر	۲ر
قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین	۸ر	۵ر
فارسی از مولانا شاہ ولی اللہ صاحب	۱۶ر	۱۰ر
محدث دہلوی مطالب و معانی	۷ر	۶ر
اسکے نام سے جلوہ گر ہین مگر مصنف	۸ر	۵ر
نے اسکے متعلق ہزارون مسائل		
مفید و فوائد جدید۔ صوم۔		
صلوۃ۔ نکاح طلاق۔ عتاق		
بیع و شرا۔ شہادت حدود		
فرائض و صیام مشاجرات	۱ر	۱ر
صحابہ حل المشکلات مسئلہ	۳ر	۲ر
تحقیق شہودی و وجودی وغیرہ	۶ر	۵ر
دلچسپ اصل اربعہ شرعیہ اور ادلہ	۵ر	[illegible]
عقلیہ و نقلیہ سے کیا ہے)	۱۴	۱۰
درج کئے گئے ہین	[illegible]	[illegible]

کتب اصول فقہ

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
مجموعہ توضیح تلویح محشی نولکشوری	[illegible]	[illegible]
اشباہ النظائر شرح حموی	[illegible]	[illegible]
شرح مسلم الثبوت از مولانا بحر العلوم	[illegible]	[illegible]
غایۃ التحقیق شرح حسامی	[illegible]	۵ر
حسامی محشی	۴ر	۵ر
اصول شاشی کلان	۸ر	۷ر
" " خورد	۲ر	۴ر
مجموعہ نور الانوار مع حاشیہ قمر الاقمار	۱۲ر	۸ر
نامی شرح حسامی	۸ر	۱۵
مسلم الثبوت محشی	۶ر	۵ر
فصول شرح اصول شاشی مطبوعہ مصر	۸ر	۵ر

کتب طب بزبان پنجابی

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
دار الشفا کلان مع رسالہ فتح شاہ	۵ر	۴ر
دار الشفا	۳ر	۳ر
دار الشفا مع مجرب اکبر	۶ر	۵ر
خیر سنکھ	۲ر	۱ر
قرابادین پنجابی	۲ر	۲ر
طب احمد یاری	۱ر	۱ر
طب جمالی	۱ر	۱ر
پران سنکھ پنجابی	۱ر	۱ر

کتب طب عربی

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
قانونچہ عربی مطبوعہ لکھنؤ	۸ر	۷ر
" " " نولکشور	۵ر	۴ر
موجز عربی کلان مطبع لکھنؤ	۸ر	۷ر
اقصرائی شرح موجز کامل	۸ر	۱۴ر
شرح اسباب و علامات	[illegible]	[illegible]
سدیدی شرح موجز کامل	[illegible]	[illegible]
زمرد عربی	۶ر	[illegible]
حدود الامراض	۲ر	[illegible]
قانون بوعلی سینا عربی	[illegible]	[illegible]
حمیات قانون بوعلی سینا	۸ر	۷ر
کامل الصناعہ	۶ر	۵ر
بحر الجواہر مع حدود الامراض	[illegible]	[illegible]

کتب طب فارسی

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
اکسیر اعظم کامل	[illegible]	[illegible]
قرابادین کبیر فارسی	[illegible]	[illegible]
خلاصۃ التجارب	[illegible]	[illegible]
مجربات اکبری	۹ر	۵ر
کفایہ منصوری	۸ر	۷ر
دستور العلاج	۹ر	۸ر
مطب علوی خان	۳ر	۲ر
میزان الطب فارسی	۹ر	۵ر
طب اکبر فارسی	۸ر	۴ر
طب یوسفی	۴ر	۳ر
الفاظ الادویہ مع ریاض الادویہ	۶ر	۵ر
مجموعہ الفاظ الادویہ مع میزان		
ادویہ فرہنگ نفیسیہ	۴ر	۱۲ر
علاج الغربا فارسی	۶	۵ر
قانونچہ فارسی	۲ر	[illegible]

Marfat.com

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
مفرح القلوب	عہ	۱۴/
قرابادین سلطانی	۰۳/	۳/
علاج الامراض فارسی	عہ/	عہ/
شرح طب یوسفی	۸/	۷/
تالیف شریفی فارسی	۰۶/	۰۵/
فضول الاعراض شرح		
فارسی حدود الامراض	۹/	[illegible]
قانونچہ فارسی	۲/	[illegible]
قرابادین قادری فارسی	عہ	۱۴/
مخزن الادویہ مع تحفۃ المومنین	[illegible]	[illegible]
ناصرین المعالجین	۶/	۵/
مخزن الادویہ فارسے	[illegible]	[illegible]
اختیارات بدیع فارسی	عہ	۱۴/
تریاق کبیر فارسے	۱/	[illegible]
تریاق صغیر فارسے	۱/	[illegible]
عجالۂ نافع	۱۴/	۱۲/
علاج الابدان	[illegible]	۱/
زاد غریب	۳/	۰۲/
کشف الحکمت	۵/	۰۴/
ام العلاج	[illegible]	۰۱/
محیط اعظم کامل فارسی	[illegible]	[illegible]
معدن شفاء سکندر شاہی	[illegible]	[illegible]
زمرد فارسی	۱۲/	۰۱۰/

کتب طب اردو

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
سدیدی اردو ہر چہار فن کامل	[illegible]	[illegible]
نفیسی شرح موجز ہر فن کامل	[illegible]	[illegible]
ترجمہ ذخیرہ خوارزم شاہی کامل	[illegible]	[illegible]
قرابادین اعظم اردو	[illegible]	[illegible]
قرابادین کبیر اردو کامل	[illegible]	[illegible]
طب یوسفی اردو	۰۴/	۰۲/
معدن حکمت	۴/	۰۵/
میزان الطب اردو مع رسائل		
مطبوعہ نولکشور	۰۶/	۰۵/
" " مطبوعہ سادھوڑہ	۴/	۰۳/
مفید الاجسام	۲/	[illegible]
معمول احمدیہ حصہ اول	[illegible]	[illegible]
معمول احمدیہ حصہ دوم	[illegible]	[illegible]
" " سوم	[illegible]	[illegible]
علاج الغربا لاہوری	۴/	۰۳/
" " نولکشوری	۶/	۵/
طب اکبر اردو	[illegible]	[illegible]
ترجمہ اردو کامل الصناعۃ کامل	[illegible]	[illegible]
عجالۂ مسیح	۱/	[illegible]
مخزن الادویہ اردو کامل	[illegible]	[illegible]
طب احسانی	۳/	۰۲/
کفایہ منصوری اردو	[illegible]	[illegible]
دستور العلاج اردو	[illegible]	[illegible]
ترجمہ اردو قانونچہ	۴/	۰۳/
قرابادین شفائی	۶/	۵/
کیمیائے عناصری ترجمہ اردو		
قرابادین قادری	عہ	۱۴/
مجربات اکبری اردو	۵/	۴/
طب نبوی اردو	۱/	[illegible]
اکسیر القلوب ترجمہ اردو مفرح القلوب	[illegible]	[illegible]
ترجمہ اردو امرت ساگر	۱۴/	۱۲/
شفاء الامراض اردو	۱۲/	۰۱۰/
رسالہ فصد اردو	[illegible]	[illegible]
علاج الامراض	[illegible]	[illegible]
مخزن السلیمانی ترجمہ اردو اکسیر عربی کامل	[illegible]	[illegible]
رفیق اردو	۷/	[illegible]
انوار حکمت معروف بہ طب حسینی اردو کامل	[illegible]	[illegible]
ترجمہ اردو قانون بوعلی سینا کامل	[illegible]	[illegible]
مخزن المفردات مع جامع الادویہ	۱۴/	۱۲/
تشریح الطب اردو و پنجابی	۳/	[illegible]
قانون عصریت	۶/	[illegible]
علاج موسیقی اردو	۳/	۲/
قرابادین زکائی	۱۲/	۱۰/
تریاق اکبر اردو	۳/	۰۲/
مجربات ناتھ	۲/	[illegible]
ضروریات طب معروف مخزن طب	[illegible]	[illegible]
تحفۃ الاطباء	۱/	[illegible]
مقالات احسانی	۵/	۴/
تریاق مسموم	۲/	[illegible]
مجمع البحرین ڈاکٹری و یونانی	[illegible]	[illegible]
طب کریمی	[illegible]	۱۴/
گلشن حکمت	۸/	۷/
زینت الخیل	۹/	[illegible]
فرس نامہ رنگین	[illegible]	۱/
رسالہ جنین اردو	۵/	۴/
ام الصبیان	۲/	[illegible]
قرابادین ویدک حصہ اول	۳/	[illegible]
" " حصہ دوم	۰۴/	[illegible]
" " حصہ سوم	۱۲/	۱۰/

کتب لغت عربی

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
مجمع البحار مع ضمیمہ کمال لغت	[illegible]	[illegible]
قاموس	[illegible]	[illegible]
صراح اللغات کا قدخانی	[illegible]	[illegible]
صراح مع قراح نہایت خوشخط	[illegible]	[illegible]
منتخب النفائس	۴/	۰۳/
منتخب اللغات مطبوعہ دہلی	[illegible]	عہ
" " نولکشور	۱۵/	۰۱۳/

کتب لغت اردو فارسی

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
لغات اردو	[illegible]	[illegible]
بہار عجم فارسی لغت	[illegible]	[illegible]
اربعہ عناصر چہار زبان اردو		
فارسی انگریزی عربی	۳/	۰۲/
لغات فیروزی مجلد اردو	[illegible]	[illegible]
" " فیروزی فارسی	[illegible]	[illegible]
غیاث اللغات مع چراغ ہدایت و منتخب	[illegible]	[illegible]
" " منتخب اللغات " "	[illegible]	[illegible]
برہان قاطع فارسی	[illegible]	[illegible]
ہفت قلزم فارسی	[illegible]	[illegible]
تصیر اللغات ترجمہ اردو غیاث اللغات	[illegible]	[illegible]
لغات کشوری فارسی عاردو	[illegible]	[illegible]
جامع اللغات اردو	[illegible]	[illegible]
کریم اللغات اردو	۴/	۳/
" " " مع کامل نولکشوری	۲/	[illegible]

Marfat.com

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
کشف اللغات فارسی	۴عہ	۳عہ
لغات سروری	۴عہ	۳عہ
مصطلحات الشعرا مصنفہ ٹیک چند	عہ	۱۴ر
پرائمری اللغات اردو	عہ	۱۲ر
لغات مبتدے	عہ	۱۴ر
غیاث اللغات سہ کالم	۸عہ	۵عہ

کتب اخلاق

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
اخلاق جلالی فارسی کاغذ ولایتی	عہ ر	۱۴ر
ترجمہ اردو اخلاق جلالی	۵ر	۰۴ر
اخلاص ناصری فارسی	عہ	۱۴ر
ترجمہ اردو اخلاق ناصری	عہ	۱۴ر
تہذیب الاخلاق	۱ر	۱ر
پند سودمند	۰ر	۰ر
ذخیرہ سعادت	۰۱ر	۱ر
صد پند سودمند	۲ر	۱ر
اخلاق محسنی	۵ر	۰۴ر
گلدستہ اخلاق	۶ر	۰۵ر
ترجمہ اردو منہاج العابدین یعنی جوگ بشسٹ	۱۲ر	۱۰ر
اخلاق ہندی	۲ر	۱ر
گلدستہ فلاح ابد و مصنفہ نواب صدر الدین حسین صاحب رئیس اعظم بڑودہ - اسمیں علوم فنون کی روشنی و فضل و کمال کی ترقی کا ذکر ہے	۱۰ر	۱ر
گلدستہ منافع بزبان اردو مصنفہ نواب صدر الدین صاحب	۱۰ر	۸ر
گلدستہ فوائد اردو مصنفہ نواب صدر الدین صاحب	۰۱ر	۱ر

کتب حل ترکیب

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
حل ترکیب کریما	۰۱ر	۱ر
حل ترکیب گلستان باب اول	۰۳ر	۲ر
〃 〃 〃 باب دوم	۴ر	۰۳ر
حل ترکیب بوستان باب اول	۰۳ر	۳ر
〃 باب دوم و سوم	۳ر	۰۲ر

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
گلدستہ ترکیب	۳ر	۰۲ر

کتب رد مرزا غلام احمد قادیانی

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
عصائے موسےٰ ۱ر ۲ر تحفہ گولڑویہ	۱۴ر	۱۲ر
غایۃ المرام مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی	۶ر	۰۵ر
〃 حصہ دوم تائید الاسلام	۶ر	۰۵ر
تائید آسمانی فی رد نشان آسمانی	۱ر	۰ر
عشرہ کاملہ ۱۲ر [illegible]	۱۰ر	۱ر

کتب نحو

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
مجموعہ نحو میر نظامی	۳ر	۰۲ر
ضریری	۱ر	۰ر
شرح مائۃ عامل خورد	۰۱ر	۱ر
〃 〃 کلاں	۸ر	۷ر
ہدایت النحو	۵ر	۰۴ر
کتاب النحو	۵ر	۰۴ر
کافیہ کلاں	۸عہ	۳عہ
شرح ملا جامی نولکشوری	۱۰عہ	۹عہ
〃 معہ حاشیہ عصام الدین کانپوری	۸عہ	۳عہ
درایہ شرح ہدایت النحو	۹ر	۸ر
الہامیہ شرح ہدایت النحو	۶ر	۵ر
اصل اصول نحو	۲ر	۱ر
حل ترکیب کافیہ	۱۰ر	۰۸ر
غایۃ التحقیق شرح کافیہ	عہ	۱۴ر
شرح ملا جامی شرح مولوی عبد الحی	۱۰عہ	۵عہ
الفوائد البہیہ فی تراجم حنفیہ	۱۳ر	۱۱ر
تسہیل الکافیہ	۴ر	۴ر
خلاصۃ النحو سرکاری	۰۳ر	۰۲ر
کافیہ عربی خورد	۳ر	۳ر
رضی شرح کافیہ	عہ	۲عہ
شرح ملا نولکشوری خفی قلم	۱۲ر	۱۰ر
متن متین محشی جلی قلم یہ کتاب نحو کی کمیاب کیا بلکہ نایاب تھی مولوی فضل حق صاحب نے بڑی محنت و جانفشانی سے اصل معتبر قلمی نسخے بہم کئے اور دیگر کتب مستندہ نحو سے اس کو محشی کیا۔ غرض یہ کتاب بہمہ صفت موصوف چھپکر تیار ہوگئی ہے - قابل دید کتاب ہے	عہ ر	۱۴ر

کتب صرف

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
مجموعہ میزان الصرف	۰۲ر	۲ر
تبیان شرح میزان الصرف	۲ر	۱ر
پنج گنج زبدہ	۳ر	۰۲ر
صرف میر نظامی	۰۱ر	۱ر
جار بردی	۱۰ر	۹ر
دستور المبتدی	۲ر	۱ر
جامع تعلیلات	۵ر	۰۴ر
فصول اکبری معہ چند رسائل	۵ر	۰۴ر
ابواب الصرف	۲ر	۱ر
رکاز الاصول شرح فصول اکبری	۱۳ر	۱۲ر
مراح الارواح	۲ر	۱ر
شافیہ	۶ر	۵ر
رضی شرح شافیہ	۸عہ	۵عہ
نوادر الاصول شرح فصول اکبری	۱۳ر	۱۱ر
صرف بہائی	۰ر	۰ر
زنجانی	۰ر	۰ر
سعدیہ شرح زنجانی	۱۳ر	۱۱ر
نفرک شرح زرادی	۶ر	۵ر
حنفیہ شرح مراح	۸ر	۷ر
کتاب الصرف	۷ر	۶ر
مختصر معانی	۸ر	۷ر
مجموعہ صرف امداد الادب	۱۰ر	۹ر
عافیہ شرح شافیہ	۱۱ر	۰۹ر
مجموعہ جواہر المنظوم	۵ر	۰۴ر
مائیغینک فی الصرف مصنفہ مولوی نذیر احمد صاحب	۸ر	۷ر

کتب درسی

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
محمودی نامہ	۰ر	۰ر
نام حق	۰ر	۰ر
صفوۃ المصادر	۰ر	۰ر
مقیمان چوب قلم	۱ر	۰ر
گلستان چوب قلم	۱۰ر	۰۸ر

مکمل فہرست کتب مطبع احمدی لاہور [illegible] ضروری ہے

Marfat.com

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
گلستان متن فرہنگ کانپوری خوشخط	۷/	۶/
گلستان مترجم مطبوعہ کانپور	۸/	۷/
بوستان چوب قلم	۱۰/	۹/
بوستان معہ فرہنگ کانپوری	۷/	۶/
سکندر نامہ بری	۱۰/	۹/
سکندر نامہ بحری	۳/	۲/
زلیخا چوب قلم ولایتی کاغذ	۸/	۷/
" مترجم	۱۴/	۱۲/
انوار سہیلی	۱۲/	۱۰/
بوستان مترجم کانپوری	۸/	۷/
سکندر نامہ مترجم	[illegible]	[illegible]
کریما سادہ چوب قلم	۱/	[illegible]
" " " مترجم	[illegible]	[illegible]
خالق باری چوب قلم	۱/	[illegible]
تشریح الحروف	۱/	۱/
پندنامہ عطار چوب قلم	۱/	[illegible]
خارستان جواب گلستان	۵/	۴/
پنج گنج مروجہ پنجاب	۱/	[illegible]
انوار سہیلی مترجم مکمل	[illegible]	[illegible]
" خلاصہ	[illegible]	[illegible]
پندنامہ عطار رنگین قلم	[illegible]	۱/
شرح کتب درسی		
شرح گلستان اردو	[illegible]	[illegible]
" " فارسی محمد اکرم ملتانی	۸/	۷/
ریاض رضوان شرح گلستان فارسی	۱۲/	۱۰/
شرح بوستان محمد گھلوی فارسی	۱۲/	۱۰/
" " مصنفہ ٹیک چند	[illegible]	۱۴/
" سکندر نامہ محمد گلوی کامل فارسی	۱۴/	۱۲/
" اردو کامل یعنی ریاض التحقیق	[illegible]	[illegible]
" زلیخا فارسی محمد گلوی	۵/	۴/
" نام حق فارسی	[illegible]	[illegible]
شرح زلیخا اردو	۸/	۷/
دریکتا شرح کریما فارسی	۲/	[illegible]
نام حق مترجم	[illegible]	[illegible]
شرح پندنامہ عطار محمد گلوی	۳/	۳/
سہ نثر ظہوری امام بخش	۸/	۷/
" ابوالفضل غیاث الدین	[illegible]	۱۴/
زلیخا محمد شاہ فارسی	۱۰/	۸/

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
شرح تحفۃ الاحرار فارسی	۵/	۴/
" کریما محمد اکرم ملتانی	۱/	۱/
" شبنم شاداب	۷/	۶/
" قصائد عرفی	۴/	۳/
" جواہر ترکیب	۳/	۲/
" سکندر نامہ محمد نصیر الدین	۸/	۷/
" " " فضلائے کلکتہ	۱۴/	۱۲/
" مخزن الاسرار فارسی	۸/	۷/
" مینا بازار	۳/	۲/
کتب فرہنگ فارسی		
فرہنگ گلستان	[illegible]	[illegible]
" بوستان	[illegible]	[illegible]
" زلیخا	۱/	[illegible]
" انوار سہیلی	۲/	[illegible]
شرح دیوان حافظ	۱/	[illegible]
" سکندر نامہ	۱/	[illegible]
" لغات مثنوی مولانا روم	۱/	۷/
فرہنگ محمدی	[illegible]	[illegible]
کتب تواریخ انبیاء اردو و فارسی		
روضۃ الصفا [illegible] فارسی [illegible] مجلد	[illegible]	[illegible]
جذب القلوب اردو تاریخ	۸/	۷/
عجائب القصص کلان اردو	[illegible]	[illegible]
سوانح عمری حضرت ابوبکر صدیق رض	۸/	[illegible]
" " عمر رض	۸/	۷/
" " علی رض کلان	[illegible]	[illegible]
مجموعہ واقدی کامل	[illegible]	[illegible]
ترجمہ اردو فتوح الشام	[illegible]	[illegible]
سوانح عمری حضرت عثمان رض	۶/	۵/
روضۃ الشہداء فارسی	۱۲/	۱۰/
مسدس حالی	۲/	[illegible]
تاریخ فرشتہ فارسی	[illegible]	[illegible]
" " اردو کامل	[illegible]	[illegible]
مراۃ السلاطین ترجمہ سیر		
المتاخرین فارسی	[illegible]	[illegible]
آثار الصنادید یعنی حالات		
دہلی بزبان اردو معہ نقشہ	[illegible]	[illegible]
رہبر اردو	۲/	[illegible]

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
شاہنامہ فردوسی کامل فارسی	[illegible]	[illegible]
اخبار الاخیار	۱۲/	۱۰/
قصص الانبیاء فارسی	۸/	۷/
خزینۃ الاصفیاء فارسی	[illegible]	[illegible]
جنگنامہ نعمت خان عالی	۱/	[illegible]
تعبیر نحو الازکیاء فی احوال الانبیاء اردو کامل	[illegible]	[illegible]
تاریخ بغاوت ہند یعنی جنگ دہلی	۱۴/	۱۲/
تاریخ الخلفاء عربی	[illegible]	۱۴/
ترجمہ اردو تاریخ الخلفاء	[illegible]	۱۴/
تاریخ کشمیر فارسی	۱۰/	۹/
جذب القلوب فارسی	۸/	۷/
قصص الانبیاء اردو	۵/	۴/
تواریخ عجیبہ تاریخ پورٹ بلیر یعنی		
کالا پانی (دریائے شور)	[illegible]	۸/
اسرار الاولیاء فارسی	۳/	۲/
سیرۃ الاقطاب اردو	۶/	۵/
" " فارسی	۷/	۶/
مغازی النبی فارسی	۶/	۵/
تذکرہ غوثیہ کلان	[illegible]	[illegible]
اعجاز غوثیہ خورد	۳/	[illegible]
نسب نامہ کلان	[illegible]	۳/
" " خورد	۱/	[illegible]
کتب انشائے فارسی		
ذرہ نادرہ مجلد	[illegible]	[illegible]
انشاء بہار عجم	۱/	[illegible]
انشاء خلیفہ نستعلیق	۱/	[illegible]
انشاء فیض رسان	۳/	۲/
انشاء شکستہ	۲/	[illegible]
انشاء منیر	۲/	[illegible]
انشاء مادھورام نستعلیق	[illegible]	[illegible]
" " شکستہ	۳/	۲/
انشاء منیر شکستہ	۱/	[illegible]
انشاء منیر نستعلیق	[illegible]	۱/
انشاء بہار ہند	[illegible]	[illegible]
انشاء جامی	۲/	[illegible]
انشاء طاہر وحید	[illegible]	۴/

ہر ایک خط و کتابت میں فہرست مطبع احمدی لاہور کا نام لکھنا ضروری ہے

نام کتاب	قیمت	قیمت
انشائے دولت رام	۳ر	۳ر
انشائے صفدری	۲ر	۱؎ر
انشائے گلزار عجم	۲ر	۱؎ر
انشائے مفید نامہ	۲ر	۱؎ر
انشائے دلاویز	۱؎ر	ار
ہدایت الانشاء دہلی	۲ر	۱؎ر
ظہیر الانشاء	۵ر	۴ر
انشائے عجیب	ار	۳ر
انشائے خلائق	ار	۳ر
انشائے دلکشا	۱؎ر	ار
انشائے یادگار اصغری	۴ر	۰۳ر
رقعات احمد	۲ر	۵ر
انشائے بے نقاط	۔ر	۔ر
انشائے رحمت جان	۲ر	۲ر
رقعات عالمگیری	۲ر	۱؎ر
رقعات عزیزی	۱؎ر	ار
رقعات مرزا قتیل	۰۲ر	۲؎ر
رقعات ابوالفضل	۰۲ر	۴ر
پنج رقعہ سودا و شیخ	طر	ار
رقعات بیدل	۴ر	۴ر
رقعات مظہری	ار	۳ر
رقعات امان حسینی	۱؎ر	ار
رقعات نظامیہ	۰ر	۰ر
رقعات گلستان حکمت	ار	۳ر
رقعات سفینہ نگین	ار	۵ر
دستور المکتوبات	ار	۳ر
دستور الصبیان	۳ر	۳ر
رقعات لچھمی نرائن	۴ر	۳۰ر
مکتوبات احمدی	۰۱۰	۱؎ر
سلک مسلسل	ار	۳ر
لذت الہام	۳ر	۲؎ر
نگارش نامہ مع فرہنگ	۰۱	۱؎ر
شکستہ	۰۱	۱؎ر
توقیعات کسریٰ	۰۲	۰۲
ابوالفضل منشی ہر سہ دفتر	۱۲	۰۱۰
رسائل طغرائی مع رقعات	۷ر	۶ر

نام کتاب	قیمت	قیمت
حسن عشق	؎ر	۰ر
مینا بازار	۰۱ر	۱؎ر
شبنم شاداب	۲ر	۱؎ر
مظہر العجائب	۸ر	۷ر
مفتاح الصفات	۱۰ر	۱؎ر
صفات کائنات	۶؎ر	عہر
رقعات گلزار ولایت	۴ر	۳۰ر
رقعات فیض بوستان	ار	۳ر
نغز گو نامہ	۳ر	۰ر
نگار نامہ منشی	۱۰	۸؎
دستور الصبیان	۲ر	۱؎ر
صنعت ضابطہ	۳ر	۔ر
مکتبہ نامہ	۴ر	۳۰ر
انشائے خادمی	۰۱	۱؎ر
انشائے فارسی	۳ر	۰ر
انشائے ہرکرن	ار	۳ر
مفید الصبیان	۰۱	۱؎ر
ریاحین عظیم	۰۲	۲۲ر
کتب انشائے اردو		
انشائے خسرو فیروز	۳ر	۰ر
انشائے اردو لاہوری	۰	
نستعلیق سرکاری	۰۲	۶؎ر
انشائے مادھو رام	۳ر	۰۲
انشائے بہار بے خزاں	۰۲	۲؎ر
انشائے دلربا	۳ر	۰ر
انشائے سرور	۰۳	۳۰ر
رقعات اردو	ار	۳ر
دستور الصبیان	ار	
حلوائے بے دود	۰۱	ار
عود ہندی	۲ر	۰۲
مفید الانشاء	ار	۳ر
انشائے اردو شکستہ	۲ر	۱؎ر
مکتوب محمدی شکستہ	۳ر	۰ر
مکتوب احمدی	۱۰	ار
مجموعہ کاغذات نہار روائی	۵ر	۰۲

نام کتاب	قیمت	قیمت
قطعات الجواہر	۴ر	۱۳ر
نظم پروین	۰۱	۱؎ر
ارژنگ چین	۵ر	۰۴
پنجہ نگارین اول	۰۱	۱؎ر
؍؍ دوم	۲ر	۱؎ر
؍؍ سوم	۰۱	۱؎ر
؍؍ چہارم	۰۱	۱؎ر
؍؍ پنجم	۶ر	۵ر
مشق نستعلیق حصہ اول	ار	۳ر
کتب کلیات دیوان		
دیوان ظہوری	عہر	محہ
دیوان حافظ چوب قلم مع فرہنگ	۸ر	۱۴
ترجمہ اردو	۱۲	۱۲
دیوان احمد جامی	۵	عہ
انتخاب دیوان حافظ	۴ر	۰۳
آفتاب داغ	۱۰	۹ر
دیوان حافظ محشی	۸ر	۷ر
دیوان ذوق	۳ر	۰۴
کلیات ظفر	۵	۱۴
چمن بے نظیر	۵ر	۴ر
دیوان غالب	۲ر	۰۱
دیوان عاشق	۰۱	۱؎ر
دیوان گویا	۲؎ر	۰۳
دیوان شہیدی	۲؎ر	۰۳
کلیات نظیر	۵ر	۰۴
کلیات مومن	۸ر	۷ر
کلیات ناسخ	۹ر	۰۸
کلیات آتش	۰۶	۰۵
مجمع الاشعار	۰۲	۴؎ر
دیوان مخفی	۴ر	۰۳
کلیات انشاء اللہ خان	۰۴	۰۱
دیوان مناقب خیر البشر	۱؎ر	ار
گلزار داغ	۱۴	۲ر
دیوان ظفر	۲ر	۰۱
دیوان صنم	۰۲	۲؎

Marfat.com

نام کتاب	قیمت	محصول
دیوان شمس تبریز	۱۳ ار	۱۲ ار
قصاید بدر چاچ	۴ ر	۰۳ ر
کتب معانی و بیان قواعد فارسی و عروض و قافیہ		
چہار گلزار	۱ ر	۱ ر
اصول برجستہ	۱ ر	۱ ر
علم صیغہ	۰۵ ر	۰۴ ر
مصدر فیوض	۳ ر	۰۲ ر
مخزن الفوائد	۰۲ ر	۰۴ ر
قواعد فارسے	۱ ر	۰ ر
چہار شربت	۳ ر	۰۳ ر
نہر الفصاحت	۲ ر	۱ ر
زر کامل عیار	۱۰ ر	۸ ر
حدائق البلاغت فارسے	۰۵ ر	۰۴ ر
مختصر معانی مطبوعہ میرٹھ	۱۴ ار	۱۲ ار
مطول کامل نولکشورے	۸ ر	[illegible]
مطول کامل بھوپالی	۸ ر	[illegible]
حدائق البلاغت اردو	۷ ر	۶ ر
احسن القواعد	۱۴ ار	۱۲ ار
شجرہ عروض سیفی	۶ ر	۵ ر
بحر العروض	۲ ر	۱ ر
رسالہ عبد الواسع	۰۲ ر	۱ ر
معیار البلاغت	۴ ر	۰۳ ر
جنتری کلاں سنہ ۱۹۰۳ء	۱ ر	۰ ر
" محمد رحمت اللہ رعد والی	۲ ر	۱ ر
" علمی والی	۲ ر	۱ ر
" خورد	۰ ر	۰ ر
" گھر دھاری لعل	۱	۱ ر
کتب قراءت		
مجموعہ رسالہ قراءت	۴ ر	۳ ر
مجموعہ رسالہ زینت القاری	۳ ر	۲ ر
سراج القاری پنجابی	۰ ر	۰ ر
کتب فقہ بزبان پنجابی		

نام کتاب	قیمت	محصول
احوال الآخرت مصنفہ حافظ محمد لکھوی	۲ ر	۰۳ ر
" " جدید	۴ ر	۰۳ ر
" " دلپذیر والی	۱۳ ر	۰۳ ر
توقیر الحق	۴ ر	۰۳ ر
پکی روٹی کلاں	۱ ر	۱ ر
" مولوی غلام رسول صاحب مرحوم	۱ ر	۱ ر
" " " خورد	۰ ر	۰ ر
مٹھی روٹی	۰۳ ر	۳ ر
اخبار الآخرت	۱ ر	۰۱ ر
شہباز شریعت	۱۴ ر	۱۱ ر
سیف السنت حافظ محمد	۱ ر	۰ ر
" " کلاں	۴ ر	۰۳ ر
نجات المؤمنین	۰ ر	۰ ر
نجات المسلمین	۰ ر	۰ ر
مدیر الجمال	۱ ر	۱ ر
خوان یغما حصہ اول	۱ ر	۰ ر
" " دوم سوم	۱ ر	۱ ر
درۃ الاسلام	۱ ر	۰ ر
مجاہد الاسلام	۱ ر	۱ ر
درہ محمدی	۲ ر	۱ ر
خوان یغما جدید	۰ ر	۰ ر
نسیم انصاری	۰ ر	۰ ر
گلزار آدم	۶ ر	۵ ر
گلزار موسیٰ	۶ ر	۵ ر
" محمدی	۶ ر	۵ ر
" سکندری	۶ ر	۵ ر
" نوح	۱ ر	۱ ر
قصہ ابراہیم ادھم	۲ ر	۱ ر
فقرنامہ امام جعفر صادق	۱ ر	۰ ر
خصص الحسنین تفسیر سورہ یوسف مصنفہ مولوی عبد الستار	۸ ر	۶ ر
احسن القصص چٹھی مصنفہ مولوی غلام رسول	۸ ر	۶ ر
نامہ الصلوۃ	۱ ر	۰ ر
روشن دل	۰ ر	۰ ر
نور نامہ	۰ ر	۰ ر
رسالہ جمعہ عربی	۱ ر	۰ ر
رسالہ تاثیر الصلوۃ	۰ ر	۰ ر

نام کتاب	قیمت	محصول
حجۃ الاسلام پنجابی	۰ ر	۰ ر
باران انوار عبد اللہ	۲ ر	۰۲ ر
انواع بارک اللہ	۸ ر	۵ ر
زینۃ الاسلام کامل مصنفہ مولوی محمد صاحب لکھوی	۷ ر	۰۴ ر
زینت الاسلام مولوی سلیمان	۷ ر	۰۶ ر
تنبیہ المشرکین	۰ ر	۰ ر
منور شریف	۰۴	۴ ر
کتب انجمن حمایت اسلام لاہور		
اردو قاعدہ	۰ ر	۰ ر
اردو کی پہلی لڑکیوں کی	۰۱	۰۱ ر
" " لڑکوں کی	۰۱	۰۱ ر
" دوسری	۲ ر	۲ ر
" تیسری	۵	۰۴ ر
" چوتھی	۱۰ ر	۸ ر
دینیات کا پہلا رسالہ	۱	۱ ر
" دوسرا	۲	۱ ر
" تیسرا	۲	۲ ر
فارسی کی پہلی کتاب	۱	۱ ر
" دوسری	۲ ر	۲ ر
" تیسری	۶ ر	۵ ر
" چوتھی	۸ ر	۷ ر
صرف فارسی کا ابتدائی رسالہ	۳ ر	۲ ر
عربی کا قاعدہ	۰	۰ ر
تختہ حروف عربی	۰ ر	۰ ر
عربی میں دینیات کی پہلی کتاب	۱ ر	۱ ر
" دوسری	۰۲	۲ ر
" تیسری	۰۳	۳ ر
" چوتھی	۰۳	۳ ر
" پانچویں	۰۴	۴ ر
انگریزی کا قاعدہ	- ر	- ر
انگلش پرائمر	۱ ر	۱ ر
فسٹ ریڈر	۰۲	۳ ر
انگلش گرامر	۰۱	۰۱ ر
انگریزی بول چال	۴ ر	۵

Marfat.com

نام کتاب	اصل نرخ	رعایتی نرخ	نام کتاب	اصل نرخ	رعایتی نرخ	نام کتاب	اصل نرخ	رعایتی نرخ
معجزات محمدیہ انگریزی	۲ر	۱ر	نظم ارشد ۱۸۹۶ء	۲ر	۱ر	نماز اور اسکی حقیقت	۴ر	۳ر
سوکوندیراجہ کا لکچر نمبر اول	۲ر	۱ر	تضمین ارشد	۴ر	۳ر	روزہ اور اسکی حقیقت	۴ر	۳ر
اثبات معجزات القرآن	۲ر	۱ر	مسدس ارشد	۴ر	۳ر	خواب حیرت	۶ر	۱۳ر
ایک عیسائی کے تین سوالونکے جواب	۴ر	۳ر	مسدس دافع الوسواس ارشد	۱ر	۱ر	اثبات معجزات القرآن اردو	۲ر	۱ر
ابطال الوہیت مسیح	۲ر	۳ر	چند نامہ ارشد	—ر	—ر	ضرورت قرآن	۲ر	۱ر
تقدیس الانبیاء	۳ر	۲ر	تحفہ مرزا ارشد	—ر	—ر	ایک عیسائی کے تین سوالونکے جواب	۴ر	۱ر
تحریف القرآن کا جواب	۱۰ر	۱۰ر	مرقع حکمت ارشد	۳ر	۲ر	اسبوع شریف	۴ر	۱ر
ازالۃ الشبہات	۱۲ر	۲ر	آٹھ نامہ	—ر	—ر	آٹھ نامہ	—ر	—ر

اشتہار

شائقین حدیث نبویہ و عاملین طریقہ مصطفویہ کو معلوم ہو کہ بیشتر نواب والاجاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خان صاحب مرحوم و مغفور نے کتب صحاح ستہ میں سے صحیح مسلم شریف اور سنن ابی داؤد اور موطأ امام مالک اور ترمذی اور سنن نسائی کا ترجمہ اردو جناب حامی اسلام مولانا مولوی وحید الزمان صاحب ساکن حیدرآباد دکن سے ایسا عمدہ سلیس با محاورہ کرایا ہے کہ جسکا مطلب تھوڑا سا اردو خوان بھی سمجھ سکتا ہے ہندوستان کے علماء نے پسند فرمایا ہے آجکل کے ہندوستان کے علماء میں کوئی شخص ایسا عمدہ اور عام فہم اردو ترجمہ کرنیوالا نہین جیسے مولوی صاحب موصوف ہین صحاح ستہ مین سے پانچون کتب مذکورہ بالا چھپ چکی ہین اور اکثر شائقین نے خرید فرمالی ہین اور جنکے پاس نہین انکی فرمائشین مطبع احمدی لاہور مین آتی رہتی ہین اب انہی دینی بہائیون کی خدمتمین التماس ہے کہ تسہیل القاری شرح اردو صحیح بخاری جسکو مولوی وحید الزمان صاحب ہی نے تالیف فرمایا ہے اسکا پہلا۔ اور دوسرا۔ اور تیسرا۔ اور چوتھا۔ اور پانچوان پارہ چھپ چکا ہے اس کتاب کے فوائد مین تمام فتح الباری اور قسطلانی یہ دو شرحین صحیح بخاری کی اور نیل الاوطار وغیرہ درج ہین انکے سوا اور کتابون مین سے بھی کچھ لیا ہے اور غرض مولف کی اسکے طول دینے سے یہ ہے کہ اسکتاب کے ہوتے خاص اور عام کو کسی اور حدیث کی کتاب کی چندان حاجت نرہے اسکی عربی عبارتون پر اعراب لگائے گئے ہین اور واضح ہو کہ ابن ماجہ مترجم اردو جسکو جناب مولوی وحید الزمان صاحب ہی نے ترجمہ کیا ہے چھپکر تین جلدون مین مکمل تیار ہو گیا ہے قیمت حسب ذیل ہے جلد اول ۸ر دوم ۱۲ر سوم ۱۲ر جن صاحبون کو اسکے خریدنے کا شوق ہو قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجکر یا بذریعہ ویلیو پے ایبل طلب فرمائین اور شائقین قرآن مجید و عاملان فرقان حمید کو یہ مژدہ ہو کہ تفسیر بے نظیر ترجمان القرآن بلطائف البیان جسکو نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم و مغفور نے تالیف فرمانا شروع کیا تھا اور مصنف علیہ الرحمہ نے اسمین بہت ہی کمال کیا ہے اول تو آیات قرآن کی تفسیر آیات قرآن ہی سے کی ہے پھر احادیث صحیحہ سے پھر اقوال صحابہ سے پھر تابعین اور تبع تابعین

Marfat.com

کے اقوال سے جسکے پاس یہ تفسیر موجود ہوگی خواہ وہ صرف اردو خوان ہی کیون نہو انشاء اللہ تعالی مطلب قرآن مجید سے بخوبی واقف ہو جائیگا۔ اور عربی خوانون کو بھی اسکے ہوتے ہوئے اور کسی تفسیر کی چندان حاجت نہ رہیگی جو فوائد خاص و عام کو اس سے حاصل ہونگے انکا شمار نہین ہو سکتا اردو مین ایسی تفسیر عجیب و غریب اس سے آگے نہین لکھی گئی جو لوگ اسکا مطالعہ فرمائینگے انکو خود بخود اس نعمت بے بہا کا حال معلوم ہو جائیگا اور اس تفسیر مین اعلے درجہ کی یہ صفت ہی کہ اول تو آیات قرآن کی تفسیر آیات قرآن سے کی ہے پھر صحیح حدیثون سے پھر تابعین اور تبع تابعین کے اقوال سے غرض مطالب قرآن مجید کے جاننے کیلیے جسقدر مستند و معتبر ذرائع ہو سکتے ہین۔ وہ تمام اس تفسیر مین موجود ہین چنانچہ اسکی پہلی جلد دوبارہ **مطبع احمدی لاہور** مین طبع ہوئی ہے اسکی جلد اول و دوم و سوم و چہارم و پنجم و ششم و ہفتم و ہشتم و نہم و دہم و یازدہم و دوازدہم و سیزدہم و چہاردہم و پانزدہم و شانزدہم اخیر جلد یعنے شروع سورہ فاتحہ سے اخیر قرآن شریف تک کامل (۱۶) جلدین **مطبع احمدی لاہور** مین ختم ہوئی ہین جن صاحبون کو خریدنا منظور ہو وہ قیمت انکی بذریعہ منی آرڈر بھیجکر یا بصیغہ ویلیو پے ایبل مطبع احمدی لاہور سے طلب فرمالین جلد اول تفسیر ترجمان القرآن کی دوبارہ مطبع احمدی لاہور مین چھپی ہے نیز واضح ہو کہ **غنیۃ الطالبین** تصنیف لطیف جناب شیخ حضرت پیر صاحب شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ مترجم اردو ترجمہ با محاورہ دو کالم مین جس کے حاشیہ پر فتوح الغیب با ترجمہ اردو مؤلفہ حضرت ممدوح ہی جو نہایت صحت و صفائی کے ساتھ ہمارے والد مرحوم نے طبع کی تھی تمام نسخے اسکے فروخت ہوگئے اب بار دوم اسکا ترجمہ با محاورہ کرکے دو کالم مین چھاپنا شروع کر دیا ہے انشاء اللہ عنقریب پہلے سے عمدہ طبع ہو کر شایقین کے نور بصیرت اور سرور سریرت کو زیادہ کریگی اور واضح ہو کہ **اقتباس الانوار** یعنے انتخاب آیات القرآن مجید مؤلفہ مولوی شیخ عبید اللہ صاحب مرحوم و مغفور دوبارہ چھپ گئی ہے اور ہاتھون ہاتھ بکتی جاتی ہے واعظین کیلیے تو یہ کتاب نہایت کار آمد ہے یہ کتاب دو روپیہ کو بھی فروخت ہوتی ہے مگر اب اسکی قیمت عہ رکھی گئی ہے **بشارت تازہ** اور ہم اپنے خریدارون کو ایک اور خوشخبری سناتے ہین کہ احتیاطی ظہر بعد جمعہ کے متعلق جسقدر آجکل اختلافات ہو رہے ہین ان تمام جھگڑون کا فیصلہ کرنیوالا ایک عجیب و غریب رسالہ مسمی بہ **ازالۃ الشبہہ عن فرضیۃ الجمعہ** جسمین بعد تسلیم شرائط جمعہ کے احتیاطی ظہر کا ناجائز ہونا ثابت کیا گیا ہی ہمارے مطبع احمدی لاہور مین طبع ہوا ہے اہل انصاف کیواسطے یہ کتاب نہایت تسلی بخش ہے اور واقعی ازالۃ الشبہہ اسم بامسمے اصل رسالہ عربی مین ہے اور ترجمہ اردو با محاورہ کیا گیا ہے تاکہ عوام لوگ اسکے مضامین سے مستفید ہون ایک کالم مین عربی دوسرے کالم مین اردو ترجمہ ہے قیمت صرف ۱؍ مقرر ہوئی ہی۔ المشتہر شیخ احمد پسر شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب لاہور بازار کشمیری مالک مطبع احمدی لاہور

ضروری التماس

الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد شایقان حدیث نبویہ و طالبان طریق محمدیہ کو واضح ہو کہ اللہ تعالی کے فضل و احسان سے اس مطبع مین جسقدر کتب دینیہ عام فہم اردو مین ترجمہ ہو کر برادران دینی کے واسطے چھپتی رہتی ہین اسکا حال تو آپ کو بخوبی ظاہر ہی اسکو ہے خاکسار نے محض اسی غرض سے اس مطبع کو قایم کیا ہے کہ دینی بھائیون کے لیے وہ نایاب کتابین

137257

جنکے عربی ہونے کی وجہ سے اردو خوان لوگ انکے مطالب و فوائد سے محروم ہین اردو زبان مین چھاپ دیا تاکہ عوام بھی معلومات دینیہ حاصل کرلین اور اس پر آشوب زمانہ کے فتنون سے محفوظ رہین الحمد للہ کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے خاکسار کے ارادے کو پورا کیا یعنی حدیث شریف کی کتابون کا اردو ترجمے ہوکر اور نہایت خوشخط وصحت صفائی سے مطبع ہذا مین چھپکر ہر دیار و امصار مین پہنچگیئ عوام اردو خوان بھی ان کتابون کی بدولت فوائد کثیرہ دینیہ سے مستفیض ہونے لگے خصوصًا ہندوستان مین تو شاید کوئی ایسا شہر ہوگا جہان اس مطبع کی کتابین نہ پہونچی ہون اسی کار خیر کے ذریعہ سے رب کریم نے اس مطبع کو وہ شہرت عطا کی ہے کہ دور دور ملک سے فرمائشین چلی آتی ہین سب سے بے نظیر مشکوٰۃ شریف مترجم کامل بھی ہمارے مطبع احمدی لاہور مین چھپ گئی ہے جسکی قیمت صرف کاغذ و چھپوائی ولکھائی ہی کی رکھی ہے یعنی بعد وضع کمیشن مبلغ چار روپیہ۔ اور ہر ایک جلد علیحدہ علیحدہ مبلغ ایک ایک روپیہ کو۔ فقہ محمدی وطریقۂ احمدیہ کہ جسکے سات حصص ہیں یہ مختصر رسالے نہایت کار آمد اور ضروری مسائل کو حاوی ہین انکے تین حصون مین عبادات کے مسائل درج ہین چوتھے اور پانچوین حصہ مین معاملات کے متعلق مسائل لکھے گئے ہین اور چھٹے حصہ مین آداب و اخلاق وطب نبوی وکتاب الرقاق کی حدیثون کا ترجمہ ہے اور ساتوین حصہ مین مختلف مسائل موجود ہین۔ اور یہ سلسلہ بھی دس حصہ تک انشاء اللہ جاری رہیگا اور کتاب الفرقان بین اولیاء الرحمن و اولیاء الشیطان مصنفہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ جو نہایت مفید کتاب ہے خصوصًا زمرہ موحدین اہلحدیث کو بار بار تو اس کتاب کا ہونا از بس ضروری ہے کیونکہ جھوٹے مدعیان ولایت اور واقعی ولی اللہ جنکی شان مین الا ان یہ حدیث وارد ہے من عادی لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب یعنی اللہ تعالی نے بزبان رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہے جس نے میرے ولی سے دشمنی کی تو بیشک مین اسکو لڑائی کے لیے آگاہ کرتا ہون یعنے وہ میرے ساتھ لڑائی کرنے کیلئے مستعد وآمادہ ہوجائے انکی شناخت اور امتیاز کیلئے یہ کتاب محک (کسوٹی) ہے جو شخص اس کتاب کو سمجھکر اسکے مضامین کو مدنظر رکھیگا وہ کبھی دھوکا نہین کھائیگا نہ جھوٹے دغابازون بیرنج سازون کی دام تزویر مین گرفتار ہوکر گمراہی مین پڑیگا نہ سچے اولیاء اللہ سے سوء عقیدت اور کینہ رکھکر مورد وعید شدید بنیگا اسلیئے ہمنے دینی بھائیون کی فائدہ رسانی کیلئے اس کتاب کا بامحاورہ ترجمہ کراکے اپنے مطبع احمدی لاہور مین طبع کرکے شائع کردیا ہے خریداران شائق کاغذ زر کیطرح اس کتاب نایاب کو ہاتھون ہاتھ خرید رہے ہین بیرونجات سے فرمائشون پر فرمائشین آرہی ہین جو صاحب اس کتاب کے مطالعہ سے محظوظ ہونا چاہین انہین چاہیے کہ مطبع احمدی لاہور مین جلد درخواست بھیجین ورنہ بعد فروخت ہوجانیکے انکو طبع ثانی کا انتظار کرنا پڑیگا۔

المشتہر خاکسار شیخ احمد پسر شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب بازار کشمیری مالک مطبع احمدی لاہور

صراط مستقیم مترجم اردو مصنفہ مولوی اسمٰعیل شہید رح

اس کتاب مین مجاہدات واشغال وریاضت مطابق سنت درج ہین پہلے فارسی مین تھی جو کتاب موصوف تصفیہ قلب اور ازالہ اخلاق رذیلہ واستحصال اخلاق جمیلہ کے لیئے حکیم اکسیر رکھتی تھی اور عام

اردوخوان اُس کے فیض سے محروم تھے لہذا ہمنے اسکا فائدہ عام کرنے کے لیئے سلیس اردو مین ترجمہ کرکے اپنے مطبع احمدی لاہور مین چھپوادی ہے اوراس خیال سے کہ ہرایک قلیل الاستطاعت بھی اسے خرید سکے اسکی قیمت صرف رعایتی ۱۰/ مقرر کی ہے۔ شائقین جلدی درخواستین بھیجکر مطبع احمدی لاہور سے طلب فرمائین۔

المشتہر
شیخ احمد پسر شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب بازار کشمیری و مالک مطبع احمدی

(نوٹ) واضح ہوکر علاوہ فہرست ہذا کے اور بھی بہت سی کتابین جو باعث فہرست زائد ہوجانے کے درج نہین کین۔ مثلاً کتب سرکاری۔ ذفرہنگ کتب سرکاری کتب۔ قانون وغیرہ اور بہت سی کتابین موجود ہین پس ہرایک خریدار کو چاہیئے کہ جس کتاب کیضرورت ہو چاہے ہماری فہرست یا اشتہار مین درج ہو یا نہ ہو ضرور طلب فرمالیا کرین فہرست کی زیادہ پابندی نہ کرین کہ فہرست مین درج نہین شاید نہ موجود ہوگی ہمنے تو جو موٹی موٹی کتابین تہین فہرست مین درج کردی ہین۔ ونیز ہمارے کارخانہ مین تعمیل فرمائشات کا بھی بڑا انتظام ہے درخواست آتے ہی حتے الوسع شام سے پہلے تعمیل کردیجاتی ہے بعض صاحبان کسی سے سنکر یا ہمارے مطبع کی کتاب چھپی ہوئی دیکر یا فہرست ہمارے مطبع کی دیکھکر کتاب کا شوق کرتے ہین مگر چونکہ انکی پہلے سے کسی اور مطبع یا دوکاندار سے راہ ورسم ہوتی ہے اسلیے وہان فرمائش بہیجتے ہین تو بعض دوکاندار حسد کی وجہ سے ہمارے مطبع کی کتاب طبع شدہ یا جو اور مطبع کی کتاب طبع شدہ ہمارے مطبع مین فروخت کیلئے اسلیے موجود ہو نہین بہیجتے اور دفع الوقتی کے لئے لکھہ دیتے ہین کہ فلان کتاب نہین ملتی۔ پس وہ صاحب یا تو انکا اعتبار کرکے خاموش ہوجاتے ہین یا انکو دوبارہ ہمارے پاس فرمائش بہیجنی پڑتی ہے تو ایک کتاب کے لیئے دوبارہ نہین فیس ویلیوپے ایبل و محصول ڈاک دینا پڑتا ہے اسلیئے صاحبان اگر پہلے سے ہمارے پاس فرمائش بہیجین تو ہم کتاب باکفایت سے بھی روانہ کرین اور ناحق کی انتظاری و خرچ و تکلیف سے بھی بچے رہین اور ہمارے کارخانہ کا دستور ہے کہ جو کتاب اپنی دوکان پر موجود نہو تو تمام لاہور سے یا باہر سے تلاش کرکے جہانتک بنے حتے الوسع اسکی فرمائش پوری کیجاتی ہے اور ہمارے کارخانہ مین جلدبندی کا کام موجود ہے جو صاحب چاہین ان کی خدمت مین مجلد کتاب بہیجی جاسکتی ہے۔ مگر ان کو چاہیئے کہ جلد کی قیمت تخمینۃً ضرور تحریر کردیا کرین۔

المشتہر
شیخ احمد پسر شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب بازار کشمیری لاہور

Marfat.com

بے نظیر کتاب مشکوٰۃ المصابیح با اعراب محض عربی معرّا و مترجم اردو محشی بحواشی مفیدہ جدیدہ

کتاب مشکوٰۃ المصابیح کوئی نئی کتاب نہیں ہے جسکی بذریعہ اشتہارات تشہیر کیجاوے بلکہ اس جامع کتاب صحاح وسنن کے لب لباب کو تو خالق وواہب نے وہ مقبولیت عامہ اور شہرت تامہ عطا فرمائی ہے جو بیان سے باہر ہے کیونکہ اسلامی دنیا میں جہانتک نظر اٹھا کے دیکھا جاوے ہر ملک ہر ضلع ہر شہر ہر قصبہ میں یہ کتاب سرچشمہ ہدایت وصواب و داخل درس اولو الالباب ہے۔ چونکہ یہ کتاب سب دینی کتابوں پر ترجیح رکھتی ہے اسی کتاب کی بدولت گویا ہر مسلمان حضرت سرور عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہمکلامی کا شرف حاصل کر سکتا ہے۔ جس مسلمان کو شوق ہو کہ ہر صبح وشام پیشوا انبیاء کرام محمد رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہمکلام ہو اسے چاہیئے کہ ہر وقت اس مبارک کتاب کو کھولکر ایک آدھ صفحہ یا کم از کم ایک حدیث ہی پڑھ لے۔ پھر اپنے باطن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمکلامی کے انوار کے آثار دیکھ لے۔ چونکہ محض عربی کتاب کے چھاپنے سے ہمارے ان بھائیوں کو جو عربی زبان میں مہارت نہیں رکھتے چنداں فائدہ نہیں تھا اور ترجمہ بین السطور یا مثل اور کتب کی طرح پوری حدیث لکھکر پھر ترجمہ اور ترجمہ کے بعد فوائد لکھنے سے عربی دان طلبا کو بے ذوقی ہوتی تھی اسلیے ایسی ترکیب سوچی ہے جس سے ہر قسم کا آدمی فائدہ اٹھا سکے یعنے اس کتاب کے ہر صفحہ کے تین حصے کیے ہیں اور اسکے حواشی بہت سی معتبر کتابوں مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح مصنفہ علی بن سلطان محمد معروف بہ ملا علی قاری مہاجر مکی۔ اور اشعۃ اللمعات فی شرح المشکوٰۃ مصنفہ شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی مرحوم۔ و مظاہر حق شرح مشکوٰۃ مصنفہ جناب مولانا نواب قطب الدین صاحب مرحوم و مغفور دہلوی و نووی شرح صحیح مسلم و نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار مصنفہ قاضی محمد بن علی شوکانی وغیرہ متعدد کتابوں سے نہایت تحقیق سے انتخاب کر کے مناسب مقاموں پر لکھے گئے ہیں۔ پس اس ڈھنگ سے ارباب تعلم و تعلیم کو بھی بے لطفی نہ ہو گی۔ محض عربی حدیث دیکھکر مطالعہ میں خوب اپنی ذہن آزمائی کرینگے۔ بین السطور ترجمہ کی طرح انکو اس کتاب میں یہ بے ذوقی پیش نہ آئے گی۔ کہ بے قصد بے ساختہ ترجمہ پر انکی نظر پڑ جائے اور اپنی ذکاوت کو استعمال کرنیکا موقع نہ ملے پھر جب اپنی طبیعت کا زور لگا کر مطالعہ کر لینگے تو اپنی طبیعت کی رسائی کے امتحان کیلیے اگر ترجمہ پر ایک نظر ڈال لینگے۔ تو در صورت مطابقت مطالعہ با ترجمہ انکی طبیعت مارے خوشی کے باغ باغ ہو جاوے گی۔ اور در صورت عدم مطابقت جماعت میں استاد کے سامنے پیش ہونے سے پہلے ہی اپنی غلطی پر متنبہ ہو کر اپنے مطالعہ کی اصلاح کر لینگے۔ اور بعض ابن الوقت عربی سے غیر مانوس جو علی سبیل الاستعجال محض حدیث کے مضمون سے فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ اوپر کا حصہ چھوڑ کر ترجمہ اور فوائد سے اپنا کام نکال سکتے ہیں۔ انکو عربی کی ہوا نہ لگیگی اور جو نیک نیت کم استعداد لوگ حدیث شریف کے پاک الفاظ اور معانی سے اپنی زبان اور باطن کو متبرک اور نورانی کرنا چاہتے ہیں انکا مطلب بھی حاصل ہے تو اب اس کتاب فیض انتساب کا فیض بحساب پہلے کی نسبت اضعاف مضاعفہ ہو گیا اور کامل چار جلد میں طبع ہو گئی ہے۔ ربع اول کتاب الایمان سے لیکر باب زیارۃ القبور تک ختم ہوا اور ربع ثانی کتاب الزکوٰۃ سے باب فی النذور تک۔ اور ربع ثالث کتاب القصاص سے لیکر باب الامر بالمعروف تک ختم ہوئی ہے اور ربع رابع کتاب الرقاق سے لیکر آخیر کتاب تک اور باوجودیکہ اس چار جلدوں کی ضخیم کتاب کے ترجمہ وانتخاب حواشی وکتابت و چھپوائی پر بہت کچھ روپیہ خرچ ہو گیا ہے تاہم بنظر افادہ عام اسکی قیمت بہت ارزاں رکھی ہے یعنے (کامل چار جلد کی قیمت [illegible] کمیشن [illegible]) اور ہر ایک جلد علیحدہ علیحدہ فی جلد ایک روپیہ کو حالانکہ محض عربی کتاب بے ترجمہ و بلا اعراب جو صرف ایک ہی جلد میں ہے۔ چار روپیہ کو فروخت ہوتی ہے۔ اور یہ اس سے جو نئی کتاب (یعنے چار جلد والی جسکو محض عربی (یعنے غیر مترجم) و مترجم و معرّا یعنے صرف متن و محشی یعنے شرح بلکہ کل شروح کا خلاصہ کہنا بھی بجا ہے) اسی چار روپیہ (للعہ) کو ملے تو شائقین کو سمجھنا چاہیئے کہ یہ کتاب انکو جو تہائی قیمت پر ہاتھ لگ گئی پس اب بھی جو صاحب اس کتاب کی خریداری سے محروم رہیں۔ انکے حال پر تعجب و افسوس ہے۔ اور ہم یقین کرتے ہیں۔ کہ جو صاحب اپنی اوقات فراغت کو محض ناولوں اور افسانوں اور قصوں اور پہیلیوں میں صرف کر دیا کرتے ہیں اب ایسی گران بہا کتاب کو ایسا ارزاں دیکھکر ان اوقات میں اس کتاب کا اشتغال کرینگے۔ کیونکہ یہ شغل ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہے۔ یہ کتاب پتہ ذیل سے طلب فرماویں۔

خاکسار شیخ احمد ولد شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب بازار کشمیری لاہور مالک مطبع احمدی لاہور

غلام نبی کاتب

Marfat.com

گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو
از شما یک تن نشد اسرار جو

ہمارے کارخانے کو خدمت دین کا بیڑا اُٹھائے ہوئے صدی کے چہارم حصہ کی مدت (۲۵ سال) یا کچھ زیادہ ہوئی اس عرصہ کے اندر ہمارے کارخانہ مین معتبر تفاسیر و کتب حدیث شریف کے تراجم اردو زبان مین اور اور نئی نئی دینی کتابین خوشخط صحیح چھپین جنکی اشاعت کی اہل ہند کو سخت ضرورت تہی اور ان تراجم کی برکت سے اکثر اسلام کو نہایت فائدہ ہوا۔ نئی تصانیف کی اشاعت آپ جانتے ہین کیا کچھ سہل سا کام ہے۔ دین کی عربی کتاب کا اردو زبان مین ترجمہ کرنیوالا لائق عالم کس مشکل سے ہاتھ آتا ہے پھر ایسے علما مین سے بھی ہمارے کارخانہ کی مدنظر شروط کیمطابق یعنی دیندار سنی خوش عقیدہ عالم سو مین سے اگر ایک ہی دستیاب ہو تو حسن اتفاق اور خوش قسمتی کی بات ہے ہر چند ایسے عالمان دین اس کام کو دین کی خدمت سمجھکر حسبۃً للّٰہ کرتے ہین مگر تاہم ضروریات معاش کی فکر سے وہ آزاد نہین ہوتے لہذا انکا کفاف بہ نام نہاد اُجرت ہمارے کارخانہ کے ذمہ ہوتا ہے پھر ہمارے کارخانہ مین کتابت بھی معمولی کاتب سے نہین کرائی جاتی بلکہ عمدہ خوشنویس کاتب سے کاپی لکھوائی جاتی ہے بعد ازان پریس کے اخراجات کاغذ کی قیمت پھر دفتری کی اجرت دیگر صد ہا منزلین کتاب کے تیار ہونے مین پیش آتی ہین جب یہ سب مراحل طے کرکے اشتہارات اور فہرستین چہاپ چہاپ کر جن طالبان دین شائقین کتاب کا نام و نشان ہمکو معلوم ہوتا ہے اُنکے پاس ٹکٹ محصول لگا کر روانہ کرتے ہین تاکہ اُنکو معلوم ہو جائے کہ ہمارے مرض کی دوا یعنی فلان دینی کتاب چھپکر تیار ہو گئی ہے۔ شروع سے یہانتک دیکھو تو محض لاگت پر لاگت اور خرچ پر خرچ ہے یہ تو ہمارے کارخانہ کی تخم ریزی ہے بعد ازان ناظرین اشتہارات و فہرستہا کے ابر کرم کی فیاضی کا وقت ہے۔ جن صاحبان کے پاس ہم فہرست ارسال کرتے ہین اگر وہ بالخصوص صرف اپنی ذات کے لحاظ سے دیکھین تو ہمارے کارخانہ سے کم از کم ہر ایک سے خریدنے مین۔ پہر بعض صاحبان تو ہماری اس ساری فریاد کی ذرا داد نہین دیتے۔ نہ خود کوئی کتاب منگاتے ہین نہ اور اپنے متعلقین کو ترغیب دلاتے ہین بلکہ فہرستونکو ردی کاغذ کیطرح بیکار پڑا رہنے دیتے ہین یا پھینک دیتے ہین یا پڑے رہتے ہین تو کارخانہ کی امداد کیطرح سے نہین کرتے مانا کہ آپ خود عالم ہین عربی کتابون سے آپ فائدہ حاصل کرسکتے ہین یا آپکے پاس پہلے سے یہ کتابین موجود ہین مگر آپکے دوست اور اہل محلہ و قریہ و شہر و دیگر اہل معرفت مین کوئی بھی ایسا نہین جسکو ان کتابون کا خریدنا ضروری یا نافع ہو تاکہ آپ انکو ان کتب دین کی خریداری کی رغبت دلاکر اجر الدال علی الخیر کفاعلہ کے مستحق بنین۔ اگر کم از کم سال بھر مین زیادہ نہین تو ایکمرتبہ ہی سہی خواہ کتنی ہی تھوڑی قیمت کی فرمایش ہمارے کارخانہ مین بھیجین اس سے بھی کارخانہ کا حوصلہ بڑھتا ہے کہ ہماری فریاد کا کچھ اثر تو ہوا۔ ہم اتنی ہی قدردانی پر ہمیشہ جب کبھی کوئی نئی کتاب شائع ہو یا جب نئی فہرست تیار ہو اپنی گرہ سے ٹکٹ لگا کر اُن صاحبون کو جو سال بھر مین ایک ہی دفعہ کوئی کتاب منگا لین گے نئی کتابونکے اشتہار اور فہرستین ارسال کیا کرینگے اور جو صاحبان سارا سال گذر جاتا ہے اور وہ کوئی کتاب نہین منگاتے تو کارخانہ کا حوصلہ ٹوٹ جاتا ہے بقول شخصے ع نالۂ من گر اثرے داشتے + یار بسویم نظرے داشتے۔ خیال ہوتا ہے کہ ہماری تمام سعی رائگان گئی۔ لہذا اب ناظرین کی خدمت مین التماس ہے کہ گاہ گاہ کوئی نہ کوئی کتاب خواہ تھوڑی ہی قیمت

Marfat.com

خط و کتابت

جناب مولنا مولوی محمد امام الدین صاحب فاتح الکتاب المبین

پینشنر منصف مقیم منٹگمری

با مرزا غلام احمد صاحب قادیانی

حسب اجازت جناب مولنا مولوی محمد امام الدین صاحب فاتح الکتاب المبین

سنہ ۱۸۹۹ء مین

باہتمام اقل عباد اللہ الحمید عبد العزیز محمد عبد الرشید مالک مطبع

مطبع عزیزی واقع لاہور محلہ

سادھوان مین چھپکر

شایع ہوئی

Marfat.com

نقل اس خط کی جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو بتاریخ ۲۲ اپریل سنہ ۱۸۸۸ء بہیجا گیا تہا بعد اصلاح ضروری کی

137257

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم - میرے بنی نوع جناب مرزا غلام احمد صاحب اللہ جل شانہ آپکو اور مجہکو وہ دین اسلام نصیب کرے جو حقیقی ہے ایسا دین اسلام حقیقی جو کلام منزل من اللہ مندرجہ قرآن عربی کی ظاہری معنون سے بدون کسی قسم کی تحریف لفظی یا معنوی کے حاصل ہوتا ہے -

مین کچہہ عرصہ سے آپکی اذکار سُنتا ہون اور آپکی کتاب براہین احمدیہ کا پہلا حصہ بہی دیکہا تہا چونکہ بعض بعض فقرات مندرجہ آپکے کی کتاب براہین احمدیہ مین ایسے ایسے تہے کہ جنمین آپکی طرف سے بڑی بہی تعلی پائی جاتی تہی اور بعض بعض دعا دی بہی آپکے ایسے ہی سمجہی جاتی تہی کہ جنکو انبیا نے بہی نہین کیا اس لیئے مین کبہی بہی یہ ارادہ نکر سکا کہ آپکو دیکہون یا آپ سے خط و کتابت کرون -

اللہ جل شانہ کے فضل و کرم سے اس قرآن عربی کے ذریعہ سے مجہہ پر ایسا ظاہر ہوا ہے کہ شرائع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کے اور نیز دوسری کتابین منسوخ نہین ہین بلکہ واجب العمل ہین - اور یہ قرآن عربی تو شرائع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کے ہمراہ بطور ایک جزو متعلقہ کے ہے ناسخ نہین ہے - بلکہ شرائع منزل من اللہ مندرجہ اس قرآن عربی کے بحکم شرائع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کے اور مع جملہ کتب مقدسہ سابقہ کی ایک کتاب ہے اس لیئے شرائع منزل من اللہ سابقہ پر عمل کرنا چاہیئے - اور قرآن عربی کے احکام واجب کی تعمیل سے سرخروئی بہی اسی مین ہے - الا احادیث پر عمل کرنے سے بچنا چاہیئے کیونکہ بہت سی احادیث ایسی بہی ہین جو قرآن عربی کے بہی برخلاف ہین حالانکہ اور مسلم کی ہین -

اسیطرح سے آرائی مجتہدین سے بہی استفتاء نہین چاہیئے کیونکہ شریعت حقہ کا مقرر کرنا محض
اللہ جل شانہ کا ہی کام ہے اور سوائے ذات الٰہی کے اور کسی بہی نبی کا کام نہین ہے چہ جائیکہ
اور اور لوگ بہی جو انبیا کے درجہ سے نیچے کے ہین اس امر کے مجاز ہون کہ جو کچہہ چاہین بحیثیت
دین حق احکام جاری کردین۔

یہی میرا دعوی ہے جو صدر مین بیان ہو چکا ہے۔ اور قرآن عربی سے ثابت بہی ہے۔ آپکو
میرے اس دعوے سے اگر اختلاف ہو تو عند اللہ تشریف لائیے اور تعمیل حکم امر بالمعروف
اور نہی عن المنکر سے سرخروئی حاصل کیجیئے الا شرائط مندرجہ ذیل کو پہلے ہی مد نظر رکہہ لیجیئے

پہلی شرط۔ مجلس مین عوام کو دخل نہین ہوگا۔

دوسری شرط۔ پہلے مین اپنے دعوی کی تائید مین آیات قرآن عربی کی سناؤنگا اور انکی تشریح
کی تائید مین بعض بعض احادیث اور تفاسیر بہی دکہلاؤنگا۔

تنبیہ۔ مین احادیث اور تفاسیر اور کتب فقہ وغیرہ کا وہین تک قائل ہون کہ جہانتک وہ
آیات منزل من اللہ مندرجہ کتب مقدسہ سے صاف صاف طور پر موافق ہون۔

تیسری شرط۔ جبتک اُن جملہ آیات الٰہی کو کہ جنکو مین سنانا چاہتا ہون سُنا نہ چکون تب تک
آپکو یہ اختیار نہوگا کہ بیچ مین بولین یا کوئی سوال وجواب کرین۔ بلکہ صرف یہی کرنا ہوگا کہ جو کچہہ پڑہون
اسکو آپ سنین اور جو جو کتابین حدیث یا تفسیر وغیرہ کی دکہلاؤن اُنکو دیکہین۔

ہان اگر بیچ مین کوئی اعتراض پیدا ہوا اور آپکو یہ احتمال ہو کہ سنتے سنتے کہین بہول نجاوے
اسکی تدبیر یہ ہے کہ آپ یہہ کہدین کہ ذرہ ٹہر جائیے اور پہر آپ اپنے اعتراض کو ایسی طور
پر قلمبند کرلین کہ بعد ازان بحوالہ محل اعتراض کے اعتراض اپنا بیان کرسکین۔ اور واضح
رہے کہ اس غرض کے پورا کرنے کے واسطے کاغذ اور قلم دوات پہلے سے رکہے رہینگے۔ اور مین
یہ بہی لکہتا ہون کہ ایک ہی دن مین وہ جملہ آیات الٰہی جو سُنانی چاہتا ہون سُنا نہ سکون گا غالباً زیادہ
دن لگینگے اور جب مین وہ آیات الٰہی سُنا چکون گا تب آپ میرے بیان کئے ہوئے مضامین کی نسبت جو جو کچہہ سوال
کرینگے سب کچہہ سنونگا اور جتنے دنون تک آپکا بیان ختم نہین ہوگا اتنے ہی دنون تک شرائط مندرجہ صدر کی پابندی
سے سنونگا اور جسوقت اجازت ملیگی اوسوقت اوسکا جواب دونگا۔

چوتھی شرط۔ میرے اس خط کی نقل دستخطی خود یا بہ تصدیق خود ارسال کرین تاکہ واسطہ تعمیل کرانی شرائط مندرجہ صدر کے میرے پاس بھی سنداً موجود ہو اور آپکے پاس تو یہی اصل خط میرا بطور سند کے موجود ہوگا۔ **تمت الشرائط**

میرے پاس شیخ غلام قادر ساکن قصبہ کمالیہ تحصیل و ضلع ہذا نے ذکر کیا ہے کہ میرزا صاحب کہتے ہین کہ قرآن عربی مین کئی ایک آیات اس مضمون کی موجود ہین کہ جنسے یہہ ثابت ہے کہ شرائع منزل من اللہ سابقہ منسوخ ہین اور پیروان قرآن عربی تابع شرائع منزل من اللہ سابقہ کے نہین ہین اس لئے مکلف ہون کہ آپ براہ مہربانی کوئی بھی آیۃ تو قرآن عربی کی ایسی تحریر کرین کہ جسمین مفصلہ مین مندرجہ ذیل ہین سے کوئی سا مضمون واضح طور پر پایا جاوے۔

(۱) شرائع منزل من اللہ سابقہ منسوخ ہین)۔

(۲) شرائع منزل من اللہ سابقہ پر عمل کرنیکی اب کچھہ ضرورت نہین رہی ہے)۔

(۳) اب تمکو شریعت جدید مل گئی ہے)۔

شیخ غلام قادر وغیرہ اشخاص کی ترغیب کا یہہ اثر ہوا کہ مین نے آپکو یہہ خط لکھا اور دین اسلام حق کی دعوت کی اور اس خط کے جواب کا منتظر ہون زیادہ والسلام مورخہ ۲۲ اپریل ۱۸۸۵ء روز یکشنبہ

الراقم

محمد امام الدین فاتح الکتاب المبین از منٹگمری ضلع منٹگمری

نقل اس خط میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی جو انہون نے بجواب میرے خط مندرجہ صدر مورخہ ۲۴ اپریل ۱۸۸۵ء کی مجھے بھیجا تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی۔ مکرمی السلام علیکم۔ عنایت نامہ پہونچا میری نسبت جو آن مکرم نے خود ستائی و استکبار یا کسی بیجا ادعا کا ظن رکھتے ہین اس ظن کی بنا صرف بے خبری و ناواقفیت پر ہے بہتون نے

Marfat.com

نبیون کی نسبت بہی ایسے ہی ظن کیئے پہر جب کسی وقت صحبت میسر آئی تو جنکو حق کے ساتہہ
مناسبت تہی خداتعالی نے اُنکی وساوس دور کر دیئے سو اگر آپ صحبت سے ہی دور رہین اور ملاقات
سے کنارہ تو پہر اس بیماری کا کیونکر علاج ہو دعا بہی انہین لوگون کے حق مین قبول ہوتی ہے کہ
جو اپنے تعصب اور سوءظن کو کچہہ کم کرتے ہین جن لوگون کو انکار مین غایت درجہ غلو تہا اونکو
اولوالعزم رسولون کی توجہ اور دعا بہی کچہہ سودمند نہوئی۔

اور جو آپ اپنے وساوس دور کرنے کے لیئے مجہے اپنے پاس بلاتی ہین میرے گمان مین اس آرزو کی بنا
اخلاص پر نہین کیونکہ جس حالت مین آپ میری ملاقات سے ہی کنارہ ہین تو آپکو میری ملاقات کچہہ فائدہ
نہین دیگی۔ میرے نزدیک یہہ بہتر ہے کہ آپ ایک رسالہ مستقلہ اپنی رائی اور خیال کی تائید مین
چہپوا کر میرے پاس بہیجدین مگر رسالہ ایسا ہونا چاہیئے جسمین وہ سب دلائل مندرج ہون جنپر بتائید
اپنے دعوی کے آپنے ورد دیتے ہین اسطور کی بحث سے پبلک کو بہت فائدہ متصور ہے اور ہر ایک
منصف کو باسانی رائی لگانیکا موقع مل سکتا ہے۔

آپ کی رائی مین قرآن شریف پہلی کتابونکا اسطور سے متمم و مکمل ہے کہ جو کچہہ پہلی تحریرات سے
کچہہ زیادہ بیان کرنا قرین مصلحت تہا صرف وہ امر زائد یا کسی قدر مفصل قرآن شریف نے بیان کردیا
ہے مگر دوسری ہزار ہا صداقتین کہ جو اچہی طرح پہلی کتابون مین بیان ہو چکی تہین وہ قرآن شریف
مین پائی نہین جاتین کیونکہ خداتعالی نے یہی ارادہ کیا ہے کہ انکا اعادہ قرآن شریف مین ضروری
نہین اُنکے لیئے پہلی کتابونکی تلاوت لازم پکڑنی چاہیئے ورنہ ایمان اور علم اور عمل ناقص رہیگا
اب ایک دانشمند سوچ سکتا ہے کہ اگر خداتعالی کا یہی ارادہ تہا اور قرآن شریف درحقیقت ایک
ناقص کتاب تہی اور اسکی تکمیل اس تمام مجموعہ کتب پر موقوف تہی کہ جو حضرت آدم سے لیکر تمام
متفرق قومون کے نبیون پر نازل ہوتی رہین تو چاہیئے تہا کہ خداتعالی وہ تمام کتابین روئے زمین
کی مسلمانون کے لیئے میسر کر دیتا یا قرآن شریف مین انکی نام بتلا دیتا مگر اوس نے تو بجز حضرت
موسی کی کتاب توریت اور حضرت داؤد کی کتاب زبور اور صحف ابراہیم اور انجیل کے اور کسی کتاب کا
نام بہی نہین بتلایا اور جن کتابون کا نام بتلایا اوسکے ساتہہ یہ دل توڑنیوالی خبر بہی دیدی کہ وہ تمام کتابین محرف و مبدل ہین
غرض اگر آپکا یہ دعوی صحیح ہے تو اول وہ دنیا کی تمام کتابین آپ جمع کرکے ہمکو دکہلادین جنکی شمول و الحاق پر قرآن شریف کی تکمیل

Marfat.com

موقوف ہے اور اگر وہ نہیں تو یہ قرآن شریف ناقص ٹہرتا ہے میری دانست میں آپ نے ایک فضول
اور بے بنیاد دعوی اپنے ذمہ لے لیا ہے جس کا ثبوت آپ کے لئے محال اور ممتنع ہے بینات قرآنی سے آپ
کیوں بہاگتے ہیں کیا کبہی قرآن شریف کی تلاوت کا بہی اتفاق نہیں ہوا اللہ جل شانہ فرماتا ہے
یتلوا صحفا مطہرۃ فیہا کتب قیمۃ سو جس حالت میں اللہ جل شانہ آپ فرماتا ہے کہ تمام پاک صداقتیں
جو پہلی کتابوں میں تہیں اس کتاب میں درج ہیں تو آپ ایسی جامع کتاب کو کیوں نظر تحقیر سے دیکہتے
ہیں آپ کے لئے یہ طریق بہتر ہے کہ چند پاک صداقتیں کسی پہلی کتاب کی جو آپ کے گمان میں قرآن شریف
میں نہیں پائی جاتیں اس عاجز کے سامنے پیش کریں پہر اگر یہ عاجز قرآن شریف سے وہ صداقتیں
دکہلانے میں قاصر رہا تو آپکا دعوی خود ثابت ہو جائیگا کہ ایسی ضروری اور پاک صداقتیں قرآن
شریف میں نہ پائی گئیں ورنہ آپکو اس غایت درجہ کی بے ادبی سے توبہ کرنی چاہیئے کہ جس کتاب
کا نام اللہ جل شانہ نے جامع الکتب اور نور مبین رکہا ہے آپ اس کتاب کو ناقص ٹہراتے ہیں
آپکو اب تک یہ بہی خبر نہیں کہ خود یہودیوں اور عیسائیوں وغیرہ اقوام کے اقرار سے ثابت ہو
گیا ہے کہ پہلی کتابیں جو دنیا کے لوگوں پر نازل ہوئی تہیں کچہہ تو ان میں سے بتمامہا نابود ہو گئیں اور
کچہہ تحریف کی گئیں اور کچہہ ناقص رہ گئیں اور اب بصحت و کاملیت و جامعیت دستیاب ہونا ان
کتابوں کا محال ہے پس آپ قرآن شریف کی کاملیت کو محال پر موقوف رکہہ کر ایک نئے ہولناک
فتنہ میں لوگوں کو ڈالنا چاہتے ہیں مگر یہ آپکے لئے ممکن نہ ہوگا اور عنقریب آپ کو ندامت کی ساتہ
اس مفسد اعتقاد سے رجوع کرنا پڑیگا زیادہ کیا لکہوں والسلام علی من اتبع الہدی۔

خاکسار غلام احمد از قادیان ۲۰ اپریل ۱۸۸۶ء

نقل اُس خط کی جو میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو بجواب اُنکے خط مندرجہ صدر مورخہ ۲۸ اپریل ۱۸۸۶ء کے لکہا گیا بعد اصلاح ضروری کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم - میرے بنی نوع جناب میرزا غلام احمد صاحب السلام علیکم۔
پہلا فقرہ - آپکا خط مورخہ ۲۸ اپریل ۱۸۸۶ء بجواب میری خط مورخہ ۲۲ اپریل سنہ صدر کے
وصول ہوا اور کل حال معلوم ہوا - آپکے اس خط کا جواب اگر نہ لکہا جاتا تو وہ بہی ایک قسم کا

جواب تہا۔ الا جب یہہ معلوم ہوا کہ باین ہمہ آپنے تو اپنے خط کی نقل بہی دوسری شہرون مین بہیجدی ہین تو یہی مناسب معلوم ہوا کہ آپکے ایسے خط کا جواب لکہا ہی جاوے۔

دوسرا فقرہ - اولا مین اپنے خط مورخہ ۲۲ اپریل ۱۸۹۱ء کا خلاصہ یہان پر لکہتا ہون اور بعد ازان آپکے فقرات کا حوالہ دیکر جواب لکہونگا تاکہ ناظرین خط کو معلوم ہو جاوے کہ میرے خط کے مضامین سے آپکے خط کے مضامین کو کیا کچہہ نسبت ہے۔

تیسرا فقرہ - واضح رہے کہ میرے خط مورخہ ۲۲ اپریل ۱۸۹۱ء مین اہم مضامین بحث طلب صرف چار حسب ذیل مندرج ہے۔

(۱) - (یہ کہ قرآن عربی مین کسی قسم کی بہی تحریف نہین کرنی چاہیے)۔

(۲) - (یہ کہ شرائع منزل من اللہ سابقہ پر عمل کیا جاوے کیونکہ وہ منسوخ نہین ہین بلکہ واجب العمل ہین)

(۳) - (یہہ کہ سنۃ الرسول غیر القرآن اور اجماع امت اور قیاس مجتہدین پر مدار احکام دین کا نہین ہے اسلیئے اُن پر بحیثیت شریعت حقہ عمل کرنا حق بجانب نہین ہے)۔

(۴) - (یہ کہ اگر کوئی بہی آیۃ قرآن عربی کی متضمن کسی بہی مضمون کی منجملہ مضامین مندرجہ ذیل کے ہو تو تحریر مین لاوین)۔

الف - (شرائع منزل من اللہ سابقہ منسوخ ہین)۔

ب - (شرائع منزل من اللہ سابقہ پر عمل کرنے کی اب کچہہ بہی ضرورت نہین رہی ہے)

ج - (اب تمکو شریعت جدید مل گئی ہے)

چوتہا فقرہ - آپکے خط مین تو ان ہر چہار مضامین مندرجہ صدر مین سے کسی ایک ہی مضمون کا جواب درج نہین ہے۔ ہان آپنے کچہہ کچہہ ظنیات اپنی بدون حوالہ آیات قرآن عربی کے ایسے درج کیے ہین جو ملبسات ہین کیونکہ عوام کو التباس مین ڈالنے والے ہین۔ اس لیئے آپکے ظنیات ملبسات کا جواب بعنوان یقینیات حقہ حسب ذیل تحریر کرتا ہون۔

پہلا مضمون - (ظنیات ملبسات میرزا غلام احمد صاحب قادیانی)۔

(میری نسبت جو آن مکرم خود ستائی و استکبار) تا آخر فقرہ (اور ہر ایک منصف کو یہ سائی رہے)

(یقینیات حقہ فاتح الکتاب المبین متضمن رفع التباسات ظنیات مذکورہ)

Marfat.com

الف - آپ کی خود ستائی اور استکبار کے اثبات کیواسطے تو آپکا یہہ خط مورخہ ۲۸ اپریل ۱۸۸۶ء
بہی کچھہ کم نہین ہے -
ب - میرے خط مین تو کوئی بہی فقرہ متضمن استدعاء دعا کا نہین ہے اور نہ مین آپکو مستجاب
الدعوات سمجھتا ہون -
ج - آپ کو انبیاء اولو العزم سے مماثلت ہی کیا ہے -
د - جس حالت مین کہ مینے آپکو بلا بہیجا تہا تو آپکا یہہ لکہنا (آپ میری ملاقات سے کارہ ہین کہ خلاف
ہ - بعض اشخاص کی ترغیب سے آپکو اس دین اسلام کی دعوت کی نفی جو حق ہے چنانچہ میرے اس
خط مورخہ ۲۲ اپریل ۱۸۸۶ء مین صاف طور پر درج ہی ہے
و - آپ تو کسی شخص کو بہی فایدہ نہین پہونچا سکتے ہین جس حالت مین کہ آیتہ مندرجہ ذیل نمبری
۱۲ رکوع دوم سورہ جن مکی ۲۹ کی ہفتاد و دوم مین محمد رسول اللہ کو یہہ حکم ملا ہے (قل انی لا املک
لکم ضرا ولا رشدا) -
ز - آپکے وجود مین تو (ظنیات ملبسات) سمائی ہوئی ہین اور میرے دل و دماغ مین (یقینیات
حقہ) مندرجہ قرآن عربی اور کتب مقدسہ سابقہ کے پہر میرے جیسے کو آپ جیسے سے کیونکر خاطر
ہو. مصرع (ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا) -
ح - میرے خط کے جس فقرہ مین یہ بات درج ہے کہ آپ اگر میرے وساوس کو دور کرین براہ
مہربانی اس فقرہ کی نقل بہیجدین تا کہ معلوم ہو کہ آپنے یہہ بات سچ لکہی ہے -
ط - انشاء اللہ تعالی ایک مکمل رسالہ مشتمل بر جملہ دلائل و آیات قرآن عربی کے کہ جنکے روی
سے شرائع سابقہ کا مدعیان اتباع قرآن عربی کیواسطہ واجب العمل ہونا ثابت ہے انشاء اللہ تعالی
چہپ کر شائع ہوگا -
ی - جو شخص شرائع منزل من اللہ سابقہ کو عمل مین لاوی وہ شخص علاج کا محتاج نہین ہے -
ان جس شخص کا عمل جملہ شرائع الہی پر نہین ہے وہ شخص قابل معالجہ ضرور ہی ہے -
یا - جس شخص کا عمل شرائع منزل من اللہ پر ہو اسکو متعصب سمجھنا بہتان ہے -
یب - مخالف شرائع منزل من اللہ کو مخالف دین حق سمجھنا تعصب نہیں ہے اور نہ سوء ظن ہے

دوسرا مضمون (ظنیات ملبسات میرزا غلام احمد صاحب قادیانی)۔

آپ کی رائے مین قرآن شریف پہلی کتابون کا بطور سے متمم اور مکمل ہے کہ جو کچھ پہلی تحریرات کچھ زیادہ بیان کرنا قرین مصلحت تہا صرف وہ مزاید یا کیفیت مفصل قرآن شریف نے بیان کر دیا ہی ا۔

یقینیات حصہ فاتح الکتاب المبین متضمن رفع التباسات ظنیات مذکورہ)۔

الف قرآن عربی کی نسبت تحریر یہ لکہا تہا کہ وہ ایک جزو متعلقہ کتب مقدسہ سابقہ منزل من اللہ کا ہے اور یہہ کہنا میرا میری خود رائی نہین تہی کیونکہ آیۃ مندرجہ ذیل نمبری ۴۳ رکوع پنجم سورۃ قصص کے نمبری بست و ہشتم مین یون لکہا ہے (وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ مِنْ بَعْدِ مَا أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ الْأُولَى بَصَائِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةً لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ) اور بعد ازان سات آیات کے بعد آیۃ مندرجہ ذیل نمبری ۵۱ رکوع ششم اسی سورۃ قصص کی نمبری بست و ہشتم مین یون لکہا ہے (وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ) اور تفسیر جلالین اور مدارک وغیرہ مین کلمہ القول سے مراد قرآن عربی لکہا ہے۔ اور ان ہر دو آیات مین ربط دینے سے واضح ہے کہ قرآن عربی کو توریت مقدس سے وصل کیا گیا ہے۔ اگر قرآن عربی کو توریت مقدس سے علیحدہ قرار دیا گیا ہوتا تو یہان پر (ولقد وصلنا لهم القول) لکہا ہوا نہوتا بلکہ (وَلَقَدْ فَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ) لکہا ہوا ہوتا۔ اور چونکہ شرائع منزل من اللہ مندرجہ توریت مقدس کی واجب العمل تہین اور قرآن عربی شرائع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس سے متعلق ہونیکا دعوی رکہتا تہا اسی پر آیۃ مندرجہ ذیل نمبری ۴۹ رکوع پنجم اسی سورت قصص کی نمبری بست و ہشتم مین یون لکہا ہے (قل فاتوا بكتاب من عند الله هو اهدى منهما اتبعه ان كنتم صادقين) یعنے توریت مقدس اور قرآن عربی ہدی ہین اگر کوئی کتاب الٰہی ایسی ہو کہ ان ہر دو سے ہدایت کرنے مین بڑہ کر ہو تو ایسی کتاب کو لاؤ تا کہ مین ان دونون کتابون یعنے توریت مقدس اور قرآن عربی کی پیروی چہوڑ کر اس کتاب کی پیروی کرون کہ جسکو تم من عند اللہ کہتے ہو۔ پس اس آیت سے واضح ہے کہ شرائع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس اور قرآن عربی کی ہدی ہین اور محمد رسول اللہ انہین دونون کی شرائع منزل من اللہ کی متبع تہے۔ اس لئے آیت مذکورہ سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ قرآن عربی بطور ایک جزو متعلقہ متوصلہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کی

Marfat.com

ب - مگر یہ بھی سمجھ لیجئے کہ شرایع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کے مجمل نہیں ہین تاکہ وہ اس بات کی محتاج ہون کہ قرآن عربی انکی تفصیل کرے - بلکہ آیۃ مندرجہ ذیل نمبری ۱۵۵ رکوع نوزدہم سورۃ انعام کی نمبری ششم (ثم اتینا موسی الکتاب تماما علی الذی احسن وتفصیلا لکل شیٔ وھدی ورحمۃ لعلھم بلقاء ربھم یؤمنون) سے واضح ہے کہ شرایع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کی بذاتہ کامل اور مفصل ہین اور اس امر سے مستغنی ہین کہ قرآن عربی انکی تفصیل کرے -

ج - اور واضح رہے کہ قرآن عربی کے نازل ہونے کی وجوہات مین سے ایک وجہ یہ بھی ہے جو آیات مندرجہ ذیل نمبری ۱۵۶ اور ۱۵۷ رکوع بستم سورۃ انعام کی نمبری ششم (وھذا کتاب انزلناہ مبارک فاتبعوہ واتقوا لعلکم ترحمون ۝ ان تقولوا انما انزل الکتاب علی طائفتین من قبلنا وان کنا عن دراستھم لغافلین) مین درج ہے - یعنی چونکہ عربی لوگ توریت مقدس کو اس سبب سے نہین پڑھ سکتے تھے کہ وہ عبرانی زبان مین تھی اس لئے انکا عذر رفع کرنے کے واسطے شرایع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس مین سے کئی ایک کا ترجمہ عربی زبان مین بھی کر دیا گیا اور ساتھ ہی اون کے یہ بھی کہہ دیا گیا کہ شرایع الٰہی کی کامل اور مفصل کتاب تو وہی توریت مقدس ہی ہے - اور سوا اسکے آیۃ مندرجہ ذیل نمبری ۷۶ رکوع ششم سورۃ نمل کی نمبری بست وہفتم (ان ھذا القرآن یقص علی بنی اسرائیل اکثر الذی ھم فیہ یختلفون) سے قرآن عربی کے نازل ہونیکی وجوہات مین سے یہ دوسری وجہ ہو کہ بنی اسرائیل کے اختلافات رفع کرنیکے واسطے قرآن عربی نازل ہوا ہے نہ کسی اور غرض کے واسطے اور یہ بھی واضح ہے کہ اس دوسری وجہ کی موید اور بھی کئی ایک آیات ہین -

تیسرا مضمون - ظنیات ملبسات میرزا غلام احمد صاحب قادیانی

اگر دوسری ہزار ہا صداقتین کہ جو اسی طرح پہلی کتابون مین بیان ہو چکی تھین وہ قرآن شریف مین پائی نہین جاتین تاہم خدا تعالی نے یہی ارادہ کیا ہے کہ انکا اعادہ قرآن شریف مین ضروری نہین (یقینیات حصہ فاتح الکتاب المبین ضمن رفع التباسات ظنیات مذکورہ -

الف - یہ ہی خطا ہے تو ہزار ہا کا کلمہ کہیں بھی درج نہین ہے - معلوم نہین کہ آپنے کہان سے

یہہ کلمہ (نمبر ۱۸) کا اقرار کرلیا ہے - ہاں اب یہہ کہتا ہون کہ آپنے کچھ بھی شک نہیں ہے کہ
بہت سے دینی احکام ایسے ہین جو قرآن عربی مین پائی نہین جاتی ہین انشاء اللہ تعالی آپکو آیندہ وہاں
پر معلوم ہوجاویگا کہ جہان پر بجواب آپکے فقرہ مندرجہ ذیل کے (آپنے یہہ طریق بہتر ہے کہ چند
پاک صداقتین کسی پہلی کتاب کی جو آپکے گمان مین قرآن شریف مین نہین پائی جاتی ہین اس عاجز کے
سامنے پیش کرین - آپکو یہہ لکھونگا کہ یہہ مسایل قرآن عربی مین نہین پائی جاتی ہین حالانکہ نہایت
ہی ضروری ہین اور سوا توریت مقدس کے وہ شرایع منزل من اللہ اس طرح سے مکمل اور مفصل اور
کسی بہی کتاب مین لکہی ہوئی نہین ہین - مگر تعداد مین وہ بہی ہزارہا نہین ہین -

ب - یہہ بہی واضح رہے کہ توریت مقدس مین یہ بات تو ہرگز نہین ہے کہ شرایع منزل من اللہ
مین سے کچھ تو اچھی طرح سے اسمین بیان ہوئی ہون اور کچھ اچھی طرح سے اسمین بیان نہوئی
ہون - بلکہ جسقدر شرایع منزل من اللہ اسمین مندرج ہین وہ تو سبہی کی اسمین اچھی طرح سے مفصل
مندرج ہین -

ج - ہان بیشک شرایع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کا قرآن عربی مین بلا
سبب معقول اعادہ کرنا کچھ بہی فایدہ نہین رکہتا تہا بلکہ معیوب و باعث طوالت تہا - ہان قرآن
عربی مین عربیون کے واسطے اسقدر حکم کا ہونا کافی تہا کہ شرایع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص
توریت مقدس پر عمل کرنا چاہیئے تاکہ وہ عربی لوگ یہہ نہ سمجہہ لین کہ ہماری واسطے یہی احکام واجب
العمل قرار پائی ہین جو محض قرآن عربی مین مندرج ہین چنانچہ آیۃ مندرجہ ذیل نمبری ۱۳
رکوع دوم سورۃ شوری کی نمبری چہلم و دوم (شرع لکم من الدین ما وصی بہ نوحا والذی
اوحینا الیک وما وصینا بہ ابراہیم وموسی وعیسی ان اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیہ
کبر علی المشرکین ما تدعوہم الیہ اللہ یجتبی الیہ من یشاء ویہدی الیہ من ینیب)
کے ذریعہ سے ایسا ہی ہوا - اور واضح رہے کہ تمام قرآن عربی مین یہی ایک آیۃ ہے کہ جسمین
یہہ بتلایا گیا ہے کہ پیروان قرآن عربی کے عمل کے واسطے کون کونسی شرایع من اللہ واجب العمل
مقرر ہوئی ہین - اور سوا اس آیۃ کے تمام قرآن عربی مین ایسی کوئی بہی آیۃ نہین ہے جو متضمن
اس تشریح اور تفصیل کی ہو - ہان اس آیۃ متذکرہ صدر مین اُن شرایع کا مجموعہ جو نوح اور محمد اور ابراہیم

Marfat.com

اور موسی اور ابن مریم یعنے جملہ ہر پانچ انبیا کی معرفت وصول ہوئی ہین بہر حال قرآن عربی کیواسطے
بمنزلہ ایک ہی شریعت واجب العمل منزل من اللہ کے قرار پایا ہے اور عربیون وغیرہ پر من اللہ
حجت کامل ہوگئی ہے جس سے یہہ مفہوم ہوتا ہے کہ سوا مجموعہ اُن شرایع منزل اللہ کے جو انہین
پانچون انبیا کی معرفت وصول ہوئی ہین اور کسی بہی نبی کی معرفت کوئی بہی اور شریعت منزل من
اللہ واجب العمل نہین ئی ہے - ازان جملہ جن جن شرایع کا نوح اور ابراہیم پر من اللہ نازل ہونا
اس آیۃ مین بیان ہوا ہے وہ تو وہ ہین جو توریت مقدس کے پہلے حصہ مسمی بہ پیدایش مین مندرج
ہین - اور جن جن شرایع کا من اللہ موسی پر نازل ہونا اس آیت مندرجہ صدر قرآن عربی
مین بیان ہوا ہے وہ توریت مقدس کے ہر چہار حصص باقی ماندہ یعنی دوسرے حصہ مسمی بخروج
اور تیسرے حصہ مسمی باحبار اور چوتہی حصہ مسمی بگنتی اور پانچوین حصہ مسمی باستثنا مین مندرج ہین
غرض کہ آدم سے لیکر موسی کلیم اللہ تک جسقدر شرایع منزل من اللہ ہین وہ وتمام وکمال توریت
مقدس مین ہی مندرج ہین اور اسی سبب سے توریت مقدس گویا جملہ شرایع منزل من اللہ سابقہ کی
جامع ہے - اور یہہ بہی واضح رہے کہ اس آیۃ مندرجہ صدر نمبری ۱۳ سورۃ شوری سے یہہ بہی مفہوم ہوگیا
کہ شرایع سابقہ مین سے وہی شرایع منزل من اللہ بحیثیت شریعت واجب العمل من اللہ واجب
الاتباع قرار پائی ہین جنکا اس آیت مندرجہ صدر مین ذکر ہوا ہے - اور سوا اون شرایع منزل من اللہ
کے اور کوئی بہی شریعت سابقہ (اگر بالفرض کوئی ہو بہی اور یا آنکہ بجود جاتی ہو) من اللہ عباد اللہ
پر واجب الاتباع نہین ہے -

چوتہا مضمون - (ظنیات ملبسات میرزا غلام احمد صاحب قادیانی) -
(اُنکے لیئے پہلی کتابون کی تلاوت لازم پکڑنی چاہیے ورنہ ایمان اور علم اور عمل ناقص رہیگا) -
(یقینیات حقہ فاتح الکتاب المبین متضمن رفع التباسات ظنیات مذکور) -

الف - بیشک شرایع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کی تلاوت بہت ہی سخت
ضروری ہے اور سوائے اونکی تلاوت کے ایمان اور علم اور عمل کچہ بہی نہین رہتا ہے کیونکہ آیۃ مندرجہ
ذیل نمبری ۱۲۱ رکوع چہاردہم سورۃ بقر مدنی نمبری دوم (اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ
اُولٰٓئِكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ) کا ترجمہ ہے کہ اس کتاب الٰہی

من اللہ توریت مقدس کے مومن ہی وہی لوگ ہین جو اسکو پڑہتے ہین اور اوسپر عمل بہی کرتے ہین اور جو لوگ اس کتاب ماتی من اللہ یعنے توریت مقدس کے پڑہنے اور اسپر عمل کرنے سے کافر ہین وہی لوگ زیان کار ہین۔

ب۔ تفسیر معالم التنزیل مین ایک قول بروایت ضحاک کی یون لکہا ہوا ہے کہ (الذین آتیناہم الکتاب) سے مومنین یہود مثل عبد اللہ بن سلام وغیرہ کے مراد ہین۔ اور تفسیر کبیر اور مجمع البیان مین بہی قول ثانی کے تحت مین بشرح صار لکہا ہوا ہے اور علاوہ برآن یہہ بہی لکہا ہوا ہے کہ کتاب سے مراد کتاب توریت بہی ہے۔ الا ان ہر دو تفاسیر موخرۃ الذکر مین ضحاک سے روایت کرنا درج نہین ہے۔ اور سوا ان تفاسیر مذکرہ صدر کے تفسیر بیضاوی وغیرہ مین بہی (الذین آتیناہم الکتاب) سے مومنین اہل کتاب کے مراد درج ہین۔ اور اس تفسیر سے بہی کتاب سے مراد کتاب توریت مقدس ہی ثابت ہوتی ہے۔

ج۔ تفسیر دُر منثور اور خازن اور کبیر اور مجمع البیان اور فتح البیان وغیرہ مین یتلونه کے معنے (یقرؤنه) اور (یتبعون) لکہے ہین جنسے ثابت ہے کہ توریت مقدس کے مومن ہی لوگ ہین جو اسکی تلاوت اور پیروی کرتے ہین کیونکہ قوله تعالی (یتلونه حق تلاوته) مین اس کتاب ماتی من اللہ یعنے شرائع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کی تلاوت اور پیروی کیواسطے حث اور ترغیب ہے اور چونکہ کلمہ (یتلون) کا (مضارع) کا صیغہ ہے۔ اسلئے یہہ حکم اس آیۃ کا (دوام) اور (استمرار) کیواسطے بہی دلالت رکہتا ہے اسلئے ان شرائع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کی تلاوت اور پیروی ہمیشہ کیواسطے لازمی ہوتی ہے۔

د۔ اور قوله تعالی (اولئک یؤمنون به) اس امر پر دلالت کرتا ہے۔ کہ ایمان انہین لوگون پر مقصور ہے جو اس کتاب ماتی من اللہ یعنے شرائع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کی تلاوت کرتے ہین اور اسکی احکام حلت اور حرمت وغیرہ کو بہی کما ینبغی بجا لاتی ہین۔

ہ۔ جملہ وجوہات مندرجہ صدر سے ثابت ہوا کہ اس کتاب ماتی من اللہ یعنے شرائع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کی تلاوت اور پیروی مدعیان اتباع قرآن عربی کے واسطے

تا قیام قیامت فرض ہے اور اسکی تلاوت اور پیروی کے ہی نہ کرنے کے سبب سے عاقبت کا
سخت نقصان ہے۔

پانچوان مضمون۔ (ظنیات ملبسات مرزا غلام احمد قادیانی)۔

(اب ایک دانشمند سوچ سکتا ہے کہ اگر خدا تعالی کا یہی ارادہ تھا اور قرآن شریف درحقیقت ایک ناقص کتاب تھی اور اسکی تکمیل اس تمام مجموعہ کتب پر موقوف تھی کہ جو حضرت آدم سے لیکر تمام متفرق قومون کے نبیون پر نازل ہوتی رہی ہین توچاہئے تھا کہ خدا تعالی وہ تمام کتابین روے زمین کی مسلمانون کے لیئے میسر کردیتا یا قرآن شریف مین انکا نام تبلادیتا)۔

(یقینیات حقہ فاتح الکتاب المبین متضمن برفع التباسات ظنیات مذکور۔

الف۔ وہ دانشمندی کہ جسکا وجود کتاب اللہ مین نہین ہے ہمارے دیرینہ دشمن کا حصہ ہے ہماری دانشمندی تو تابع احکام الٰہی کے ہے۔ کتاب اللہ سے آپکا اگر تمسک ہے تو کتاب اللہ کی سند پیش کیجیئے۔ اور یاد رہے کہ مومن حقیقی یہی تو وہی لوگ ہین جو کتاب اللہ سے ہی استدلال کرتے ہین۔

ب۔ قرآن عربی براسہ کسی جدید یا علیحدہ شریعت کی مقرر کرنیکے واسطے نازل نہین ہوا ہے بلکہ بغرض رفع اختلافات بنی اسرائیل کے نازل ہوا ہے چنانچہ دوسرے مضمون کے ضمن (ج) مین سورۃ نمل نمبری ۲۷ کی آیۃ نمبری ۷۶ (اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ یَقُصُّ عَلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اَکْثَرَ الَّذِیْ ھُمْ فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ) اسی غرض کے واسطے لکھی جاچکی ہے۔ آپکے گمان مین اگر بغرض تقرر شریعت جدید یا علحدہ کی قرآن عربی نازل ہوا ہے تو اوسکے ثبوت کیواسطے کوئی ایسی آیۃ قرآن عربی کی جو منزل من اللہ ہو اور محکم بھی ہو پیش کیجئے۔

ج۔ اور یہ بھی واضح رہے کہ قرآن عربی کی تکمیل سوا منزل الیہ نزل من اللہ مندرجہ ہر ایک حصص توریت مقدس کے کسی ایسی مجموعہ کتب پر موقوف نہین ہے جو آدم سے لیکر محمد رسول اللہ کی بعثت تک اوپر بھیجی جاتی ہون۔ اور حضرت آدم سے لیکر محمد رسول اللہ کی بعثت تک تمام دنیا کی متفرق قومون مین انبیاء اللہ مبعوث ہوتے رہے ہین۔ اگر آپکے گمان تمام دنیا کی متفرق قومون مین انبیاء اللہ مبعوث ہوتے رہے ہین تو بتلایئے کہ ہندوستان اور چین اور امریکہ وغیرہ ملکون مین جو بڑے بڑے وسیع ملک ہین کون کون انبیاء اللہ مبعوث ہوئے

د - ہان یہہ بہی کہتا ہون کہ تمام روئے زمین کی متفرق قومون پر بوساطت انبیاء برحق کی ایسی کتابین بہی نازل نہیں ہوئی ہین جو کسی پہلی کتاب الٰہی سے مختلف ہون اور جنکا میسر کردینا یا انکا نام کا ہی قرآن عربی مین مدعیان اتباع قرآن عربی کیواسطے بتلا دینا بہی اللہ جل شانہ پر ضروری اور لازمی سمجہا جاوے - آپکے گمان مین اگر تمام دنیا کی متفرق قومون پر من اللہ ایسی کتابین نازل ہوتی رہی ہین کہ جنمین شرائع علیحدہ علیحدہ ملتی رہی ہون تو ان کے ثبوت کیواسطے قرآن عربی کی کوئی ایسی آیت پیش کیجئے جو اس امر کے واسطے دلالت عبارت النص کا حکم رکہتی ہو ورنہ آپکا یہہ تمام مضمون متضمن قرار دینی محال کا اور اسکی تمہید بے اصل اور مبنی بر غلط ہوگا -

چہٹا مضمون - (ظنیات ملبسات میرزا غلام احمد صاحب قادیانی -

دیگر ادیان تو بجز حضرت موسیٰ کی کتاب توریت اور حضرت داؤد کی کتاب زبور اور صحف ابراہیم و انجیل کی اور کسی کتاب کا نام بہی نہیں بتلایا اور جن کتابون کا نام بتلایا انکے ساتہہ ہی دل توڑنیوالی خبر بہی یہ دی کہ وہ تمام کتابین محرف اور مبدل ہین)

(یقینیات حضرت فاتح الکتاب المبین متضمن رفع التباسات ظنیات مذکورہ) -

الف - سوا توریت مقدس کے اور کسی بہی کتاب کے نام تک کا بہی نہ بتلانا کچہہ قابل اعتراض بات نہیں ہے کیونکہ بنی نوع انسان کی نجات کے واسطے اللہ جل شانہ نے شرائع اپنے مقرر کی ہین - اس لئے مدار نجات بنی نوع انسان کا محض شرائع منزل من اللہ ہی پر ہے - اور تیسرے مضمون کے ضمن (ج) مین ثابت کرچکا ہون کہ آدم سے لیکر موسیٰ کلیم اللہ تک جسقدر شرائع منزل من اللہ ہین وہ تو تمام و کمال ہر پانچ حصص توریت مقدس مین موجود ہین - اسلئے اسی ایک ہی کتاب توریت مقدس کا ہی نام بتلانا کافی تہا اور اُسی کا نام خصوصیت سے بلقب امام بتلایا بہی گیا -

ب - جہان کہین قرآن عربی مین توریت مقدس کا ذکر آیا ہے وہان یہہ خبر دل توڑنیوالی تو کہین بہی نہیں ہے کہ توریت مقدس محرف اور مبدل ہے - اور نہ آپنے اپنے اس دعوی کی ثبوت کیواسطے کوئی بہی آیۃ منزل من اللہ پیش کی ہے - آپکی گمان مین آپکے اس دعوی کی تصدیق کیواسطے اگر کوئی آیۃ متضمن دلالت عبارت النص ہے تو پیش کیجئے تا کہ آپکو سرخروئی حاصل ہو - ورنہ مین تو برخلاف و نکے ایسے ایسے آیات رکہتا ہون کہ جنسے بوجہ احسن یہ بات ثابت ہی کہ توریت مقدس محرف اور مبدل نہیں ہے - بلکہ جیسی تہی ویسی کی ویسی صحیح سالم تغییر اور تبدیل سے محفوظ موجود ہی اور

صراحۃً مندرجہ ذیل سے ثابت ہے -

نمبر ۳ - چنانچہ دیکھیے کہ آیت مندرجہ ذیل نمبری ۴۴ جو رکوع ہفتم سورہ مائدہ مدنی نمبری ۵ میں ہے (انا انزلنا التورٰۃ فیہا ھدی و نور یحکم بہا النبیون الذین اسلموا للذین ھادوا والربانیون والاحبار بما استحفظوا من کتاب اللہ وکانوا علیہ شہداء فلا تخشوا الناس واخشون ولا تشتروا بآیاتی ثمنا قلیلا ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون) میں یون ترجمہ ہے کہ توریت کو ہم نے نازل کیا ہے اور اُسی میں ہدایت اور نور ہے اور جو انبیا مسلم اور ربانی اور احبار ہیں وہ تو اسی کے رو سے یہودیوں پر حکم کیا کرتے ہیں اس سبب سے کہ وہ لوگ اسکی محافظ اور گواہ بھی ہیں اور وہ کتاب توریت اُنکی محافظت کے سبب سے محفوظ بھی ہے پس اے محمد تو توریت کے رو سے حکم کرنے میں لوگون سے مت ڈر بلکہ مجھ سے ڈر اور میری آیات کے عوض میں کم قیمت مت لو اور یاد رکھو کہ جو کوئی بموجب احکام منزل من اللہ کے حکم نہیں کرتا ہے وہی لوگ کافر ہیں -

نمبر ۴ - قولہ تعالی (یحکم بہا النبیون الذین اسلموا) کے تحت میں تفسیر معالم التنزیل اور خازن اور دُر منثور اور کبیر اور فتح البیان وغیرہ میں یون لکھا ہے - (منہم محمد) اور تفسیر ابو سعود میں تحت قولہ تعالی (یحکم بہا النبیون) یون درج ہے (وبہ تمسک من ذھب الی ان شریعۃ من قبلنا شریعۃ لنا ما لم تنسخ) اور ایسا ہی تفسیر کبیر اور جمل اور نیشاپوری اور بیضاوی میں بھی درج ہے -

نمبر ۵ - اور تحت قولہ تعالی (بما استحفظوا) کے تفسیر ابو سعود میں یُون درج کیا ہے (ای بالذی استحفظوہ من جہتہ النبیین وھو التوراۃ حیث سألوھم ان یحفظوھا من التغییر والتبدیل علی الاطلاق - ولا ریب فی ان ذلک منہم علیہم السلام استخلاف لہم فی اجراء احکامہا من غیر اخلال بشیء منہا) وفی ابہامہا اولا ثم بیانہا ثانیا بقولہ تعالی (من کتاب اللہ) من تفخیمہا واجلالہا ذاتا واضافۃ وتاکید ایجاب حفظہا والعمل بما فیہا ما لا یخفی - وایرادہا بعنوان الکتاب للایماء الی ایجاب حفظہا عن التغییر من جہۃ الکتابۃ - والباء الداخلۃ علی الموصول متعلقۃ بیحکم لا علی انہا صلۃ لہ کالتی فی قولہ تعالی (بہا) لئلا یلزم تعلق حرفی جر متحدی المعنی بفعل واحد بل علی انہا سببیۃ ای

یحکم الربانیون والاحبار ایضا بسبب ما حفظوہ من کتاب اللہ حسب ما وصاہم
بہ انبیاءہم وسالوہم ان یحفظوہ - ولیس المراد بسببیۃ من حیث الذات بل من
حیث کونہ محفوظا - فان تعلیق حکمہ بالموصول مشعر بسببیۃ الحفظ المترتب لا محالۃ
علی ما فی خبر الصلۃ من الاستحفاظ لہ

ق - اور قولہ تعالی (فلا تخشوا الناس) کے تحت مین تفسیر مجمع البیان اور کبیر اور در منثور مین
یون ہی درج ہے کہ (اس حکم کا خطاب محمد رسول اللہ کو ہے)

ش - اور تحت قولہ تعالی (ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون) کی تفسیر
در منثور مین ابن عباس سے یون روایت ہے (کہ یہہ آیۃ یہودیون سے مخصوص نہین ہے بلکہ
محمدیون کو بھی مشتمل ہے) اور ایسا ہی تفسیر مجمع البیان مین اور فتح البیان اور کبیر مین
درج ہے (کہ حکم اس آیت کا عام ہے کیونکہ کلمہ (من) کا متضمن معنے عام کا ہے -

خ - اور یہہ بھی واضح رہے کہ چونکہ یہہ آیۃ اس سورہ مائدہ کی جو قرآن عربی کی تمام سورتون مین سے نزولاً
آخری سورہ ہے - اس لیئے یہہ حکم اس آیۃ کا منجملہ آخری حکمون قرآن عربی کے ہے - اور
تفسیر یہہ بھی ہے کہ یہہ حکم اس آیتہ کا منسوخ بھی نہین ہے -

ظ - اب کہئے کہ کیا بروئے وجوہات مندرجہ تفسیر ابو سعود کے توریت مقدس کا تحریف اور تبدیل
سے محفوظ ہونا ثابت نہین ہے اور کیا علاوہ برآن یہہ بھی ثابت نہین ہے کہ شرائع منزل من
اللہ مندرجہ توریت مقدس کے واجب العمل ہین اور انکی بجا آوری
سے نافرمانی کرنیوالے کافر ہین ذرا سوچئے اور سمجھئے تو سہی -

ی - پھر دیکھئے کہ آیۃ مندرجہ ذیل نمبر ۴۸ رکوع ہفتم سورہ مائدہ مدنی نمبری پنجم (وانزلنا
الیک الکتاب بالحق مصدقا لما بین یدیہ من الکتاب ومہیمنا علیہ) کی تفسیر مین تحت
قولہ تعالی (مصدقا) کے معنے کتب تفسیر مین (مطابق) اور (موافق) لکھے ہین - اور بروئے
کتب لغت کے اسکے معنے (راست گوئی دارندہ) ہین - اور تحت قولہ تعالی (ومہیمنا
علیہ) کی تفسیر ابو سعود مین یون درج ہے (ای رقیبا علی سائر الکتب المحفوظۃ من
التغییر لانہ یشہد لہا بالصحۃ والثبات) اور ایسا ہی تفسیر جمل مین منقول از تفسیر

Marfat.com

ابو سعود ہے اور نیز ایسا ہی تفسیر کشاف مین بہی ہے اور تفسیر مدارک و بیضاوی مین یون لکہا ہے (ورقیبا علی سائر الکتب یحفظہ من التغییر ویشہد لہا بالصحۃ والثبات) اور ایسا ہی سراج المنیر اور حسینی اور قادری مین بہی درج ہے۔ اور تفسیر کبیر مین یون درج ہے (واذا کان کذلک کانت شہادۃ القران علی ان التوراۃ والانجیل والزبور صدق باقیۃ ابدا فکانت حقیقۃ ہذہ الکتب معلومۃ ابدا) اب سمجہہ لیجئے کہ اگر شرائع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کی بقول آپکے محرف اور مبدل ہین تو قرآن عربی کی یہہ صفت کہ وہ (مصدق) اور (مہیمن) ہے واقعی صفت نہین ہے ذرہ سوچ سمجہہ لیجئے یا بہر دیکہئے کہ آیۃ مندرجہ ذیل نمبری ۱۱ رکوع پہاردہم سورۃ انعام مکی نمبری ششم (وتمت کلمۃ ربک صدقا وعدلا لا مبدل لکلمات وہو السمیع العلیم) مین یہ خوش نمبری اجر دینے والی ہے کہ اللہ جل شانہ کے کلمات کو تبدیل کرنیوالا کوئی نہین ہے دیکہئے تفسیر کبیر اور اپنے اس سوء ظن سے لاحول کہہ کر توبہ کیجئے اور دلجمعی سے شرائع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توراۃ مقدس کے پیروی کیجئے۔ اور تسلی کرکے سمجہہ لیجئے کہ اگر قرآن عربی مین دل توڑنیوالی خبر تحریف و تبدیل شرائع منزل من اللہ سابقہ کی کچہہ بہی درج ہوتی تو اس طرح سے دل جوڑنیوالی یہ خبر اس قرآن عربی مین ہرگز ہرگز جمع نہوتی تو پہر یہی کہتا ہون کہ یقین کریجئے کہ شرائع منزل من اللہ سابقہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کی ہرگز ہرگز محرف اور مبدل نہین ہین۔

ساتوان مضمون (ظنیات ملبسات میرزا غلام احمد صاحب قادیانی)

(غرض اگر آپکا یہ دعوی صحیح ہے تو اول وہ دنیا کی تمام کتابین آپ جمع کرکے ہمکو دکہلا دین جنکے شمول و الحاق پر قرآن شریف کی تکمیل موقوف ہے)

(یقینیات حصہ فاتح الکتاب المبین متضمن رفع التباسات ظنیات مذکورہ)

الف۔ دنیا کی تمام کتابون سے ہمین کچہہ غرض نہین ہے اور نہ انکی جمع کرنے کی کچہہ بہی ضرورت ہے کیونکہ بنی نوع انسان کی نجات کا انحصار تو محض بجا آوری شرائع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس پر ہے چنانچہ پانچوین مضمون کے یقینیات حصہ کے ضمن (ب) اور چہٹے مضمون کے یقینیات حصہ کے ضمن (الف) مین مفصل اور بہت کافی جواب اسکا درج ہو چکا

ہے ذرہ اس طرف رجوع کرکے دیکھہ لیجئے ۔

آٹھوان مضمون ۔ (ظنیات ملبسات میرزا غلام احمد صاحب قادیانی)۔

(میری دانست مین آپ نے ایک ایسا فضول اور بے بنیاد دعوی اپنے ذمہ لی لیا ہے جسکا ثبوت آپکے لیئے محال اور ممتنع ہے ۔

(یقینیات حقہ فاتح الکتاب المبین متضمن رفع التباسات ظنیات مذکور۔

الف مین اپنے پہلے ہی خط مورخہ ۲۲ اپریل ۱۸۹۳ع مین لکھہ چکا ہون کہ میری دعوی کی نسبت آیات قرآن عربی کی بڑے ہی زور شور سے گواہی دے رہی ہین جنسے ثابت ہے کہ میرا یہ دعوی فضول اور بے بنیاد نہین ہے کوئی شخص سچے ایمان والا سننے اور دیکھنے والا چاہیے چنانچہ میرے اس خط مین آپنے دیکھہ لی بہی ہوگی ۔ تعجب کہ آپ میری دعوی کو کس سمجھہ سے فضول اور بے بنیاد کہتے ہین اور اسکے ثبوت کو محال اور ممتنع قرار دیتے ہین کیونکہ یہ قول آپکا نہ تو کسی منقول منزل من اللہ پر مبنی ہے اور نہ کسی معقول پر بلکہ ایسی ظنیات ملبسات پر مبنی ہے کہ جنکی کچھہ بہی اصلیت نہین ہے اور واضح رہے کہ شرائع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس پر عمل کرنیکی واسطے تو دلائل حقہ منزل من اللہ موجود ہی ہین آپ اس بے سر دپا کہنے سے تو کچھہ بہی نہین ہوسکتا ہے ۔

نوان مضمون (ظنیات ملبسات میرزا غلام احمد صاحب قادیانی ۔

(بینات قرآنی سے آپ کیون بہاگتے ہین)۔

(یقینیات حقہ فاتح الکتاب المبین متضمن رفع التباسات ظنیات مذکورہ)

الف ۔ پہلے آپ یہہ تو کہئیے کہ آپنے اسوقت تک کون کون سی بینات قرآنی پیش کی ہین کہ جنسے مین بہاگا ہون اور آپکو ایسا لکہنے کا موقع ملگیا ہے ۔ اگر آپ کوئی بہی نہین بتلا سکینگے تو بلا وجہ موجہ کے ایسا کہنا آپکا افسوس کے قابل ہوگا خصوصا اسوجہہ سے کہ مین تو آپسے بینات قرآنی طلب کرون اور آپکا یہ حال ہو کہ کوئی بینہ قرآنی پیش نہ کرسکیں ۔ مع ہذا این ہمہ مجہکو آپ یون کہین کہ بینات قرآنی سے آپ کیون بہاگتے ہین ۔

دسوان مضمون ۔ ظنیات ملبسات میرزا غلام احمد صاحب قادیانی،

Marfat.com

کیا کبھی قرآن شریف کی تلاوت کا بھی اتفاق نہین ہوا اللہ جل شانہ فرماتا ہے (یتلوا صحفاً مطہرۃ فیہا کتب قیمہ)۔

یقینیات حقہ فاتح الکتاب المبین متضمن رفع التباسات ظنیات مذکور)

الف بیشک اس قسم کی تلاوت کا اتفاق تو کبھی بھی نہین ہوا ہو کہ بجای (مطہرۃ) کے (طہرتھا) لکھہ دون۔

ب۔ الا واضح رہے کہ یہہ کتابت آپ کی ایک عمدہ نمونہ آپکی تلاوت کا ہے)۔

گیارھوان مضمون۔ (ظنیات ملبسات میرزا غلام احمد صاحب قادیانی)۔

سو جس حالت مین اللہ جل شانہ آپ فرماتا ہے کہ تمام پاک صداقتین جو پہلی کتابون مین تھین اس کتاب مین درج ہین تو آپ ایسی جامع کتاب کو کیون نظر تحقیر سے دیکھتے ہین۔

یقینیات حقہ فاتح الکتاب المبین متضمن رفع التباسات ظنیات مذکور)

الف۔ وجوہ مندرجہ ذیل سے ثابت ہے کہ قرآن عربی مین (صحف) کا کلمہ جہان کہین آیا ہے اور خصوصا آیۃ مانحن فیہ (یتلوا صحفا مطہرۃ) مین بمعنے (صحف ابراھیم اور موسی) آیا ہی

وجہ اول۔ آیات مندرجہ ذیل نمبری ۱۴ تا ۱۹ رکوع اول سورۃ اعلی کی نمبری ہشتاد و ہفتم (قد افلح من تزکی ٥ وذکر اسم ربہ فصلی ٥ بل توثرون الحیوۃ الدنیا ٥ والاخرۃ خیر وابقی ٥ ان ھذا لفی الصحف الاولی ٥ صحف ابراھیم وموسی) مین خود قرآن عربی نے (الصحف الاولی) کی تفسیر (صحف ابراھیم وموسی) کردی ہے جس سے بوجہ احسن معلوم ہو گیا کہ قرآن عربی مین (صحف اولی) سے مراد (صحف ابراھیم اور موسی) ہی ہین اور سوا انکی اور کوئی بھی کتاب مثل قرآن عربی اور انجیل وغیرہ کو مراد نہین ہے۔ اور واضح رہے کہ صحف ابراھیم یعنے وہ شرائع جو منزل من اللہ علی ابراھیم ہین وہ تو توریت مقدس کے پہلے حصہ مین مندرج ہین اور صحف موسی یعنے وہ شرائع جو منزل من اللہ علی موسی ہین وہ تو توریت مقدس کے تو حصہ دوم لغایت پنجم مین مندرج ہین سو انہی کل جملہ شرائع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کی ہی مصداق قولہ تعالی (الصحف الاولی) کی ہین اور اسی وجہ سے توریت مقدس کو ہی انکا جامع تسلیم کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

وجہ ثالث - آپ لوگون کی مستند تفاسیر مثلاً کبیر اور ابو سعود اور بیضاوی اور سراج المنیر اور فتح البیان وغیرہ مین تحت اسی آیۃ مانحن فیہ (یتلوا صحفا) کے یون لکھا ہے (والرسول وان کان امیًا لکنہ لما تلا مثل ما فی الصحف کان کالتالی لہا) اور اس تفسیر مفسرین مندرجہ صدر مین معنی کلمہ (صحف) کے (جو بالفعل آیۃ مانحن فیہ (یتلوا صحفا) مین آپکے اور ہمارے درمیان (معرض بحث مین) ہے (صحف اولی) ہے مخصوص ہین اور سوا اس کے قرآن عربی کو تو کلمہ (صحف) سے کچھہ بھی نسبت بروئی وجوہات مندرجہ صدر کے نہین ہے اور نہ (قرآن عربی) کلمہ (صحف) سے مراد ہو سکتا ہے۔

ب - محمد رسول اللہ صحف اولی ابراہیم اور موسی کو ضرور پڑھتے تھے چنانچہ اسکے ثبوت کیواسطے وہی آیات مندرجہ وجہ اول ملحقہ بالا نہایت کافی ہین اور کسی دوسری دلیل و بیان کی حاجت نہین ہے۔

ج - ہر دو وجوہات مندرجہ ضمن (الف) سے ثابت ہو چکا ہے کہ کلمہ (صحف) کا آیۃ مانحن فیہ (یتلو صحفا مطہرۃ) مین بمعنے قرآن عربی ہرگز ہرگز نہین ہے اس لیے مین حیران ہون کہ آپنے کیونکر کہہ دیا کہ (اللہ جل شانہ فرماتا ہے (یتلوا صحفا مطہرۃ فیہا کتب قیمۃ) سو جس حالت مین اللہ جل شانہ آپ فرماتا ہے کہ تمام پاک صداقتین جو پہلی کتابون مین تھین اس کتاب مین درج ہین)

د - غالباً آپنے تفسیر حسینی کی عبارت مندرجہ ذیل (وآنرا صحف گفت برائی تعظیم یا آنکہ جامع جمیع صحف ست) سے ایسا سمجھہ لیا ہو گا مگر اس عبارت مین بھی تو صاحب حسینی کا در اصل صاف صاف یہی اقرار پایا جاتا ہے کہ کلمہ (صحف) سے در اصل قرآن عربی مراد نہین ہے۔ الا چونکہ اسکو غالباً یہہ سوجھہ پڑا کہ ان آیات (یتلوا صحفا مطہرۃ فیہا کتب قیمۃ) سے تعمیل شرایع منزل من اللہ مندرجہ توریت مقدس کی لازمی معلوم ہوتی ہے اور دشمن بابا آدم نے اوسکی اس پڑہوتی پربھی غلبہ پاکر شرایع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس سے منحرف ہونیکیواسطے اغوا کیا اس لیے یہہ پڑہوتا یعنے صاحب حسینی تحریف معنوی کا مرتکب ہوا اور کلمہ (صحف) سے (قرآن عربی) مراد لینے واسطے دو توجیہات رقیقہ مندرجہ ذیل معرض تحریر مین لایا ایک یہ کہ قرآن عربی کی عظمت کو مثل (صحف اولی) کی ٹہرانے کے واسطے قرآن عربی کو (صحف) کہا۔

مگر چونکہ اس توجیہہ پر بھی صاحب حسینی کی دلجمعی نہوئی اور کسی سبب سے یہہ غلط خیال دل مین پڑ گیا کہ قرآن عربی جامع اسرار جمیع صحف کا ہے اس لئے اس پہلی توجیہہ کی تردید خود ہی کر کے اپنے اس بے اصل خیال کی بنا پر یون دوسری توجیہہ لکھہ دی کہ قرآن عربی تو جامع اسرار جمیع صحف کا ہے اس سبب سے قرآن عربی کو اس آیت مین ملقب صحف کیا گیا ہے۔ اسمین شک نہین ہے کہ اگر قرآن عربی مین جمیع صحف کے اسرار جمیع ہوتے تو اس حالت مین قرآن عربی کو (صحف) کے نام سے نامزد کرنے کے واسطے ایک صورت پیدا ہو جاتی۔ مگر فی الواقع ایسا بالکل نہین ہے اور صاحب حسینی نے چونکہ اس امر کا کوئی بھی ثبوت نہین دیا ہے اور نہ ممکن ہے کہ وہ کسی طرح سے بھی ثابت کر سکتے اس لیئے یہہ مقولہ انکا محض دعوی ہی بلا دلیل ہے۔ کیونکہ آیۃ نمبری ۱۶۴ رکوع بست وسوم سورۃ النساء مدنی نمبری چہارم (ورسلا قد قصصناهم علیک من قبل ورسلا لم نقصصهم علیک وکلم الله موسی تکلیما) سے بخوبی واضح ہے کہ قرآن عربی مین تو جملہ رسل کے قصص بھی درج نہین ہین۔ اور جب یہ صورت ہے تو قرآن عربی جامع اسرار جمیع صحف کا کیونکر ہو سکتا ہے۔ اسکا تو ذکر ہی کیا ہے آپنے بھی تو اپنے اس خط مورخہ ۲۰ اپریل ۱۸۸۸ع مین بھی لکھا ہے کہ (قرآن عربی مین تو سوائی توریت اور زبور اور انجیل کے اور کسی کتاب کا نام بھی نہین بتلایا گیا) آپکو یہ مضمون اپنا اسوقت یاد نرہا کہ جب آپنے یون لکھہ دیا کہ (الله جل شانہ آپ فرماتا ہے کہ تمام پاک صداقتین جو پہلی کتابون مین تھین اس کتاب مین درج ہین) اور جسطرح سے خاص عادت کے اشخاص کا حافظہ نہین رہا کرتا ہے اسیطرح سے آپکو بھی اپنے پہلے مضمون کا حافظہ بھی نرہا اور برخلاف اپنے پہلے مضمون کے آپنے یہہ دوسرا مضمون لکھہ دیا

ششم۔ سوا اسکے اسی آیۃ (یتلوا صحفا مطهرۃ فیها کتب قیمۃ) سے یہہ بھی خبر محکم ثابت ہے کہ دستور الاحکام منزل من الله مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کی ہمیشہ ہی قائم اور برقرار رہنی والی ہین منسوخ اور محرف اور مبدل ہونیوالی ہرگز ہرگز نہین ہین اور نہ کبھی ہوئی ہین اور نہ کبھی ہونگی اور یہ خبر ایک ایسی ہی دلجمعی بخشنے والی خوش خبری آپ کی اس سمجھہ کے برخلاف ہے کہ جس سمجھہ سے آپنے یہہ لکھہ دیا کہ (یہ دل توڑنیوالی خبر دیدے کہ جن جن کتابون کا نام بتلایا بھی گیا ہے وہ تو محرف و مبدل ہین) کیونکہ خود تعالی (فیها کتب قیمۃ) کا اصل ترجمہ بھی یہہ ہے کہ۔

137257

(فِیہا) انہیں صحف مین احکام قیمہ ہین) - اس لیئے کہ ضمیر (ہا) کا مرجع کلمہ (صحف) کا ہے -
اور صدر مین ثابت ہو چکا ہے کہ (صحف) سے مراد (صحف ابراہیم اور موسیٰ) ہین جنکا مجموعہ
توریت مقدس کے ہر پانچ حصص ہین نظر برآن بوجہ احسن ثابت ہو گیا کہ شرائع منزل
من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کی نہ تو منسوخ ہین اور نہ محرف اور مبدل ہین -

وَ - اور یہ بہی واضح رہے کہ میننے یہ جو وجوہات صدر مین بیان کی ہین حق ہین کیونکہ مبنی
بر آیات حقہ ہین - اور آپکا دعوی اور دلائل بدین غرض کہ شرائع سابقہ منزل من اللہ کی محرف
اور مبدل ہین محض ظنی ملبس ہین اور اسی سبب سے ثابت بہی ہو گیا کہ بی اصل ہین - کیون نہو
سچ بہی تو ہے کہ آیت مندرجہ ذیل نمبری ۶ ۳ رکوع چہارم سورۃ یونس کی نمبری دہم (وما یتبع
اکثرہم الا ظناً ان الظن لا یغنی من الحق شیئاً) سے یہہ ثابت ہے کہ حق سے ظن
مستغنی نہین کرتا ہے - اور یہ آیۃ آپکے ظنیات کے اعتبار کی حیثیت کی اظہار کیلئے واسطہ خوب
ہی صادق شاہد ہے -

ز - اب آپ یہ کہیں کہ میری کس تقریر یا تحریر سے آپنے یہہ سمجھہ لیا ہے کہ مین کلام الٰہی مندرجہ
قرآن عربی کو بنظر تحقیر دیکہتا ہون آپ براہ مہربانی میری ایسی تحریر کی نقل پیش کرین ورنہ
آپکی نسبت یہہ سمجہا جاویگا کہ آپکی طبع مین یہ احتیاط نہین ہے کہ جو کچھہ مونہہ سے نکلنے لگا کہہ دیا ہے -

بارہوان مضمون - ظنیات ملبسات میرزا غلام احمد صاحب قادیانی -

آپکے لیئے یہہ طریق بہتر ہے کہ چند پاک صداقتین کسی ایسی کتاب کی جو آپکے گمان مین قرآن شریف
مین نہین پائی جاتین اس عاجز کے سامنے پیش کرین پہر اگر یہ عاجز قرآن شریف سے وہ صداقتین
دکہلانے مین قاصر رہا تو آپکا دعوی خود ثابت ہو جائیگا کہ ایسی ضروری اور پاک صداقتین قرآن
شریف مین درج نہ پائی گئین ورنہ آپکو اس غایت درجہ کی بے ادبی سے توبہ کرنی چاہیئے کہ جس کتاب
کا نام اللہ جل شانہ نے جامع الکتب اور نور مبین رکہتا ہے آپ اوس کتاب کو ناقص ٹہراتے ہین
(یقینیات حقہ فاتح الکتاب المبین متضمن رفع التباسات ظنیات مذکور -

الف - امام الکتب والناس توریت مقدس کے ہر پانچ حصص مین شرائع منزل من اللہ
بہت سی ایسی ہین کہ جنکی نسبت یقین کامل رکہتا ہون کہ وہ قرآن عربی مین پائی نہین جاتی

ہین ازانجملہ چند مسائل شرعیہ آپ کی درخواست پر ذیل ہین لکھی جاتی ہین۔

۱۔ جو کوئی شخص کسی ایسی عورت کے ساتھ وطی کرے کہ جس کے ساتھ وطی کرنی کسی طرح سے بھی جائز نہین ہوسکتی ہے مثلاً مان بہن وغیرہ سے تو ایسے شخص کی کیا سزا ہے۔

۲۔ جو کوئی شخص وطی فی الدبر کرے یا کراوے تو اوسکی کیا سزا ہے۔

۳۔ جو کوئی مرد کسی حیوان سے وطی کرے تو اسکی سزا کیا ہے۔

۴۔ جو کوئی عورت کسی حیوان سے وطی کراوے تو اوسکی سزا کیا ہے۔

۵۔ انسان کے جسم کی عضا ہین سے ایسی ایسی اعضا کون کون ہین کہ جنکو دوسرون کی نظرون سے چھپانا چاہیئے۔

۶۔ پانی کی مقدار ایسی کون سی ہے کہ جسمین اگر کوئی نجس شی پڑ جاوی تو پھر بھی پانی کو پلید نہ سمجھا جاوے

۷۔ ظروف گلی یا مسی یا چوبی وغیرہ اگر ناپاک ہوجاوین تو اونکے پاک کرنیکا طریقہ کیا ہے۔

۸۔ چارپایون مین سے مثلاً کتا بلا اور اونٹ گھوڑا اور پرندون مین سے مثلاً چیل کوا اور کونج اور بط اور حشرات الارض مین سے مثلاً چوہا اور گوہ اور جانوران آبی مین سے مثلاً مگرمچھ وغیرہ حلال ہین یا حرام۔

۹۔ ذبح کرنیکا طریقہ کیا ہے یعنی کس طرح اور کس جگہہ سے کسقدر کاٹا جاوے اور اگر تمام کاٹا جاوے تو اوس کا کیا حکم ہے۔

۱۰۔ حیض کے دنون کی تعداد بھی کچھ ہے یا نہین تاکہ معلوم ہو کہ عورت حیض سے کتنی دنون کے بعد پاک سمجھنی چاہیئے۔

۱۱۔ نفاس کے احکام اور اوسکی دنون کی تعداد کہ جنکے بعد عورت نجاست سے پاک ہوسکتی ہے کیا ہے

۱۲۔ ختنہ کرنا چاہیے یا نہین اور اگر کرنا چاہیئے تو کب اور کس موقع سے اور کس طرح سے کیا جاوی۔

۱۳۔ جو کوئی شخص خیانت کری تو اسکی سزا کیا ہے۔

۱۴۔ زکوٰۃ نقد اور مویشی اور غلات اور اثمار کی کس وقت اور کس کس قسم سے ادائی کرنی چاہیئے۔

۱۵۔ کنجری کے نکاح کرنے سے جو بچہ پیدا ہو وہ خدا پاک کی جماعت مین داخل ہوسکتا ہے یا نہین

ب۔ اب مقتضا حمیت یہی ہے کہ مسائل مندرجہ صدر مین سے جو جو مسئلہ جس جس آیۃ قرآن

Marfat.com

عربی مین منصوص ہو اُس کی آیۃ نص کو نقل کر کے بہیجین اور یہہ بہی شرط ہے کہ کسی بہی قسم
کی تحریف اور تاویلات باطلہ کو عمل مین نہ لاوین۔

ج۔ اگر آپ مسائل مستفسرہ مندرجہ صدر کو حسب دعوی خود عین نفس قرآن عربی مین سے
نکالنی مین قاصر رہین تو میری دعوی کی حقیت کا اقرار کرین اور میری دعوت دین اسلام حق کو قبول کرین

د۔ اللہ جل شانہ نے (قرآن عربی) کا نام (جامع الکتب) کہین بہی نہین رکہا ہے
اسلئے یہہ دعوی آپکا بلا دلیل ہے ہان کوئی دلیل لگی کسی آیۃ قرآن عربی مین سے تو پیش
کیجئے ورنہ آپ یہہ بہی تسلیم کرین کہ قرآن عربی جامع شرایع الٓہیہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس
کا ہرگز ہرگز نہین ہے بلکہ شمولیت شرایع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس
کا محتاج ہے۔

تیرہوان مضمون۔ ظنیات ملہمات میرزا غلام احمد صاحب قادیانی۔

آپکو ابتک یہہ بہی خبر نہین کہ خود یہودیون اور عیسائیون وغیرہ اقوام کے اقرار سے ثابت ہے
کہ پہلی کتابین جو دنیا کے لوگون پر نازل ہوئی تہین کچہہ تو اُنمین سے تمام نابود ہو گئین اور کچہہ تحریف
کی گئین اور کچہہ ناقص رہ گئین اور اب صحت و کاملیت و جامعیت دستیاب ہونا اُن کتابون
کا محال ہے پس آپ قرآن شریف کی کاملیت کو محال پر موقوف رکہہ کر ایک نہایت خطرناک فتنہ مین
لوگون کو ڈالنا چاہتے ہین۔

(یقینیات حقہ فاتح الکتاب المبین متضمن رفع التباسات ظنیات مذکورہ)۔

الف۔ آپ بہی عجیب ہین جو مجھکو بے خبر ٹہراتے ہین اسوقت تک میری اور آپ کی
بالمواجہ مکالمہ کی بہی نوبت نہین پہونچی ہے البتہ میری ایسی کوئی تحریر آپکے پاس گئی ہے کہ
جس سے آپ استدلال کر سکتے ہون۔ معلوم ہوتا ہے کہ رجماً بالغیب آپ کی کچہہ خاص عادت ہی۔
مجھے تو معترضان تارکان شرائع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس یعنی یہودیون
اور عیسائیون اور آپ جیسون کے اقاویل کے علاوہ ایک اور ہی ایسی اصلی ذریعہ سے بہی معلوم
ہے کہ جسکے مقابلہ مین کیا آپ اور کیا آپ کے وہ معتمد علیہ یہود اور نصاری وغیرہ سب کے سب ہیچ
اور پوچ ہین۔ یعنی آیۃ مندرجہ ذیل نمبری ١١٦ از رکوع دہم سورۃ ہود کی نمبری یازدہم اولقد

اتینا موسی الکتاب فاختلف فیہ ولولا کلمۃ سبقت من ربک لقضی بینھم وانھم لفی شک منہ مریب) سے اور سوا اسکے اور بہی کئی ایک آیات قرآن عربی سے بخوبی معلوم ہے کہ یہودیون اور عیسائیون اور محمدیون وغیرہ مین سے جو جو لوگ شرائع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس سے سرکش ہین اُنکا یہی حال ہے کہ خود بہی انمین شک کرتے ہین اور دوسرون کو بہی شک مین ڈالتے ہین اور کہتے ہین کہ اصل توریت مقدس تو بخت نصر بادشاہ کے عہد مین غارت کے سبب سے جاتی رہی تہی اور اسی طرح سے ناواقفان کتب دین اور دشمنان عقل کو بہکا کر گمراہ کرتے ہین۔ مگر وای برحال ہمچون شما محمدیان کہ وہ اپنے ہی بزرگان کی روایات اور قرآن عربی کی آیات کو چہوڑ چہوڑ کر ایسے ایسے مضلان یہود اور نصاری کی پیروی کرتے ہین اور قرآن عربی اور بزرگون کی روایات مین ایسے ایسے مضلان کے اقاویل کے برخلاف جو جو کچہہ لکہا ہے اوسمین تدبر نہین کرتے ہین چنانچہ دیکہو کہ آیہ مندرجہ ذیل بزی ۱۰ رکوع پنجم سورۂ توبہ مدنی نمبری نہم (وقالت الیھود عزیر ابن اللہ وقالت النصاری المسیح ابن اللہ) کے تحت مین آپکی ہی معتبر تفاسیر مین مثل تفسیر دُر منثور اور معالم التنزیل اور خازن او جمل اور سراج المنیر اور حسینی اور قادری اور موضح القرآن اور عمدۃ البیان وغیرہ مین بروایات ابن عباس اور سدی اور کلبی کے یہہ بہی درج ہے کہ عزیر والی توریت اسوقت کے لوگون مین تہی قابل اعتبار سمجہی گئی تہی کہ جب اصل توریت ملگئی تہی اور اوس اصلی توریت کے ہمراہ مقابلہ کرنے سے عزیر والی توریت مطابق نکلی تہی افسوس صد افسوس کہ آپکو ابن عباس اور سدی اور کلبی کی روایات پر تو اعتبار نہین ہے الا جنکو قرآن عربی (مریب) کہتا ہے آپکو اُنکا اعتبار ہے اور اُنکی آپ پیروی کرتے ہین اور آپ کہتے ہین کہ کتب آلہیہ تمامہا نابود ہوگئین سبحان اللہ سبحان اللہ۔

ب۔ توریت مقدس مین جسقدر شرائع منزل من اللہ ہین اُنکے محرف ہونیکی نسبت آپنے جو کچہہ لکہا ہے اوسکا جواب کافی ضمن (ج) لغایت (ی) تک یقینیات حقہ مندرجہ تحت مضمون ششم کے لکہہ چکا ہون ذرہ سمجہہ لیجیئے۔

ج۔ شرائع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کی صحیح اور سالم اور کامل اور جامع موجود ہین اُنکا دستیاب ہونا محال نہین ہے۔ آپکی رائی جو برخلاف اسکے ہے وہ دلیل

امر کی ہے کہ آپ اس قسم کے مضامین قرآن عربی سے ناواقف ہین جو شرائع منزل من اللہ مندرجہ توریت مقدس کی صحت اور کاملیت اور جامعیت کی گواہ ہین۔

لہ ۔ قرآن عربی کو جب تک شرائع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس سے وصل کیا جاوے تب تک وہ بذاتہ کامل نہین ہے اور آپنے بہی تو یہہ ثابت کرکے نہین دکہلایا ہے کہ قرآن عربی بنفسہ کامل اور جامع ہے اس لیئے قرآن عربی کو شرائع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس پر موقوف رکہنا کامل کو محال پر موقوف رکہنا نہین ہے جیسا کہ آپنے سمجہ لیا ہے بلکہ برعکس اوس کے ہے۔ ہان اگر آپ مسائل مستفسرہ صدر مندرجہ تحت یقینیات حقہ مضمون دوازدہم کو قرآن عربی مین سے نکال کر دکہلادینگے تو پہر احتمال پیدا ہو سکیگا کہ شاید باقی ماندہ شرائع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس بہی بنفس قرآن عربی سے نکل آوین اور تب قرآن عربی بہی کاملیت اور جامعیت مین شاید حصہ لے سکے ورنہ خیر۔

قہ ۔ زہرناک فتنہ مین لوگون کو مین نہین ڈالتا ہون بلکہ اوس زہرناک فتنہ سے لوگون کو بچانیکی واسطے مین کوشش کر رہا ہون جو شرائع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کی نافرمانی سے پیش آنیوالا ہے کیونکہ مین تو اون شرائع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کی بجا آوری کی دعوت کرتا ہون کہ جنسے اعراض کرنیوالون کی نسبت یہہ حکم (ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٰئک ھم الکافرون) ربی نازل ہے۔

چودہوان مضمون۔ ظنیات ملبسات میرزا غلام احمد صاحب قادیانی۔

(مگر یہہ آپکے لیئے ممکن نہوگا)۔

(یقینیات حقہ فاتح الکتاب المبین متضمن رفع التباسات ظنیات مذکور)

الف ۔ یہ بات تو اللہ جل شانہ ہی بہتر جانتے ہین کہ کون امر ممکن ہے اور کون ناممکن آپکا یہہ کہنا معلوم نہین ہے کہ کس صداقت پر مبنی ہے کیونکہ آپنے یہ دعوی کیا کہ میرا بیٹا پیدا ہوگا اور وہ نبی ہوگا اور پیدا ہوئی بجائے بیٹے کر بیٹی۔ اور پہر اسکی نبیہ ہونیکا دعوی کیا مگر وہ بیٹی تو زندہ ہی نرہی بعد ازان نبی ایک ایسی ایسے دعاوی کیبعد آپنے اپنی نبی ناقص ہونیکا دعوی کردیا خیر جو ہوا سو ہوا مگر آپ یہہ تو کہیئے کہ کیا یہ ہی فقرہ آپکا الہامی ہے۔

پندرہوان مضمون۔ ظنیات ملبسات میرزا غلام احمد صاحب قادیانی)۔

(اور عنقریب آپکو ندامت کے ساتھہ اس مفسد اعتقاد سے رجوع کرنا پڑیگا۔

(یقینیات حصہ فاتح الکتاب المبین متضمن رفع التباسات ظنیات مذکور)

الف ۔ جس اعتقاد کو آپ مفسد کہتے ہین قرآن عربی تو اوسکے مصدق ہونیکا دعوی بار بار کرتا ہے اب کہئے کہ آپکے ایسے اعتقاد کی نسبت کیا سمجھنا چاہیئے جو قرآن عربی کے مضامین حقہ کے برخلاف ہے۔

ب ۔ میرے رجوع کرنیکی نسبت جو آپنے لکہا ہے کیا آپنے یہہ بہی الہام سے لکہا ہے اور عنقریب کی قید جو آپنے لگائی ہے اس سے کسقدر عرصہ مراد ہے فقط مرسلہ ۲ ستمبر ۱۸۸۹

الراقم

محمد امام الدین فاتح الکتاب المبین از مقام ڈیرہ غازیخان۔

نقل اس خط میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی جو انہون نے بجواب میرے خط مرسلہ ۲۴ ستمبر ۱۸۸۹ء کے مجہے لکہہ بہیجا تہا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی

میرے دوست جناب مولوی امام الدین صاحب سلمہ تعالی۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ عنایت نامہ پہونچا مین افسوس سے لکہتا ہون کہ بباعث بعض موسمی بیماریون کے آپکے خط کا جواب لکہنے سے قاصر ہون دعا کرتا ہون کہ خدا تعالی آپکو خوش رکہے اور بوجہ ضعف بشریت ایک غلطی جو آپکے خیال پر غالب آ رہی ہے اوسکو رفع و دفع فرماوے کہ ہر ایک ہدایت اوسی کی طرف سے ہے اور انشاء اللہ میرا ارادہ ہے کہ براہین احمدیہ کے کسی محل پر آپکا جواب الجواب لکہون نہ بحث کی غرض سے بلکہ اس غرض سے کہ ہادی مطلق اوسکے ذریعہ سے آپ کو راہنمائی کرے مگر میرے نزدیک اوس سے پہلے مناسب ہے کہ آپ بائیبل کے اُن مقامات کی صاف طور پر تشریح کر دین جنسے نہ صرف یہہ بات قطعاً معلوم ہوتی ہے کہ وہ قصص و احکام خدا تعالی کا

کلام نہیں بلکہ یہہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ کسی عقلمند و متقی و دیندار کا بھی وہ کلام نہیں ہو سکتا بائبل میں بعض بیانات عقل و طبعی کے برخلاف ہیں اور بعض خدا تعالیٰ کے تقدس اور اسکی پاک تعلیم کے برخلاف اور بعض اسکے انبیاء کی شان کے برخلاف اور بعض ایسے امور ہیں جو حال کی تحقیقاتوں سے جھوٹھے ثابت ہوگئے ہیں۔ مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن شریف اجمالی طور پر تمام امور ضروریہ علمی و عملی کا جامع اور تمام معارف و حقایق پر بطور ایجاز و اجمال مشتمل ہے اور خود خدا تعالیٰ نے تفصیل کا حوالہ اپنے رسول کیطرف کر دیا ہے جہاں فرمایا ہے کہ جو کچھہ رسول دے وہ لے لو اور جس چیز سے منع کرے اس سے باز آجاؤ اور اگر فرض کے طور پر یہ خیال کیا جاوے کہ بغیر بائبل کے تکمیل قرآن شریف نہیں ہو سکتی اور اگر بائبل کو قرآن شریف کیساتھ پڑھا جائے تو پھر کوئی حکم اور کوئی دینی صداقت باہر نہیں رہیگی تو یہہ بھی خیال خام اور گمان باطل ہے اگر آپ کو سیر احادیث نبویہ ہو کہ کسقدر صدہا جزئیات متعلق حقوق عباد و معاملات و حقوق باری عز اسمہ وغیرہ انمیں مندرج ہیں اور پھر کسقدر فقہا نے ان جزئیات کی تشریح کرنے کے وقت اجتہاد سے کام لیا ہے اور کسقدر مسایل پیدا ہوگئے ہیں تو آپکو اقرار کرنا پڑے ہاں بزور سے اقرار کرتا ہوں کہ ان ضروری امور سے تمام بائبل خالی ہے تو پھر ہم بائبل کی تہیدستی کا شکوہ کہاں لیجائیں اور کسکی پاس جا کر روویں سچ تو یہہ ہے کہ انجیل اور توریت کی حالت کی نسبت یہ آیت نہایت موزون معلوم ہوتی ہے واثمہما اکبر من نفعہما اونہوں نے ایسی قوم کو جنکے ہاتہ میں صدہا سال سے یہہ کتابیں ہیں کیا فایدہ پہونچایا ہے جو آپکو بھی پہونچائینگی جنکے گندہ اور غیر مہذب بیانات کی بڑی فاضل انگریز جان پورٹ دلائل وغیرہ جیسے قایل ہوگئے ہیں آپ نے انمیں کیا دیکھہ لیا کہ آپ قایل نہیں ہوتے خدا تعالیٰ رحم کرے رب اغفر وارحم ولا تہدی نفس الا بفضلک و رحمتک و توفیقک والسلام

علی من اتبع الہدیٰ۔ خاکسار غلام احمد مورخہ ۳۰ سمبر ۱۸۸۹ع

میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے خط مندرجہ صدر کا جواب ذیل میں درج ہے

میری بنی نوع جناب میرزا غلام احمد صاحب السلام علیکم

آپکے خط مورخہ ۳۰ سمبر ۱۸۸۹ع میں درج تہا کہ براہین احمدیہ میں جواب الجواب لکہا جاویگا۔ اس لئے

Marfat.com

اب تک مجھے اسکی انتظاری رہی - الا اب باطمینان معلوم ہوگیا ہے کہ آپنے جواب الجواب اب تک نہین لکہا ہے اور نہ امید پڑتی ہے کہ آپ لکہینگے - اس لئے اب مین آپ کے خط مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۸۸۹ع کے مضامین جواب طلب کا جواب بذیل مضامین مندرجہ ذیل کے لکہتا ہون -

پہلا مضمون - ظنیات ملبسات میرزا غلام احمد صاحب قادیانی) -

آپ بائبل کے اُن مقامات کی صاف طور پر تشریح کردین جنسے یہہ بات قطعاً معلوم ہوتی ہے کہ وہ قصص و احکام خدا تعالی کا کلام نہین بلکہ یہہ بہی ثابت ہوتا ہے کہ کسی عقلمند و متقی و دیندار کا بہی وہ کلام نہین ہوسکتا بائبل مین بعض بیانات عقل و طبعی کے برخلاف ہین اور بعض خدا تعالے کے تقدس اور اسکی تعلیم کے برخلاف اور بعض اوس کے انبیاء کی شان کے برخلاف اور بعض ایسے امور مین جو حال کی تحقیقاتون سے جہوٹہے ثابت ہوگئی ہین) -

(یقینیات حقہ الکتاب المبین متضمن رفع التباسات ظنیات مذکور) -

الف - مین نہین سمجہتا کہ آپ بائبل کس کو کہتے ہین اور نہ مین کسی بائبل کا معتقد ہون اور نہ میرے خطوط مین کہین بہی (بائبل) کا کلمہ درج ہے - اگر میرے کسی خط مین (بائبل) کا کلمہ درج ہے تو آپ اُس عبارت کی نقل پیش کرین تاکہ مین سمجہ لون کہ آپنے یہ تو سچا حوالہ دیا ہے - ورنہ فریقثانی کو الزام دینے کی غرض سے محض اپنی ذہنی تراش خراش سے کسی ایسے امر کو فریقثانی کا مسلمہ قرار دے لینا کہ جسکی نسبت فی الحقیقت اس قسم کا کچہہ بہی ثبوت نہو کہ وہ امر ضرور ہی مسلمہ فریقثانی کا ہے - بلکہ اپنا ہی محض بے اصل ظنی ہو تو آپ ہی سمجہہ لین کہ ایسی عادت کیسی اچہی ہے -

ب - مین تو محض شرائع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس یعنی پیدایش و خروج و احبار و گنتی و استثنا کا معتقد اور عامل ہون اور سوا ان شرائع کے اور کسی کا بہی پیرو نہین ہون

ج - مین یقیناً جانتا ہون کہ احکام منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس مین ایسا مضمون کوئی بہی نہین ہے جیسے کہ آپنے لکہے ہین -

د - اپنے علم اور یقین کے علاوہ یہہ بہی وجہ رکہتا ہون کہ آیۃ مندرجہ ذیل بقری ۱۵ رکوع پنجم سورہ بقر مدنی ہے کہ وہم وامنوا بما انزلت مصدقا لما معکم مین یہ درج ہے کہ بنی اسرائیل کے پاس جو کچہہ ہے قرآن عربی اس تمام کا (مصدق) یعنے راست گوئی دارندہ ہے

کا - اور پھر آیۃ مندرجہ ذیل نمبری ۷۳ رکوع ہشتم سورۃ آل عمران مدنی نمبری سویم - اقل ان
الہدی ہدی اللہ ان یوتی احد مثل ما اوتیتم مین یہ دعوی ہے کہ قرآن عربی
مثل توریت مقدس کے ہے دیکھئے تفسیر جلالین اور مدارک -

ق - پھر دیکھئے کہ آیۃ مندرجہ ذیل نمبری ۲۳ رکوع سویم سورۃ زمر مکی نمبری بست وہفتم اللہ نزل
احسن الحدیث کتابا متشابہا مثانی مین یہ دعوی کیا گیا ہے کہ قرآن عربی تو توریت مقدس
کے پانچوین حصہ یعنی استثنا سے متشابہ ہے کیونکہ مثانی کتاب استثنا کا نام ہے -

فح - غالبا آپکو کلام الہی کی تمیز اور سمجھہ مین غلطی ہوئی ہے - اگر بالفرض آپکو اپنے اس ظن پر
دلجمعی ہے تو آپ ایسی ایسی مقامات کی عبارات کی نقول کو پیش کرین کہ جنسے آپ اپنی اسی ایسے ظنیات مباحث
کی تصدیق کا ہونا سمجھتے ہون تب اوسپر غور کی جاوی کہ فی الواقع یہ بات ہی کیا ہے - اور دیکھا جاوے
کہ قرآن عربی اپنے تئین توریت مقدس کا مثل اور اسکے پانچوین حصہ مثانی کا متشابہ کیون بناتا ہی
اور جو کچھہ بنی اسرائیل کے پاس موجود تھا بار بار اپنے تئین اسکا مصدق کیون ٹھہراتا ہے - اگر شرائع
منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کا ویسا ہی حال ہے کہ جیسا آپنے تحریر کیا ہی
تو پھر ضرور ہی غور سے قرآن عربی کو اس غرض کیواسطے دیکھنا پڑیگا کہ کہین اُسکا بھی تو ویسا ہی
حال نہین ہے - کیونکہ مثل مشہور ہے کہ ایسون کی تصدیق کرنیوالے ویسے ہی ہوا کرتے ہین -

شخ - اور نیز آپ ساتھہ ہی اوسکو واضح طور پر یہہ بھی تحریر کرین کہ آپ مطلق کلام منزل من اللہ
کی شناخت کی علامات کیواسطے کون کون سی نصوص قرآن عربی کی رکھتے ہین تاکہ اُن علامات
مندرجہ نصوص قرآن عربی کے ذریعہ سے کلام الہی مندرجہ قرآن عربی اور کلام منزل من
اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس مین بذریعہ امتحان اور مقابلہ کے تمیز کی جاوے -

ظ - آپ یہ بھی تحریر کرین کہ آپ خدا تعالی کا تقدس کن کن صفات سی سمجھتے ہین - اور نیز
انبیا کی شان کا بھی بیان کافی طور پر بذریعہ نصوص قرآن عربی کے کردین جس سے سمجھا جاوے
کہ کون کون امور انکے شان کے قابل ہے اور کون کون امر انکے شان کے شایان نہین ہے اور اسیطرح
سے منتھی احمد بیدار کی بھی تشریح نصوص قرآن عربی کے ذریعہ سے کردین تاکہ
انکے ذریعہ سے دیکھا جاوی کہ کسکی کلام قرآن عربی اور شرائع منزل

Marfat.com

من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس مین سے ایسی ہے کہ جیسے آپ کہتی ہین۔

ثانیاً ۔ اور اسیطرح سے عقلمند کی یہی معقول تعریف بیان کرین اور اسیطرح سے علم طبعی کی بہی تعریف بیان کرین اور علاوہ بران اُسکی ایسی قواعد بہی بیان کرین کہ جنکے برخلاف شرائع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کے ہون اور نیز تفصیل ان شرائع منزل من اللہ کی بہی بیان کرین کہ جنکو آپ برخلاف علم طبعی کے سمجہتے ہین تاکہ آپکے اس دعوی کی تصدیق ہو۔

ثالثاً ۔ اور اسیطرح سے حال کی تحقیقاتون کے بہی وہ وہ مضامین قلمبند کرین کہ جنکے رو سے آپ احکام منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کی نسبت یہ سمجہتے ہین کہ وہ بیہودہ ہین اور انکے ساتہ ہی اُن آئی احکام منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کی آیت نقول بہی آپ لکہہ بہیجین کہ جن جن مضامین کو آپ بیہودہ سمجہتے ہین۔

دوسرا مضمون (ظنیات طلبیدہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی)۔

(مسلمانون کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن شریف اجمالی طور پر تمام امور ضروریہ علمی اور عملی کا جامع اور تمام معارف وحقائق پر بطور ایجاز و اجمال مشتمل ہے۔

یقینیات حقہ فی تحقیق الکتاب المبین متضمن بر دفع التباسات ظنیات مذکور)

الفؔ ۔ اولاً آپنے شرائع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کی تعمیل کو ماننے کی غرض کے واسطے اپنے پہلی خط موخہ ۲۸ اپریل ۱۸۹۸ء مین یہ جملہ پیش کیا تہا کہ ذکر آیات مندرجہ ذیل نمبری ۲ و ۳ سورہ بینہ مدنی نمبری ۹۸ (دو ہشتم) یتلوا صحفا مطہرۃ ۔ فیہا کتب قیمۃ مین اللہ جل شانہ آپ فرماتا ہے کہ تمام پاک صداقتین جو پہلی کتابون مین تہین اس کتاب مین درج ہین اسپر آپنے اپنی خط مرسلہ ۲ ستمبر ۱۸۹۸ء کے گیارہوین مضمون کے یقینیات حقہ کے ضمن (الف) لغایت (ہ) مین بحوالہ آیات قرآن عربی اور نقل عبارت بیضاوی وغیرہ چند تفاسیر معتبرہ اور رسالہ آپ لوگون کے یہہ ثابت کر دکہلایا تہا کہ آپ آیات یتلوا صحفا مطہرۃ فیہا کتب قیمۃ کے صحیح معنے نہین سمجہ سکے ہین ۔ اور آپکے کئی ہوئی معنے کی برخلاف جو معنے یعنے آپکو لکہہ بہیجے انمین یعنی یہہ بہی ثابت کر دیا تہا کہ ان آیات کے صحیح معنے یہ ہین کہ (صحف) یعنے ہر پانچ حصص توریت مقدس مین ایسے احکام الٰہی ہین کہ جو ہمیشہ قائم اور برقرار رہنے والے ہین منسوخ یا محرف

Marfat.com

تبدیل ہونیوالی نہین ہین۔

ب۔ ثانیاً آپ نے یہہ بہی لکہا تہا (آپکے لیئے یہہ طریق بہتر ہے کہ چند پاک صداقتین کسی پہلی کتاب کی جو آپکے گمان مین قرآن شریف مین نہین پائی جاتی اس عاجز کے سامنے پیش کرین پہر اگر یہ عاجز قرآن سے وہ صداقتین دکہلانے مین قاصر رہا تو آپکا دعوی خود ہی ثابت ہوجائیگا کہ ایسی ضروری اور پاک صداقتین قرآن شریف مین نہ پائی گئین ورنہ آپکو اس غایت درجہ کی بے ادبی سے توبہ کرنی چاہیئے) لہذا مینے یہہ کیا کہ منجملہ اُن بہت سی ضروری پاک صداقتون مندرجہ ہر پانچ خمس توریت مقدس کے کہ جنکی نسبت مجہے یقین کامل تہا کہ وہ قرآن عربی مین ہرگز ہرگز موجود نہین ہین چند ضروری پاک صداقتین آپکی ہی استدعا پر بذریعہ اپنے اسی خط مرسلہ ۲۴ ستمبر ۱۸۹۰ء کے بارہوین مضمون کے یقینیات حصہ کے ضمن (الف) کے آپکو لکہ بہیجی تہین الا آپ انکو قرآن عربی مین سے نکالنے مین بالکل قاصر رہے ہے اس لیئے آپکے ہی لکہے ہوئے کے بموجب دعوی میرا ثابت ہے گیا کہ (ایسی ضروری اور پاک صداقتین قرآن عربی مین پائی نہین جاتی ہین) اور ان وجوہات سے یہہ بہی ثابت ہوگیا کہ مین نے قرآن عربی کی نسبت کوئی بہی بے ادبی نہین کی ہے بلکہ جو کچہ لکہا تہا حق حق لکہا تہا۔

ج۔ میرے خط مرسلہ ۲۴ ستمبر ۱۸۹۰ء کے مضمون دوازدہم کے یقینیات حصہ کے ضمن (الف) تا ضمن (د) مین آپکو ایسا کافی اور وافی جواب ملا تہا کہ اگر کوئی حق طلب راستی پسند ہوتا اول تو وہ میری دعوت دین اسلام حق کی قبول کرلیتا ورنہ غالباً وہ اپنی تحریر کے بے اصل مضامین کی سبب سے غرق عرق ہوکر یہ اقرار تو ضرور ہی کرتا کہ ہان قرآن عربی جمیع شرائع اولین کا جامع ضرور نہین ہے اور بذاتہ کامل بہی نہین ہے مگر آپنے تو باوجود قاصر رہنے کے اسکا پہلو ہی ایسا چہوڑا کہ گویا اسبات کا کوئی ذکر ہی نہین تہا۔

د۔ آپنے بجائی شرط (جامع جمیع شرائع اولین) کے یہ شرط جو لگا دی ہے کہ (قرآن تمام امور ضروریہ علمی اور عملی کا جامع ہے) اور اسکی تائید کیواسطے آپکو سوا پیش کرنے عقیدہ اپنے جیسے مسلمانون کے اور کچہ بہی نہ سوجہا۔ اور وجہ اوسکی خواہ آپکا یہ دور اندیشہ ہو کہ اگر مثل سابق محرف اور بے جوڑ معنے کرکے کوئی آیۃ قرآن عربی کی ثبوت مین پیش کی جاوی تو کہین ایسا نہو

کہ جسطرح سے پہلے کئے ہوئے معنے آیات (یتلوا صحفا مطہرۃ ہ فیہا کتب قیمۃ) کے غلط ثابت
ہوئے تھے اسیطرح اسمین بہی کہین غلطی نہ نکل جاوی - اور خواہ یہہ سبب ہو کہ قرآن عربی مین سے
اسکی تائید کے واسطے کوئی ایسی بہی آیۃ نہ ملی ہو کہ جسکے معنے مین تحریف کی بہی گنجایش ہو اس غرض کے
واسطے پیش کر سکتے ہون - ہر کیف یہ سبب ہونے تائید کسی آیۃ منزل من اللہ مندرجہ قرآن عربی کے سر دست
یہہ تو پایا گیا کہ یہ دوسرا حیلہ بہی آپکا محض ظنی ہی ضرور ہے -

۵ علاوہ برآن بڑی ہی تعجب کی یہ بات ہے کہ آپنے (امور ضروریہ) کی شرط لگانے مین فائدہ
ہی کیا سوچا کہ جسمین کچھہ بہی آپکا بچاؤ نہوا کیونکہ مین نے منجملہ شرائع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ
حصص توریت مقدس کی جسقدر پاک صداقتین بذریعہ اپنے خط مرسلہ ۲۴ ستمبر ۱۸۸۳ء کے مضمون
دوازدہم کے یقینیات حقہ کے ضمن (الف) مین آپکو لکہہ بہیجی تہین اون مین سے وہ کونسی صداقت
ہے جو ضروری نہین ہے - کیا محرمات کے ساتہہ وطی کرنے والے کی نسبت حکم دریافت کرنیکا
مسئلہ ضروری نہین ہے جسکی نسبت آپکی معتبر کتب فقہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقایق اور
در مختار وغیرہ مین بذریعہ اجتہاد آپکے مجتہدین کی یون درج ہے (من تزوج امرأۃ لا یحل لہ
نکاحہا فوطئہا لا یجب علیہ الحد عند ابی حنیفۃ) اور در منثور اور فتح البیان اور
احمدی از ملا جیون مین یون درج ہے (اخرج عبد الرزاق و ابن ابی حاتم بسند صحیح
عن مالک بن اوس بن الحدثان قال کانت عندی امرأۃ فتوفیت وقد ولدت
لی فوجدت علیہا فلقینی علی بن ابی طالب فقال مالک فقلت توفیت امرأۃ
فقال علی لہا ابنۃ قلت نعم وہی بالطائف قال کانت فی حجرک قلت لا قال فانکحہا
قال فاین قول اللہ و ربائبکم اللاتی فی حجورکم قال انہا لم تکن فی حجرک انما
ذلک اذا کان فی حجرک) یا آنکہ وطی فی الدبر کرنیوالیکا مسئلہ ضروری نہین ہے جسکی نسبت
کتب مندرجہ صدر فقہ مین یون درج ہے - (ومن اتی امرأۃ فی الموضع المکروہ او عمل عمل
لوط فلا حد علیہ عند ابی حنیفۃ) اور خازن اور ترمذی اور معالم التنزیل اور در منثور
وغیرہ مین تحت آیت مندرجہ ذیل نمبری ۲۲۳ رکوع بست و ہشتم سورۃ بقر نمبری دوم (نساءکم حرث
لکم فاتوا حرثکم انی شئتم الآیۃ) کے خلیفہ صاحب ثانی عمر بن الخطاب کی نسبت یون درج

ہے (هلكت قال وما الذي اهلكت قال حولت رحلي البارحة) اور صحیح بخاری اور درمنثور وغیرہ میں یون درج ہے (نزلت (نساء كم حرث لكم) رخصة في اتيان الدبر) اور امام مالک صاحب یون کہتے ہین (لی الساعة غسلت اسى منه) دیکھیے درمنثور۔ اور علی ہذا القیاس دوسری احکام کا بہی یہی حال ہے۔

ق - اب دیکھیے کہ مضامین مندرجہ صدر سے صاف ظاہر ہے کہ اگر نفس قرآن عربی مین ایسی امور ضروری کی نسبت کچہہ بہی حکم ہوتا تو ایسے ایسے خلفاء اور مجتہدین اس اس قسم کے افعال اور اقوال کی جرات شاید ہی پاتے اور پس ماندگان کو حوصلہ تو نہ دلاتے۔

أ - مین تو اپنے پہلے ہی خط مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۰۳ء مین اپنا عقیدہ لکہ چکا ہون جس سے صاف ظاہر ہے کہ میرا عقیدہ آپ جیسے مسلمانون کے عقیدہ کے مطابق نہین ہے۔ اسلیئے بہت ہی تعجب ہے کہ پہر آپ نے کس سمجہہ سے اپنے جیسے مسلمانون کے عقیدہ کو میرے روبروی بطور وجہ ثبوت کے پیش کیا۔ آپکو لازم تہا کہ بشرط امکان میری انہین عقاید مین سے میرے لیئے حجت پیدا کرتے۔ کیونکہ فریقثانی کے ہی مسلمات مین سے ہر ایک امر کا ثبوت فریقثانی کو دینا معقولیت ہے۔ چنانچہ دیکہہ لیجیئے کہ مین نے آپکو ایسی ایسی آیات قرآن عربی کی سے اپنے دعاوی کا ثبوت دیا ہے کہ جنکے ظاہری معنون کے ساتہ تسلیم کرنے سے آپ کسی طرح سے بہی انکار نہین کر سکتے ہین۔ ہان اگر عادتاً ان کے معنون مین تحریف کر لین تو اور بات ہے

ش - آپنے لکہا ہے کہ قرآن عربی مجمل ہے۔ اور کتب اصول فقہ مین کلمہ (مجمل) کی ضد کلمات (مفصل) اور (مبین) اور (مفسر) لکہے ہین۔ اور قرآن عربی اپنے تئین ہر سہ صفات (مفصل) اور (مبین) اور (مفسر) سے موصوف ہونیکا دعوی کرتا ہے۔ چنانچہ دیکھیئے کہ آیۃ مندرجہ ذیل نمبری ۱۱۵ رکوع چہاردہم سورۃ انعام مکی نمبری ششم (افغير الله ابتغي حكما وهو الذي انزل اليكم الكتاب مفصلاً) مین اپنے تئین مفصل ہونیکا دعوی کرتا ہے۔ اور آیۃ مندرجہ ذیل نمبری ۱۵ رکوع سوئم سورۃ مائدہ مدنی نمبری پنجم (يا اهل الكتاب قد جاءكم رسولنا يبين لكم كثيرا مما كنتم تخفون من الكتاب ويعفوا عن كثير قد جاءكم من الله نور وكتاب مبين) مین (کتاب مبین) ہونیکا دعوی کرتا ہے۔

Marfat.com

اور آیات مندرجہ ذیل نمبری ۳۲ و ۳۳ رکوع سوئم سورۃ فرقان مکی نمبری بست وپنجم (وقال الذین کفروا لولا نزل علیہ القرآن جملۃ واحدۃ کذلک لنثبت بہ فوادک ورتلناہ ترتیلا ولا یاتونک بمثل الا جئناک بالحق واحسن تفسیرا) مین اپنے تئین مفسر ہونیکا دعوی کرتا ہے۔ اور واضح رہے کہ اسی مضمون کی اور بہی بہت سی آیات اسی قرآن عربی مین موجود ہی ہین اس لیئے برخلاف دعاوی قرآن عربی کے اپنے ظنیات سے تمام قرآن عربی کو مجمل کہنے والا قرآن عربی کا مکذب سمجہی جاویگا قابل ہے۔

ط۔ پہر دیکہیے کہ آپکی کتب اصول فقہ مین سے اصول شاشی اور فصول الحواشی اور تلویح اور حسامی مین کلمہ (مجمل) کی تعریف یون لکہی ہے المجمل ما احتمل وجوہا فصار بحال لا یوقف علی المراد بہ الا ببیان من قبل المتکلم ویقبل لحوقہ بدلالۃ فحوی الکلام اور اس تعریف مجمل سے صاف ظاہر ہے کہ کلام (مجمل) کی تفصیل بہی اسی کلام والیکیطرف سے ہونی ضروری ہے۔ اور اس بیان کا لاحق ہونا بہی (فحوی الکلام) سے قابل قبولیت ہوتا ہے پس اس سے واضح ہو گیا کہ اگر بالفرض کوئی ایک آیات قرآن عربی کی مجمل بہی ہونگی تو انکا بیان بہی صاحب کلام کی طرف سے اسی قرآن عربی مین ہی موجود بہی ہوگا اور وہ بیان بہی ایسا ہی ہوگا کہ جو فحوی الکلام سے قبولیت کے قابل ہوگا چنانچہ آیتہ نمبری یکم سورۃ ہود مکی نمبری یازدہم (الر احکمت ایاتہ ثم فصلت من لدن حکیم خبیر) سے ثابت ہے کہ اللہ جل شانہ نے اپنی آیات کو اولا محکم کیا اور بعد ازان انکی تفصیل بہی کردی۔ اور جب یہ صورت ہے تو سطح سے تو کوئی بہی آیتہ قرآن عربی کی مجمل نہین رہی ہوگی بدین سبب کہ قرآن عربی (مجمل) ہی نرہا۔ اور اس حالت مین عربی کی مجمل ہونیکا دعوی آپکا نصوص قرآن عربی اور آپکے ہی اصولیون کے قواعد کے برخلاف نکلا۔ اگر آپ ان آیات قرآن عربی کو اور نیز ان قواعد اصولیون کو ملحوظ رکہتے تو کیا ہی اچہا ہوتا مجہسے جواب مین سننی کی نوبت تو نہ پہنچتی افسوس صد افسوس فافہم۔

ی۔ اور آیات نمبری ۷ اتا ۹ ارکوع اول سورۃ قیامت مکی نمبری ہفتاد وپنجم (ان علینا جمعہ وقرانہ فاذا قراناہ فاتبع قرانہ ثم ان علینا بیانہ) مین اللہ جل شانہ نے احکام مجمل

(مندرجہ قرآن عربی کے بیان کرنیکو اپنی ذات خاص پر منحصر کیا ہے۔ کیونکہ اس آیۃ مین ظرف مقدم
ہے اور ظرف کا مقدم ہونا حصر کے واسطہ آتا ہے دیکھئی کتب بلاغت اور معانی کی۔ اور تفسیر ان
آیات کی اگر آپ بخاری اور ارشاد الساری اور فتح البیان وغیرہ سے دیکھینگے تو آپ کو معلوم ہو
جائیگا کہ قرآن عربی کو بحالت مجموعی مجمل کہنا کیسا خلاف واقع ہے کیونکہ ارشاد الساری مین یون
درج ہے۔ (وفسرہ غیر ابن عباس ببیان ما اشکل من معانیہ) اور فتح البیان
مین یون درج ہے (ای تفسیر ما فیہ من الحلال والحرام وبیان ما اشکل من معانیہ)
اور کبیر مین یون درج ہے (یدل علی ان بیان المجمل واجب علی اللہ تعالی) اور کشاف اور مدارک
مین یون درج ہے (اذا اشکل علیک شئ من معانیہ) اور خازن مین یون درج ہے۔
(وقیل اذا اشکل شئ من معانیہ فنحن نبینہ لک وعلینا بیان ما فیہ من الاحکام
والحلال والحرام وذلک ان النبی صلعم کان اذا اشکل علیہ شئ سال جبرئیل
من معانیہ لغایۃ حرصہ علی العلم فقیل لہ نحن نبینہ لک) اور بیضاوی اور ابو سعود
مین یون درج ہے (ای بیان ما اشکل علیک من معانیہ واحکامہ)
یا۔ عقود الجمان مین (ایجاز) کی نسبت یون درج ہے۔ (نقل صاحب سر الفصاحۃ عن بعضہم
ان البلاغۃ ہی الایجاز)۔ اور شرح جواہر المکنون مین (ایجاز) کی تعریف یون درج ہے
(والایجاز کون اللفظ اقل من المعنی من غیر اخلال) اب آپ ہی بتلائی کہ قرآن عربی کی
نسبت آپنے کلمہ (ایجاز) کا جو استعمال کیا ہے کہ کن معنون سے کیا ہے۔ آیا انہین معنی والا جو صدر
مین درج کئے گئے ہین یا کسی اور معنی والا کیونکہ اگر انہین معنی والا ہے تو پہر تو قرآن عربی ادای معنے
مقصود مین کسی طرح کے بہی خلل کے کافی اور وافی ہونا چاہیئے یہانتک کہ کسی کی بہی
تفصیل کا محتاج نہو۔ اور اگر قرآن عربی ادائی معنی مقصود مین وافی
نہین ہے۔ تو پہر تو وہ بلیغ ہی نہین ہے۔ کیونکہ تلخیص المفتاح مین درج ہے (ان البلاغۃ مرجعہا
الی الاحتراز عن الخطاء فی تادیۃ معنے المراد)۔

تیسرا مضمون۔ (ظنیات ملبسات میرزا غلام احمد صاحب قادیانی)۔

(اور خود خدا تعالی نے تفصیل کا حوالہ اپنے رسول کیطرف کر دیا جہان فرمایا کہ جو کچھہ رسول دیوے وہ لے لو اور جن

چیز سے منع کرے باز آجاؤ)۔

(یقینیات حقہ فاتح الکتاب المبین متضمن رفع التباسات ظنیات مذکورہ)۔

الف۔ آپکا یہ تیسرا حیلہ ہے جو پہلوں کیطرح صرف بے اصل ہی نہیں ہے بلکہ اللہ جل شانہ کی نام ایسا بہتان بھی لگایا ہوا ہے کیونکہ ضمن (ح الغایت (ی) مندرجہ مضمون دوم مندرجہ حصہ سے یقینیات حقہ سے واضح ہوچکا ہے کہ اللہ جل شانہ نے قرآن عربی کی احکام مجمل کی بیان کرنے یعنی تفصیل کرنیکو خاص اپنی ذات پر منحصر رکھا ہوا ہے۔ اور ماسوا اسکے اس عبارت میں تو ایسا کوئی بھی کلمہ نہیں ہے کہ جسکے معنے یہہ ہوں کہ (قرآن عربی کی تفصیل کا کرنا محمد رسول اللہ کے حوالہ کیا گیا ہے۔) اور یعنی نیز کا ذکر جو اس آیۃ پیش کردہ آپ کی میں ہے وہ بھی تو اس لوٹ کے مال کی بابت نص صریح ہے جو محمد رسول اللہ کو بنی النضیر کے مال و ملک سے بدون لڑائی کے ہاتھ لگا تھا چنانچہ اصل آیۃ کہ جسکا ترجمہ آپنے پیش کیا ہے معہ آیات متعلقہ کے ذیل میں لکھی جاتی ہے تاکہ سمجھنے والے کلام کے سیاق ہی سے سمجھ لیں کہ یہ آیۃ کس مطلب کے بیان کیواسطے اس محل میں واقع ہوئی ہے۔

ب۔ دیکھئے آیات مندرجہ ذیل نمبری ۶ تا ۹ رکوع اول سورۃ حشر مدنی نمبری پنجاہ و نہم کی۔

۶۔ وما افاء اللہ علی رسولہ منھم فما اوجفتم علیہ من خیل ولا رکاب ولکن اللہ یسلط رسلہ علی من یشاء واللہ علی کل شیء قدیر ۝۔

۷۔ ما افاء اللہ علی رسولہ من اہل القری فللہ وللرسول ولذی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل کی لا یکون دولۃ بین الاغنیاء منکم وما اتاکم الرسول فخذوہ ق وما نہاکم عنہ فانتھوا ۚ واتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب ۝

۸۔ للفقراء المہاجرین الذین اخرجوا من دیارھم واموالھم یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا وینصرون اللہ ورسولہ اولئک ھم الصادقون ۝۔

۹۔ والذین تبوؤ والدار والایمان من قبلھم یحبون من ھاجر الیھم ولا یجدون فی صدورھم حاجۃ مما اوتوا ویؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ ومن یوق شح نفسہ فاولئک ھم المفلحون ۝۔

اور ترجمہ آیات مندرجہ صدر کا حسب ذیل ہے اور تصدیق اس ترجمہ کی حسینی اور موضح القرآن

Marfat.com

اور عمدۃ البیان وغیرہ سے ہوسکتی ہے۔

۶۔ بال اور ملک بنی نضیر مین سے اللہ نے اپنے رسول کیطرف جو کچھہ پہیرا ہے اسی دعویدار و تمنے
اس مال غنیمت کی حاصل کرنیکے واسطے کوئی گہوڑا یا اونٹ نہین دوڑایا ہے مگر اللہ اپنے رسولون کو
جسپر چاہتا ہے غالب کرتا ہے اور اللہ سب چیز پر غالب ہے۔

۷۔ اللہ نے اپنے رسول کیطرف مال و ملک گانون والون بنی نضیر مین سی جو کچھہ پہیرا ہے پس
وہ مال خاص اللہ اور رسول اور قرابت والون اور یتیمون اور محتاجون اور مسافرون کیواسطہ ہے تاکہ
ایسا نہو کہ تم مین جو لوگ دولتمند ہین انہین مین لوٹ کا مال دست بدست پہرنیوالا ہو۔
اور لوٹ کی مال مین سے پیغمبر تمکو جو کچھہ دیوی پس تم وہ مال لے لو اور لوٹ کی جس مال کے لینے
سے پیغمبر تمکو منع کرے تو تم اس لوٹ والی مال کے مانگنی سے باز آجاؤ اور تم اللہ سے ڈرو
کیونکہ اللہ ضرور سخت عذاب کرنیوالا ہے۔

۸۔ ایسی لوٹ کا مال ایسے فقیرون ہجرت کرنیوالون کیواسطہ ہی جو اپنی مال اور ملک سے نکالی گئے
ہین اور وہ لوگ مہاجرین ایسے ہین کہ اللہ جل شانہ سے اسکا فضل اور اسکی رضامندی چاہتے
ہین اور اللہ اور اسکے رسول کی نصرت کرتے ہین پس صدوق یہی تو وہی لوگ ہین۔

۹۔ اور جو لوگ مدینہ والی ایسے ہین کہ جنہون نے پہلے ہی سے گہر اور ایمان کو ٹہکانہ اختیار کیا ہے
اور وہ لوگ ایسی ہین کہ جو کوئی ہجرت کرکے انکی طرف جاتا ہے اس سے محبت کرتے ہین اور وہ لوگ
ایسے ہی ہین کہ اگرچہ انکو لوٹ کے مال کے لینے کی ضرورت ہی ہو مگر جب لوٹ کی مال مین سے فقراء
مہاجرین کو کچھہ دیا جاتا ہے تو وہ لوگ مدینہ والے اس مال کے لینے کی اپنے دلون مین حاجت نہین
پاتے ہین بلکہ اپنے نفس پر اسبات کو اختیار کرتے ہین کہ فقراء مہاجرین کو ہی وہ لوٹ کا مال دیا جاوے
اور سمجھہ رکہو کہ جو کوئی اپنے نفس کو لالچ سے روک رکہتا ہے قیامت کے دن نجات یہی وہی لوگ پاوینگے

نتیجہ۔ اب دیکہہ لیجیے کہ یہ جملہ آیات مال غنیمت کی بابت نص صریح ہین۔ محمد رسول اللہ کو
قرآن عربی کی تفصیل کرنیکا اختیار دینی کی بابت تو ان آیات مین سے کوئی بہی آیۃ تو کیا بلکہ
ایک کلمہ بہی نص نہین ہی۔ درمنثور مین حسن سے اور فتح البیان مین حسن اور سدی سے جو روایت
درج ہے اسمین ہی تو یون ہی لکہا ہے کہ مال غنیمت مین سے رسول تمکو جو کچھہ دی سو لے لو اور

جس مال غنیمت کے لینے سے منع کرے اسکو مانگنے سے ہٹ جاؤ۔ اور سوا درمنثور اور فتح البیان کے
اور بھی جن جن تفاسیر مین آیات مندرجہ صدر کا شان نزول درج ہے انمین بھی تو صاف صاف
درج ہے کہ یہہ آیات مال غنیمت کی بابت نازل ہوئی ہین آپکو اگر قرآن عربی کی مہارت ہوتی اور
کتب تفسیر کی سیر تو آپ ہی اس آیۃ کے ترجمہ مین سے مال غنیمت کی ذکر کو نہ اڑا دیتے اور نہ آپ
اس آیۃ کے ترجمہ کو اس غرض کیواسطہ پیش کرتے کہ اس آیۃ مین خدا تعالی نے تفصیل کا حوالہ اپنے
رسول کی طرف کر دیا ہے) فافہم۔

دٔ۔ ہان اگر آپ یہہ کہین کہ مورد اس آیۃ کا اگرچہ نسبت مال غنیمت کی خاص ہو الحکم اسکا عام ہے
یہانتک کہ محمد رسول اللہ کی امر و نہی کو بھی شامل ہے۔ کیونکہ آیۃ مانحن فیہ (ما آتاکم الرسول فخذوہ
وما نہاکم عنہ فانتہوا) مین کلمات (آتاکم) اور (نہاکم) کے ماقبل مین کلمہ (ما)
کا جو ہے وہ متضمن معنی (عام) کا ہے۔ تو مین کہتا ہون کہ اس آیۃ مین یہہ کلمہ (ما) کا جو ہے
وہ متضمن معنی (عام) کا بیشک ہے آلا اسکی عمومیت کو یہانتک وسیع سمجھنا کہ محمد رسول اللہ کی امر و نہی کو
بھی شامل ہے یہ بالکل غلط فہمی ہے کیونکہ کلمہ (عام) کی تعریف کتب اصول فقہ مین سے کتاب
اصول شاشی مین یون درج ہے۔ (والعام کل لفظ ینتظم جمعًا من الافراد) اور
نور الانوار مین یون درج ہے۔ (واما العام فما یتناول افرادًا متفقۃ الحدود علی
سبیل الشمول) اور حسامی مین یون درج ہے والعام وھو کل لفظ ینتظم جمعا من المسمیات
اور کشف بزدوی اور اصول بزدوی مین یون درج ہے۔ (العام کل لفظ ینتظم جمعا من الاسماء
لفظا او معنی ومعنے قولنا من الاسماء المسمیات ھنا ومعنا قولنا لفظا او معنی ھو
تفسیر للانتظام) علے ہذا القیاس توضیح وغیرہ مین بھی ایسا ہی درج ہے۔ الغرض بغرہ الاشارۃ

ہ۵۔ پس ان معانی کلمہ (عام) سے جو کتب متذکرہ صدر مین درج ہین یہ بات ثابت ہے کہ کلمہ
(عام) کا افراد متفقۃ الحدود کو منتظم ہوتا ہے۔ اس لئے اس آیۃ مانحن فیہ (ما آتاکم الرسول
فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا) مین عمومیت اس کلمہ (ما) کی (افراد متفقۃ الحدود) (مال غنیمت)
کو ہی شامل ہے اور وہ افراد متفقۃ الحدود مال غنیمت کی اس محتمل تعداد یا قسم مال غنیمت کے ہین یعنی
مال غنیمت مین سے تمکو رسول جو سا مال یا جس قدر حصہ دیوے وہ لے لو۔ اور اگر کچھ بھی نہ دیوے تو کچھ

کچھ بھی مت مانگو۔ اور اوامر اور نواھی محمد رسول اللہ کے تو (افراد متفقۃ الحدود) مال غنیمت کی ہرگز نہین ہین :۔ اسلیئے حکم اس آیۃ ما نحن فیہ کا اوامر اور نواھی محمد رسول اللہ کو ہرگز ہرگز شامل نہین ہے۔ اور یہ بھی واضح رہے کہ یہی مطلب کشف بزدوی کی عبارت مندرجہ ذیل (علی ان المراد من الاٰیۃ واللہ اعلم ما اعطاکم الرسول من الغنیمۃ فاقبلوہ وما نھاکم عنہ ای عن اخذہ فانتھوا) سے بدلالت عبارت النص ثابت ہی۔ اور اسی عبارت کشف بزدوی سے حلپی نے تمسک کرکے علامہ تفتازانی کے اعتراض مندرجہ تلویح کی تردید کی ہے۔ اور جبکہ بروئی قواعد علم اصول فقہ اور تشریح اصولیون کے یہ ثابت ہوگیا کہ حکم اس آیۃ ما نحن فیہ (ما اٰتاکم الرسول فخذوہ ق وما نھاکم عنہ فانتھوا) کا اوامر اور نواہی محمد رسول اللہ کو شامل ہی نہین ہے تو پہر دیکھ لیجئے کہ یہ بات تو کہین سے بھی نہین نکل سکیگی کہ خداوند تعالی نے قرآن عربی کی تفصیل کا کرنا محمد رسول اللہ کے حوالہ کر دیا ہے) فافہم۔

ق۔ پہر یہ بھی دیکھ لیجئے کہ اس آیۃ (ما اٰتاکم الرسول فخذوہ ق وما نھاکم عنہ فانتھوا) پیش کردہ آپ کی مین منجملہ (وجوہ البیان) کے کونسی وجہ ہے آیا (ظاھر یا نص یا تفسیر یا محکم)۔ مگر واضح رہے کہ آپ کی اس مطلب یعنی محمد رسول اللہ کو تفصیل قرآن عربی کی کرنیکے واسطہ یہ آیۃ پیش کردہ آپکی (نص) ہرگز ہرگز نہین ہے۔ کیونکہ (نص) کی تعریف اصول شاشی اور توضیح اور نور الانوار وغیرہ مین یون درج ہے۔ (ما سیق الکلام لاجلہ) اور ظاہر ہے کہ یہ کلام یعنے آیۃ پیش کردہ آپکے منجانب متکلم یعنے صاحب قرآن عربی مال غنیمت کی نسبت مطلق ہوئی ہے اور مال غنیمت کے حق مین (نص صریح) ہے اور آیۃ نمبری ۱۹ رکوع اول سورۃ قیامت مکی نمبری ہفتاد و پنجم کی (ان علینا بیانہ) احکام مجمل کے بیان کرنیکے حق مین نص محکم) ہے اور آیۃ نمبری یکم سورۃ ہود مکی نمبری یازدہم (الر کتٰب احکمت اٰیاتہ ثم فصلت من لدن حکیم خبیر) سے اظہر من الشمس ہی کہ اللہ جل شانہ نے تفصیل کر بھی دی ہے اور یہ آیۃ بھی اس غرض کے واسطہ (نص محکم) ہے اور بموجب قواعد اصولیون کے بصورت معارضہ (نص محکم) اور (ظاھر) کی (نص محکم) ہی ہے قابل ترجیح کے ہے۔ اصول فقہ کی کتب متذکرہ صدر مین سے جسمین سے چاہین دیکھ لین۔ اسلیئے اگر آپ کہینچ تان کر اس آیۃ پیش کردہ اپنی کو اپنے

دعوی کیواسطہ (وجہ ظاہر) مین داخل کرہی لینگے تو پہر بہی بمقابلہ (نصوص محکم) کے ہرگز ہرگز قابل استدلال نہین ہوگی۔

ذ۔ پہر یہ کہئیے کہ اس آیۃ پیش کردہ آپ کی (ما اٰتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا) آپ اپنے مطلب متدعویہ پر وقوف حاصل کرینگے واسطہ منجملہ (وجوہ وقوف) (عبارت النص) اور (اشارۃ النص) اور (دلالۃ النص) اور (اقتضاء النص) کی کون سی (وجہ وقوف) کی رکہتی ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ بسبب دلالت سیاق نظم کے یہ آیۃ پیش کردہ آپکی محمد رسول اللہ کو قرآن عربی کی تفصیل حوالہ کرنیکے واسطہ مسوق نہین ہوئی ہے۔ اسلئیے یہ آیۃ پیش کردہ آپکی قرآن کی تفصیل حوالہ کرنیکے واسطہ (عبارت النص) کی وجہ تو رکہتی ہی نہین ہے۔ اور آیۃ نمبری ۱۹ رکوع اول سورۃ قیامت مکی کی (ان علینا بیانہ) اسواسطے معنے مراد بیان احکام مجمل کے (عبارت النص) ہے اور آیۃ مندرجہ ذیل نمبری یکم سورۃ ہود مکی نمبری یازدہم (الر احکمت اٰیاتہ ثم فصلت من لدن حکیم خبیر) کی اس غرض کیواسطے (عبارت النص) ہے کہ اللہ جل شانہ نے ہی اسکی تفصیل بہی کردی ہے۔ اور ان ہر دو آیات پیش کردہ میری کے ہمراہ اگر بالغرض آیۃ پیش کردہ آپکی کا معارضہ ہی سمجہا جاویگا تو اس صورت مین بہی چونکہ آیات پیش کردہ میری معنے (عبارت النص) کے رکہتی ہین اسلئیے انہین آیات پیش کردہ میری کو ہی آیۃ پیش کردہ آپ کی پر ترجیح دینی پڑیگی۔ دیکہئی تقسیم رابع مندرجہ نور الانوار اور تلویح کی اور نیز وغیرہ کتب سے۔

ش۔ پہر دیکہہ لیجئیے کہ آیۃ مندرجہ ذیل نمبری ۸۲ رکوع یازدہم سورہ نساء مدنی نمبری چہارم (افلا یتدبرون القراٰن ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا) کے تحت مین تفسیر مدارک اور کبیر اور اکلیل اور مجمع البیان مین یون درج ہے کہ اس آیۃ مین رد ان لوگون کی تردید ہے جو گمان کرتے ہین کہ قرآن عربی کی تفسیر کرنا محمد رسول اللہ یا امام معصوم کا ہی کام ہے۔ بلکہ اس آیۃ سے صاف ظاہر ہے کہ قرآن عربی کو سمجہنے کیواسطے محمد رسول اللہ کی تفسیر کی کچہ بہی حاجت نہین ہے۔ کیونکہ اگر محمد رسول اللہ کو قرآن عربی کی تفصیل حوالہ کی گئی ہوتی تو اسطرح سے کفار کو بغرض تدبر قرآن عربی کے للکارا اور ابہارا نہ جاتا۔ بلکہ یہ کہا جاتا کہ جسطرح سے محمد رسول اللہ قرآن عربی کی تفصیل کرے اوسیطرح سے تم قرآن عربی کا مطلب سمجہو۔ حالانکہ یہ تو کہین بہی نہین لکہا ہے۔ تو آپ سمجہ لیجئیے کہ آپکے دعوی کی اصلیت بہی کہین نہین ہے۔

آگی - پہر دیکہئے کہ اگر بفرض محال یہ بات فرض کر بہی لیجاوی کہ سورۃ حشر کی آیۃ ہفتم پیش کردہ آپ کی یعنے (وما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا) مین قرآن عربی کی تفصیل کرنا محمد رسول اللہ کے حوالہ کیا گیا ہے تو اس سے یہ بڑی بُری قباحت پیدا ہوتی ہے کہ قرآن عربی کے مضامین باہم مختلف فیہ ہو جاتے ہین اور نتیجہ اسکا یہ ہوگا کہ ماننا پڑیگا کہ قرآن عربی کلام الٰہی نہین ہے کیونکہ آیۃ متذکرہ صدر نمبری ۱۹ سورۃ قیامت کی (ان علینا بیانہ) مین اللہ جل شانہ نے بیان کرنا احکام مجمل قرآن عربی کا خاص اپنی ذات پر منحصر کیا ہے - اور اس آیۃ نمبری ہفتم سورہ حشر پیش کردہ آپکی مین آپ کے نزدیک تفصیل قرآن عربی کی محمد رسول اللہ کے حوالہ کی گئی ہے - اور اس صورت مین مضامین ان ہر دو آیات پیش کردہ میری اور آپکی کے مختلف فیہ ہو جاوینگے - اور چونکہ اس آیۃ نمبری ۸۲ رکوع یازدہم سورۃ نساء مدنی نمبری چہارم مندرجہ ضمن (ح) ملحقہ بالا مین قرآن عربی کا تدبر کرنا کفار کے اختیار مین بدین دعوی دیا گیا ہے کہ قرآن عربی مین اختلاف نہین ہے - تو پہر ذرہ سوچ تو سہی سمجہئے کہ اگر قرآن عربی مین اختلاف پیدا ہو جائیگا تو پہر تو اس صورت اختلاف مین قرآن عربی تعریف کلام الٰہی سے خارج ہو جاویگا یا نہین -

مضمون چہارم - (ظنیات ملبسات میرزا غلام احمد صاحب قادیانی) -

(اور اگر فرض کے طور پر یہ خیال کیا جاوی کہ بغیر بائبل کے تکمیل قرآن شریف نہین ہو سکتی ہے اور اگر بائبل کو قرآن شریف کے ساتہہ ملایا جاوی تو پہر کوئی حکم اور کوئی دینی صداقت باہر نہین رہیگی تو یہہ بہی خیال خام اور گمان باطل ہے)

(یقینیات حصہ فاتح الکتاب لہین متضمن رفع التباسات ظنیات مذکورہ) -

الف - کلمہ (بائبل) کی نسبت خط ہذا کے مضمون اول کے یقینیات حصہ کے ضمن (الف) مین جو کچھہ مناسب تہا سو لکہہ چکا ہون -

ب - دینی صداقتون سے آپ کی کیا مراد ہے -

ج - اگر آپ کے نزدیک کلمہ دین سے وہی معنے مراد ہین جو لغت کی کتب قاموس اور منتہی الارب اور مجمع بحار الانوار مین حسب ذیل درج ہین کہ (دین ان تمام امور کا نام ہے کہ جنکو اللہ جل شانہ نے مخلوق سے اپنی اطاعت کرانے کیواسطہ مقرر کیا ہے) - اور ایسا ہی تفسیر خازن اور فتح البیان مین تحت آیۃ

نمبری ۱۹ رکوع نہم سورۃ آل عمران مدنی نمبری سوئم (ان الدین عند اللہ الاسلام) کے بجوالہ روایت
(زجاجر) کی اور تفسیر درمنثور اور معالم التنزیل اور ابوسعود اور مظہری اور فتح البیان مین بحوالہ روایت
قتادہ) کے اور ایسا ہی تفسیر جلالین اور جمل اور سراج المنیر مین درج ہے - اور انہین معنے کی تائید
آیتہ نمبری ۱۳ رکوع دوئم سورۃ شوری مکی نمبری چہل و دوئم (شرع لکم من الدین ماوصی بہ نوحا
والذی اوحینا الیک وماوصینا بہ ابراھیم وموسی وعیسی ان اقیموا الدین و لا
تتفرقوا فیہ الآیتہ) سے ہوتی ہے کیونکہ اس آیت سے بخوبی ثابت ہے کہ شریعت انہین احکام
کا نام ہے جو اللہ جل شانہ کی کلام مندرجہ مجموعہ انہین ہر پانچ مین ہے جنمین سے نوح اور ابراہیم
اور موسی کو جو جو احکام من اللہ ملے ہین وہ تو توریت مقدس مین ہی ہین اور باقی کے دونون
الگ الگ ہین - تو پہر اس صورت مین تو مجہے کچہہ بہی کلام نہین ہے - کیونکہ ان معنے سے ثابت ہے
کہ ایسے امور جو من اللہ مقرر ہوے ہون ضرور ہی ہے کہ وہ تو کتاب اللہ ہی مین ہونگے - اور چونکہ
دوسرے مضمون خط ہذا کے یقینیات کے ضمن (الف) اور (ب) اور (ج) اور (د) مین ثابت
کرکے دکہلایا گیا ہے تو قرآن عربی تو ایسی دینی صداقتون کا جامع ہی نہین ہے -
اور آیتہ نمبری ۱۵۵ رکوع نوزدہم سورۃ انعام مکی نمبری ششم (ثم اتینا موسی الکتب تماما
علی الذی احسن وتفصیلا لکل شیء وھدی ورحمۃ لعلھم بلقاء ربھم یومنون
صاف صریح ہے کہ شرایع الہی مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس مین ہر ایک شی کی تفصیل درج
ہے دیکہئے تفسیر کبیر وغیرہ - اور فی الواقع مسایل مندرجہ ضمن (ج) اور (د) یقینیات خط
مضمون دوئم کی کہ جنکو آپ قرآن عربی مین سے نکال نہین سکے ہین تمام مع کتب مقدس کے
احکام شرعی الہی مین مفصل درج ہی ہین تو بوجہ اسکے اظہر من الشمس ہے کہ احکام شرعی الہی
مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس مین سے کوئی بہی (دینی صداقت) باہر ہی نہین ہے
اور اسی سبب سے یہ سمجہنا یا کہنا (کہ احکام شرعی الہی مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس مین سے کوئی
بہی دینی صداقت باہر نہین ہے) خیال خام اور گمان باطل ہی نہین ہے - بلکہ عین حق ہے فقط
د - اور اگر آپ نے کلمہ دین سے کچہہ اور ہی مراد لی ہوئی ہے - اور (ثم اتینا موسی
الکتب تماما الآیتہ) کے معنے جو تفسیر کبیر وغیرہ مین درج ہین انکے سوا کچہہ اور ہی

Marfat.com

ہمین تو پہر بہی صاف صاف کہول کر کہنے گا تاکہ پہر بہی جو کچھ حق حق ہوگا سو اسکا بہی اظہار کیا جاویگا

مضمون پنجم - (ظنیات ملبسات میرزا غلام احمد صاحب قادیانی)۔

(اگر آپکو سیر احادیث نبویہ ہو کہ کسقدر صدہا جزئیات متعلقہ حقوق عباد و معاملات و حقوق باری عزّ اسمہ وغیرہ انمین مندرج ہین اور پہر کسقدر فقہاء نے ان جزئیات کی تشریح کرنیکے وقت اجتہاد سے کام لیا ہے اور کسقدر پیدا ہوگئی ہین تو آپکو اقرار کرنا پڑے ہان بڑے زور سے اقرار کرتا ہون کہ ان ضروری امور سے تمام (بائبل) خالی ہے تو پہر ہم (بائبل) کی اس تہیدستی کا شکوہ کہان لیجائین اور کسکے پاس جا کر روئین سچ تو یہہ ہے کہ انجیل اور توریت کی حالت کی نسبت یہ آیتہ نہایت موزون معلوم ہوتی ہے - کہ (اثمہما اکبر من نفعہما)۔

(یقینیات حقہ فاتح الکتاب المبین متضمن رفع التباسات ظنیات مذکور)

الف - آپنے یہ جو تہا حیلہ پیر اسلیئے اوٹہایا ہے کہ کسیطرح سے شرائع الٰہی مندرجہ توریت مقدس کی تعمیل سے پیچہا چہوٹے مگر یہ حیلہ بہی آپکا پہلے حیلون کیطرح بے اصل ہی ہے -

ب - مین تو پہلے ہی اپنے خط مورخہ ۲۲ اپریل ۱۸۸۹ء مین صاف صاف لکہہ چکا ہون کہ (احادیث یعنے سنۃ الرسول غیر القرآن) شریعت یعنی (ذریعہ نجات اُخروی) کا نہین ہے - اسلیئے (سنۃ الرسول غیر القرآن وغیرہ) کا اخذ احکام شرعیہ الٰہی کا سمجہ کر مسایل شرعی الٰہی کو اُنسے اخذ کرنا سخت ضلالت ہی) - اور آپنے بہی اپنے خط مورخہ ۲۸ اپریل ۱۸۸۹ء مین میرے اس مضمون کی نسبت کچھ بہی انکار نہین کیا تہا - گویا آپنے یہ تسلیم کر لیا تہا کہ (سنۃ الرسول غیر القرآن) سے مسائل شرعیہ کے دریافت کرنیکی کچھ بہی ضرورت نہین ہے - کیونکہ آپنے قرآن عربی کو فی حد ذاتہ جامع شرائع سابقہ کا قرار دیا تہا اسلیئے آپکو لازم تہا کہ اول بذریعہ ایسے ایسے احکام کے جو منجملہ توریت مقدس یا قرآن عربی کے میری مسلمات مین سے ہین یہ ثابت کرتے کہ (سنۃ الرسول غیر القرآن کا عامل ثواب پاویگا اور تارک اُسکا عذاب) اور جب تک یہہ ثابت نہو تب تک (سنۃ الرسول غیر القرآن) اور (اجتہاد فقہاء) کو (دینی صداقتون) کی حیثیت سی سمجہنا اور پیش کرنا نہایت ہی افسوس کے قابل ہے -

حہ - مشکوٰۃ کے صفحہ بتیس پر باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کے فصل اول مین اور بخاری کی

کتاب التفسیر کے باب (قولوا امنا باللہ وما انزل الینا) مین جسب ذیل حدیث درج ہے (عن
ابی ھریرۃ قال کان اھل الکتاب یقرؤن التوریت بالعبرانیۃ ویفسرونھا بالعربیۃ
لاھل الاسلام فقال رسول اللہ صلعم لا تصدقوا اھل الکتاب ولا تکذبوھم
وقولوا امنا باللہ وما انزل الینا الایۃ)۔ اور ترجمہ اس حدیث کا یہ ہے کہ یہود عبرانی
زبان مین توریت مقدس پڑہتے تھے اور سہلامیون کے واسطے عربی زبان مین اسکی تفسیر کرتے تھے محمد
رسول اللہ نے کہا کہ اُنکے ترجمہ کی تصدیق مت کرو اور تکذیب بھی مت کرو اور کہدو کہ جملہ احکام منزل
من اللہ پر ہمارا یکسان ایمان ہے اور ہم اُنکے ایک ہی جیسے فرمان بردار عامل ہین محمد رسول اللہ
نے تو یہ کیا کہ اُن ترجمہ کرنیوالون کی تکذیب سے بہی اس خیال سے منع کردیا کہ کہین ایسا نہو کہ فی نفس
الامر ترجمہ اُنکا سچ سچ کلام خدا پاک کی ہی ہو اور تم لوگ اُس سچی ترجمہ کی تکذیب کے سبب سے
ایمان سے بے نصیب ہو جاؤ دیکھئے قسطلانی اور عینی اور خصوصاً عینی مین سے اہل ورع کا قول
اور فتح الباری اور تیسیر القاری اور مرقاۃ اور اشعۃ اللمعات ترجمہ فارسی مشکوۃ از شیخ عبدالحق
محدث دہلوی اور مجمع بحار الانوار۔ اور علاوہ بریں محمد رسول اللہ نے تو جملہ احکام منزل من اللہ
مندرجہ توریت مقدس کی بجا آوری کا اقرار کرنیکے واسطے بہی حکم دیا ہے اور نیز دیکھو مرقاۃ کہ اسمین
تحت قولہ تعالی (ونحن لہ مسلمون) کے یون لکہا ہے (او لما انزل مطیعون او
منقادون) مگر آپ نے تو محمد رسول اللہ کے فرمان کی خوب ہی اطاعت کی کہ برخلاف
منشاء اُنکے حکم کے عین نفس توریت مقدس کی نسبت وہ وہ لکہا کہ محمدی دیندار عالم تو کون
ہے جو لیسا کہے یا لکہے ہان آپنے تو اپنے اس روش کے ہم سلک لیکھرام جیسون کو بہی ضرور ہی مات
کردیا ہے۔ اور اس سے یہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ آپنے احادیث کی سیر بہی ضرور ہی خوب کی ہے
گے۔ کیا آپ اُن حقوق اور معاملات عباد کو جو بذریعہ سنت الرسول غیر القرآن اور اجتہاد مجتہدین کے
مقرر ہوئی ہین اسی سبب سے دینی صداقتین مانتے ہین کہ وہ صدہا جزئیات ہین۔ اور اگر تمیز کا یہی سبب
ہے تو واللہ اعلم بالصواب کہ آپ قوانین مروجہ گورنمنٹ انگلیفیہ کو بہی کس وجہ کا بڑا دینی صداقتون
بے شمار کرنیکے قابل سمجہینگے جس صورت مین کہ انمین بجای صدہا کے ہزارہا جزئیات نسبت
حقوق معاملات عباد اللہ کے درج پاوینگے۔ اور کیا کئی ایک ایسی ایسے مذاہب مین جو دین حق اللہ جل شانہ

Marfat.com

کے برخلاف ہین حقوق باری عز اسمہ کے آگی اپنی اختراعی نہار ہا نہین ہین۔ غالباً وہ بہی آپکے نزدیک
سی ہی علت کثرت تعداد کی موجودگی کے سبب سے ویسی ہی ہونگی کہ جیسے وہ دینی صداقتین ہین جو
منزل من اللہ ہین ع

۔ آپنے تو اسوقت تک ایک ہی نظیر کے طور پر ... ایسا امر ثابت کرکے نہین دکہلایا کہ
بحیثیت دینی صداقت کے ضروری ہو اور تسپر یہہ بہی ہے کہ احکام منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ
قصص توریت مقدس مین پایا ہی بجاتا ہو تو پہر آپ ہی دیکہہ لیجئے کہ توریت مقدس کس طرح سے
ناپدرست ہے اور آپکا بڑے ہی زور کا یہ اقرار کہ توریت مقدس ان ضروری امور سے خالی ہے کس
وجہ پر مبنی ہے اور آپکا شکوہ اور رونا کس بنیاد پر ہے اور مین کس بات کا اقرار کرون اور
پہر مین کسطرح سمجہون کہ آپکے اس بڑے زور کے اقرار مین کچہہ بہی سچائی کی بو ہے۔

ق۔ کیون جی آپکو قرآن عربی کی یہہ سیدہی تو روتا نہین آیا کہ جسمین بہت سی امور ضروری شرعی الہی نہین
پائے جاتے ہین ازانجملہ وہ امور ضروری بہی ہین جو خط ہذا کے مضمون دوم کے یقینیات حقہ کے ضمن (۵)
مین بہی درج ہین۔

ش۔ اسوقت تک تو آپنے توریت مقدس مین سے کوئی بہی ایسا حکم واجب التعمیل پیش نہین کیا ہے
جو منزل من اللہ ہو اور تسپر بجا آوری اسکی باعث معصیت ہو تعجب ہے کہ آپ کس سبب سے اسکی نسبت یہ کہتے
ہین کہ (اثمہما اکبر من نفعہما)۔

ق۔ قرآن عربی مین تو یہ آیۃ (و اثمہما اکبر من نفعہما) توریت مقدس اور انجیل کے حق مین
نازل ہی نہین ہوئی ہے الا آپکے نزدیک یہہ آیۃ توریت مقدس اور انجیل کے ہی حق مین موزون ہے
سو تو بہ کیا آپکے نزدیک اللہ جل شانہ سے ہی یہ فروگذاشت ہوئی ہے یا محمد رسول اللہ سے کہ انہون نے
ان دونون کتابون کی نسبت اس آیۃ کو بیان نکیا کہ جنکے حق مین یہہ آیت بروی آپکی رائی کے
موزون تہی۔ بلکہ ان دونون کتابون کے نام چہوڑ کر ایسے ایسی اشیاء کے حق مین بیان
کیا کہ گویا جنکے حق مین یہ آیت موزون ہی نہین تہی۔ اور چونکہ یہ آیت قماربازی اور خمر کے حق مین
آپکے نزدیک موزون ہی نہین سمجہی جاتی ہے تو پایا جاتا ہے کہ غالباً قماربازی اور خمر کو آپ اس آیۃ کے حکم
سے مستثنیٰ سمجہتے ہونگے۔ آپ کی ایسی سمجہہ کی کیا ہی تعریف کیجاوے سبحان اللہ سبحان اللہ

ط - انجیل مین شرائع الٰہی نہین ہین اور اسبات کی تو آپ بھی قایل ہین - مین انجیل کا پیرو نہین ہون اور نہ اوسکو کلام الٰہی سمجہتا ہون - مین شرائع الٰہی مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کا پیرو ہون معلوم نہین ہے کہ آپ تذکرہ کرنے مین اُسکو میرے مقابل توریت مقدس کے شامل کرکے کیون تذکرہ کرتے ہین -

مضمون ششم - از ظنیات ملبسات میرزا غلام احمد صاحب قادیانی) -

(انہون نے اپنی قوم کو جنکے ہاتہ مین صدہا سال سے یہ کتابین ہین کیا فایدہ پہونچایا جو آپکو بھی پہونچاوینگے) -

(یقینیات حقہ فاتح الکتاب المبین متضمن رفع التباسات ظنیات مذکور)

الف - بعض شرائع الٰہی مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کی نسبت میرا یہ جواب ہے کہ اُنکو عامل قرآن عربی مین صالح اور متقی قرار دیا ہے مین دیکہئے آیات نمبری ۱۱۰ تا ۱۱۵ رکوع دوازدہم سورۃ آل عمران مدنی نمبری سوئم کی (لیسوا سواء من اهل الکتاب امة قائمة یتلون آیات الله آناء اللیل وهم یسجدون ۔ یؤمنون بالله والیوم الاخر ویامرون بالمعروف وینهون عن المنکر ویسارعون فی الخیرات واولئك من الصالحین ۔ وما یفعلوا من خیر فلن یکفروه والله علیم بالمتقین ۔) - اور پھر یہ بھی ہے کہ پیروان شرائع الٰہی مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کے بہ نسبت آپ لوگون محمدیون کے کثرت سے مقرب الٰہی اور جنتی بھی ہو گئے ہین دیکہئے آیات نمبری ۱۰ تا ۱۴ رکوع اول سورۃ واقعہ نمبری پنجاہ و ششم کی (والسابقون السابقون ۔ اولئك المقربون ۔ فی جنات النعیم ۔ ثلة من الاولین ۔ وقلیل من الاخرین) اور تفسیر ان آیات کی بیضاوی مین سے دیکھ لیجئے -

ب - بعض پیروان شرائع الٰہی مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کی اگر اپنے اعمال کی شامت سے اس لایق ہوئے بھی تو پھر بھی کیا عقلمندون کے نزدیک اُنکے قصور کا الزام شرائع الٰہی مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس پر عاید ہو سکتا ہے کیونکہ مشہور ہے)

باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست + در باغ لالہ روید و در شورہ خار و خس

ح۔ کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ پیروان قرآن عربی میں سے خونی اور چور اور مکار اور جھوٹھ بولنے والے اور فریبی اور دھوکھا باز اور جھوٹے مدعی اور زانی اور مغلوب الشہوت نہیں ہیں آپ فرہ اپنی کتاب (آئینہ کمالات اسلام) کے صفحہ ۲۳۲ سے لیکر ۲۳۶ تک اور صفحہ ۵۷۲ سے لیکر ۵۷۶ تک غور سے اپنا ہی حال مفتونی اور بے تابی کا پڑہیں اور جو کچھہ آپنے اس عورت کی حصول کیواسطے اس بیتابی میں کیا ہے اسپر غور کریں اور پھر کہیں کہ آپکو اور مذکورۃ الصدر حالات والی اشخاص کو قرآن عربی نے کیا ہے فایدہ پہونچایا ہے۔ بلکہ یہی سبب ہے کہ آپ جیسوں کی کثرت کے سبب سے باقی ماندہ پیروان قرآن عربی بمقابلہ اولین یعنے پیروان شرایع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کے بہت ہی تھوڑے جنتی ہونگے چنانچہ پیروان قرآن عربی کے حق میں قرآن عربی کی ہی سورۃ واقعہ مکی نمبری پنجاہ و ششم کی آیۃ نمبری ۱۴ رکوع اول میں یوں درج ہے (وقلیل من الآخرین) اور ان کا تو کیا ہی ذکر ہے صحابیوں مندرجہ ذیل کو کیا فایدہ پہونچایا دیکھئے مشکوۃ کی کتاب الحشر کی فصل اول مندرجہ صفحہ ۴۷۵ پر یوں درج ہے۔ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ و سلم قال انکم محشورون حفاۃ عراۃ غرلا کما بدأنا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین واول من یکسی یوم القیامۃ ابراهیم وان ناسا من اصحابی یوخذ بهم ذات الشمال فاقول اصحابی اصحابی فیقول انهم لم یزالوا مرتدین علی اعقابهم مذ فارقتهم فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیهم شهیدا ما دمت فیهم الی قوله العزیز الحکیم متفق علیه۔ کیا یہہ قرآن عربی کا قصور ہی تو بے تعجب ایسا نہیں ہے فافہم

ساتواں مضمون۔ (ظنیات ملبسات میرزا غلام احمد صاحب قادیانی)

جنکے گندہ اور غیر مہذب بیانات کے بڑے بڑے فاضل انگریز جان یورٹ و لایل و غیرہ جیسے قایل ہوگئے ہیں آپ انمیں کیا دیکھا ہے کہ آپ قایل نہیں ہوتے خداوند تعالٰے رحم کرے۔

(یقینیات حقہ فاتح الکتاب المبین متضمن رفع التباسات ظنیات مذکور)۔

الف: منجملہ شرایع الہیہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کے جو جو احکام آپکے سمجھہ میں گندہ اور غیر مہذب ہیں آپ ان احکام کو مفصل کر کے لکھہ بھیجیں تب انپر غور کر کے جو کچھہ واجب ہوگا سو لکھا جائیگا۔

ب۔ آپکو جان یورٹ وغیرہ کی فضیلت کا اعتقاد ہے الا میں تو اس قسم کے لوگوں کو جو شرایع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کی نسبت خود شک کرتے ہیں اور لوگوں کو شک میں ڈالتے ہیں آیۃ مندرجہ ذیل نمبری ۱۱۱ رکوع یازدہم سورہ ہود مکی نمبری یازدہم (ولقد اٰتینا موسی الکتاب فاختلف فیہ ولولا کلمۃ سبقت من ربک لقضی بینهم وانهم لفی شک منہ مریب۔

Marfat.com

کا مصداق یقیناً سمجھتا ہوں۔ اور جو لوگ محمدیوں میں سے جان لوبرٹ وغیرہ جیسوں یہود اور نصاریٰ
سے متفق ہیں یا آنکہ انکے پیرو ہیں وہ لوگ حدیث مندرجہ ضرور ہی مصداق ہیں اور انہیں جیسے یہود اور نصاریٰ
عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم لتتبعن سنن
الذین من قبلکم شبرا بشبر و ذراعا بذراع حتی لو دخل فی جحر ضب لاتبعتموھم قلنا
یا رسول اللہ الیہود والنصاریٰ قال فمن (دیکھئے بخاری کے پارہ بست و نہم میں کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ
جز بیئے تو توریت مقدس میں یہہ دیکھ لیا ہے کہ اسپر عمل کرنیوالوں کا اجر ضایع نہیں ہوگا دیکھئے آیۃ مندرجہ
ذیل نمبری ۱۷۰ رکوع بست و یکم سورہ اعراف مکی نمبری ہفتم کی (والذین یمسکون بالکتاب واقاموا
الصلوٰۃ انا لا نضیع اجر المصلحین) اور پھر یہ دیکھ لیا ہے کہ ہر پانچ حصص توریت مقدس میں جتنے
شرایع الٰہی ہیں وہ نور اور ہدایت ہیں اور انبیاء مسلم اُنکے عامل رہے ہیں اور جن لوگوں نے اُن شرایع الٰہی پر عمل نہیں
کیا ہے وہ کافر ہوئے ہیں اور جو لوگ اُن شرایع الٰہی پر عمل نہیں کرینگے وہ کافر ہونگے۔ دیکھئے آیۃ مندرجہ ذیل
نمبری ۴۴ رکوع ہفتم سورہ مایدہ مدنی نمبری پنجم کی (انا انزلنا التوراۃ فیہا ھدًی و نور یحکم
بہا النبیون الذین اسلموا للذین ھادوا والربانیون والاحبار بما استحفظوا من کتاب
اللہ وکانوا علیہ شہداء فلا تخشوا الناس واخشون ولا تشتروا بآیاتی ثمنا قلیلا
ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون)
اور معنی اس آیتہ کے میرے خط مرسلہ ۲۴ ستمبر ۱۸۹۵ء کی چھٹی مضمون کے یقینیات حقہ کے ضمن (ج
تا ذ) میں درج ہو چکے ہیں دیکھ لیجئے۔

اب پھر آپ ہی سمجھ لیجئے کہ جو لوگ دین حق منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس
سے گمراہ ہیں یا آنکہ گمراہ کرنے والے گروہ میں سے ہیں اور آیات نمبری ۴۴ و ۴۵ رکوع پنجم سورہ اعراف
مکی نمبری ہفتم (فاذن موذن بینہم ان لعنۃ اللہ علی الظالمین الذین یصدون
عن سبیل اللہ ویبغونہا عوجا وہم بالآخرۃ کافرون)
کے مصداق ہیں اُنکا لکھنا یا کہنا کس طرح سے مأول فافہم فقط

مورخہ ۲۔ اکتوبر ۱۸۹۵ء وقت دس بجے صبح کے الراقم محمد امام الدین
فاتح الکتاب المبین مقیم منٹگمری ضلع منٹگمری

صحت نامہ اغلاط رسالہ خط و کتابت فاتح المبین و میرزا غلام احمد صاحب قادیانی

نمبر صفحہ	نمبر سطر	غلط	صحیح	نمبر صفحہ	نمبر سطر	غلط	صحیح	نمبر صفحہ	نمبر سطر	غلط	صحیح
۱و۲	سہوا	مرزا	میرزا	۹	۶	نمبری ۴۲	نمبری ۴۳	۱۵	۲	یاآنکہ انکر نام	یاآنکہ انکی نام
۲	۴	اسلام علیکم	السلام علیکم	〃	۷	اھلکہ	اھلکنا	〃	۴	الیبی اسی	الیبی الیبی
〃	۴	مرزا	میرارا	〃	۱۶	اسی سے	اسی لئے	〃	۹	نہیں ملایا	نہیں بتلایا
〃	۸	آپ کے کی	آپ کی	〃	۱۸	صدفین	صدقین	〃	۱۲	سے اتوریت	سواء توریت
〃	۱۶	واجب کے کی	واجب کی	۱۱	۳	ثم اایتنا	ثم آتینا	〃	۱۲	اعتراض با	اعتراضات
۳	۲۱	ستانہ چکوں	ستاچکوں	〃	۷	قرآن عرابی	قرآن عربی	〃	۱۴	محص	محض
۵	۵	نوالعزم	الوالعزم	〃	۲۰	نکر دوسری	مگر دوسری	〃	۱۸	وہاں یہ خبر	وہاں پہ یہ خبر
〃	۶	مررے	میرے	〃	۲۰	جواپی طرح	جواچھی طرح	〃	۲۰	ہیں کبھ بہی	ہیں کوی بہی
〃	۸	اپہی	اپنی	〃	۲۱	بہی	یہی	〃	۲۱	ورنہ زہیں تو	ورنہ نہیں تو
〃	۱۵	بہی	یہی	〃	۲۳	کہیں بی	کہیں بہی	۱۴	۳	النبون	النبیون
〃	۱۹	ہوتی رہیں	ہوتی رہی ہیں	۱۱	۱	اس سطر میں تصحیح	کاتب کی غلطی	〃	۶	ستم	سلیم
〃	۲۰	باقران	بالقرآن	〃	۵	جالانکہ	حالانکہ	〃	۱۳	) یول	) گے یوں
〃	۲۰	بجر	بجز	〃	۱۰	وہ تو ہیچ ہی کی آپ	وہ تو سہی کی بہی ابھی	〃	۱۷	من جھنا التبیں	من جہتہ التبیین
〃	۲۱	اور ساصحف	اور صحف	〃	۲۰	بہی	یہی	〃	۲۰	من تفخیمہا	من تفخیمہا
۶	۲	ثبوت کیجے آپ لئی	ثبوت آپ کے لئی	〃	۲۳	اس تشریح اور تفضل کی	اس تشریح اور تفصیل کی	〃	۲۱	الکتاب للانبیاء	الکتاب للانبیاء
〃	۴	یتلوا صحفا مطہر	یتلو صحفا مطہرۃ	۱۲	۱۰	وہ وتمام	وہ تو تمام	〃	۲۲	من جہتہ الکتابتہ	من جہتہ الکتابتہ
〃	۴	آب	آپ	〃	۱۱	ہی	بھی	۱۷	۳	حیث لونہ	حیث کونہ
〃	۱۸	موسخہ ۲ اشتہ ۱۸۹۳	مورخہ ۲ اپریل ۱۸۹۳	〃	۱۸	الکی	انکی	〃	۴	خیر	خیر
〃	۱	الاجب یہ	الاجب یہ	〃	۱۸	پکڑلی	پکڑنی	〃	۶	بون یہی	یوں بہی
〃	۷	چارجب قیل	چارجب قبل	〃	۲۱	آیتہ مندرجہ	آیتہ مندرجہ	〃	۲۰	(مصقا) کے معنی	(مصفا) کے معنی [illegible]
〃	۹	ترکہ شرایع	کو یہ کہ شرایع	〃	۲۳	یومنون [illegible]	یومنون [illegible]	〃	۲۳	تفیر جمل	تفسیر جمل
〃	۹	ملبسات	ملبسات	۱۳	۶	بشرح صار	بشرح صدر	۱۸	۱	بضادی	بیضاوی
۸	۵	الوالخرم	الوالعزم	〃	۱۲	اور یتبعون	اور (یتبعون)	〃	۲	الصحۃ	بالصحۃ
〃	۴	ترغیب سے	ترغیب سے	〃	۱۷	ہمشہ	ہمیشہ	〃	۴	والانجیل والزبور ستی صدق	والانجیل والزبور حق صدق
〃	۱۰	کمی ی	کمی نمبری	۱۴	۳	غلام احمد	غلام احمد صاحب	〃	۸	نمبری ۱۱۱ رکوع	نمبری ۱۱۶ رکوع
〃	۱۲	سمانی	سمائی	〃	۴	بہی ارادہ	یہی ارادہ	〃	۹	[illegible] نمبری	[illegible] نمبری
〃	۱۳	اور لتب مقدسہ سالقہ	اور کتب مقدسہ سالقہ	〃	۱۰	ہماری نشمندی	ہماری دانشمندی	〃	۱۰	کر نیولا کوئی نہیں	کرنیوالا کوئی نہیں
〃	۱۵	حج	شج	〃	۱۷	اور محکم بہی ہو	اور نص محکم بہی ہو	〃	۱۲	توراتیت	توریت
〃	۱۸	انشاء اللہ تعالے	[illegible]	〃	۱۸	واضح لوہی	واضح رہی	〃	۱۴	ہرگز ہرگز موجود نہ ہوتی	ہرگز ہرگز موجود نہ ہوتی
۹	۳	وہ مرزاید	وہ امر زاید	〃	۲۰	اس سطر میں تصحیح	کاتب کی غلطی	۱۹	۲	ظنیات طبہا	ظنیات [illegible]
〃	۵	ہمنی یہ	یعنی یہ	〃	۲۱	تمام دنیا	تمام دنیا	〃	۵	یقینیات حقہ	یقینیات حقہ

نمبر صفحہ	نمبر سطر	غلط	صحیح
۱۹	۶	لکھہ چکاہوں	لکھہ چکا ہوں
؍	۸	سچے الیان ملا لا	سچے ایمان ملا لا
؍	۱۸	قرآن بعض کی ہیں	قرآن پیش کیا ہیں
؍	۲۰	تو آپ سے سات	تو آپ سے بینات
؍	۲۱	کہ کوئی بینہ	کہ کوئی ہی بینہ
۲۰	اور ۲	بتیلو اصحفا مطہرۃ	بتیلو صحفا مطہرۃ
؍	۱۲	اور سوم آیا ہی	اور رسوم سے آیا ہی
۲۰	۲۱	کے تو حصہ دوم	کے حصہ دوم
۲۱	۱	بضاوی	بیضاوی
؍	۴	حو بالفعل	جو بالفعل
؍	۵	سے مخصوص ہیا	ہی مخصوص ہیا
؍	۱۱	دیتلو اصحف مطہرۃ	دیتلو صحفا مطہرۃ
؍	۱۴	نہیں	نہیں
؍	۱۸	بیتلو صحف مطہرۃ	بتیلو اصحفا مطہرۃ
؍	۱۹	بڑہوتی	پڑہوتی
؍	۲۰	مقدس سے منحرف	مقدس سے منحرف
؍	۲۲	لینی واسطہ	لینیکر واسطہ
۲۲	۵	اسرار جمیع ہوتی	اسرار جمیع ہوتی
؍	۸	محص	محض
؍	۱۱	قصص ہی	قصص ہی
؍	۱۴	نہیں تبلایا	نہیں تبلایا
؍	۲۴	وہ تو معرف اور ہیں	وہ تو معرف و مبدل ہیں
۲۳	۷	ملبس ہیں	ملبس ہے
؍	۷	بی اصل ہیں	بی اصل ہے
۲۴	۲۱	اشعار	اشعار
۲۵	۱۳	تماما	تماماہا
؍	۱۴	ایک زہرناک فتنہ	ایک زہرناک فتنہ
؍	۲۳	نمبری ۱۱۶	نمبری ۱۱۱
۲۶	۵	لو بجنت	تو بجنت
؍	۱۲	التفسیر در منثور اور معالم التنزیل	تفسیر در منثور اور معالم التنزیل
؍	۱۶	عزیز والی	عزیزہ والی
؍	۲۰	جواب کالی	جواب کافی
؍	۲۲	اور رسالاد کاملی اور جامع	اور رسالہ اور کامل اور جامع

نمبر صفحہ	نمبر سطر	غلط	صحیح
۲۶	۲۳	آپ کی لے	آپ کی لے
۲۷	۱۰	ب	تب
؍	۱۳	اگر نافرمانی	کی نافرمانی
؍	۱۴	یہ حکم	یہ حکم ربی
؍	۱۵	ربی	[illegible]
؍	۲۱	نبیہ	نبیہ
؍	۲۲	بعد ازاں کہی ایک ایسے ایسے	بعد ازاں کئی ایک ایسے ایسے
۲۹	۱۷	آب نے	آپ نے
؍	۱۸	ورحمک	ورحمک
؍	۲۳	کہ بربیں	کہ برا ہیں
۳۰	۲۲	معکمہ	معکم)
۳۱	۸	السی ایسے	الیسی ایسے
؍	۲۲	دیدار	دیندار
؍	۲۲ و ۲۳	ان دونوں سطروں [illegible]	کاتب کی غلطی
۳۲	۶	کعنکو رہی ہے	اگر جنکو رہی ہے
؍	۸ و ۹	کہ پ نقول ہی	کی نقول ہی ہے
؍	۱۳	رفع الالتباسات [illegible]	رفع الالتباسات [illegible]
؍	۱۵	یہ جملہ پیش کیا تہا کرکے آیات	یہ جملہ پیش کیا تہا کرکے آیات
؍	۲۳	احکام الٰہی ہیں	احکام الٰہی ہیں
۳۳	۴	قرآن سے	قرآن [illegible]
؍	۸ و ۹	کے بارہویں مضمون [illegible]	[illegible] مضمون
؍	۱۵ و ۱۶	[illegible]	[illegible]
۳۴	۱۷	کانت فی نحرک	کانت فی نحرک
؍	۱۸	الم تکمن فی نحرک	الم تکمن فی نحرک
؍	۱۹	اوا کان فی نحرک	اوا کان فی نحرک
؍	۱۹	اور کرنیوالیکا [illegible]	اور کرنیوالیکا [illegible]
؍	۲۰	غقہ	فقہ
۳۵	۱۶	خ	شخ
؍	۲۳	نور نکتاب	نور وکتاب
۳۶	۶	سمجھا جانیکا قابل سمجھا	سمجھا جانیکے قابل ہی
؍	۱۸	اور احسا ہیں [illegible]	[illegible]
۳۷	۴	کیا خلاف [illegible]	کیا ہی خلاف [illegible]
؍	۱۶	[illegible] معنون ہے	[illegible]

نمبر صفحہ	نمبر سطر	غلط	صحیح
۳۸	۴	ضمن (؟)	ضمن [illegible]
؍	۹	وہ بہی	وہ بہی
؍	۱۶	ہیں الا اغنیا	[illegible]
۳۹	۷	اگر تم میں جو لوگ	[illegible] تم میں
؍	۲۰	اس سطر میں [illegible]	کاتب کی [illegible]
۴۰	۱	منسوخ کرے اوسکو	منسوخ کر [illegible]
؍	۷	اگرچہ نسبت	اگرچہ نسبت
؍	۱۳	والعاصکل	واللعام
؍	۱۵	والعالم	والعام
؍	۱۵	من المسمیات	من المسمیات [illegible]
۴۱	۱	ہرگز نہیں	ہرگز [illegible]
؍	۳	اگر بہی مطلب	اگر یہی مطلب
؍	۲۲	اور ظاہر کے نص محکم ہی [illegible]	اور ظاہر [illegible] محکم ہی
۴۲	۴	مستدعو یہ [illegible]	مستدعو [illegible]
؍	۷	مسبوق [illegible]	مسبوق [illegible]
؍	۷	قرآن التطلیح [illegible]	قرآن [illegible]
؍	۱۳	میری کوہی	میری کو [illegible]
؍	۱۸	محمد رسول اللہ	محمد رسول اللہ
۴۳	۱	آیتہ ہیتم	آیتہ [illegible]
؍	۷	ہتم	ختم
۴۴	۱۲	تو قرآن عربی	کہ قرآن [illegible]
۴۵	۳	متعلقہ	متعلق
۴۶	۶	محمد رسول نے	محمد رسول [illegible]
؍	۲۰	[illegible]	[illegible]
؍	۲۰	اور اگر [illegible]	اور [illegible]
؍	۳	من [illegible]	[illegible]
؍	۵	اور [illegible]	اور [illegible]
؍		قرآن عربی کی	قرآن [illegible]
؍	۱۰	تمہید حتی پر تو	تمہید [illegible]
؍	۴	کہ آپ سبب	کہ آپ [illegible]
؍	۲۱	یہ آیتہ موزون	یہ آیتہ [illegible]
		ہی نہیں	[illegible]

Marfat.com

الذي لا من ... لا هم جدهم السباغة
فالذي لا نفلامنى منصور نصر من حسنى نقوم

الحمد لله که به اهتمام فاضل جلیل عالم نبیل جناب مولانا ابو سعید بن شیخ عبید الرحمن

حل المباني في شرح صحيح البخاري

در حاشیه از صفحه ۳۳ و در متن از صفحه ۷۵

... في بيان البرهان

حسب فرمایش خان والاشان سامی المکان جناب محمد یاسین خان صاحب سوداگر زاد مجده

در بلده دار السلطنه لاهور در مطبع ... منشی ... طبع شد

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من یرد الله به خیرا یفقهه في الدین

فہرست بعض مضامین منح الباری

صفحہ ۸ استعمال لفظ حق و باطل فروعات مین ۱۲ رد حدیث کفر ہے ۱۲ ہدایہ کی بنا غالبا عقلی دلیلون اور ضعیف حدیثون پر ہے
۱۴ نقول اجماع بخاری و مسلم کی ترجیح و تقدیم پر ۲۰ قطعی ہونا احادیث صحیحین کا ۲۶ صحیحین کے احادیث منتقدہ بھی اصح و ارجح ہین
۳۰ تقریر مجمل بجواب مطاعن صحیحین ۳۱ حکم ضعیف حدیث کا ۳۲ بیان مشرک ہونے اوس شخص کا جو حدیث پر رای کو ترجیح دی ۴۰ اقرار
شیخ عبد الحق کہ ابن الہمام نی تقدیم صحیحین و ترتیب صحاح کو تائید مذہب کے واسطے توڑا ہی ۴۵ اہانت حدیث کفر ہے ۴۷ مستحق تکفیر ہونا
کہید اپنے کا بقول ملا علی قاری ۴۸ صاحب ہدایہ مجتہد نہ تھا و بیان طبقات حنفیہ ۵۰ نقل عبارت عبد الحق متضمن مذمت ہدایہ ۵۱ [illegible]
شعرانی متضمن بعض وجہ جواب مطاعن صحیحین ۵۵ طعن ابن الہمام و عبد الحق شان مین صحیحین کے ۵۵ جواب اوسکا با تفصیل ۶۸ بیان مناقب
بخاری اور اوسکی اجتہاد کا ۶۹ حل عبارت انصاف جسمین بخاری کو منتسب بمذہب شافعی کہا ہی ۷۱ معنی منتسب الی مجتہد کی ۷۲ [illegible]
منتسبین ۷۳ بیان مجتہد مستقل و مجتہد منتسب و مجتہد فی المذہب کا

فہرست بعض مضامین تبیان

۴۸ جواب [illegible] تمام رسالہ مخاطب کا ۶۰ ابطال دعوی حصر مذاہب یا جماع مرکب ۶۲ ابطال ادعای حصر تحقیق و تنقیح مسایل و ضبط قواعد کا مذہب ایمہ اربعہ مین
۶۴ جواب ادعای حصر نجات کا مذاہب اربعہ مین ۶۷ ممانعت انتقال غرض فاسد کے وقت ہی ۶۹ اقرار ملا علی قاری کہ التزام کسی پر واجب نہین
۷۴ شاہ ولی اللہ کے نزدیک تعیین کو حق عامی مرجح کہنا کذب ہے ۷۵ قول نووی مقلد جو مذہب چاہی اختیار کری ۷۷ حل عبارت
انصاف جس سے مخالفین موجب التزام اور رواج تعیین مذہب کا عامہ مقلدین مین بعد دو سو برس کے نکالتی ہین ۸۴ حکم تلفیق ۸۴ حکم رجوع بعد العمل
۸۵ جواز قضا بخلاف مذہب ۸۷ بی دلیل ہونا حکم تعزیر کا انتقال پر ۸۸ عبارت ملا علی قاری متضمن تجہیل قہستانی ۹۰ قایل ہونا کسی
اہلسنت کا ساتھ تعدد حق کے ۹۱ صورت اسکی امکان کی جو مذہب معتزلہ سی ممیز ہو ۹۵ مذہب وحدت حق سی بھی تعیین مذہب نہین نکلتی ۹۵
مین خطا بالیقین معلوم نہین ہوتی ۹۶ رد اوس پر جو اپنے مذہب کو صواب کہے اور مذہب خصم کو خطا ۹۷ اثبات جواز تقلید مفضول برخلاف قول امام غزالی ۹۹
شعرانی کہ عامی کا کوئی مذہب نہین ۱۰۱ حل عبارت میزان شعرانی جسمین محجوب کے واسطی تعیین کو واجب کہا ہی ۱۰۸ ابطال اس قول کا
صحابہ مین عدم التزام کا ضرورت کی سبب سے رواج تھا ۱۰۹ نقول اہل اصول کہ التزام واجب نہین ۱۱۲ نقل اقرار مخاطب کہ ایمہ ار[illegible]
حکم بتعیین مذہب مباح نہین ہوا ۱۱۳ جواب قول عبد الحق کہ قرارداد متاخرین تعیین ہے ۱۱۶ نقل عبارت شاہ ولی اللہ مشعر رواج عدم ا[illegible]
سے زمان خروج متعصبین تک ۱۱۹ تجزی اجتہاد اور جواز استدلال بالحدیث بحق غیر مجتہد مطلق اور معنی اجتہاد کی تجزی اسکی [illegible]
۱۲۰ ابطال ادعای اختتام اجتہاد ۱۲۰ شروط اجتہاد اور بیان عدم ضرورت اون شروط کا واسطی اجتہاد فی البعض کے ۱۲۱ بیان
طبقہ احمد بن حنبل اور اونکے قواعد ہشتگانہ کا جس سے عمل بالحدیث کا وجوب نکلتا ہے ۱۲۴ قول ابو حنیفہ کا کہ جسکو میری قول کے دلیل
اوس پر حرام ہی کہ موافق اوسکے فتوی دے ۱۲۵ قول امام احمد حدیث ضعیف بہتر ہے رای سی اور محدث غیر محقق بھی ہو تو بہتر
رای سے ۱۲۶ اثبات اجتہاد اصحاب صحاح ستہ کا ۱۲۸ ایمہ کی ہر بات آنحضرت اور اصحاب تک سند متصل سے
بلکہ بعض باتین اونکی قیاسی بھی ہین ۱۲۹ عبارت شعرانی متضمن اس مضمون کے کہ امام ابو حنیفہ کو بہت حدیثین نہین ہو[illegible]
اسلیے اونکے مذہب مین قیاس زیادہ پایا جاتا ہی ۱۳۱ خاتمۃ الرسالہ

تمت بالخیر والعافیة

ان فہرستون مین بعض مضامین اس مجموعہ کو بنظر تشویق ناظرین نقل کر دیا گیا ہی انکی سوا اور بہی مضامین عجیبہ [illegible] ہین جو

تصحیح اغلاط مجموع ہر دو رسالہ بجز چند اغلاط عبارت بیان مشتبہ جایکہ تصحیح آن ضمن صحتنامہ حاشیہ

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
	۱۵	شیخ الحق	شیخ عبدالحق	۱۸	۱۰	لما ضاعت	لمّا ضاعت	۲۷	۱۶	حیازة	حِیازة
	۱۹	التزام	التزام	۲۰	۶	الیکی	الیکِ	〃	۱۸	افردت	افرِدَت
	۸	زنگ حودی	زنگ حتوی	〃	۸	اصح	اصحّ	〃	۱۲	تخجل	تُخجِل
	۱۳	حتی یقول	حتی یقول	۲۱	۵	نفی	نفی	۲۸	۱	حاصلها	حاصله
	۱۸	انه	اِنه	〃	۶	علیه	علیها	〃	۲	التقدم	المتقدم
	۱۹	سنابذ	منابذ	〃	۷	تد	قد	〃	۴	من	عن
	۴	الخفیة	الخفیة	〃	۱۱	بان	بان	〃	۵	بن	بن
	۲۰	منعدد	متعدد	۲۲	۸	ابی الطیب	ابی الطیب	〃	۶	ابی زرعة	ابی زرعة
	۳	مصیب	مصیبا	〃	۲۰	الصحیحین	الصحیحین	〃	۷	علة ترکته	علة ترکتها
	۱۶	سبله	سبل	۲۳	۱	غیرهما	غیرهما	〃	۱۲	بریان	بریان
	۱۵	الا	الا	〃	۴	یفترق	یفترق	〃	۱۵	الوقفة	الوقفة
	۹	مشایخنا	مشایخنا	〃	۸	قد اشتد	قد اشتد	〃	۱۱	روائتین	روایتین متواتر کیطرح
	۱۱	الاستخفاف	الاستخفاف	〃	۱۰	شیخ الاسلام	شیخ الاسلام	۲۹	۱	اوثمین	اثنین
	۱۵	ساعیه	ساعیه	۲۴	۹	ابن حجر	ابن حجر	〃	۳	است جیسے کا	امته ہے
	۹ و ۱۰ و ۱۱	الخفیة	الخنفیة	〃	۱۰	الشیخان	الشیخان	۳۰	۱۸	حدیث کی	حدیث کو
	۱۴	اسمعیل	اسمعیل	〃	=	صحیحها	صحیحیهما	۳۱	۱۰	صحیت	اصحیة
	۱۵	مسلم بن	مسلم بن	〃	۱۴	لم یقع	لم یقع	۳۱	۱۸	احادیث اجماعیه	احادیث صحیحه اجماعیه
	۱۶	ویع انه	وسلم یع انه	〃	۱۹	ابن کثیر	ابن کثیر	۳۲	۲۰	متابعة	متابعة
	۱۷	واما رؤیاه	واما ما رؤیاه	۲۵	۱۷	احد الطرقین	احد الفرقین	۳۶	۱	الهة	الهة
	۲	بانه	بانه	۲۶	۱۴	مقطوع الصحة	مقطوع الصحة	〃	۷	تقبلون	یقبلون
	۵	لوصف	الوصف	〃	۱۷	قطعی الصحة	قطعی الصحة	〃	۹	انه	انّه
	۱۰	الشیخان	الشیخان	〃	۱۹	وقفة	وقفة	〃	۱۴	الروایة	الروایة
	۱۳	جمهور	جمهور	〃	۱۱	درجة	درجة	۴۰	۱۹	الزام	الزام
	۱۴	بصیغة	بصیغة	۲۷	۴	فبذا	فهذه	۴۶	۶	انه	انّه
	۱۷	الاتقان	الاتقان	〃	۸	درجاة	درجات	〃	〃	تکفیر	تکفیر
	۲۰	نوی	لوذی	〃	۱۳	ان کل	ان کلّ	〃	۷	الدین	الدین
	۱۰	لسماعه	لسماعه	۲۷	۱۵	الانامل	الانامل	〃	〃	المفهوم	المفهومة

Marfat.com

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۶	۸	المفضیّ	المفضِیۃ	۷۰	۱۶	احیانا	احیانا	۱۰۳	۳	اَنَّ	اِنَّ
؍	۱۵	من ما	من بعد ما	۷۱	۱۰	شافعی	شافعی سے	؍	۱۲	التکالیف	بالتکالیف
۴۸	۹	اَنَّ	اِنَّ	؍	۱۷	متفرّع	متفرِع	؍	۲۰	اَنَّ	اِنَّ
؍	۱۶	مجمل	مجمَل	۷۵	۱۹	عَقد الجید	عِقد الجید	۱۰۴	۱۳	المقدّسی	المقدسی
۵۱	۱و۴	خصصہ	خصصتہ	۷۶	۱۴	رد المختار	رد المحتار	؍	۲۱	واراد	واراد بالشر
؍	۱۱و۱۶	الشیخانُ	الشیخانِ	۷۸	۹	حال الناس	حکایۃ حال الناس	۱۰۵	۱۲	اخنر	اخنِر
؍	۱۷	سلیمانِ	سلیمانَ	۸۰	۱	لاتیمّ	لایتیمّ	؍	۱۶	اَنَّ	اِنَّ
۵۳	۲	الشیخانُ	الشیخانِ	؍	۳	لم یُسبق	یسبق	۱۰۶	۱۸	الزام	التزام
۵۴	۶	اَختار	اِختار	۸۱	۱۹	ربقۃُ	ربقۃَ	۱۲۲	۹	یحیی بن قطان	یحیی بن سعید قطان
۵۵	۱۲	مذہب کے خصوصاً	مذاہب کے خصوصاً	۸۴	۱۸	صفحہ ۱۴۰	صفحہ ۱۰۴	۱۴۴	۱۳	حدیث و قرآن	قرآن
۵۶	۱۴	الراویّ	الراوِیُ	؍	۲۰	اور جو عدم	اور عدم	۱۲۹	۱	اماموں کی	اماموں
؍	۱۵	الحاملۃَ	الحاملۃَ	۸۵	۲	خادثہ	حادثہ	**صحت نامہ حاشیہ**			
؍	۱۶	متفاوَتۃ	متفاوِتۃ	۸۷	۱۱	بالجواد	بالجواز	۲	۲۶	یاصحیح	صحیح
؍	؍	لایقدح	مالایقدح	۸۸	۶	کلُّھم	کلّھم	؍	۵۵	کتابوں	کتابوں سے
؍	۱۸	ماقبیل	ماقیل	۹۰	۱۸	اَنَّ	اِنَّ	۱۳	۹	یقفوا	یقفو
۵۸	۱۱	اخنر	آخِنر	۹۳	۷	اَنَّ	اِنَّ	؍	۱۹	الثانیۃ	الثابتۃ
۵۹	۱۹	سرط	شرط	۹۴	زیرہ ۶	بصفحہ ۵	بصفحہ ۸	۴۲	۲۴	المتلزمون	الملتزمون
۶۱	۳	جوراوی جو بسبب	جوراوی کہ بسبب	؍	۱۸	اخنر	آخِنر	۴۶	۱۹	ابنا	انکا
۶۳	۵و۹	مفسر السبب	مفسّر السبب	۹۵	۵	آخر	آخِر	۵	۶	بالخبر	بالخبیر
؍	۷	الطعن	الطعنُ	۹۸	۱۰	ہزین	ہذین	۴۶	۱۱	[illegible] اکثر	اوکثر
؍	۱۳	رِدایۃ	رِوایۃ	؍	۱۹	السمعانی	السمعانی	۵۳	۴	فلعی	قلعی
۶۷	۱۲	قتیبۃ بن	قتیبۃ بن	؍	۱۲	المفتی	المفتی	۱۱۰	۲۲	رسالہ میں	رسالہ
۶۸	۵	مُناقبہ	مَناقبہ	۱۰۳	۱	اَنَّ	اِنَّ	۱۳۱	۵	رمایات	روایات

نظم لابی محمد ہبۃ اللہ بن الحسن الشیرازی رح

صفحہ	غلط		صحیح
۱ ۱ ۱	علیک باصحاب الحدیث فانھم	عدد	علی منھج للدین مازال معجما
۲ ۲ ۱	وما النور الا فی الحدیث واھلہ	بکر	اذا ما دجی اللیل البھیم واظلما
۳ ۲ ۱	فاعلی البرایا من الی السنن اعتزی	؍	واعمی البرایا من الی البدع انتمی
۳ ۲ ۱	ومن ترک الآثار ضلل سعیہ	؍	وھل یترک الآثار من کان مسلما

Marfat.com

رسالہ ۱۲۸۶

منح الباری فی ترجیح صحیح البخاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِینَ اصطَفٰی

امابعد ایک تحریر مسمی عثمان کی متضمن سب و شتم علماے دہلی کی جو ہدایہ پر بخاری کو مرجح ٹھراتے ہین اور مشتمل بعض مطاعن کے صحیحین پر جو بعضی متعصبین حماۃ مذہب سے صادر ہوئے ہین میری نظر سے گزری اسکی دیکھنے سے معلوم ہوا کہ محرر اسکا کوئی ناواقف بی علم آدمی ہے جسکو عبارت لکھنے کا بھی شعور نہین کہ اگرچہ کی ہ ساتھہ کاف ملاتا ہے اور تامل کو عین سے بلا تامل لکھتا ہے مبتدا کے بعد خبر نہین لاتا اور خبر کی پہلے مبتدا کو نہین ذکر کرتا نہ ہندی ٹھیک لکھتا ہے نہ فارسی بامو قع لاتا ہے نہ عربی عبارت بحسب قاعدہ نقل کرتا ہے یہہ تو وصف ہین اوسکی عبارت کے اور اوصاف معانی اور متضمنہ عبارت اوسکی کی کسکی بیان مین آسکتی ہین کہ سوال از آسمان و جواب از ریسمان تنازع ترجیح بخاری مین اور مضامین اوسکی مثبت مجتہدات امام اعظم اور صاحب ہدایہ کی اوپر مجتہدات بخاری کی اور دعوی آپکا اثبات رجحان ہدایہ اور دلیل آپکی مثبت ضعف ہدایہ اور نیز دعوی آپکا اثبات رجحان ہدایہ بنسبت صحیح بخاری اور دلیل آپکی مثبت تساوی تصحیح بخاری و تصحیح امام ابو حنیفہ وغیرہ متقدمین اور اودہر متمسک مرجحین

بخاری کا اجماع امت اور اوسکی خلاف مین آپکی تقاریر مین اجماع ابن الہمام و عبد الحق الغرض اوسکی
عبارت اور معنی دونون شاہد عدل گزری اوسکی بےعلمی اور بےفہمی پر لہذا جواب اوسکی تحریر کا لکھنا مناسب
معلوم نہوا اور موجب تضییع اوقات اور تسوید اوراق نظر آیا ؂ اگر صد باب حکمت پیش نادان بخوانے
آیدش بازیچہ در گوش ؛ لیکن چونکہ اس اعراض و خاموشی مین عامہ کا ضرر متصور تہا کیونکہ یہہ اس خاموشی
و اعراض کو عجز اور لاجوابی مشہور کرتا اور عوام اسمین مذبذب ہوتے اسلئی جواب اسکی تحریر کا لکھتا ہون
اور اوسکو چار ناچار مخاطب ٹہراتا ہون پس پہلے اسکی تحریر کیا ہو ہو مع اصل فتوی علمای دہلی
کے نقل کرتا ہون تاکہ ملاحظہ سی اوسکی تحریر کی سب لوگ بےعلم اور محض اناڑی ہونا اوسکا یقین
کرین پہر اوس تحریر کی عبارت و ضبط الفاظ کی غلطیونکی فہرست مجمل لکہونگا پہر اوسکی مضامین
واہیہ کا رد تفصیل لکہونگا وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللهِ وَهُوَ حَسْبِي وَنِعْمَ الْمُعِينُ

نقل فتوی علمای دہلی مطابق نقل و تلخیص مخاطب

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم — سوال مختصر المرقوم ۲۵ ماہ جمادی الآخر ۱۲۸۵ھ مطبع مترددہ شہر ناگپور
کیا فرماتی ہین علمای دین و مفتیان شرع متین اس باب مین کہ زید یون کہی کہ اگر ہدایہ خلاف بخاری کی ہو تو
بخاری کو ہدایہ سی ترک کرینگی و عمرو بخلاف وی برعکس اوسکی بینوا و لکم الاجر عند اللہ تعالے الجواب در صورت
مرقومہ قول عمرو کا صحیح و برحق اور قول زید کا حق نہین اسواسطی کہ جمہور علما ہر چہار مذہب کے اتفاق
رکہتی ہین اسپر کہ بعد کتاب اللہ کے صحیح تر اور معتبر صحیح بخاری ہے چنانچہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی کہ
حنفی ہین ترجمہ فارسی مشکوۃ مین لکہتی ہین جمہور علما برانند کہ کتاب بخاری در صحت مقدم ست بر جمیع کتب مصنفہ
در حدیث تا آنکہ گفتہ اند اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح البخاری ترجمہ صحیح تر کتابونکی بعد کتاب اللہ کی
صحیح بخاری ہے اسی طرح کہا ہی ملا علی قاری حنفی و شیخ ابن حجر عسقلانی شافعی نے پہر جب صحیح بخاری
ساری کتابون سی صحیح زیادہ تر نزدیک جمہور علما کی ٹہیری تو ہدایہ پر بہی مقدم ہوگی صحت حدیث و عمل
مین انتہی کلامہ پس منصف دیندار کو کافی ہی اور متعصب و بدعتی کو مفید نہین واللہ اعلم بالصواب

محمد نذیر حسین — محمد اسد علی اسلام آبادی — حسبنا اللہ بس حفیظ اللہ

نقل تحریر معترضانہ مخاطب بجماہو ہو مزین باغلاط نتایج طبع نکتہ زای

جناب جنپر خطوط کی نشان دی ہوئی ہین واضح ہو فتوی سطور الصدر کو در

حقیقت فتنہ بلا دعش تبلا ایس احقر العباد بعد ملاحظہ جواب جواب ہذا تحت قلم لایا ہے کہ افسوس

برحال مجیب کہ جواب ساختہ معدن فساد و شر انگیز بلا تمیز لکھدیا نعوذ باللہ ہذا علم لا ینفع و ہذا القلب لا یخشع

بسا التعجب کہ سوال سایل واقع فروع دین ہے یا اصول دین و لفظ حق و ناحق در اصطلاح فقہا کس جا

مستعمل کیا جاتا ہی جب اتنی بہی تمیز نہو خواہ مخواہ مفتی الزمان کہلاوین گویا کہ اشتہار اشتہار روسیاہی

ابنا تہیہ اوین برائے طالب علم باول نظر واضح ہوگا کہ سوال سایل واقع فروع دین ہے من شرح

منظومۃ منقولا من المصفے الخطا والصواب یستعملان فی المجتہدات والحق والباطل یستعملان فی

المعتقدات باعث این خراش انکہ مصرع بروز وہوا دیدہ دانشمند علاوہ خوش عمر و کو منصف دیندار

۳ وزید کو متعصب بدعتی بکر ہاہی مثل انکہ کل شی یرجع الی اصلہ مصرع عاقبت گرگ زادہ گرگ شود

حاصل کلام اوپر صاحبان رایت و فطانت مخفی نہے کہ سوال سایل اوپر کئی وجہ کی مشتمل ہے

مگر بدو وجہ اول انکہ صاحب ہدایہ مسئلہ فروعیہ تصحیحت ابو حنیفہ رح و تقلید صاحب خود و سم تحقیق

لایا ہی اگر خلاف بخاری شریف کے ہو کیا حکم دوم انکہ اگر اپنی ہی اجتہاد سی توقیت پاکر بدعوی نسخ

کر مقبول علیہ فقہا کا ہو کیا حکم جواب ہر دو بوجہ مختصر اول انکہ اگر صاحب ہدایہ تقلید ابو حنیفہ رح

جس مسئلہ کو قبول کیا ہو بخاری سی ذکر ین تو گویا ذکرنا ابو حنیفہ رح کا ہوتا ہی یہہ مردود نا محمود

چونکہ مجتہد مستقل و امام کمل کی قول اجتہادیہ کو رد کرین بخاری ہو خواہ وغیرہ چنانچہ عبد الحق

محدث دہلوی شرح سفر السعادت مین لکہا ہی کہ اعتماد بر تصحیح و تنقید ایمہ مجتہدین است و اکابر سلف

چوں ایشان حدیثی را تلقی بقبول کردہ و عمل بآں نمودہ اند انکار و اعتراض برایشان بتقلید محدثین کہ مشہور اند

جایز نباشد و التزام ایشان بحکم این جماعہ تحکم الخ و کذا قال شاہ ولی اللہ قطع نظر ازین اگر حدیث

معمول بہ امام اعظم رح باشد و در صحاح وغیرہ آنرا بضعف منسوب کردہ باشند تضعیف ایشان نسبت

امام اعظم رح قابل حجت نیست الخ الغرض بہرحال بقدم افضلیت است کہ نمیرسد متاخر را اگوید حق

Marfat.com

عبارت ہذا برسالہ دلایل قوی ترک قراۃ للمقتدی اگرچہ کہ صحیح بخاری بہی حملہ آور اصح الاصح کی تر
لیکن گربہ شیرست درگرفتن موش + دوم آنکہ صاحب ہدایہ خود مجتہد مطلق مشہور شرعا قول مجتہد باجتہاد
غیر رد نہین ہوتا اجماعا چنانچہ صفحہ ۳۷ فی الاشباہ القاعدہ اولی الاجتہاد ولا ینقض بالاجتہاد
ودلیلہا الاجماع قد حکم ابو بکر رض فی سایل وخالفہ عمر رض فیہا لم ینقض حکمہ الخ تنبیہ یک نکتہ ہم اور
سکہلاتی ہین اس مجیب حق پوش باطل نیوش کو کہ اجتہاد اولی اپنا رد نہین ہوتا باجتہاد ثانی آپنی
مثلا ایک شخص صلوۃ رکعتین کو رکعت اول تحری کس جانب کو پڑہا پہر تغیر کیا جہت دوسری کے نماز بلا
کراہت صحیح ہووے کما فی الاشباہ اگرچہ کہ شرح سفر السعادت ومیزان الکبری توصیف وتعریف ہدایہ
وبخاری ہر جا موجود چہ سود کہ زنگ تعصبی وزنگ حسودی مانع حق بین وراہ یقین کی ہو علاج اس
بیماری کا سن جانب اللہ ہے بیت بو داؤد کسی نہ ہر یک جرم سخت کو + گرچہ سہیل چمکی ہی سارے
جہان پر + چنانچہ در شرح سفر السعادت صفحہ ۱۱ وکتاب ہدایہ کہ در دیار مشہورست ومعتبرین کتاب
نیز درین وہم انداختہ چہ مصنف وی رح در اکثر جا کار بدلیل معقول نہادہ اگر حدیثی آوردہ نزد
محدثین خالی از ضعفی نہ غالبا اشتغال وقت آن استاد در علم حدیث کمتر بودست ولیکن شرح
ابن الہمام جزاہ اللہ تعالی خیر الجزا رتلافی آن نمودہ وتحقیق کار فرمودہ الخ وہمچنین میزان الکبری
صفحہ ۴۷ فانی خصصتہ بمزید اعتنا ووطالعت علیہ کتاب تخریج احادیث کتاب ہدایہ للحافظ الزیلعی
وغیرہ ودر حق بخاری شریف در میزان الکبری صفحہ ۵۷ وممن خرج لہم الشیخان مع کلام الائمۃ
فیہم جعفر بن سلیمان الصبغی الخ وآنکہ عبارت مجیب ترجمہ فارسی مشکوۃ آوردہ کہ کتاب ہدایہ وصحت مقدم
است بر جمیع کتب مصنفہ در حدیث رحم کری اللہ برحال مجیب کہ اتنی سی عبارت مذکور کی گہمنڈ
پر ترجیح بخاری شریف کو بجمیع کتب فقہ متفق علیہ کے دیکہا وصادق آمد اینکہ مر ویست از
ابن مسعود رض کہ شما در زمانہ ہستید کہ ہوا تابع علم ست واینک میرسد زمانہ کہ علم تابع ہوا ست
بیت ایکہ پی نفس وہوا میروی + راہ نہ اینست خطا میروی + اور مجیب غافل اس عبارت سے شیخ موصوف
بصفحہ ۴ شرح سفر السعادت مرقوم فرمایا ہی وکتب ستہ کہ مشہور اند در آن اقسام احادیث از صحاح

عہ ایسے ہی نشان ان مضمون کے سے نفی طلب کی ہوتی ہے جو ہر مین موجود نہین خبر ان کو سوائے اس کے علم اور
سیستی ورسایل مین اوہام

عہ لفظ بود عام ہے بود اور
وبیشتر دونون پہر استعمال
ایکا جائز ہے مگر ہندوستان
مین تصرف کرکے
خاص بنا لیا ہے اور فقط
بیو کی معنون مین استعمال
کرتے ہین میر تقی میر دہلی
کہتے ہین ہے کیا جوتی ادبکا ہوتا ہے
کی نسخہ نقل کرنے کے تو تو تو
بول غالم بولی لہجہ ان کی
مخاطب الان کہ معلوم
نہین کو یہ محاورہ کہاں سے
پیدا کیا ہے اور علاوہ اسکی
جرم کو سخت کی ساتھ
مقید کیا عبث ہے ۱۲ الکفایۃ

Marfat.com

وکتب ستہ کہ مشہور اند دران اقسام احادیث از صحاح وحسان وضعیف موجود وتسمیہ صحاح بطریق تغلب انتہی عبارت مذکور شیخ رح سی واضح ہی کہ بخاری بہی ہمسر صحاح کتب مصنفہ ہم عصر کی ہے بلکہ کمتر تصنیفات متقدمین سی چنانچہ ولفظ مقدم مبالغہ قال الشافعی ما تحت ادیم السماء اصح من موطاء مالک وقال ابن العربی الموطاء ہو الاصل الاول وکتاب بخاری ہو الاصل الثانی ونیز بانیکہ فرمود شیخ موصوف رح شرح سفر السعادت صفحہ ۱۱۸ اخراج کردہ ست مسلم درکتاب خود بسیاری از رواۃ کہ سالم نیستند از غوائل جرح وہمچنین در کتاب بخاری جماعہ اند کہ تکلم کردہ شدہ ست در ایشان پس مدار کار در حق رواۃ بر اجتہاد علما وصواب دید ایشان باشد الخ عبارت ہذا شیخ رح کی صاف واضح ہی کہ عمل کرنا بخاری کا باجتہاد وصوابدید علما کی ہو پس کیونکر سبقت تصنیفات علما مجتہدین سی ہو گی معہذا اسمعیل بخاری خود منتسب مذہب شافعی کا ہی چنانچہ محقق شاہ ولی اللہ رسالہ انصاف مین تحریر فرمایا ہی واستدل شیخنا العلامۃ علی ادخال بخاری فی الشافعیۃ بذکرہ فی الطبقات الشافعیۃ وکلام النووی شاہد لہ پس جای غور وانصاف ہی کہ مجیب مخالفان بخاری کو کہ خود وہ مقلد شافعی کا ہی بدعتی لکھدیا بلا تعمل اسکا کیا علاج مصرع لیکن قلم در کف دشمنست + بادب ملاحظہ ان عبارتونکی ہفسد ومتعصبون نے بتقلید نفس بر عوام الناس ہر شہر وقریہ فساد عظیم برپا کر دیا کہ تفرقہ اخوۃ المومنین بین واقع گویا کہ نمونہ قیام قیامت کا بنا دیا ہی ہذا الیوم یفر المرء من اخیہ واخیہ پر ظاہر وگرفتار مورد عتاب آیہ کریمہ قال اللہ تعالی ولا تبغ الفساد فی الارض واللہ لا یحب الفساد ولہذا گفتہ اند زلۃ العالم زلۃ العالم یعنی لغزش یکعالم لغزش یکجہانست فویل للجاہل مرتین وللعالم سبعین مرۃ بفہم ناقص آتا ہی کہ یہہ فتنہ بلا اورکسیکی جانب سی شرانگیزی اگر ساتہہ رای بتقلید ان حضرات صاحب مہر کی ہو بلا ریب کہا جاوی کمثل الحمار یحمل اسفارا مصرع چارپائی برو کتابی چند + یا آنکہ مروی ست از عائشہ رضی اللہ عنہ مرفوعا چون خواہد اللہ با بندہ بدی مسلط کند پیش از مرگ بیکسال شیطانی را

کہ گمرہ کنند اور انحر ویا انکہ گفتہ اند علما اسبابا سوئی خاتمہ نعوذًا باللہ منہا چہار چیز انداز انجملہ ایذا دادن مسلمانان و لفظ بدعتی لکھنا مجیب کا اظہار تقوی و پارسائی اپنی کا نظم لوکان فی العلم دون التقی شرف لکان اشرف مخلوق اللہ ابلیس مصرع بخانہ کس ست حرفی بس ست + الرقمہ سید عثمان غفرلہ المنان مقلد ابوحنیفہ النعمان ساکن صدر کامٹی مورخہ ۱۲ شعبان المعظم فقط

تمام ہوئی عبارت تحریر مخاطب کی کما ہو ہو ہمین کہلی کہلی غلطیون پر نشان دی گئی ہین اور یہی حقیقت مین تمام ہی غلط اور ہر چند وجہ غلط اغلاط اس عبارت کی علماء پر مخفی نرہیگی ولیکن بنظر تنبیہ و اعلام اوساط کی وجہ بعض اغلاط اس عبارت کی بطور فہرست کی بیان کرتا ہون

شمار	اغلاط	بیان غلط
۱	فتوی مسطور الصدر کو در حقیقت	کاف غلط یا مبتدا مفقود الخبر
۲	نعوذًا باللہ	تنوین مضارع غلط نعوذ بلا تنوین چاہیئے یہہ دلیر آخر تحریر مین الساکہتا ہے بھی ہے
۳	وصول دین	واؤ غلط
۴و۵	مجتہداۃ و معتقداۃ	رسم الخط غلط
۶	بروزہ ہوا دیدہ دانشمند	دانشمند غلط صحیح ہوشمند ہی جو محافظ وزن ہے
۷	نگر بدو وجہ	استثنا غلط کیونکہ بعد اثبات منفی گئی ہی اور وہ بنا فی مقصود مخاطب با عبارت
۸	بصحت ابوحنیفہ	اسناد صحت طرف ابوحنیفہ غلط و صحیح اسناد تصحیح ہے
۹	وثوقیت پاکر	نسبت اسکی طرف صاحب ہدایہ کی بلا ذکر محل و ثوق غلط
۱۰	مقبول علیہ	لفظ علیہ غلط و صحیح مجرد مقبول
۱۱	جواب ہر دو وجہ	یہہ جواب نہین بلکہ جواب کا ردہی
۱۲	چونکہ	غلط بی محل
۱۳	قول اجتہادیہ	تانیث اجتہادیہ غلط
۱۴	دلایل قوی	غلط اور صحیح نام رسالہ الدلیل القوی ہے

Marfat.com

۱۵	عبارت ہذا برسالہ	با غلط ترکیب غلط
۱۶	اگرچہ کہ	ضم کاف غلط طرفہ یہہ کہ اور جگہ بہی ایسا ہی لکھتا ہے
۱۷	چنانچہ صفحہ ۳، فی الاشباہ	محض بے ربط کسی محاورہ کے موافق نہیں نہ ہندی کی نہ فارسی کی نہ عربی کے ایسا ہی جابجا
۱۸	تا نہ حق بین و راہ یقین کے ہو	غلط و بے ربط و مہمل خصوصاً لفظ حق بین کہ صحیح حق بینی ہے
۱۹	و ہمچنین میزان الکبریٰ صہ	اشارہ ہے بمشار الیہ ممکن الاشارہ و حوالہ خلاف محاورہ
۲۰	وانکہ مجیب	خبر ندارد
۲۱	متصنفہ	غلط اور صحیح مصنفہ
۲۲	چنانچہ و لفظ مقدم سباغہ	مہمل و طلبیش در بطن قایل کیونکہ عبارت متفرع علیہا میں لفظ مقدم کا نشان نہیں
۲۳	و نیز بایں کہ	متعلق ندارد
۲۴	پس کیونکر سبقت ہوگے	غلط اور صحیح لیجائیگی
۲۵	بلا العمل	غلط و بے موقع اور صحیح لفظ بلا تامل
۲۶	تفرقہ واقع	رابط ندارد
۲۷	یفر المری من ابہ	ہمزہ یفر اور ظم المری غلط و ابہ مضاف طرف ضمیر متکلم کی بحذف یا غلط اور صحیح یَفِرُّ المَرْءُ مِنْ اَبِیْہِ معلوم ہوتا ہے کہ آپنی پارہ عم کا بہی مطالعہ نہیں کیا ورنہ سورہ عبس میں اس جملہ کا رسم الخط دیکھکر لکھتے
۲۸	یہہ فتنہ بلا اور کسکی جانب سے	سراسر بے مضمون و مہمل
۲۹	بخانہ کس ست احمر فی اسرات	یہہ مصرع اوزان بحور قدیمہ وجدیدہ سے خارج ہے اور ترکیب بہی اس جملہ کی غلط
۳۰	الرقمہ	بالتعریف غلط و الصحیح التنکیر

یہہ نمونہ ہی بیان اغلاط تحریر مخاطب کا باقی کو اسپر قیاس کرنا چاہیے اب اسکی مضامین عبارت کا

رد بالتفصیل لکھا جاتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رَبِّ زِدْنِی عِلْماً **قولہ الاول** لفظ حق و ناحق در اصطلاح فقہا کسجا مستعمل کیا جاتا ہی انتہی
یہی خبر نہین الی ان قال ہر منظومہ ناقلا عن المصنفے الخ **جوابہ** مردخدا استعمال لفظ حق و باطل
خاصکر فرعیات مین کتب مذاہب اربعہ مین جابجا موجود ہی تمہین نظر نہ آوی تو کسکا قصور ہی **بیت**
گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ✤ چشمہ آفتاب را چہ گناہ ✤ تمکو ایک کتاب شرح منظومہ کہین سی ہاتھ لگ گئی
ہے اور کوئی کتاب فقہ حدیث کی نظر نہین آئی **ع** حَفِظْتَ شَیْئاً وَغَابَتْ عَنْكَ اَشْیَاءُ
باینہمہ ایک شیخ وقت جامع بین الفقہ والحدیث کی حق مین ایسی ایسی الفاظ بولتی ہو کیا یہہ برا
تمہاری مذہب کا جزو ہی نعوذ باللہ من ذلک اب مجہسی سنو کہ استعمال لفظ حق و باطل کا فروعات
مین بہت جگہ پایا جاتا ہی امام طحاوی رئیس الحنفیہ شرح معانی الآثار مین جو محض تائید مذہب حنفی
مین ہے وارن ہے کما نص علیہ مولانا شاہ عبد العزیز فی بستان المحدثین بہت جگہ جب کسی مسئلہ
فرعیہ حنفیہ مین بسبب کمال ضعف و بے بنیادی ہونے اوس مسئلہ کی تائید سی عاجز ہو جاتا ہی تو برملا
کہدیتا ہی کہ قول ابحنیفہ کا اس باب مین باطل ہے چنانچہ دراسات اللبیب مین فرماتی ہین وَهٰذَا
اَبُوْجَعْفَرِ الطَّحَاوِیُّ مَعَ مُبَالَغَتِهٖ الْمُفْرِطَةِ فِیْ نُصْرَةِ الْمَذْهَبِ اِذَا اَعْیَتْ الْحُجَّةُ عَلٰی اٰبِی حنیفہ
تَرَاهُ فِیْ مَعَانِی الْاٰثَارِ کَیْفَ یَاْتِیْ بِکَلَامٍ حَدِیْدٍ حَتّٰی یَقُوْلُ فِیْ بَعْضِ الْمَوَاضِعِ فَمَا قَالَ
اَبُوْ حَنِیْفَةَ بَاطِلٌ انتہی **ترجمہ** اور یہہ ابو جعفر طحاوی باوجودیکہ نہایت مبالغہ کرتا ہی حنفی مذہب کے
تائید مین جب کوئی دلیل ابو حنیفہ پر ثابت ہو چکتی ہی تو تم دیکھتی ہو اوسکو کیسی تیز کلام شرح معانی الآثار
مین لاتا ہی یہانتک کے بعض جگہ کہدیتا ہی کہ جو کچہہ کہا ابو حنیفہ نی سو باطل ہے تمام ہوا کلام طحاوی کا ایسا ہی امام
نووی فقیہ و محدث شافعی نی تقریبا سو جگہ مین مسایل فرعیہ مین حق و باطل کا استعمال کیا ہی ایک
جگہ شرح مسلم مین فرماتی ہین قَالَ اَبُوْحَنِیْفَةَ وَبَعْضُ السَّلَفِ اَنَّهٗ یَجِبُ الزَّکٰوةُ فِیْ قَلِیْلِ
الْحَبِّ وَکَثِیْرِهٖ وَهٰذَا مَذْهَبٌ بَاطِلٌ مُنَابِذٌ بِصَرِیْحِ الْاَحَادِیْثِ الصَّحِیْحَةِ انتہی وقس
عَلٰی هٰذَا بَاقِیْ مَوَاضِعِهٖ **ترجمہ** کہا ابو حنیفہ اور بعضی اگلون نی کہ واجب ہی زکوۃ تہوڑی بہت غلہ مین

اعلام واضح ہو کہ اکثر جگہ تراجم ان عبارات کی لفظی نہین ہین بلکہ محاورہ اردو کی موافق

Marfat.com

اور یہہ مذہب باطل ہے پہینکا گیا ہی صریح حدیثون کی سند سی جو صحیح ہین اور قیاس کر اسپر باقی
مواضع شرح صحیح مسلم کو جنمین مسایل فرعیہ کی نسبت لفظ باطل مستعمل ہوا ہی اور ایسا ہی امام شعرانی
کی جنکی کلام سی تم بہی مستدل ہو بہت جگہ مسایل فرعیہ مین لفظ حق و باطل استعمال کیا ہی ایک
جگہ کتاب لوایح الانوار القدسیہ مین فرماتی ہین وَقَالَ بَعضُ الحَنَفِيَّةِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى عِندَ
قَولِهٖ تَعَالٰى فَامسَحُوا بِوُجُوهِكُم وَاَيدِيكُم اِنَّ الحَقَّ مَعَ الشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ
تَعَالٰى لِقَولِهٖ لَا يَصِحُّ التَّيَمُّمُ عَلَى الصَّخرَةِ وَلَيسَ عَلَيهَا غُبَارٌ انتہی ترجمہ کہا
بعض حنفیہ نی بذیل قوله تعالی فامسحوا بوجوہکم وایدیکم کہ حق شافعی کی ساتہہ ہی جو کہتی ہین کہ
صحیح نہین تیمم کرنا اوس پتہر پر جسپر غبار نہو ایسا ہی ملا علی قاری حنفی سی بہت جگہ یہہ استعمال پایا
جاتا ہی چنانچہ کتاب منح الازہر مین فرماتی ہین فِي المَسَائِلِ الاِجتِهَادِيَّةِ اِحتِمَالَاتٌ
اَربَعَةٌ الاَوَّلُ اَن لَيسَ لِلّٰهِ حُكمٌ مُعَيَّنٌ قَبلَ الاِجتِهَادِ بَلِ الحُكمُ فِيهَا مَا اَدّٰى اِلَيهِ
رَايُ المُجتَهِدِ فَعَلٰى هٰذَا يَتَعَدَّدُ الاَحكَامُ الحَقَّةُ الخ ترجمہ اجتہادی مسئلون مین چار احتمال
ہین اول یہہ کہ اجتہاد سی پہلی اللہ کی طرف سے کوئی حکم مقرر نہین بلکہ حکم وہی ہی جسکی طرف مجتہد
کی رای پہونچی پس اس احتمال پر احکام حقہ متعدد ہونگی پہر فرمایا ہی وَكَانَ حُكمُ دَاوُدَ وَ
سُلَيمَانَ عَلَيهِمَا السَّلَامُ بِالاِجتِهَادِ دُونَ الوَحيِ وَاِلَّا لَمَا جَازَ لِسُلَيمَانَ خِلَافُهُ
وَلِدَاوُدَ الرُّجُوعُ عَنهُ وَلَو كَانَ كُلٌّ مِنَ الاِجتِهَادَينِ حَقًّا الخ ترجمہ اور تہا حکم
داود اور سلیمان علیہما السلام کا اجتہاد سے نہ وحی سی ورنہ نہ جایز ہوتا سلیمان کو خلاف کرنا داود کا
اور نہ داود کو باز رہنا اپنی حکم سی اور اگر ہون دونون اجتہاد حق الخ اور اطلاق لفظ حق مسایل اختلافیہ
اجتہادیہ فرعیہ پر اس عنوان سی کہ سب حق پر ہین یا حق دایر ہی ادنی طالب علمون تک معلوم ہے
اور چہوٹی بڑی کتابون مین درج ہی تفسیر احمدی مین ہی قَالَتِ المُعتَزِلَةُ كُلُّ مُجتَهِدٍ مُصِيبٌ
وَالحَقُّ فِي مَوَاضِعِ الخِلَافِ مُتَعَدِّدٌ وَعِندَنَا المُجتَهِدُ يُصِيبُ مَرَّةً وَيُخطِئُ
اُخرٰى وَالحَقُّ فِي مَوَاضِعِ الخِلَافِ وَاحِدٌ انتہی ترجمہ کہا معتزلون نے سب مجتہد

حق پر ہین اور حق موضع اختلاف مین متعدد ہوتا ہی اور ہماری نزدیک مجتہد کبھی مطلب کو پہونچتا ہی اور کبھی چوک جاتا ہی ور حق موقع اختلاف مین ایک ہی ہوتا ہی بلا تعیین تفسیر معالم مین ہے وذهب جماعة الى انه ليس كل مجتهد مصيب بل اذا اختلف اجتهاد مجتهدين في حادثة كان الحق مع واحد لا بعينه انتهى ما اردنا نقله عنهما ولسنا نحن بصدد تحقيق ما هو الحق في مسئلة تعدد الحق ووحدته وان ايهما ارجح دليلا واحرى قبولا واولى احتياطا وعملا ترجمہ اور گئی ہی ایک جماعت طرف اس بات کی کہ ہر مجتہد حق کو پہونچنے والا نہین ہوتا بلکہ جب دو مجتہدونکا اختلاف ایک حادثہ مین پایا جاوی تو حق ایک کی ساتھ ہوتا ہی بلا تعیین تمام ہوا جو ہمنی نقل کرنا چاہا اون دونون سی اور ہم اس بات کی تحقیق کے درپی نہین ہین کہ مسئلہ تعدد حق اور وحدت حق مین سی کونسی بات حق ہی اور انمین کونسی بات دلیل کی راہ سی غالب ہے اور قبول کرنیکی لایق ہی اور عمل و احتیاط کی راہ سی بہتر ہے اور رسالہ عقد الجید مین جناب مولینا شاہ ولی اللہ فرماتی ہین قوله يعني البيضاوي والمخطي ليس بمبطل قلنا لما لم يكن مبطلا لم يكن مخالفا للحق لان كل مخالف للحق مبطل وماذا بعد الحق الا الضلال والحق ان ما نسب الى الائمة الاربعة قول مخرج الى ان قال والحق ان الاختلاف اربعة اقسام احدها ما تعين فيه الحق قطعا ويجب ان ينقض خلافه لانه باطل يقينا وثانيها ما تعين فيه الحق بغالب الراي فخلافه باطل ظنا الى ان قال وتفصيل ذلك انه ان كانت المسئلة مما ينقض فيها قضاء القاضي بان يكون فيها نص معروف من النبي صلعم فكل اجتهاد خلافه باطل وان كان الاجتهاد في معرفة واقعة قد وقعت ثم اشتبه الحال مثل موت زيد وحيوته فلا جرم ان الحق واحد الى اخر ما قال ترجمہ قول اوسکا یعنی بیضاوی کا کہ خطا کرنیوالا اجتہاد مین باطل پر نہین ہوتا ہمین ہم یہ کہتی ہین کہ جب باطل پر نہوا تو حق کا مخالف نہوا کیونکہ مخالف حق کا باطل ہی ہوتا ہی اور حق کی سوی بجز باطل کے اور کچھہ نہین ہوتا اور اس با

حق یہہ ہی کہ جو ائمہ اربعہ کی طرف اس مسئلہ مین نسبت کرتی ہین وہ ایک ایسی بات ہی کہ نکالی گئی ہی اونکے
کلام سی بعینہ کلام نہین ہی یہانتک کہ کہا شاہ ولی اللہ نے اور حق یہہ بات ہی کہ اختلاف چار قسم سی ایک
وہ جسمین حق یقینا ایک جانب مقرر ہو اور واجب ہو کہ اوسکی خلاف کو توڑا جاوی کیونکہ وہ یقینی باطل ہی
ہو گا دوسرے وہ جسمین حق غالب ظن سی ہو نہ یقینا پس اوسکا خلاف ظنی باطل ہوگا یہانتک کہ
کہا شاہ صاحب نے اور تفصیل اسکی یہہ ہے کہ اگر وہ مسئلہ اجتہادیہ ایسا ہو جسمین قضا قاضی کی یعنی جو
اوسکی مخالف ہو ٹوٹ جاسکی بسبب اسکی کہ اوس مسئلہ مین آنحضرت سی کوئی حدیث مشہور معروف
مروی ہو پس اس مسئلہ کی خلاف جو اجتہاد ہو سو باطل ہے اور اگر اجتہاد ایسی مسئلہ مین ہو جسمین دریافت
حال اس حادثہ کا منظور ہو جو ایک دفعہ واقع ہو چکا ہوا اور پہر اوسمین شبہہ پڑ گیا ہو جیسی موت
و حیوۃ زید کی تو ایسی محل مین بیشک حق ایک ہی ہوگا آخر اوس کلام تک جو مولانا نی بمفصل و
مدلل بیان کیا ہی پس جبکہ اسقدر استعمال لفظ حق و باطل کا فرعیات مین شایع ہوا تو وہ قول شرح
منظومہ کا سوای قاعدہ جزئیہ اور اصطلاح خاص بعض علما کی کیا ہوگا اب فرمائیی کہ یہہ سب اکابر
استعمال کرنیوالی حق و باطل کی فروعات مین بی تمیز ہین یا تمہاری نظر کا قصور ہے مناسب یہہ ہی
کہ اپنی ہی بینائی کا علاج کیجیئی جواب دیگر یہہ سوال و جواب فروعات سی نہین بلکہ اصول او
معتقدات سی ہی اصول ہونا تو ظاہر ہے کیونکہ یہہ سوال و جواب تقدیم و ترجیح کا ہی اور اسمین حکم تعارض
کا بیان ہی اور یہہ مین مسایل اصول فقہ اور اصول حدیث سی ہی قَالَ فِی التَّوْضِیْحِ الْاُصُوْلِیْ
بَابُ الْمُعَارَضَۃِ وَالتَّرْجِیْحِ اِذَا وَرَدَ دَلِیْلَانِ یَقْتَضِیْ اَحَدُھُمَا عَدَمَ مَا یَقْتَضِیْہِ
الْاٰخَرُ فِیْ مَحَلٍّ وَاحِدٍ فِیْ زَمَانٍ وَاحِدٍ فَاِنْ تَسَاوَیَا قُوَّۃً اَوْ یَکُوْنُ اَحَدُھُمَا اَقْوٰی
بِوَصْفٍ ھُوَ تَابِعٌ فَبَیْنَھُمَا مُعَارَضَۃٌ وَالْقُوَّۃُ الْمَذْکُوْرَۃُ رُجْحَانٌ الخ ترجمہ کہا توضیح مین
جو اصول فقہ کی کتاب ہے یہہ باب ہے معارضہ اور ترجیح کا جب وارد ہون دو دلیلین ایک انمین سی وہ بات
چاہتی ہو جو دوسرے نہین چاہتی ایک ہی موقع مین ایک ہی وقت مین پہر اگر یہہ دونون قوت مین برابر ہون
یا ایک انمین سی کسی ایسی صفت سی جو اوسکی تابع ہو قوت رکہتی ہو تو ان دونون مین معارضہ تصور

Marfat.com

کیا جاتا ہی اور وہ قوت جو اوسکی صفت سی حاصل ہے رجحان گنی جاتی ہے پس تقدیم وترجیح احد المتعارضین کو جو مسایل اصول سی ہی مسایل فروع سی کہنا کمال بیخبری ہی ہا معتقدات سی ہونا اسکا سو وہ بھی ظاہر ہی جبکہ حکم اس تعارض کا بحیثیت اعتقاد پوچھا جاوی باین طور کہ عند التعارض ہدایہ کو مقدم سمجھا جاوے یا بخاری کو مقدم اور لایق عمل اعتقاد کیا جاوی بہر حال یہہ جواب سوال فروعات سے ہے تو کسیطرح نہین شمار کیا جاتا پس استعمال لفظ حق وباطل کا اسمین شرح منظومہ کی بھی مخالف ہوا

قوله الثانی علاوہ جہ خوش عمرو کو منصف دیندار اور زید کو متعصب وبدعتی بکہا ہی جوابہ دوسرا قول مخاطب کا زید بدعتی کیا مشرک اور منافق ہی بحکم عین بنصوص ائمہ دین کی جنمین ابوحنیفہ بھی ہین اور منکر ہی حدیث کا بدلیل مطلق بولنی اس کلمہ کی کہ بخاری کو ہدایہ سے رد کرینگی اہ اور مصداق ہی ان روایات حنفیہ کا فی الخلاصۃ من رد حدیثا قال بعض مشائخنا یکفر وقال المتاخرون ان کان متواترا کفر اقول هذا هو الصحیح الا اذا کان رد احادیث الاحاد علی وجه الاستخفاف والاستحقار والانکار انتہی ما فی منح الازهر لعلی القاری الحنفی ترجمہ خلاصہ مین ہی کہ جو کوئی رد کری کسی حدیث کو کہا مشایخ نی وہ کافر ہو جاتا ہی اور کہا پچھلی فقہائی اگر وہ حدیث متواتر ہو تو کافر ہوتا ہی مین کہتا ہون کہ یہی بات صحیح ہی کہ بجز رد کرنی خبر متواتر کی کافر نہین ہوتا مگر اوس حالت مین کہ خبر واحد کو ہلکا اور خفیف جانکر انکار کری تو اسکی انکار سی بھی کافر ہو جاتا ہی تمام ہوا مطلب منح الازہر کا جو ملا علی قاری حنفی کی تصنیف ہے تفصیل اسکی یہہ ہے کہ ہدایہ عبارت ہے مجموعہ چند اقوال اجتہادیہ علماء حنفی مذہب سے جنمین بعض اقوال تو موافق ہین آیات اور احادیث صحیح بخاری ومسلم وغیرہما کی سو ان مین عمرو کو بلکہ کسی اہل حق کو کلام نہین اور نہ انسی سوال ہے اور بعضی اقوال مخالف ہین صحیحین کے پھر وہ تین قسم ہین ایک وہ جنکا ماخذ اور احادیث صحیحہ ہین سوای احادیث صحیحین کے دوسرے وہ جنکا ماخذ احادیث ضعیفہ ہین تیسری وہ جنکا کوئی اصل شرعی نہین فقط دلایل عقلیہ سی جو بمقابل نصوص صحیحہ کی بالاتفاق شرعا حجت نہین مدلل ہین اور یہہ دو قسم اخیر اوسمین اکثر اور غالب ہین اور کافی ہی واسطی ثبوت

Marfat.com

اس امر کی اقرار شیخ عبد الحق کا شرح سفر السعادہ مین جسکو تمنی نہایت کج فہمی سی دلیل ترجیح ہدایہ کی اوپر صحیح بخاری کی سمجھکر نقل کیا ہی وہ یہ ہے جو شیخ عبد الحق نے بضمن جواب اوس شخص کے جو حنفی مذہب کو رائی پر بینی ٹھیراتا ہی کہا ہی و کتاب ہدایہ کہ در دیار مشہور و معتبرترین کتابہاست نیز درین سہم انداختہ چہ مصنف وی رحمہ در اکثر بنای کار بر دلیل معقول نہادہ اگر حدیثی آوردہ نزد محدثین خالی از ضعفی نہ غالبا اشتغال وقت آن استاد در علم حدیث کمتر بودہ ست انتہی اور سوید یہی اسکی کلام اشرف بن طیب بن تقی الدین حیدر جرخی حنفی کا ملکہ اس سی بہی بڑہکر ہدایہ کی بی اعتباری اور اوسکی احادیث کا بی اصل ہونا ثابت کرتا ہے حیث قال فی تنبیہ الوسنان اِنَّ الحدیث ما لم یثبت لہ سند فی الاصول لا یصلح للتمسک والقبول فان موضوعات الزنادقۃ واھل البدع قد جاوزت مائۃ الف من الاحادیث کما صرح بہ النقاد ولو وجدہ واجد فی بعض کتب الحنفیۃ فلیس بہ اعتداد کیف واکثر متاخری فقہائنا الحنفیۃ من علماء ماوراء النہر والعراق والخراسان لم یسندوا احادیثھم التی یذکرونھا فی کتب الحنفیۃ الی اصل من اصول الحدیث الجلیل الشان حتی صاحب الھدایۃ التی علیہ مدار رحی الحنفیۃ یظھر ذلک لمن راجع شرحھا الموسوم بفتح القدیر للشیخ الامام حجۃ الحنفیۃ مولانا المحقق کمال الدین ابن الھمام علیہ التحیۃ والاکرام فانہ شکر اللہ مساعیہ قد بالغ فی حمایۃ مذھب الامام الاعظم ابی حنیفۃ الکوفی بتائیدہ بالاحادیث الثابتۃ فی الصحاح والسنن والمسانید والمعاجم ولم یتیسر لہ رض عند تخریج احادیث الھدایۃ فی اکثر المواضع الظفر بلفظ الحدیث الذی ذکرہ صاحب الھدایۃ ولم یظھر فی بعضھا بشیء اصلا انتھی ما فی تنبیہ الوسنان

ترجمہ جابر کہا ہی کتاب الوسنان مین کہ جبتک کسی حدیث کے سند ثابت نہو کتب حدیث مین تو وہ سند پکڑنی اور قبول کرنی کی لایق نہین کیونکہ وضعی حدیثین جیسے مرتدون اور بدعتیون نی وضع کی ہین ایک لاکھ سی بڑہ گئی ہین جیسا کہ بیان کیا ہی پرکہنی والون نے اور اگر کوئی پاوی اوس حدیث کو کسی حنفی کی

Marfat.com

کتاب مین تو اوسکا کچھہ اعتبار نہین ورکیونکر اعتبار ہو جس حالت مین کہ اکثر پچھلے فقہای حنفیہ ما ورا النہر اور عراق اور خرسان نے جن حدیثون کو اپنی کتابون مین ذکر کیا ہی اونکی سندین کتب حدیث بلند شان تک نہین پہونچائین یہانتک کہ صاحب ہدایہ نی جسپر حنفیون کی چکی پہر رہی ہے ایسا ہی کیا ہی یہ بات اوسپر ظاہر ہو جو ہدایہ کی شرح تصنیف ابن الہمام کو دیکھی کیونکہ اوسنی حمایت مذہب امام ابو حنیفہ کی حد کو پہونچادی ہی ساتھہ مدد کرنی اوسکی کی اون احادیث سی جو کتب صحاح اور سنن اور مسندون اور معجمون مین ثابت ہین اور وقت نکالنی سندون احادیث ہدایہ کی امام ابن الہمام کو بہت جگہ وہ لفظ حدیث کا نہین ملا جو صاحب ہدایہ لایا ہی و بعض جگہ کچھہ بہی پتا نہین ملا اوس حدیث کا جسکو صاحب ہدایہ لایا ہی تمام ہوا جو تنبیہ اوسنان مین ہی پس قایل ترجیح ہدایہ کا بنظر قسم اول کی اوپر احادیث بخاری یا مسلم کی مبتدع ہی اور مخالف اجماع امت کا اور قایل ترجیح ہدایہ کا بنظر قسم دوم کی اور بہی بڑہکر مدعتی اور فاسق ہے اور قایل ترجیح اوسکی کا بنظر قسم سوم کی مشرک ہی اور دین سے خارج نعوذ باللہ من ذلک **ثبوت دعوی اول کا یہہ ہی** کہ باجماع امت محمدیہ ثابت ہو چکا ہی کہ احادیث بخاری اور مسلم کی مقدم اور مرجح ہین صحت مین اور قوت عمل مین ساتھہ اونکی غیر پر قال الامام الاجل ابو عمرو بن الصلاح فی کتاب معرفة انواع علوم الحدیث اول من صنف الصحیح البخاری ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل الجعفی مولاھم وتلاہ ابو الحسین مسلم بن الحجاج النیسابوری القشیری من انفسھم ومع انہ اخذ عن البخاری واستفاد منہ یشارکہ فی کثیر من شیوخہ وکتاباھما اصح الکتب بعد کتاب اللہ العزیز واما روینا عن الشافعی رض انہ قال ما اعلم فی الارض کتابا فی العلم اکثر صوابا من کتاب مالک ومنھم من رواہ بغیر ھذا اللفظ فانما قال قبل وجود کتابی البخاری ومسلم ثم ان کتاب البخاری اصح الکتابین صحیحا واکثر فواید واما ما رویناہ عن ابی علی النیسابوری استاذ الحاکم ابی عبد اللہ الحافظ من

اَنَّهُ قَالَ مَا تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاءِ كِتَابٌ اَصَحُّ مِنْ كِتَابِ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ فَهٰذَا قَوْلُ مَنْ فَضَّلَ مِنْ شُيُوْخِ الْمَغْرِبِ كِتَابَ مُسْلِمٍ عَلٰى كِتَابِ الْبُخَارِيِّ اِنْ كَانَ الْمُرَادُ بِهٖ اَنَّ كِتَابَ مُسْلِمٍ يَتَرَجَّحُ بِاَنَّهُ لَمْ يُمَازِجْهُ غَيْرُ الصَّحِيْحِ فَاِنَّهُ لَيْسَ فِيْهِ بَعْدَ خُطْبَتِهٖ اِلَّا الْحَدِيْثُ الصَّحِيْحُ مَسْرُوْدًا غَيْرَ مَمْزُوْجٍ بِمِثْلِ مَا فِيْ كِتَابِ الْبُخَارِيِّ فِيْ تَرَاجِمِ اَبْوَابِهٖ مِنَ الْاَشْيَاءِ الَّتِيْ لَمْ يُسْنِدْهَا عَلَى الْوَصْفِ الْمَشْرُوْطِ فِي الصَّحِيْحِ فَهٰذَا لَا بَاْسَ بِهٖ وَلَيْسَ يَلْزَمُ مِنْهُ اَنَّ كِتَابَ مُسْلِمٍ اَرْجَحُ فِيْمَا يَرْجِعُ اِلٰى نَفْسِ الصَّحِيْحِ عَلٰى كِتَابِ الْبُخَارِيِّ وَاِنْ كَانَ الْمُرَادُ بِهٖ اَنَّ كِتَابَ مُسْلِمٍ اَصَحُّ صَحِيْحًا فَهٰذَا مَرْدُوْدٌ عَلٰى مَنْ يَقُوْلُهُ اِلٰى اَنْ قَالَ بَعْدَ عَدِّ الْاَقْسَامِ السَّبْعَةِ لِلصِّحَاحِ هٰذِهٖ اُمَّهَاتُ اَقْسَامِهٖ وَاَعْلَاهُ الْاَوَّلُ وَهُوَ الَّذِيْ يَقُوْلُ فِيْهِ اَهْلُ الْحَدِيْثِ كَثِيْرًا صَحِيْحٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ يُطْلِقُوْنَ ذٰلِكَ وَيَعْنُوْنَ بِهٖ اتِّفَاقَ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ لَا اتِّفَاقَ الْاُمَّةِ لٰكِنَّ اتِّفَاقَ الْاُمَّةِ عَلَيْهِ لَازِمٌ مِنْ ذٰلِكَ وَحَاصِلٌ مَعَهٗ لِاتِّفَاقِ الْاُمَّةِ عَلٰى تَلَقِّيْ مَا اتَّفَقَا عَلَيْهِ بِالْقَبُوْلِ انتهى مختصرا ترجمہ کہا امام بزرگ ابو عمرو بن صلاح نے بیچ کتاب معرفۃ انواع علوم الحدیث کی کہ پہلی جسنی کتاب صحیح تصنیف کی امام بخاری تہا اور اوسکی پیچہی لگا مسلم اور باوجودیکہ بخاری سی سیکہتا اور فایدہ اوٹہاتا تہا بخاری کی استاد و نسے بہی روایت رکہتا ہی اور انکی دونون کتابین صحیح تر ہین سب کتابون سی بعد قرآن کی اور جو شافعی سی ہمکو روایت پہونچی ہی کہ اونہون نے کہا ہی کہ موطای امام مالک سی بہتر کتاب روی زمین پر نہین جانتا ہون سو یہہ کہنا اونکا پہلی وجود کتاب بخاری و مسلم کی تہا یعنی جبتک یہہ کتابین جمع نہین ہوئی تہین تو موطا بہتر تہی پہر جسوقت تصنیف ہوئین یہہ کتابین تو موطا کی بہتری انکی سامنی پست ہوگئی پہر ان دونون مین بخاری کی کتاب بہت صحیح اور فایدہ مند ہی اور جو ہمکو ابو علی نیشاپوری استادِ حاکم سی روایت پہونچی ہی کہ اوسنی کہا ہی کہ صحیح مسلم سی صحیح تر کتاب زیر آسمان کوئی نہین سو یہہ کہنا اونکا اور اور مغربی لوگونکا جو مسلم کو ترجیح دیتی ہین اگر اس

Marfat.com

غرض یہی ہو کہ مسلم کی کتاب کو اس سبب سی ترجیح ہی کہ اوسمین بجز احادیث متصل الاسانید
کی اور کی ملونی نہین جیسا کہ صحیح بخاری مین تراجم ابواب مین بی سند حدیثون کی ملونی ہی تو
کہنا انکا بجا ہی کچہہ برا نہین لیکن اس سی صحیح مسلم کی ترجیح نفس صحت احادیث کی جہت سے
ثابت نہوئی اور اگر یہہ کہنا اونکا اس مراد سی ہو کہ کتاب مسلم کی نفس صحت مین بڑھکر ہے
تو یہہ کہنا اونکا مردود ہے یہانتک کہا امام ابن الصلاح نی بعد شمار کرنی ساتون قسم صحاح کے
یہہ ہین اصل اقسام صحاح کی انمین بلند تر اور قسم اول وہ ہی جسکو اہل حدیث صحیح متفق علیہ بولا
کرتی ہین یہہ کہکر مراد رکہتی ہین اتفاق بخاری اور مسلم کا نہ اتفاق تمام امت کا لیکن اس سے
اتفاق تمام امت کا ثابت ہو جاتا ہی کیونکہ تمام امت نی انکی کتابون کی قبول کرنی پر اتفاق
کر لیا ہی تمام ہوا کلام ابن الصلاح کا مختصراً وقال شیخ الاسلام ابن حجر الحافظ فی
شرح نخبة الفکر ویلتحق بهذا التفضیل ما اتفق الشیخان علی تخریجه بالنسبة
الی ما انفرد به احدهما وما انفرد به البخاری بالنسبة الی ما انفرد به مسلم
لاتفاق العلماء علی تلقی کتابیهما بالقبول واختلاف بعضهم فی ایهما ارجح
فما اتفقا علیه ارجح من هذه الحیثیة وقد صرح الجمهور بتقدیم صحیح البخاری
ولم یوجد عن احد التصریح بنقیضه واما ما نقل عن ابی علی النیسابوری
انه قال ما تحت ادیم السماء اصح من کتاب مسلم فلم یصرح بکونه اصح
من صحیح البخاری لانه نفی وجود کتاب اصح من کتاب مسلم اذ المنفی انما هو
بصیغة افعل من زیادة الصحة ولم ینف المساوات وکذا ما نقل عن بعض
المغاربة انه فضل صحیح مسلم علی صحیح البخاری فذلک فیما یرجع الی حسن
السیاق وجودة الوضع والترتیب ولم یفصح احد منهم بان ذلک راجع
الی الاصحیة الی آخرها قال ترجمہ اور کہا اسلام کی بزرگ حدیث کی حافظ ابن حجر نی
شرح نخبة الفکر مین کہ ملتی ہی تفصیل سابق سی یہہ کہ بخاری مسلم کی متفق علیہ حدیث کو

Marfat.com

ا وسپر جو ایک ہی روایت ہی اور اونکی اکیلی اکیلی روایتون مین بخاری اکیلی کی روایت کو ترجیح ہے اسلیے کہ علما کا اتفاق ہی انکی کتابون کی قبول کرنی پر اور اختلاف بعضونکا اسمین ہے کہ ان دونون مین کون مرجح ہی پس جسپر دونونکا اتفاق ہووے تو اس اتفاق سی مرجح ہو اور صحیح بخاری کی مسلم سی ترجیح اور تقدیم اکثر علما نی بیان کی ہی اور اوسکا خلاف کسی ایک سی بہی ثابت نہین اور جو ابو علی نیشاپوری سی منقول ہی کہ کہا اونسی کہ زیر آسمان مسلم سی زیادہ صحیح کوئی کتاب نہین سو اسمین یہہ بیان نہین کہ مسلم بخاری سی زیادہ صحیح ہی کیونکہ اونسی اوس کتاب کا نہونا بیان کیا ہی جو مسلم سی زیادہ صحیح ہو اور اسمین مسلم کی برابر صحیح کی نفی نہوئی ایسا ہی جو بعض مغربیون سی منقول ہے کہ اونسی صحیح مسلم کو صحیح بخاری سی بہتر کہا ہی سو یہہ بہتر کہنا اوسکا راجع ہی طرف خوبی سیاق اور پختگی ترتیب اور وضع احادیث کی اور کسینی بیان نہین کیا کہ یہہ بہتر کہنا راجع ہی طرف صحت کی یعنی بہتر کہنا اوسکا بنظر وضع و ترتیب مسلم کی ہی نہ اس نظر سی کہ مسلم کو صحت مین ترجیح ہی وَقَالَ الْاِمَامُ النَّوَوِیُّ فِیْ مُقَدِّمَةِ شَرْحِ صَحِیْحِ مُسْلِمٍ اِتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی اَنَّ اَصَحَّ الْکُتُبِ بَعْدَ الْقُرْاٰنِ الْعَزِیْزِ الصَّحِیْحَانِ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَتَلَقَّتْهُمَا الْاُمَّةُ بِالْقَبُوْلِ وَکِتَابُ الْبُخَارِیِّ اَصَحُّهُمَا صَحِیْحًا وَاَکْثَرُهُمَا فَوَائِدَ وَمَعَارِفَ ظَاهِرَةً وَغَامِضَةً وَقَدْ صَحَّ اَنَّ مُسْلِمًا کَانَ مِمَّنْ یَسْتَفِیْدُ مِنَ الْبُخَارِیِّ وَیَعْتَرِفُ بِاَنَّهٗ لَیْسَ لَهٗ نَظِیْرٌ فِیْ عِلْمِ الْحَدِیْثِ وَهٰذَا الَّذِیْ ذَکَرْنَا مِنْ تَرْجِیْحِ کِتَابِ الْبُخَارِیِّ هُوَ الْمَذْهَبُ الْمُخْتَارُ الَّذِیْ قَالَهُ الْجَمَاهِیْرُ وَاَهْلُ الْاِتْقَانِ وَالْحِذْقِ وَالْغَوْصِ عَلٰی اَسْرَارِ الْحَدِیْثِ وَقَالَ اَبُوْ عَلِیٍّ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ النَّیْسَابُوْرِیُّ الْحَافِظُ شَیْخُ الْحَاکِمِ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْبَیِّعِ کِتَابُ مُسْلِمٍ اَصَحُّ وَوَافَقَهٗ بَعْضُ شُیُوْخِ الْمَغْرِبِ وَالصَّحِیْحُ الْاَوَّلُ انتهی ترجمہ اور کہا امام نووی نی شرح صحیح مسلم کی مقدمہ مین کہ متفق ہین علما اس بات پر کہ صحیح تر کتابون سی بعد قرآن کی صحیح بخاری و صحیح مسلم ہین تمام امت محمدیہ نی

Marfat.com

انکو قبول کر لیا ہی اور کتاب بخاری کی دونون مین سی زیادہ صحیح اور فایدہ مند ہی اور صحیح ہو چکی ہی یہہ بات کہ مسلم فایدہ اوٹھاتا تھا امام بخاری سی اور اقرار کرتا تھا کہ بخاری بی نظیر ہی علم حدیث مین یہہ جو ہمنی بخاری کو غالب ٹھیرایا ہی مذہب ہے جمہور علما کا اور صاحبان مضبوطی اور مہارت کا اور غوطہ مارنی والون کا دریای اسرار حدیث مین اور کہا ابو علی نیشاپوری حاکم کی استاذ نی کہ کتاب مسلم کی زیادہ صحیح ہی اور اوسکی موافق ہوئی بعض مشایخ مغرب کے لیکن صحیح وہی بات ہی جو پہلی کہی گئی یعنی صحیح تر ہونا کتاب بخاری کا وَقَالَ شَیْخُ الْاِسْلَامِ الْحَافِظُ الذَّہَبِیُّ فِیْ تَارِیْخِ الْاِسْلَامِ اَمَّا جَامِعُ الْبُخَارِیِّ الصَّحِیْحُ فَاَجَلُّ کُتُبِ الْاِسْلَامِ وَاَفْضَلُہَا بَعْدَ کِتَابِ اللّٰہِ وَہُوَ اَعْلٰی فِیْ وَقْتِنَا ھٰذَا یَعْنِیْ سَنَةَ ثَالِثَ عَشَرَ بَعْدَ سَبْعِمِائَةٍ وَمِنْ ثَلٰثِیْنَ سَنَةً یَفْرَحُوْنَ الْعُلَمَاءُ بِعُلُوِّ سَمَاعِہٖ فَکَیْفَ الْیَوْمَ فَلَوْ رَحَلَ شَخْصٌ لِسَمَاعِہٖ مِنْ اَلْفِ فَرْسَخٍ لَمَا ضَاعَتْ رِحْلَتُہٗ انتہی ترجمہ اور کہا شیخ الاسلام حافظ ذہبی نی تاریخ الاسلام مین کہ کتاب جامع صحیح بخاری کی بزرگ تر ہی کتب اسلام سی اور بہتر ہی تمام سی بعد قرآن کی اور وہ بلند تر ہی ہماری اس زمانہ مین یعنی ۷۱۳ھ مین اور تیس سال سی علما خوش ہوتی ہین اسکی سماع عالی رتبہ سی پس اگر کوئی اسکی سننی کی واسطی تین ہزار کوس سفر کری تو اوسکا سفر رائگان نہوگا وَقَالَ الْقُسْطَلَانِیُّ فِیْ شَرْحِ الْبُخَارِیِّ وَاَمَّا تَالِیْفُہٗ یَعْنِی الْبُخَارِیَّ فَاِنَّہَا سَارَتْ مَسِیْرَ الشَّمْسِ وَدَارَتْ فِی الدُّنْیَا فَمَا جَحَدَ فَضْلَہَا اِلَّا الَّذِیْ یَتَخَبَّطُہُ الشَّیْطَانُ مِنَ الْمَسِّ وَاَجَلُّہَا وَاَعْظَمُہَا الْجَامِعُ الصَّحِیْحُ انتہی ترجمہ اور کہا قسطلانی نے شرح بخاری مین کہ تصنیفات بخاری کی پہر رہی ہین جہان کہین کہ سورج پہر تا ہی یا دنیا بہر مین دورہ کر رہی ہین یعنی تمام جہان مین لوگ اسکو دستور العمل جانکر لئی پہرتی ہین اور مشہور کرتی ہین پس اسکی بزرگی کا منکر نہوگا مگر وہی جسکو شیطان نے دیوانہ کر کہا ہی ہاتہہ لگا کر اور بڑی بزرگ سب تصانیف سی اوسکی جامع صحیح ہے وَقَالَ الشَّیْخُ الْحَافِظُ

ابن كثير في البداية والنهاية وكتابه الصحيح يستسقى بقراءته الغمام واجمع على قبوله وصحة ما فيه اهل الاسلام انتهى ترجمه اور كها شيخ حافظ ابن كثير نى تاريخ بدايه ونهايه مين كه كتاب بخارى كى جامع صحيح اسكى پڑهنى كى بركت سى مينه مانگا جاتا هى اور اسكى مقبول هونى اور صحيح هونى پر تمام اهل اسلام كا اجماع هوگيا هى وقال مولانا الاجل شاه ولى الله في حجة الله البالغة اما الصحيحان فقد اتفق المحدثون على ان جميع ما فيهما من المتصل المرفوع صحيح بالقطع وانهما متواتران الى مصنفيهما وانه كل من يهون امرهما فهو مبتدع متبع غير سبيل المؤمنين وان شئت الحق الصراح فقسه بكتاب ابن ابي شيبة وكتاب الطحاوي ومسند الخوارزمي وغيرها تجد بينها وبينهما بعد المشرقين انتهى ترجمه اور كها مولينا شاه ولى الله نى حجة الله البالغه مين كه صحيح بخارى ومسلم جو هين انمين جو حديث متصل مرفوع هى سو صحيح هى يقينا باتفاق محدثين كى اور سند متواتر سى مصنفون تك پهونچى هى اور جو كوئى انكو خفيف ورهلكا جانى وه لا اتفاق چلنى والا هى وه راه جو مومنون كى نهين اگر تو حق صريح ڈهونڈهى تو انكو كتاب ابن ابى شيبه اور كتاب طحاوى اور مسند خوارزمى سى مقابله كركى ديكهه تو تجكو انمين اور انمين دو مشرقون كى دورى معلوم هو ف ابن ابى شيبه بخارى ومسلم كا استاد هى اور اوسكى كتاب كا نام مصنف هى اور طحاوى حنفى مذهب كا ايك فقيه هى اسكى كتاب شرح معانى الآثار هى اور مسند خوارزمى ابو المويد محمد بن محمود خوارزمى كى تاليف هى اور اوسى مسند امام اعظم كهلاتى هين كيونكه اسمين خوارزمى نى مرويات امام اعظم كو بزعم خود جمع كيا هى اور بهت جگه خطا كى هى مولانا فرماتى هين كه اگر كسيكو جلالت شان صحيحين كى دريافت كرنى منظور هو تو ان كتابون سى مقابل كركى ديكهى تو معلوم هو كه يه كهان اور وه كهان وقال السيد جمال الدين صاحب روضة الاحباب في رسالته في اصول الحديث اول من صنف في الصحيح المجرد الامام البخاري ثم مسلم وكتاباهما اصح الكتب بعد

Marfat.com

کتاب اللہ العزیز الی ان قال واعلی اقسام الصحیح ما اتفقا علیہ ثم ما افرد بہ
البخاری ثم ما انفرد بہ مسلم الی اخر ما قال ترجمہ اور کہا سید جمال الدین نے جو مصنف
روضۃ الاحباب کے ہین اپنے رسالہ اصول حدیث مین کہ پہلی جسنی فقط صحیح یعنی بی ملونی حسن و ضعیف
کی تصنیف کی ہی امام بخاری ہی پہر امام مسلم اور انکی کتابین سب کتابون سی زیادہ صحیح ہین
ماسوای قرآن کی یہانتک کہ کہا سید جمال الدین نی کہ بلند ترین اقسام صحیح وہ ہی جسپر
بخاری ومسلم کا اتفاق ہو پہر وہ جو اکیلی بخاری کی روایت ہو پہر وہ جو اکیلی مسلم کی روایت
ہو الخ وقال الشیخ العلامۃ الحبر الفہامۃ محمد الملقب بالمعین السندی
فی الدراسات وکونہما اصح کتاب فی الصحیح المجرد تحت ادیم السماء و
انہما اصح الکتب بعد القرآن العزیز باجماع من علیہ التعویل فی ہذا
العلم الشریف قاطبۃ فی کل عصر واجماع کل فقیہ مخالف وموافق علی
ما لا یوجد مثل ذلک الاجماع علی فضل ابی حنیفۃ رح علی الفقہاء الثلثۃ من
المعاند والمخالف مع دعوی ذلک من اکثر اہل المذہب انتہی ترجمہ اور کہا
شیخ علامہ بہت دانشمند وفہمیدہ نے جسکا نام محمد اور لقب معین سندہی ہے کتاب دراسات مین
کہ بخاری ومسلم کا کتب صحیحہ محض سی جو زیر آسمان ہین زیادہ صحیح ہونا اور انکا قرآن کی بعد
درجہ صحت مین پہونچنا اجماع سی ہر زمانہ کی محدثین اور فقہا کی مخالف ہون خواہ موافق
ثابت ہی ایسا اجماع کہ پایا نہین گیا ویسا اجماع ابو حنیفہ کی بزرگی پر بہ نسبت باقی تینون
اماموں کی حالانکہ اوس بزرگی کا اکثر اہل مذہب حنفی نی دعوی بہی کیا ہی ایسا ہی اوسکو
علمای حنفیہ وشافعیہ اور محدثین وغیرہم اپنی تصانیف مین لکھتی ہین کہ حدیث بخاری اور مسلم کی
مقدم اور مرجح ہی غیر پر باجماع مسلمین کے پہر بعضی اہل تحقیق اتباع ائمہ اربعہ سی اور اکثر اشعری
اور عامہ اہل حدیث اس سی بہی بڑہکر فرماتی ہین کہ حدیث مسلم وبخاری سی علم نظری یقینی حاصل
ہوتا ہی پس بنا بر اس مذہب کی منکر حدیث شیخین کا کافر ہوگا اور بعضی جو کہتی ہین کہ علم

یقینی انکی حدیث سی حاصل نہین ہوتا اونکی نزدیک اگرچہ منکر انکی حدیث کا کافر نہوگا لیکن
فاسق اور تارک واجب ضرور ہوگا کیونکہ اونکی نزدیک وجوب عمل مین ساتھہ حدیث شیخین کے اور
اصحیتہ اور ارجحیتہ مین اوسکی کچھہ تردد و کلام نہین قَالَ الْاِمَامُ اَبُوْعَمْرٍو بْنُ الصَّلَاحِ فِیْ
عُلُوْمِ الْحَدِیْثِ وَهٰذَا الْقِسْمُ یَعْنِی الْمُتَّفَقَ عَلَیْهِ مَقْطُوْعٌ بِصِحَّتِهٖ وَالْعِلْمُ الْیَقِیْنِیُّ
النَّظَرِیُّ وَاقِعٌ بِهٖ خِلَافًا لِقَوْلِ مَنْ نَفٰی ذٰلِكَ مُحْتَجًّا بِاَنَّهٗ لَا یُفِیْدُ اِلَّا
الظَّنَّ وَاِنَّمَا تَلَقَّتْهُ الْاُمَّةُ بِالْقَبُوْلِ لِاَنَّهٗ یَجِبُ عَلَیْهِ الْعَمَلُ بِالظَّنِّ وَالظَّنُّ
قَدْ یُخْطِئُ وَقَدْ کُنْتُ اَمِیْلُ اِلٰی هٰذَا وَاَحْسَبُهٗ قَوِیًّا ثُمَّ بَانَ لِیْ اَنَّ الْمَذْهَبَ
الَّذِی اخْتَرْنَاهُ اَوَّلًا هُوَ الصَّحِیْحُ لِاَنَّ ظَنَّ مَنْ هُوَ مَعْصُوْمٌ مِنَ الْخَطَاءِ
لَا یُخْطِئُ وَالْاُمَّةُ فِیْ اِجْمَاعِهَا مَعْصُوْمَةٌ مِنَ الْخَطَاءِ وَلِهٰذَا كَانَ الْاِجْمَاعُ
الْمُبْتَنِیْ عَلَی الْاِجْتِهَادِ حُجَّةً مَقْطُوْعًا بِهَا وَاَكْثَرُ اِجْمَاعَاتِ الْعُلَمَاءِ كَذٰلِكَ
وَهٰذِهٖ نُكْتَةٌ نَفِیْسَةٌ نَافِعَةٌ وَمِنْ فَوَائِدِهَا الْقَوْلُ بِاَنَّ مَا انْفَرَدَ بِهٖ
الْبُخَارِیُّ اَوْ مُسْلِمٌ مُنْدَرِجٌ فِیْ قَبِیْلِ مَا یُقْطَعُ بِهٖ لِتَلَقِّی الْاُمَّةِ كُلَّ وَاحِدٍ
مِنْ كِتَابَیْهِمَا بِالْقَبُوْلِ سِوٰی اَحْرُفٍ یَسِیْرَةٍ تَكَلَّمَ عَلَیْهَا النُّقَّادُ مِنَ الْحُفَّاظِ
كَالدَّارَقُطْنِیِّ وَغَیْرِهٖ وَهِیَ مَعْرُوْفَةٌ عِنْدَ اَهْلِ هٰذَا الشَّاْنِ اِنْتَهٰی كَلَامُ
ابْنِ الصَّلَاحِ ترجمہ کہا امام ابوعمرو بن الصلاح نے کتاب علوم الحدیث مین اور یہہ قسم یعنی
جس حدیث پر شیخین کا اتفاق ہو یقینی صحیح ہی اور علم یقینی جو دلیل سی حاصل ہوا کرتا ہے
اس قسم سی حاصل ہے بخلاف قول اوس شخص کے جو کہتا ہی یقینی علم حاصل نہین ہوتا بلکہ
ظنی حاصل ہوتا ہی اور قبول کرنا امت کا اس قسم کو اسی جہت سے ہی کہ عمل کرنا ساتھہ ظنی بات
کی واجب ہوتا ہی اور ظن مین خطا کا بھی احتمال ہی اور مین بھی اس مذہب مخالف کی طرف
مایل ہوگیا تہا اور اوسکو اچھا جاننی لگا تہا پھر مجھی معلوم ہوا کہ مذہب صحیح وہی ہے جو ہمنی پہلی
اختیار کیا تہا یعنی حدیث متفق علیہ کو مفید علم یقینی جاننا اسلئی کہ ظن معصوم مین خطا کا

Marfat.com

احتمال نہین اور امت اپنی اجماع مین خطا سی معصوم ہوا کرتی ہے اسیواسطی جو اجماع مبنی
اجتہاد پر ہوتا ہی دلیل قطعی شمار کیا جاتا ہی اور اکثر اجماع علما کی ایسی ہی ہوتی ہین سو یہہ
ایک بڑا النفیس نکتہ ہی اس سی یہہ بات بہی نکل آئی کہ جو اکیلی بخاری کی روایت ہو یا اکیلی
مسلم کی وہ بہی قسم مفید علم یقینی مین داخل ہے کیونکہ امت نی دونون کی کتابون کو
قبول کر لیا ہی سوای تہوڑی حرفون کی جنپر دارقطنی وغیرہ پرکہنی والون نی کلام کیا ہے
اور وہ حروف مشہور ہین اس فن والون مین تمام ہوا کلام ابن صلاح کا وَقَالَ البَلقینی
قَدْ نَقَلَ بَعْضُ الحُفّاظِ لِلمُتَاخِرِینَ مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ الصَّلَاحِ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الشَّافِعِیَّةِ
کَاَبِی اِسْحَاقَ الشَّافِعِیِّ وَاَبِی حَامِدِ الاِسْفَرَائِنِیّ وَالقَاضِی اَبِی الطَّیِّبِ وَالشَّیْخِ اَبِی
اِسْحٰقَ الشِّیْرَازِیِّ وَعَنِ السَّرَخْسِیِّ مِنَ الحَنَفِیَّةِ وَالقَاضِی عَبْدِ الوَهَّابِ مِنَ
المَالِکِیَّةِ وَاَبِی یَعْلٰی وَاَبِی الخَطَّابِ وَابْنِ الزَّاغُونِیِّ مِنَ الحَنَابِلَةِ وَابْنِ فُوْرَكَ
وَاَکْثَرِ اَهْلِ العِلْمِ مِنَ الاَشْعَرِیَّةِ وَاَهْلِ الحَدِیْثِ قَاطِبَةً وَمَذْهَبُ السَّلَفِ
عَامَّةً اِنْتَهٰی عَلٰی مَا نَقَلَهُ السَّیُوْطِیُّ فِی التَّدْرِیْبِ ترجمہ اور کہا بلقینی نی بیشک
نقل کیا ہی بعضی حدیث کی حافظون نے مثل قول ابن الصلاح کی ایک جماعت شافعیہ سی
جیسے ابو اسحق شافعی ہوئی اور ابو حامد اسفرائی اور قاضی ابو الطیب اور شیخ ابو اسحق شیرازی
اور نقل کیا ہی امام سرخسی سی حنفیہ مین سی اور قاضی عبد الوہاب سی مالکیہ مین سی اور ابو یعلی اور
ابن الزاغونی سی حنبلیون مین سی اور ابن فورک اور اکثر اہل علم سی اشعریہ مین سی اور سب کی
سب اہل حدیث سی اور یہی نقل کیا مذہب تمام سلف کا تمام ہوا کلام بلقینی کا جیسی سیوطی
تدریب مین نقل کیا ہی وَقَالَ النَّوَوِیُّ فِی مُقَدِّمَةِ شَرْحِ مُسْلِمٍ بَعْدَ اِیْرَادِ کَلَامِ ابْنِ
الصَّلَاحِ مُتَعَقِّبًا وَمُعْتَرِضًا عَلَیْهِ وَهٰذَا الَّذِیْ ذَکَرَهُ الشَّیْخُ فِی هٰذِهِ المَوَاضِعِ
خِلَافُ مَا قَالَهُ المُحَقِّقُوْنَ وَالاَکْثَرُوْنَ فَاِنَّهُمْ قَالُوْا اَحَادِیْثُ الصَّحِیْحَیْنِ الَّتِی
لَیْسَتْ بِمُتَوَاتِرَةٍ اِنَّمَا تُفِیْدُ الظَّنَّ فَاِنَّهَا اٰحَادٌ وَالاٰحَادُ اِنَّمَا تُفِیْدُ الظَّنَّ عَلٰی

ما تقرر ولا فرق بین البخاری ومسلم وغیرهما فی ذلک وتلقی الامۃ
بالقبول انما افاد وجوب العمل بما فیهما وهذا متفق علیه فان اخبار
الآحاد التی فی غیرهما یجب العمل بها اذا صحت اسانیدها ولا تفید
الا الظن فکذا الصحیحان وانما یفترق الصحیحان وغیرهما من الکتب
فی کون ما فیهما صحیحا لا یحتاج الی النظر فیه بل یجب العمل به مطلقا
وما کان فی غیرهما لا یعمل به حتی ینظر ویوجد فیه شروط الصحیح
ولا یلزم من اجماع الامۃ علی العمل بما فیهما اجماعهم علی انه مقطوع
بانه من کلام النبی صلی اللہ علیه وسلم وقد اشتد انکار امام ابن برهان
علی من قال بما قاله الشیخ انتهی کلام النووی قال السیوطی فی التدریب
قال شیخ الاسلام ما قاله النووی مسلم من جهة الاکثرین
فاما المحققون فلا فقد وافق ابن الصلاح ایضا محققون انتهی ترجمہ

اور کہا نووی نی مقدمہ شرح صحیح مسلم مین بعد نقل کرنی کلام ابن الصلاح کی اوسپر اعتراض
کی نظر سی کہ یہہ جو شیخ ابن صلاح نی ذکر کیا ہی سو خلاف ہی قول محققون کی اور اکثر علما کی
اہلئی کہ اونہون نے حدیث شیخین کو جو متواتر نہو مفید ظن بتلایا ہی کیونکہ وہ خبر واحد ہوتی ہے
اور خبر واحد بجز ظن فایدہ نہین دیتی اور اس مفید ظن ہونی مین بخاری ومسلم اور اونکی سوای سب
برابر ہین ہان یہہ فرق کہ اونکو علما نی قبول کرلیا ہی سو اس سی یہہ بات ثابت ہوئی کہ
انپہ عمل واجب ہے بالاتفاق اور بجز انکی اورونکی حدیثون پر جو غیر متواتر ہین عمل کرنا تب واجب
ہوتا ہی جب اونکی صحت ثبوت کو پہونچ لی الحاصل یہہ دونون مفید ظن ہی ہین اور فرق اتنا
یہی ہی کہ بخاری ومسلم کی حدیث کی صحت ثابت ہوچکی ہی اوسمین کچھہ بحث وتامل کی ضرورت
نہین ہے اور بہرحال اوسپر عمل واجب ہے اور اسپر سب کا اتفاق ہی اور بجز انکی اوروں کے
حدیث واجب العمل نہین جبتک کہ اوسکی صحت ثابت نہولی اور اوسمین بحث ونظر کرکی صحت

Marfat.com

کو نہ دیکھہ لیا جاوی اور اس اجماع سی جو بخاری و مسلم کی وجوب العمل ہونی پر منعقد ہو چکا ہی علم یقینی
حاصل نہیں ہوتا اور بلا شبہ سخت انکار کیا ہی امام ابن برہان نی اوسپر جو شیخ ابن الصلاح کی طرح
کہی تمام ہوا کلام نووی کا کہا امام سیوطی نی تدریب مین کہ شیخ الاسلام فرماتی ہین کہ جو نووی
نی ابن الصلاح پر اعتراض کیا ہی کہ قول اوسکا اکثر علما کی خلاف ہی سو ٹہیک ہی لیکن یہہ جو
کہا ہی کہ یہہ قول محققین کی بہی خلاف ہی سو غلط ہی کیونکہ محققین ابن الصلاح کی ساتہہ
بہی ہین یعنی ابو اسحق شافعی اور ابو حامد اسفرائنی اور قاضی ابو الطیب اور شیخ ابو اسحق شیرازی
اور سرخسی حنفی اور قاضی عبد الوہاب مالکی اور ابو یعلی اور ابو الخطاب اور ابن الزاغونی حنبلی اور
ابن فورک اور اکثر اہل علم اشعریہ اور اہل حدیث سب کے سب اور سلف صالحین تمام و قَالَ الْحَافِظُ
الْاِمَامُ ابْنُ حَجَرٍ فِی شَرْحِ نُخْبَةِ الْفِکْرِ الْخَبَرُ الْمُحْتَفُّ بِالْقَرَائِنِ یُفِیدُ الْعِلْمَ خِلَافًا
لِمَنْ اَبیٰ ذٰلِکَ وَقَالَ وَهُوَ اَنْوَاعٌ مِنْهَا مَا اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ فِی صَحِیْحَیْهِمَا مِمَّا
لَمْ یَبْلُغِ التَّوَاتُرَ فَاِنَّهُ احْتَفَّ بِهٖ قَرَائِنُ مِنْهَا جَلَالَتُهُمَا فِی هٰذَا الشَّانِ وَ
تَقَدُّمُهُمَا فِی تَمْیِیْزِ الصَّحِیْحِ عَلٰی غَیْرِهِمَا وَتَلَقِّی الْعُلَمَاءِ لِکِتَابَیْهِمَا بِالْقَبُوْلِ وَ
هٰذَا التَّلَقِّیْ وَحْدَهٗ اَقْوٰی فِیْ اِفَادَةِ الْعِلْمِ مِنْ مُجَرَّدِ کَثْرَةِ الطُّرُقِ الْقَاصِرَةِ
عَنِ التَّوَاتُرِ اِلَّا اَنَّ هٰذَا مُخْتَصٌّ بِمَا لَمْ یَنْتَقِدْهُ اَحَدٌ مِنَ الْحُفَّاظِ وَبِمَا لَمْ یَقَعِ
التَّجَاذُبُ بَیْنَ مَدْلُوْلَیْهِمَا مِنْ غَیْرِ تَرْجِیْحٍ وَمَا عَدَا ذٰلِکَ فَالْاِجْمَاعُ
حَاصِلٌ عَلٰی تَسْلِیْمِ صِحَّتِهٖ قَالَ وَمَا قِیْلَ اِنَّهُمُ اتَّفَقُوْا عَلٰی وُجُوْبِ الْعَمَلِ
بِهٖ لَا عَلٰی صِحَّتِهٖ فَمَمْنُوْعٌ لِاَنَّهُمُ اتَّفَقُوْا عَلٰی وُجُوْبِ الْعَمَلِ بِکُلِّ مَا صَحَّ
وَلَوْ لَمْ یُخَرِّجَاهُ فَلَمْ یَبْقَ لِلصَّحِیْحَیْنِ مَزِیَّةٌ فِیْمَا یَرْجِعُ اِلٰی نَفْسِ الصِّحَّةِ انْتَهٰی
قَالَ السُّیُوْطِیُّ قَالَ ابْنُ کَثِیْرٍ وَاَنَا مَعَ ابْنِ الصَّلَاحِ فِیْمَا عَوَّلَ عَلَیْهِ
قُلْتُ وَهٰذَا الَّذِیْ اَخْتَارُهٗ وَلَا اَعْتَقِدُ سِوَاهُ انْتَهٰی کَلَامُ السُّیُوْطِیِّ رحمہ
اور کہا حافظ امام ابن حجر نی شرح نخبۃ الفکر مین کہ حدیث گہری ہوئی نشانیون صحت

مفید یقین ہوتی ہے بخلاف قول اوس شخص کے جو اسکا منکر ہے اور کہا کہ وہ کئی قسم
ہے ایک اونمین سی وہ حدیث ہی جسکو شیخین بخاری و مسلم روایت کرین اور وہ تواتر کو نہ پہونچے
ہو اسلئے کہ کئی نشانیان صحت کی لگ رہی ہین جلالت شیخین کے اور اونکا مقدم ہونا حدیث
صحیح کی تمیز و پہچان مین اور تمام علما کا قبول کر لینا اونکی کتابون کو اور یہہ قبول کر لینا
اونکا اکیلا ہی قوی نشانی ہے واسطی مفید ہونے اونکی حدیث کی یقین کو اور بڑی مفید ہے
بہ نسبت اوس کثرت سندون کی جو تواتر کو نہ پہونچی لیکن یہہ حکم قطعیت و یقین کا خاص ہے
اون حدیثون سی جنکو کسی حافظ نی پر کہا نہین ہے اور اونسی جنمین باہم تعارض نہین اور سوا
اسکے باقی حدیثون کی تسلیم صحت پر اجماع ہو چکا ہی کہا امام ابن حجر نے کہ یہہ جو کسی
نے کہا ہی کہ علما کا اجماع اسپر ہے کہ انکی حدیث پر عمل کرنا واجب ہے نہ اسپر کہ انکی صحت
مسلم ہے سو یہہ بات قابل تسلیم نہین کیونکہ عمل تو ہر حدیث صحیح پر واجب ہے خواہ اوسکو شیخین
نے روایت نکیا ہو پس خاص انکی حدیث کو صحت کی راہ سی کیا فوقیت رہی تمام ہوا کلام ابن حجر
کا کہا امام سیوطی نی کہ فرمایا ابن کثیر نی کہ مین تابع ہون ابن الصلاح کی اوس بات مین
جو اونہون نی کہی ہے اور اوسپر اعتماد کیا ہی مین کہتا ہون کہ مین بہی اوسی کو اختیار
کرتا ہون اور یہی اعتقاد رکہتا ہون تمام ہوا کلام سیوطی کا پہر ان دونون مذہبون
مین بعضی محققون نے تطبیق بہی دی ہے چنانچہ دراسات مین مفصل و مدلل مذکور
ہے اور بعض نے مذہب ابن الصلاح کو ترجیح دی ہے چنانچہ ابن کثیر اور امام سیوطی کی
عبارات تذکرہ بالا مین مدلل مذکور ہے اور ہمکو اس مقام مین اسکی تفصیل اور احد الفریقین کے
ترجیح منظور نہین بلکہ غرض ہماری اتنی ہی ہے کہ رتبہ صحیحین کا اسقدر بلند ہی کہ کئی محققین
انکے احادیث کو مفید علم یقینی نظری کہتی ہین اور بعضی اگرچہ مفید علم ظنی کہتی ہین لیکن
وہ بہی مرجح اور واجب العمل ہونمین انکی احادیث کی کچہہ چون و چرا نہین کرتی اب ایک
بات واجب التنبیہ کہی جاتی ہے وہ یہہ ہے کہ جو کلام مین ابن الصلاح

اوزاعی اور ابن مہدی اور ابن [illegible] اور ربیع اور سفیان [illegible] سے اور ان باتون کی جو اون کی نشان ہین [illegible] ابن حجر [illegible] فن مین [illegible] سبب تصنیف [illegible] کتاب کی [illegible] علمون کی [illegible] امام [illegible] ابو حنیفہ کی [illegible] سے اوسکو [illegible]

کی گزرا ہے کہ سِوی اَحْرُفٍ یَسِیْرَۃٍ تَکَلَّمَ عَلَیْہَا بَعْضُ اَہْلِ النَّقْدِ مِنَ الْحُفَّاظِ کَالدَّار
وَغَیْرِہٖ اور کلام مین شارح نخبہ کی گزرا ہی کہ اِلَّا اَنَّ ہٰذَا مُخْتَصٌّ بِمَا لَمْ یَنْقُدْہُ اَحَدٌ
مِنَ الْحُفَّاظِ یہہ مستثنی ہی حکم قطعیت سی اور معنی اسکی یہہ ہین کہ سب احادیث صحیحین کے قطعی الصحۃ
ہین سوا اون چند احادیث کی جنمین دارقطنی وغیرہ لی کلام کیا ہی یعنی وہ قطعی الصحۃ نہین نہ یہہ کہ مستثنی ہے
حکم صحیۃ اور راجحیۃ اور وجب العمل ہونی سی احادیث صحیحین کے چنانچہ شاہد ہین اسپر الفاظ مستثنی ہنہ
کی ان دونون اماموں کی کلام مین امام ابن الصلاح کی یہہ الفاظ مَا انْفَرَدَ بِہِ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ
مُنْدَرِجٌ فِیْ قَبِیْلِ مَا یُقْطَعُ بِہٖ سِوٰی اَحْرُفٍ یَسِیْرَۃٍ اَیْ فَہِیَ لَا تَنْدَرِجُ فِیْمَا یُقْطَعُ اہ
ابن حجر کی یہہ الفاظ وَہٰذَا التَّلَقِّیْ وَحْدَہٗ اَقْوٰی فِیْ اِفَادَۃِ الْعِلْمِ اِلَّا اَنَّ ہٰذَا مُخْتَصٌّ
بِمَا لَمْ یَنْقُدْہُ اَحَدٌ اَیْ فَہُوَ لَا یَشْمَلُ الْقَدْرَ الْمُنْتَقَدَ مِنْہُمَا لِعَدَمِ وُجُوْدِ التَّلَقِّیْ لَہٗ
ایسا ہی ثابت کیا ہی امام سیوطی و صاحب دراسات نے قَالَ صَاحِبُ الدِّرَاسَاتِ ثُمَّ مِمَّا یُہِمُّ
اَنْ یُعْرَفَ اَنَّ مَا انْتُقِدَ عَلَیْہِمَا اِنَّمَا اسْتُثْنِیَ عَمَّا حُکْمُہُ الْمَقْطُوْعُ کَمَا صَرَّحَ بِہٖ شَارِحُ
النُّخْبَۃِ وَصَرَّحَ اَیْضًا الشَّیْخُ ابْنُ الصَّلَاحِ قَالَ السُّیُوْطِیُّ اسْتَثْنٰی ابْنُ الصَّلَاحِ مِنَ
الْمَقْطُوْعِ بِصِحَّتِہٖ مَا تُکُلِّمَ فِیْہِ مِنْ اَحَادِیْثِہِمَا فَقَالَ سِوٰی اَحْرُفٍ یَسِیْرَۃٍ تَکَلَّمَ عَلَیْہَا
بَعْضُ اَہْلِ النَّقْدِ مِنَ الْحُفَّاظِ کَالدَّارَقُطْنِیِّ وَغَیْرِہٖ فَاِنَّ جَمِیْعَ مَا اَخْرَجَاہُ مَقْطُوْعُ
الصِّحَّۃِ کَالْمُتَوَاتِرِ اِلَّا اَنَّ الْقَطْعَ فِیْہِ نَظَرِیٌّ کَمَا مَرَّ مِنَ الْمُقَدِّمَاتِ الْقَطْعِیَّۃِ
وَفِی الْمُتَوَاتِرِ ضَرُوْرِیٌّ فَمَا لَمْ یَنْتَہِضْ عَلَیْہِ تِلْکَ الْمُقَدِّمَاتُ مِمَّا لَمْ تُجْمِعْ
عَلَیْہِ الْاُمَّۃُ وَشَذَّ مِنْہُ بَعْضُ الْحُفَّاظِ لَمْ یَکُنْ قَطْعِیَّ الصِّحَّۃِ فَیَزُوْلُ مِنْہُ حُکْمُ
الْقَطْعِیَّۃِ مِنْ عَدَمِ حِنْثِ الْحَالِفِ وَتَکْفِیْرِ الْجَاحِدِ وَمَا یُشْبِہُ ذٰلِکَ لَا اَنْ یَکُوْنَ
مَا انْتُقِدَ عَلَیْہِ صَحِیْحًا یَجِبُ بِہِ الْعَمَلُ مِنْ غَیْرِ وَقْفَۃٍ وَنَظَرٍ اِلٰی اَنْ قَالَ فَجَمِیْعُ مَا
فِی الْکِتَابَیْنِ یَجِبُ الْعَمَلُ بِہٖ مِنْ غَیْرِ وَقْفَۃٍ وَنَظَرٍ اِذِ الْمُنْتَقَدُ مِنْہُمَا لَمْ یَنْزِلْ
عَنْ اَعْلٰی دَرَجَاتِ الصِّحَّۃِ وَہِیَ دَرَجَۃُ مَا اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ فَاِنَّ

كون إخراجهما في تلك الدرجة إنما ذلك لما يرجع إلى سلطنتهما
في الصنعة وإمامتهما في الفن وتقدمهما في تمييز الصحيح على غيرهما
وعرفان العلل جليها ودقيقها فهما إماما من الجرح والتعديل ومعرفة
الأسباب الخفية التي لم يبلغ إلى عشر عشيرها من انتقد عليهما فهذه
الصحة لما اتفقا على إخراجه مسببة كمالهما في علم الحديث من غير رجوع
إلى أمر غريب عن ذلك الكمال كتلقي الأمة وغيره من القرائن الخارجة
من اعتبار مجرد علمهما وهذا القدر وهو الاتفاق على الإخراج يوجد
في المنتقد منهما فثبت أنه في أعلى درجات الصحة وفوق ما هو
على شرطهما ولم يخرجاه فلا ريبة في وجوب العمل بالمنتقد منهما
من غير وقفة إلى ما يندفع به ذلك الانتقاد بمجرد إخراجهما فكيف
إذا نظر فيما أجابوا عن ذلك بما جعلوه هباء منثورا حتى حكم
المتقنون حكما كليا على ما نقل السيوطي عن النووي في شرح البخاري
أن كل ما ضعف من أحاديثهما فهو مبني على علل ليست بقادحة
وحكموا حكما كليا أن كل ما فيهما من الانقطاع والتدليس في الظاهر
فليس ذلك به في الحقيقة هذا مما عقدوا عليه الأنامل مجملا وقد صنف
في تفصيل الرد والجواب عن حديث حديث أجزاء على حيازة قال
السيوطي وقد ألف الرشيد العطاء كتابا في الرد والجواب حديثا
حديثا وقال العراقي قد أفردت كتابا لما تكلم فيه من أحاديث الصحيحين
أو أحدهما مع الجواب عنه وقد سود شيخ الإسلام ما في البخاري
من الأحاديث المتكلم فيها في مقدمة شرحه وأجاب عنها حديثا
حديثا ثم قال السيوطي ونجمل ههنا يعني في التدريب بجواب شامل

لا يختص بحديث دون حديث ثم ساقه بما حاصله ذلك الاجمال
المتقدم من تقدمهما في هذا الشان على اجلة المشايخ حتى على من اخذ
عنه كابن المديني وعنه اخذ البخاري ومع ذلك فكان ابن المديني
اذا بلغه عن البخاري شيء يقول ما رأى مثل نفسه وكان محمد
ابن يحيى الذهلي اعلم اهل عصره بعلل حديث الزهري وقد استفاد
ذلك من الشيخين جميعا وقال مسلم عرضت كتابي على ابي زرعة الرازي
فما اشار ان له علة تركتها قال اي السيوطي فاذا عرف ذلك وتقرر
انهما لا يخرجان من الحديث الا ما لا علة له او له علة غير مؤثرة عندهما
فبتقدير توجيه كلام من انتقد عليهما يكون قوله معارضا لتصحيحهما
ولا ريب في تقديمهما في ذلك على غيرهما فتندفع الاعتراض من حيث
الجملة وقوله يعني السيوطي فبتقدير توجيه الخ اشارة الى ما هو الواقع في
الاكثر من عدم توجيه كلامهم وسوء فهمهم وظنهم عليهما بما هما بريان
عنه ومن تصفح كلام الناقدين ثم سرد السيوطي امثلة مفصلة من ذلك
يجب عليك الرجوع اليها فما اعظم افتضاح من يظن من اهل زماننا ان
الانتقاد في حديثهما يوجب توقفه في العمل فانه مفصح من عدم رجوعه
الى اصول هذا الفن الشريف انتهى كلامه ترجمہ کہا صاحب دراسات نی
ایک بڑی مطلب کی بات یہہ جانی جاوی کہ جو حدیثین یہ کہی گئی ہین شیخین کی وہ منتقد یعنی
گئی ہین اوس قسم سی جو قطعا و یقینا صحیح ہے جیسا کہ بیان کیا ہی مصنف شرح نخبہ اور نیز
ابن صلاح نی کہا امام سیوطی نی کہ شیخ ابن صلاح نی حکم سی قطعی الصحۃ کی نکال لیا ہی ان حد
کو جنہین لوگون نے کلام کیا ہی چنانچہ کہا ہی کہ سوای تہوڑی حرفون کی جنپر دارقطنی
پر کہتی والون نی کلام کیا ہی وجہ نکالنی کی یہہ ہے کہ شیخین کے تمام وہ ہین متواتر کی طرح

Marfat.com

قطعی الصحۃ ہین فرق ادسمین اور انمین یہی ہی کہ انکا قطعی ہونا دلیل سی ثابت ہے جیسا کہ مقدمات
قطعیہ اوس دلیل کے گزرچکی ہین اور متواتر کا قطعی ہونا بداہتہً بلا دلیل ثابت ہی پس جو حدیث جسپر وہ مقدمات
قایم ہنون مثلا اتفاق امت ہی نہ پایا جاوی بلکہ بعضی حفاظ حدیث اسکی صحت سے انکار کرین تو وہ
قطعی الصحۃ ہنوگی اور حکم قطعیت کا جیسی جھوٹا ہنونا اوس شخص کا جو اونکی صحیح ہونے پر قسم کہائے
اور کافر ہوجانا اوس شخص کا جو اونکی حدیث سی انکار کری یہہ سب احکام قطعی الصحۃ کی اوس حدیث
غیر متفق علیہ سی اوٹھہ جاوینگی اور یہہ نہین کہ اوسکا صحیح ہونا اور بلا توقف وبلا تامل واجب العمل ہونا
جاتا رہیگا یہانتک کہ ارشاد کیا کہ تمام حدیثین جو ان کتابون مین ہین یعنے خواہ پرکہی ہوئی ہین خواہ اتفاقی
سب واجب العمل ہین بلا توقف وبلا تامل اسلئی کہ جو پرکہی ہوئے ہین وہ درجہ اعلی صحت سی یعنی
روایت شیخین سی تو پست نہین ہوگئین کیونکہ اوس درجہ مین ہونا اونکا بنظر بادشاہی شیخین کے ہی صنعت
حدیث مین اور اونکی امامت کے اس فن مین اور بنظر اونکی مقدم ہونیکی اور ونپر اور اونکی پہچان کی حدیث
کی بڑی چھوٹی علتون کو کیونکہ وہ دونون امام ہین فن جرح وتعدیل مین اور پہچان مین علتون
احادیث کی اگر پہچان کی مقابل پہچان اون شخصونکی جو اونپر اعتراض کرتی ہین دسوین حصہ کے
دسوین حصہ کو نہین پہونچتی پس یہہ صحیح ہونا اونکی اتفاقی حدیثون کا محض بسبب اونکی کمال کے
ہے فن حدیث مین بلا لحاظ کسی اجنبی سبب کے جیسے قبول کرلینا امت کا اونکی احادیث کو اور سوا
اسکی اور وہ اسباب جو علاوہ اونکے علم وکمال کی ہین سو یہہ بات یعنی روایت کرنا شیخین کا
بالاتفاق اون پرکہی ہوئی احادیث مین پایا جاتا ہی پس ثابت ہوا کہ وہ حدیثین اعلی درجہ صحت
مین ہین اور بلند تر ہین اون احادیث سے جو شیخین کے شرط پر ہین لیکن شیخین نے اونکو روایت
نہین کیا اور کچھہ شک نرہا واجب العمل ہونے مین اون پرکہی ہوئی احادیث کی بمقتضای فقط
روایت کرنی شیخین کے اون احادیث کو بلا تردد وانتظار اون جوابونکی جنکسی اعتراضات
اون پرکہنی والون کی اوٹھہ جاوین پس کیا حال ہو جبکہ ہم نظر کرین طرف جوابات تاکہ
اعتراضونکی جو علمای قلمبند کئی ہین اور اون اعتراضون کو اوڑتی خاک بنا دیا ہے

یہانتک کہ حکم عام لگا دیا ہی ان ضبوطون لی چنانچہ نقل کیا ہی سیوطی نی امام نووی سی
شرح بخاری مین کہ شیخین کے جس حدیث کا ضعف کسینی بیان کیا ہے تو بنا اوسکی ایسی ہی علتون
پر ہے کہ وہ صحت کی خلاف نہین اور نیز عام حکم لگا دیا ہی کہ جہان کہین صحیحین مین بحسب ظاہر
انقطاع سند یا تدلیس معلوم ہوتی ہے وہ حقیقت مین تدلیس وانقطاع نہین ہے مجمل تسلیم و تقریر
اونکی اور تفصیل وار ہر ہر حدیث کی جواب بہی کئی علیحدہ علیحدہ جزونمین تصنیف کئی گئی ہین کہا
امام سیوطی نے کہ بیشک تصنیف کی ہی ایک کتاب رشید عطار نی ایک ایک حدیث کی وجواب مین
اور کہا امام عراقی نی کہ مینی بہی ایک کتاب مستقل مین وہ اعتراضات جو دونون کی یا ایک کی
حدیث پر کئی گئے ہین مع اونکی جوابات کی قلمبند کئی ہین اور شیخ الاسلام نی بہی مقدمہ شرح
بخاری مین احادیث محل کلام اور اونکی جوابات کو ایک ایک کر کی لکہا ہی پہر کہا سیوطی نے کہ
ہم یہانپر یعنی کتاب تدریب الراوی مین ایک ایسا مجمل جواب دیتی ہین جو ہر ایک حدیث کا
جواب ہو سکی اور کسی ایک سی خصوصیت نرکہی پہر اوسکو بیان کیا جسکا خلاصہ ہی مجمل بات ہے
جو گذری یعنی مقدم ہونا شیخین کا اس فن مین بڑی بڑی مشایخ سی یہانتک کہ اپنی استادون
سے جیسی امام ابن المدینی کہ بخاری اونکا شاگرد ہے باوجود اسکی پہر جب ابن المدینی کو بخاری
کی کوئی بات پہونچتی تو فرماتی کہ بخاری نے اپنے جیسا کوئی نہین دیکہا اور محمد بن یحیی ذہلی اپنے زمانہ
کی بڑی جاننی والی تہی کہ زہری کی حدیث کو معلول کر دیا کرتی سو یہہ سب شیخین سے سیکہے تہی اور
کہا مسلم نی کہ مینی اپنی کتاب کو ابو زرعہ رازی کی سامنی پیش کیا پس اونہون نے کہین اشارہ
نکیا کہ اسمین فلان علت ہی جسکا مینی لحاظ نکیا ہو کہا سیوطی نے جب معلوم ہوا یہہ امر اور ثابت
ہوا کہ شیخین اوسی حدیث کو روایت کرتی ہین جو علت سے خالی ہے یا وہ حدیث جسمین علت ہے
تو اونکی نزدیک موثر نہین ہے تو درصورت بن پڑنی اعتراضونکی جو پر کہنی والون نے کئی ہین اونکی
اعتراض اور شیخین کی تصحیح مین مقابلہ ٹہیریگا سو اوس مقابلہ مین شیخین ہی مقدم ہونگی پس
دفع ہو گئی سب اعتراضات مجمل جواب سے یہہ جو کہا ہی امام سیوطی نے کہ درصورت بن پڑنی

Marfat.com

اونکی اعتراضون کی مقابلہ ہوگا سو یہہ اشارہ ہی طرف اس بات کی کہ اکثر اونکی اعتراض
بن نہین پڑتے اور وہ محض بدظنی و سوی فہمی سی ناشی ہین اور انسی شیخین بری ہین بہر بیان
کین سیوطی نے مثالین اسکے تفصیل وار جو دیکھنی قابل ہین پس کتنی بڑی فضیحت ہے اون لوگونکی
واسطے جو ہمارے ہمعصر ہین اور وہ گمان کرتی ہین کہ پرکھی جاوی سی شیخین کے حدیثین واجب العمل
نہین رہین یا اونکی عمل سے توقف لازم ہوگیا ہی اس بات سی اونکی صاف واضح ہی کہ اونکو فن
حدیث شریف کی طرف رجوع نصیب نہین ہوا تمام ہوا کلام اونکا اور بعضی وجوہات جواب احادیث
منتقدہ کی بجواب طعن مخاطب کے شان مین صحیحین کے ذکر کیجاوینگی انشا اللہ تعالی اہتمام مین
یہہ بات محقق ہوگئی کہ احادیث منتقدہ منجملہ احادیث بخاری و مسلم کی جو کلام مین ابن الصلاح کے
بلفظ سوی احرف یسیرۃ اور کلام مین حافظ ابن حجر کی بلفظ الا ان ہذا المختص بما لم ینقد مستثنی
ہین وہ حکم قطعیت سے مستثنے ہین نہ حکم صحیت اور اصحیت سی اور ثابت ہوا کہ جملہ احادیث بخاری
و مسلم کی بالاجماع اصح اور ارجح ہین اور ونکی احادیث سی پس قایل ترجیح ہدایہ کا احادیث بخاری
یا مسلم پر بنظر قسم اول کے بالاجماع مبتدع اور خارق اجماع ہوگا اور اگر ہم علی التنزل احادیث منتقدہ
کو حکم اصحیت اور ارجحیت سی مستثنی سمجھین تو بھی قایل ترجیح ہدایہ کا مطلق احادیث بخاری پر مبتدع ہے
کیونکہ اطلاق اسکا مقتضی ہے کہ ہدایہ کو احادیث غیر منتقدہ مسلمہ اجماعیہ پر بھی ترجیح ہی اور یہہ امر
بلا نزاع اہل تسلیم و تنقید کی باطل اور خلاف اجماع ہے بہر حال مبتدع ہونا اوس شخص کا ہر طرح
سے ثابت ہی ثبوت دعوی دوم محتاج دلیل و بیان نہین اسلئی کہ آجتک نہ کوئی محقق
نہ غیر محقق نہ کوئی محدث نہ فقیہ کوئی قایل نہین ہوا کہ احادیث ضعیفہ مرجح اور
مقدم ہین احادیث صحیحہ اجماعیہ پر بلکہ فی نفسہ احتجاج مین ساتھہ حدیث ضعیف کی کلام ہے
محدثین کہتی ہین کہ فضایل اعمال مین حدیث ضعیف سی احتجاج درست ہے نہ احکام حلال و حرام
مین چنانچہ رسالہ اصول حدیث سید جمال الدین محدث وغیرہ کتب اصول حدیث مین مشرح
ہے اور بعضی فقہا کہتی ہین کہ اگر حدیث ضعیف کئی طرق سے مروی ہو تو تعدد

Marfat.com

طرق اوسکا جبر نقصان کردیتا ہی اور وہ حسن لغیرہ ہوکر لایق احتجاج کی احکام مین ہوجاتی ہے اور بعضی کہتی ہین کہ اگر ضعف اوس حدیث کا بسبب مستور ہونی راوی کی یا قلیل الحفظ ہونیکی یا تدلیس کرنیکی ہو تو وہ حدیث ضعیف تعدد طرق سی جبر قبول کرکی ملحق بحسن ہوسکتی ہے اور احتجاج ساتھہ اوسکی درست ہوجاتا ہی اور اگر ضعف اوسکا بسبب اتہام راوی کی یا کذب اوسکی یا خطاء فاحش کی ہو تو وہ حدیث تعدد طرق سی کسیطرح درجہ قبول ور احتجاج کو نہین پہونچتی یہہ اقوال علما کی اصول حدیث مین مسطور ہین بخوف طوالت نقل عبارات مناسب نجانا حاصل یہہ ہے کہ نفس احتجاج مین ساتھہ حدیث ضعیف کی یہہ اختلاف ہی مقدم اور مرجح ہونا اوسکا حدیث صحیح اتفاقی سی بجز نا واقف یا مبتدع کی کسکی وہم وخیال مین آسکتا ہی پس قایل ترجیح ہدایہ کا بنظر قسم دوم یعنی بنظر اون مسایل ہدایہ کی جو احادیث ضعیفہ سی مدلل ہین احادیث بخاری یا مسلم پر بڑا بہاری مبتدع اور مخالف امت اسلامیہ کا اور فاسق بلا شبہہ ومتردد ہوگا ثبوت دعوی سوم یعنی مشرک ہونا اوس شخص کا جو ہدایہ کو بنظر اون مسایل کے جو دلایل عقلیہ اور راے پر مبنی ہین حدیث بخاری یا مسلم پر ترجیح دی بہت ہی ظاہر ہے قال القسطلانی فی المواهب اللدنیة ورأس الادب معه صلی الله علیه وسلم کمال التسلیم له والانقیاد لامره وتلقی خبره بالقبول والصدق دون ان یحمله بمعارضة خیال باطل یسمیه معقولا او یسمیه شبهة او شکا فیقدم علیه آراء الرجال وزبالات اذهانهم فیوحده بالتسلیم والتحکیم والانقیاد والاذعان کما یوحد المرسل بالعبادة والخضوع والذل والانابة والتوکل فهما توحیدان لا نجاة للعبد من عذاب الله تعالی الا بهما توحید المرسل وتوحید متابعة الرسول صلی الله علیه وسلم فلا یحاکم الرسول الی غیره ولا یرضی بحکم غیره انتهی ملخصا من المدارج هذا

اٰخر کلام القسطلانی ترجمہ کہا علامہ قسطلانی نی مواہب لدنیہ مین کہ سرادب کا ساتھہ
آنحضرت صلعم کی یہہ ہے کہ اونکی حکم کو پورا پورا مانا جاوی اور اونکی ارشاد کی تابعداری کیجاوی اور اونکی
حدیث کو سچا جانکر قبول کیا جاوی بدون اسکے کہ معارض ٹھیراوین اوسکو ایک خیال باطل کے
جسکا نام رکھین دلیل عقلی یا شبہ یا شک اور مقدم کرین اوسپر لوگون کی رای و قیاس کو اور اونکی
ذہنون کی تراشی ہوئی فضول باتون کو یعنی اس واہیات سی مجرد ہوکر آنحضرت کی تابعداری
اختیار کرین پس ایک کرنا ہین آنحضرت کو حاکم جاننی اور تسلیم کرنی اور فرمانبرداری اور اونپر یقین کرنی
کی باب مین جیسا کہ ایک کر جانتی ہین اوسکی بہیجنی والی یعنی حق جل و علا کو عبادت اور عاجزی
اور ذلت اور رجوع اور توکل کے بجالانی مین پس یہہ دو توحیدین ہین جنکی سوای بندی کو اللہ
کی عذاب سی چھٹکارا نہین ایک توحید رسول کی بہیجنی والی کی یعنی عبادت وغیرہ مین دوسری توحید
رسول مقبول کی یعنی تابعداری مین پس لیجاوین کوئی مقدمہ آنحضرت کا فیصلہ کروانی کو طرف کسی اور
کی اور نہ راضی ہون کسی اور کے حکم سی پیچ مقدمہ ارشاد آنحضرت کی تمام ہوئی یہہ بات مدارج سے
مختصر ہوکر یہہ ہے آخر کلام قسطلانی کا وَعَنْ بِلَالِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ ثَلٰثٌ لَا یَنْفَعُ
مَعَهُنَّ عَمَلٌ اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالْکُفْرُ وَالرَّاْیُ قِیْلَ یَا اَبَا عَمْرٍو وَمَا الرَّاْیُ قَالَ تَرْكُ کِتَابِ
اللّٰهِ وَسُنَّةِ نَبِیِّهٖ وَنَقُوْلُ بِالرَّاْیِ رَوَاهُ الْهَرَوِیُّ ترجمہ اور روایت ہی بلال ابن مسعود سے
وہ کہا کرتی کہ تین چیزین ہین جنکی ہوتی کوئی عمل کام نہین آتا ایک شرک کرنا دوسرا کفر تیسرا رای
کسینی پوچھا ای ابو عمرو رای کیا چیز ہی فرمایا وہ یہہ ہے کہ قرآن و حدیث کو چھوڑکر عقل سی بات
کہو روایت کی ہی یہہ ہروی نے وَقَالَ الشَّیْخُ الْاَکْبَرُ مُحْیِ الدِّیْنِ بْنُ الْعَرَبِیِّ فِی الْفُتُوْحَاتِ
اِذَا صَحَّ الْحَدِیْثُ وَعَارَضَهٗ قَوْلُ صَاحِبٍ اَوْ اِمَامٍ فَلَا سَبِیْلَ اِلَی الْعُدُوْلِ عَنِ الْحَدِیْثِ
وَیُتْرَكُ قَوْلُ ذٰلِكَ الْاِمَامِ وَالصَّاحِبِ لِلْخَبَرِ ثُمَّ قَالَ وَلَا یَجُوْزُ تَرْكُ اٰیَةٍ اَوْ خَبَرٍ
بِقَوْلِ صَاحِبٍ وَاِمَامٍ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا وَخَرَجَ عَنْ دِیْنِ اللّٰهِ
انتہی ترجمہ اور کہا شیخ محی الدین ابن عربی نی فتوحات مکیہ مین کہ جبکہ صحیح ہو کوئی حدیث

Marfat.com

اور اوسکی مقابل پایا جاوی قول کسی صاحب یا امام کا تو نہین ہے راہ طرف پہر جانیکی حدیث
سی بلکہ چھوڑا جاویگا قول اوس امام اور صاحب کا اوس حدیث کی خاطر پہر کہا کہ نہین جایز ترک
کرنا کسی آیت کا یا کسی حدیث کا کسی صاحب یا امام کی قول سی اور جو کوئی ایسا کری پس وہ
گمراہ ہوا اور نکل گیا خدا کی دین سی ذکرہ الشیخ محی الدین فی الفتوحات بسندہ الی الامام
ابی حنیفۃ رضی اللّٰہ عنہ انہ کان یقول ایاکم والقول فی دین اللّٰہ تعالیٰ بالرأی وعلیکم باتباع
السنۃ فمن خرج عنہا ضل اھ وکان یقول ای ابو حنیفۃ حرام علی من لم یعرف
دلیلی ان یفتی بکلامی وکان یقول ایاکم وآراء الرجال ودخل علیہ مرۃ رجل
من اہل الکوفۃ والحدیث یقرء عندہ فقال الرجل دعونا عن ہذہ الاحادیث
فزجرہ الامام زجرا شدیدا وقال لہ لولا السنۃ ما فہم احد منا القرآن
ودخل علیہ شخص الکوفۃ بکتاب دانیال فکاد ابو حنیفۃ یقتلہ وقال
لہ اکتاب ثم غیر القرآن والحدیث وقیل لہ مرۃ قد ترک الناس العمل بالحدیث
واقبلوا علی سماعہ فقال رضی اللّٰہ عنہ نفس سماعہم للحدیث عمل بہ وکان یقول
لم یزل الناس فی صلاح ما دام فیہم من یطلب الحدیث فاذا طلبوا العلم بلا
حدیث فسدوا الی آخرہا نقل عنہ الامام الشعرانی فی المیزان الکبری ونقل
الزندویسی فی روضۃ العلماء عن صاحب الہدایۃ ان ابا حنیفۃ سئل اذا قلت
قولا وکتاب اللّٰہ یخالفہ قال اترکوا قولی بکتاب اللّٰہ فقیل اذا کان خبر الرسول
صلی اللّٰہ علیہ وسلم یخالفہ قال اترکوا قولی بخبر الرسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقیل
اذا کان قول الصحابۃ یخالفہ قال اترکوا قولی بقول الصحابۃ انتہی ترجمہ
اور روایت کیا ہی شیخ محی الدین نے فتوحات مین ساتھہ اپنی سند کی جو امام ابو حنیفہ تک پہونچتی ہے
کہ وہ یعنی امام صاحب فرمایا کرتی کہ بچو لوگو اس بات سی کہ دین مین کوئی بات عقل سی کہو اور
لازم پکڑو اپنی اوپر پیروی حدیث کی کیونکہ جو کوئی اوس سے نکل گیا وہ گمراہ ہو گیا اور کہا

یعنی امام ابو حنیفہ کہ حرام ہی فتوی دینا میری کلام سی اوس شخص کو جو میری دلیل نجانی اور کہا
کرتے کہ بچو لوگون کی رائی کی باتون سی اور آیا اونکی پاس ایک شخص کوفی جبوقت اونکی
پاس حدیث پڑہی جاتی تہی پس کہنی لگا کہ چہوڑو ہمکو ان حدیثون سی پس امام نی اسکو سخت
ڈانٹا اور کہا کہ اگر حدیث نہوتی تو ہم مین سی کوئی بہی قرآن کو نہ سمجہتا اور ایک دفعہ کوفہ مین اونکے
پاس ایک شخص دانیال کی کتاب لیکے آیا پس امام اوسکو قتل کرنے لگی اور کہا کیا سوای قرآن اور حدیث
کی کوئی اور بہی یہان کتاب ہے اور ایک دفعہ کسی نے اونسے کہا کہ لوگ حدیث پر عمل کرنا چہوڑ بیٹہی ہین اور
فقط حدیثون کی سننی کی طرف متوجہ ہین امام نے فرمایا حدیث کا سننا خود عمل ہے اور کہا کرتی کہ
ہمیشہ لوگ درستی مین رہینگی جتبک انمین کوئی حدیث کا طالب ہیگا اور جب علم کو سوای حدیث کے
طلب کرنی لگینگے تو خراب ہو جاوینگی تا آخر اون اقوال تک جو امام سی میزان کبری مین شعرانی
نی نقل کئی ہین اور نقل کیا ہی امام زندویسی نی روضۃ العلما مین بروایت صاحب ہدایہ کی کہ امام
ابو حنیفہ سی کسینی پوچہا کہ جب آپ کچہ بات کہین اور قرآن اوس سی مخالف ہو تو ہم کیا کرین
فرمایا کہ میری بات کو چہوڑ دو قرآن کی سامنی پہر پوچہا کہ اگر حدیث اوسکی خلاف ہو پہر کیا کرین
فرمایا کہ چہوڑ دو میری بات کو حدیث کی سامنی پہر پوچہا کہ اگر اقوال اصحاب اوسکی مخالف ہوئی
فرمایا چہوڑ دو میری بات کو سامنی اقوال اصحاب کی ایسا ہی مذمت اور امتناع اس عمل بالرای
کا معارض نص کے صدہا علما صحابہ و تابعین وائمہ مجتہدین سی مروی ہی اور کتب سلف و خلف مین
جیسے میزان اور منح اور لوایح انوار قدسیہ اور یواقیت اور صحیح مسلم اور جامع ترمذی اور قسطلانی
شرح بخاری اور نووی شرح مسلم اور طیبی شرح مشکوۃ اور دراسات اللبیب مین موجود ہے بخوف
اطناب کی نقل کرنا سب عبارات کا ملتوی کیا اور اصل اس باب مین یہہ آیہ کریمہ ہے اِتَّخَذُوْا
اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ط اور ایک حدیث ترمذی کی اسپر شاہد ہی
جو بضمن عبارت تفسیر نیشاپوری عدی بن حاتم سی منقول ہوتی ہے قَالَ فِی التَّفْسِیْرِ
النَّیْشَاپُوْرِیْ اِخْتَلَفُوْا فِیْ مَعْنٰی اِتِّخَاذِهِمْ اِیَّاهُمْ اَرْبَابًا بَعْدَ الْاِتِّفَاقِ عَلٰی اَنَّهٗ

Marfat.com

ليس المراد انه جعلوهم الهة فقال اكثر المفسرين المراد انهم اطاعوهم
في اوامرهم ونواهيهم ونقل عن عدي بن حاتم انه كان نصرانيا فانتهى
الى النبي صلى الله عليه وسلم وهو يقرء سورة براءة فلما وصل الى هذه الاية
قال عدي انا لسنا نعبدهم فقال اليس تحرمون ما احل الله وتحلون ما حرم
فقلت بلى فقال تلك عبادتهم قال الربيع قلت لابي العالية كيف كانت الربوبية
في بني اسرائيل فقال انهم ربما وجدوا في كتاب الله ما يخالف قول الاحبار
والرهبان فكانوا ياخذون باقوالهم وما كانوا يقبلون حكم الله تعالى قال
العلماء وانما لم يلزم تكفير الفاسق بطاعته الشيطان خلاف ما عليه الخوارج لان
الفاسق وان كان يقبل دعوة الشيطان الا انه يلعنه ويستخف به بخلاف
اولئك الاتباع المعظمين قال الامام فخر الدين الرازي رح قد شاهدت
جماعة من مقلدة الفقهاء قرأت عليهم ايات كثيرة من كتاب الله في مسائل
كانت تلك الايات مخالفة لمذهبهم فيها فلم يقبلوا تلك الايات ولم
يلتفتوا اليها وكانوا ينظرون الي كالمتعجب يعني كيف يمكن العمل بظواهر تلك
الايات مع ان الرواية عن سلفنا وردت بخلافها ولو تاملت حق التامل
وجدت هذه الداء ساريا في عروق الاكثرين انتهى ما في النيشابوري

ترجمہ کہا تفسیر نیشاپوری مین کہ اختلاف کیا ہی اہل تفسیر نی معنی مین ٹھیرانی یہود و نصاری
کی اپنی مولویون اور درویشون کو معبود بعد اتفاق کی اس بات پر کہ وہ حقیقت مین ان درویشون
کی پرستش تو نہین کیا کرتی تھی پھر کیا مراد ہی اس معبود ٹھیرانی سی پس کہا اکثر مفسرین نی کہ مراد
یہہ ہے کہ وہ تابعداری کرتی درویشون کی امر و نہی مین چنانچہ روایت ہی عدی بن حاتم
سی کہ وہ نصرانی تھی پس پہونچی پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جس حالت مین کہ آپ سورہ
برائۃ پڑہ رہی تھی جب اس آیت تک پہونچی تو عدی بن حاتم بولی کہ ہم عبادت تو نہین کرتی

Marfat.com

اپنی مولویون اور درویشون کی یعنی پہر کیا وجہ کہ اللہ تعالی ہماری طرف اس بات کو منسوب کرتا
ہی انحضرت نی فرمایا کہ کیا تم حرام نہین سمجہتی اوس چیز کو جو اللہ نی حلال کردی ہی اور حلال
نہین جانتی اوس چیز کو جو اللہ نے حرام کردی ہی عرض کیا کہ یہہ بات تو بیشک ہی فرمایا انحضرت نے
کہ یہی عبادت ہے ان مولویون ودرویشون کی یعنی جیسی اللہ تعالی تمہاری نام لگاتا ہی راوی
کہتا ہی کہ مینی ابو العالیہ سی پوچہا کہ بنی اسرائیل مین خدا بنا لینا کیونکر مروّج تہا اونہون نی کہا
کہ وہ جو کبہی اللہ کی کتاب مین کوئی بات مخالف قول اپنے دانشمندون کی اور درویشون کی پاتی
تو انہین کا قول مانتی اللہ کی کتاب کا حکم نہ قبول کرتی علما نی کہا ہی کہ اگر مخالف حکم خدا کی کسی کا
کہنا مانتا اوسکا معبود ٹہیر الینا ہی تو پہر فاسق کو باوجودیکہ وہ خلاف حکم خدا کی شیطان کے
تابعداری کرتا ہی کیون نہین کافر کہتی جیسا کہ خارجی لوگ فاسق کو کافر کہتی ہین برخلاف اسکی
سو وجہ اسکی یہہ ہے کہ فاسق اگرچہ موافق کہنی شیطان کی عمل کرتا ہی لیکن اوسکو حاکم نہین جانتا
اسواسطی اوسپی لعنت کرتا ہی اور ذلیل جانتا ہی یعنی غفلت سی موافق مرضی شیطان کی اس سے
عمل ہوتے ہین نہ یہہ کہ یہہ اوسکو اپنا حاکم معظم جانکر اوسکی اطاعت کرتا ہی اور یہہ عذر اون
لوگون کی حق مین کارگر نہین جو اپنی مولویون اور درویشون کی عظمت و صدق سی خلاف
حکم خدا کی تابعداری کرتی ہین کہا امام فخر الدین رازی نی تفسیر کبیر مین کہ مینی دیکہا ایک
مقلد فقیہون کو پڑہ رہی تہی اونپر آیتین قرآن کی درباب کئی مسایل کی جو مخالف تہین وہ
آیتین اون مسایل مین اونکی مذہب سے پس نمائی اونہون نے وہ آیتین اور رخ نکیا اونکی طرف
اور حیران سی ہو کر میری طرف دیکہنی لگے کہ کیونکر عمل ہو سکے ان آیات پر جس حالت مین کہ
ہماری بزرگون سی انکی خلاف روایتین آچکی ہین اور اگر تو ای مخاطب تامل کرے ٹہیک
ٹہیک تو پاوی تو اس مرض کو گہسا ہوا بہتیرون کی رگون مین تمام ہوئی وہ عبارت
جو نیشاپوری مین ہے اور ایسا ہی تفسیر کیا ہی اس آیہ کو تفسیر کبیر اور تفسیر مظہری اور
تفسیر عزیزی اور حجۃ اللہ البالغہ اور عقد الجید وغیرہ مین پس ثابت ہوا کہ ترجیح دینی والا

Marfat.com

ہدایہ کا منتظر اون مسایل کی جنکا کوئی اصل شرعی نہین اور مجرد رای اور عقلی دلیلون سی ثابت
ہین احادیث بخاری یا مسلم پر مشترک ہے اور مخالف اجماع تمام ائمہ دین کا تمام ہوا جواب
مخالف کی اوس قول کا جسمین زید کو بدعتی کہنے پر پیچ وتاب کہاتا تہا اب دیکہا زید کس درجہ
کو پہونچا ہے **قولہ الثالث** اول انکہ صاحب ہدایہ تقلید ابو حنیفہ جس مسئلہ کو قبول کیا ہو بخاری
سے رد کرین تو گویا رد کرنا ابو حنیفہ کا ہوتا ہی یہہ مردود نا محمود چونکہ مجتہد مستقل و امام بکمل کے قول
اجتہادیہ کو رد کرین بخاری ہو خواہ وغیرہ چنانچہ عبد الحق محدث شرح سفر السعادت مین لکہا ہی کہ اعتماد
بر تصحیح وتنقید ائمہ مجتہدین ست واکابر سلف چون ایشان حدیثی را تلقی بقبول کردہ عمل بدان
نمودہ انکار واعتراض بر ایشان تقلید محدثین کہ مشہور اند جائز نباشد والتزام ایشان بحکم این
جماعہ تحکم الخ وکذا قال شاہ ولی اللہ قطع نظر ازین اگرچہ حدیثی معمول بہ امام اعظم باشد
ودر صحاح وغیرہ آنرا بضعف منسوب کردہ باشند تضعیف ایشان نسبت امام اعظم رح قابل بحث است
الخ الغرض بہر حال مقدم افضلیت است کہ نمیرسد متاخر بگوید در حق وی عبارت ہذا بر مسائل
دلایل قوی ترک قرار للمقتدی انتہی قول المخاطب **جوابہ** اقول عائذا باللہ من الکاذبین
السارقین المحرفین الکلم عن مواضعہ غیر خائفین عن یوم الدین اس
کلام مین مخاطب نے عجب دہوکہ اور سرقہ اور کذب اور خیانت کی ہی کمال توجہ سی بقصد
انصاف اگر کوئی جواب اسکا سنی تو اسی سی بی انصاف و متعصب ہو نا مخاطب کا اظہر من الشمس
ہو جاوی **بیان دہوکہ اور سرقہ کا یہہ ہے** کہ مخاطب نے دعوی یہہ کیا کہ رد کرنا
قول اجتہادی ابو حنیفہ کا بخاری سے مردود و نا محمود اور دلیل مین وہ عبارتین لایا جنمین ترجیح
مسایل اجتہادیہ ابو حنیفہ کا حدیث بخاری پر ذکر بہی نہین اسنی چالاکی اور دہوکہ سی ماقبل
اور مابعد اون عبارتون کا سرقہ کرکی اپنی دعوی کی دلیلین کر دکہائی ہین سو پہلی رد دعوی اسکا
دعوی کا کرتا ہون پہر اوسکی دلیل کا بی ربط ہونا اور اوسکی دعوی سی اجنبی ہونا اور بعض عبارات
کا مسروق ہونا بیان کیا جاویگا **رد دعوی** یہہ کہ رد کرنا قول اجتہادی ابو حنیفہ

بلکہ اونکی استاذ حماد اور استاذ الاستاذ ابراہیم کا بلکہ باقی ائمہ اجتہاد کا جو حدیث کی مخالف
ہو حدیث نبوی سی جو بخاری مین مروی ہو یا کسی اور کتاب حدیث مین صحت کو پہونچی ہو
واجب و فرض ہے اور مخالف اسکا مردود اور مخالف ہی اجماع کا اور مصداق ہی من شذ شذ
فی النار کا اور ثبوت اس امر کا بضمن اثبات دعوی ثالث رد قول ثانی مین مخاطب کے گزرا پس ایسے
امر اجماعی اتفاقی کو مردود و نامحمود کہنا خود مردود ہونا ہی **بیان بی ربطی ہونے دلیل
مخاطب کا اور اظہار اوسکی سرقہ اور دہوکہ کا یہہ ہی** کہ دعوی اوسکا یہہ تہا کہ ابو
حنیفہ کی قول فرعی اجتہادی کو بخاری سی ذکر نا مردود ہی سو یہہ دعوی عبارات شرح عبد الحق
اور رسالہ دلیل قوی سی ثابت نہین ہوتا کیونکہ انمین ذکر تی قول فرعی اجتہادی ابو حنیفہ کا ذکر نہین
بلکہ ذکر تی تصحیح ابو حنیفہ کا بعض احادیث کو ذکر ہی باین طور کہ جس حدیث کو ابو حنیفہ صحیح کہدین
اور قبول کر لین اوس حدیث کو بتقلید محدثین مشہو کی رد نکرنا چاہیئی اور ضعیف نکہنا چاہیئی عبارت
رسالہ دلیل قوی تو اس مطلب پر صریح ناطق ہی لیکن عبارت شرح عبد الحق کی کچھہ تفصیل چاہتی
ہی جسکو مخاطب نی بطور سرقہ چھوڑ دیا ہی سو کچھہ بیان اسکا ہم کرتی ہین واضح ہو کہ شیخ نی شرح
سفر مین ایک تنبیہ منعقد کر کی ابن الہمام سی نقل کیا ہی کہ محدثین جو بخاری و مسلم کو اور مصنفات
کتب حدیث پر ترجیح دیتی ہین یہہ تحکم بلا دلیل ہے اور یہہ بات مقلد کی واسطی لایق تسلیم ہی
نہ مجتہد کی واسطی بلکہ مجتہد کو پہونچتا ہی کہ صحت و سقم حدیث کا اپنی اجتہاد سی دریافت کری پس
ہو سکیگا کہ بعضی حدیثین مجتہد کی نزدیک بخاری و مسلم کی برابر ہون یا بڑہ جاوین یہہ مختصر
ترجمہ کلام ابن الہمام کا نقل کیا گیا تفصیل اسکی شرح شیخ مین دیکھنی چاہیئی اس کلام ابن الہمام
کی ختم پر عبد الحق نے کہا ہی و حاصل این سخن آنست کہ اعتماد بر تصحیح و تنقید مجتہدین و اکابر سلف ست
تا آخر اوس عبارت تک جو مخاطب نے نقل کے ہی پس بنظر انصاف دیکھو کہ ان عبارتون مین
ترجیح مسئلہ فرعیہ اجتہادیہ ابو حنیفہ کی حدیث بخاری پر کہان فرمائی ہے انمین تو اتنا ہی ذکر
ہے کہ جس حدیث کو امام مجتہد ابو حنیفہ وغیرہ صحیح کہدین اونکو بتقلید محدثین ضعیف نکہنا چاہیئے

سو ظاہر ہی کہ اونکی حدیث صحیح کو رد کرنی سی، ذکر نا اونکی قول اجتہادی نسبی کا جو مخالف
ہو صریح احادیث صحیحہ کی کہان لازم آتا ہی باقی رہا کلام آمین کہ بقطع نظر بی ربط ہو او اجنبی
ہونی ان عبارات کی مدعای مخاطب سی یہہ عبارات فی نفسہا بہی صحیح ہین یا نہین سو اسکو ہی
سننا چاہیی کہ کلام ابن الہمام اور اوسکی مقلد عبد الحق کا مخالف ہے اجماع امت کی کیونکہ زمانہ تدوین
کتب صحاح حدیث سی ۸۰۰ شمسہ آٹھہ سو آٹھہ تک علما کا اسپر اتفاق رہا کہ بخاری و مسلم کی حدیث
مقدم و ارجح ہی حدیث غیر اونکی سی چنانچہ یہہ اجماع امت کا بضمن ثبوت دعوی اول کی رد دین
قول ثانی مخاطب کے بیسون علما سی نقل کیا گیا جب ابن الہمام ۸۰۸ شمسہ آٹھہ سو آٹھہ مین پیدا ہوا
اور اوسکو ترمیم مذہب حنفی کی مدنظر ہوئی تو سب کتابون مین سی حنفیہ کی لایق توجہ اور ترمیم کی کتاب
ہدایہ پائی کیونکہ لوگون مین بڑی معتبر مشہور تہی و حقیقت مین ضعیف مسایل اور روایات ضعیفہ
حدیثون سی پر تہی اور صحیح حدیثون بخاری و مسلم کی مخالف تہی پس اسکو کوئی سبیل نظر نہ آئی
جس سی اسکی ترمیم ہو اور اسکی حدیثین جو شیخین کی سوای اورون کی روایتین ہین قوی ہون اور
بخاری و مسلم کی برابر ہون لہذا اوسنی یہہ تدبیر نکالی کہ اس قاعدہ اجماعی کو کہ احادیث بخاری و مسلم
احادیث غیر سی ارجح اور اصح ہین توڑنا چاہیی تاکہ احادیث ہدایہ پر بخاری و مسلم کو ترجیح نرہی اور
یہہ وہ برابر ہو جاوین چنانچہ عبد الحق ناقل کلام ابن الہمام او مقلد اوسکا صاف اس بات کا اقرار کیے
ہی اور یہہ اقرار اوسکا بعد اوس عبارت کی جو مخاطب نے نقل کے ہی موجود ہی مخاطب اسکو مضر مطلب
سمجھہ کر سرقہ کر گیا ہی وہ یہہ ہے جو بعد نقل کرنی کلام سابق ابن الہمام کی بضمن تنبیہ بولا ہی
و حاصل این سخن آنست کہ اعتماد بر تصحیح و تنقید ائمہ مجتہدین و اکابر سلف ست و چون ایشان
حدیثی را تلقی بقبول کردہ عمل بران نمودہ اند انکار و اعتراض بر ایشان بتقلید علمای محدثین کہ
مشہور اند جایز نباشد و الزام ایشان بحکم اینجماعہ تحکم و مکابرہ ست و اینکلام در مقام معارضہ
و مصادمہ فقہاست با محدثین قرارداد محدثین ہمان ست کہ اولا مذکور شد و لیکن فقہا را درین
مجال مقال وسیع ست باین وجہ کہ مذکور شد و این سخن نافع و مفید ست در غرض از شرح این

کہ اثبات وتائید مذہب ائمہ مجتہدین خصوصاً مذہب حنفی ہے وغرض شیخ ابن الہمام نیز
یہی ہے واللہ اعلم وہو الملہم للصواب انتہی کلام عبد الحق دیکھو یہہ کیسا صریح اقرار ہی اونکا
اس بات پر کہ قرارداد تمام محدثین کا تو یہی تہا کہ بخاری ومسلم کی حدیثین صحیح تر اور راجح ہین
احادیث غیر سے لیکن شیخ ابن الہمام نے واسطے تائید مذہب حنفی کی اسکا خلاف کیا ہی وقال
الشیخ العلامۃ الحبر الفہامۃ فی الدراسات یرید یعنی ابن الہمام بہذا الکلام
الانقداح فیما تمالأت علیہ کلمۃ المحدثین سلفاً وخلفاً المتقدمین والمتاخرین
الا الشیخ المذکور ومن تبعہ من تلامذتہ وبعض الحنفیۃ المتاخرین من الترتیب
بین صحاح الاحادیث وانہا سبعۃ اقسام اعلاہا ما اتفق البخاری ومسلم
ثم ما انفرد بہ البخاری ثم ما انفرد بہ مسلم الی ان قال وغرضہ من ذلک کما
قال الشیخ الدہلوی فی مقدمۃ شرح سفر السعادۃ بعد ما مشاہ ممشاہ
ورضی بما ارتضاہ تائید مصادمۃ الفقہاء الحنفیۃ بالمحدثین ومعارضتہم
ایاہم قال الشیخ الدہلوی ومجال مقال الفقہاء فیما قررہ المحدثون واسع
وقال ای عبد الحق مشیراً الی کلام ابن الہمام السابق وہذا نافع مفید
فی غرضنا من شرح ہذا الکتاب یعنی السفر وہو تائید المذہب الحنفی
وہذا صریح فی اقرارہم بان تائید مذہب الحنفیۃ انما یاتی بصیرورۃ
الصحیحین کغیرہما من الصحاح بابطال الخصوصیۃ منہما صحۃ وتقدمۃ
وان ما حاولہ الانقداح المذکور فی الترتیب المنقدم انما لکون ہذا المذہب
فی الاغلب علی خلاف ما فی الصحیحین ہذا ما حاولوا وارادوا ولکن اللہ
سبحانہ وتعالی ما شاء کان وما لم یشا لم یکن انتہی ترجمہ اور کہا شیخ علامہ
دانشمند بڑے فہمیدہ نے دراسات مین کہ ارادہ کرتا ہی ابن الہمام ساتہہ اوس کلام کی توڑنے
اور خلل ڈالنے کا اوس بات مین جس پر متفق ہین تمام محدث اگلے اور پچہلے بجز شیخ ابن الہمام

اور اوسکی بعض شاگردون کی اور بعضی متاخرین حنفیہ کی وہ کیا بات ہے ترتیب صحیح
حدیثون کی اور یہہ کہ وہ سات قسم ہین سب سے بلند درجہ وہ ہے جسپر بخاری و مسلم کا اتفاق ہے
اوس سی اوترکر وہ جو اکیلی بخاری کی روایت ہو اوس سے اوترکر وہ جو اکیلی مسلم کی روایت
ہو یہانتک کہ کہا صاحب دراسات نی کہ غرض ابن الہمام کی اس خلل ڈالنی سی تائید ہی مقابلہ
فقہا کی ساتھہ محدثین کی چنانچہ شیخ عبدالحق دہلوی نی اوس غرض کو اوسکی بیان کیا ہے
اور اوسکی مرضی پر راضی ہوکر اور اوسکی چال اختیار کرکے کہا ہی کہ مجال گفتگو فقہا کی اور
امر قرار داد محدثین مین فراخ ہی اور عبدالحق نے ابن الہمام کی اس کلام کی طرف اشارہ
کرکی کہا ہی کہ یہہ بات نفع دینے والی اور مفید ہے ہماری مطلب کو جو شرح کرنے سے
اس کتاب سفر السعادۃ کی مقصود ہے وہ کیا ہی تائید حنفی مذہب کی سو دیکھہ لو کہ یہہ صاف
اقرار ہے اوسکا اس بات مین کہ تائید حنفی مذہب کی تب ہی ہو سکتی ہے جبکہ صحیحین اور
دوسری کتابین برابر ہو جاوین اور صحیحین کی خصوصیت صحت اور وثوق کی باطل
ہو جاوی اور نیز اقرار ہی اونکا اس بات مین کہ اونہون نی اس ترتیب کتب صحاح
کو اسیواسطی توڑنا چاہا ہی کہ مذہب اونکا غالبا خلاف احادیث صحیحین کے تہا یعنی
اسلئی اونہون نی صحیحین کی خصوصیت کو اوڑا کر سب کے برابری کا دعوی کیا ہے
انہون نے تو یہہ چاہا لیکن اللہ نی جو چاہا سو ہوا جو نہ چاہا نہ ہوا یعنی صحیحین کا
بلند درجہ ہونا چاہا تہا سو ہو گیا اور اونکی دل کی دل ہی مین رہگئی اور صاحب تنبیہ الوسنان
بہی اس حمایت کی طرف اشیر ہین چنانچہ سابقا اونسی منقول ہو چکا کہ الامام محقق
الحنفیۃ مولانا المحقق کمال الدین ابن الہمام علیہ التحیۃ والاکرام فانہ
شکر اللہ مساعیہ قد بالغ فی حمایۃ مذہب الامام الاعظم ابی حنیفۃ
الکوفی بتائیدہ بالاحادیث الثابتۃ فی الصحاح والسنن والمسانید
والمعاجم وکم یتیسر لہ بعض عند تخریج احادیث الفقہ فی اکثر المواضع النظر

بِلَفظِ الحدیث الذی ذکرہ صاحبُ الھدایۃِ ولم یظفر فی بعض بشیٍٔ منہ اَصلاً انتھی ترجمہ حنفیون کے دستاویز امام ابن الھمام اونپر تحیت اور اکرام انکی سعی کو اللہ مشکور کری کہ اونہون نے بڑی ہی کوشش کی ہی حمایت کرنی مین مذہب امام اعظم ابوحنیفہ کوفی کی ساتھہ مدد کرنے اوسکی کی اون احادیث سی جو ثابت ہین صحاح اور سنن اور مسانید اور معاجم مین اور نہین میسر ہوئی اونکو وقت بیان کرنی سندون احادیث ہدایہ کی بہت جگہ اطلاع اون الفاظ حدیث پر جو ہدایہ مین مذکور ہین اور بعضی جگہ اونکو حدیث ہدایہ کا کچھہ بہی پتا نہین ملا پس جواب اسکا یہان اسیقدر بس ہی کہ یہہ کلام باقرار خود حنفیہ کی محض حمایت اور تائید کی واسطی خلاف اجماع اور قرارداد سلف صالحین کی ۸۰۸ سنہ آٹہہ سو آٹہہ تک ایک حیلہ سازی کی راہ سی صادر ہوئی ہی لہذا مردود نامحمود ہے اور اگر زیادہ تفصیل اسکا مطلوب ہو تو کتاب دراسات اللبیب مین دیکھنا چاہیی اوسمین ابن الہمام کے کلام اور اوسکی شاگرد ابن امیر حاج کی کلام لفظ بلفظ نقل کر کی اچھی دلایل سی اونکی بیخ کنی کی ہی اور آٹہہ دلیلون کے ساتھہ ثابت کیا ہی کہ حدیث بخاری مسلم کی برابر کسیکی حدیث نہین ہو سکتی اور قول ابن الہمام کا پوچ اور باطل ہے جب کلام ابن الہمام اور عبد الحق کی یہہ خاک اوڑائی تو عبارت دلیل قوی کی جو بیچارہ احمد علی سہارنپوری کی تصنیف ہی جو آجکل کے خام مقلدون سے ہی اور جناب مولانا سند المحدثین مفتی و مجیب کے شاگردون سے بہی نسبت نہین رکھتا کیا اصل رکھتی ہی کہ لایق جواب اور مستحق خطاب ہو اور یہہ کلام اوسکی اصل رسالہ مین کہ بہر حال مقدم را فضیلتی ہست کہ نمیر سد متاخر را اگر بدیدہ درحق وی کہ صحیح و قوی را میگذارد و ضعیف را اخذ میکند الخ کمال دلیل ہے اوسکی نادانی پر یہہ نسمجھا کہ تقدم زمانی سی فضیلت علمی و بصیرت نظر حاصل نہین ہوتی بہتیری جاہل زمانہ متقدم مین ہو گئے ہین اور پہر وہ عالم متاخر سی افضل نہین گنی جاتی اور بہتیری علما تابعین سی غیر ثقہ اور بی تحقیق ہین کہ وہ محدثین سی افضل اور زیادہ نافہ نہین شمار کیے جاتے اور یہہ بات محدث پر مخفی نہین علاوہ یہہ کہ حاصل کلام احمد علی کا وہی ہے جو مفاد کلام

Marfat.com

ابن الہمام اور عبدالحق کا ہی سو جو اوسکا جواب گزرا سو اسکا سمجھا جاوی **بیان کذب**
وخیانت مخاطب آپنے شرح عبدالحق کی عبارت نقل کرکی پیچہی اوسکی کہا ہی کذا قال شاہ
ولی اللہ میں مطلب اوسکا یہہ ٹہیرا کہ شاہ ولی اللہ نے بہی کہا ہی کہ محدثین کی تقلید سی مجتہدین کی تصحیح
وتنقید پر طعن پہنچا ہی اور یہہ بات سراسر کذب ہے نعوذ باللہ من الکاذبین جناب شاہ ولی اللہ نی کسی
کتاب مین یہہ بات نہین کہی اگر حضرت مخاطب شیخ الکاذبین کو کچہہ غیرت و یا شرم ہو تو شاہ ولی اللہ
کی اوس کتاب کا نام لکہی جسمین یہہ بات لکہی ہی اور عبارت اوسکی نقل کری اور جو بعد ختم باقی عبارت
کی رسالہ دلیل قوی کا حوالہ دیا ہی اس سی یہہ کذب اور خیانت اوسکی اوٹہہ نہین سکتی بلکہ اور بہی ثابت
ہوتی ہے کیونکہ رسالہ دلیل القوی مین وہ عبارت اسطرح نہین جسطرح مخاطب نے نقل کے ہی اور
اسمین کذا قال شاہ ولی اللہ بعد عبارت عبدالحق کی نہین ہے کہ اوسکا اشارہ کلام عبدالحق کی طرف
تصور کیا جاوے بلکہ اوسمین کذا قال شاہ ولی اللہ بعد عبارت عجالہ نافعہ مولانا شاہ عبدالعزیز کی
جو اوسی مطلب پر کہتی ہے منضم ہی اور عبارت عبدالحق کا اوسمین اسمقام مین نام و نشان بہی نہین
تمام عبارت اوس رسالہ دلیل قوی کی یہہ ہے وکتب دیگر ہم سوای صحاح ستہ معتبر اند و ازان بسیارے
از احادیث صحیحہ واجب العمل ہستند و بعضی ازیشان در صحاح ستہ نیست مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب
در عجالہ نافعہ فرمودہ اند کہ موطا گویا ام صحیحین است و ضبط رجال این کتاب مجمع علیہ است و صحیح بخاری
ہر چند در بسط و کثرت احادیث دہ چند موطا باشد لیکن طریق روایت احادیث و تمیز رجال در راہ
اعتبار و استنباط از موطا آموختہ اند انتہی ملخصا و کذا قال شاہ ولی اللہ و سوای ازین مستدرک
حاکم کہ آنچہ از بخاری و مسلم احادیث صحیحہ ماندہ درین کتاب آوردہ بعضی بر شرط شیخین و بعضی غیر شرط
ایشان و صحیح ابن خزیمہ و صحیح ابن حبان و غیرہا و قطع نظر ازین اگر حدیثی معمول امام اعظم باشد و در
صحاح وغیرہ آنرا بضعف منسوب کردہ باشند تضعیف ایشان بہ نسبت امام اعظم قابل حجت نیست
الی آخر ما نقلہ المخاطب بسرقتہ آخر کلامہ الذی اوردناہ سابقا تو دیکہو اسمین عبارت شیخ عبدالحق
کی کہان مذکور ہے اور اشارہ کذا قال شاہ ولی اللہ کا اوسکی طرف کہان متصور ہے اس

[illegible]

Marfat.com

ثابت ہوا کہ مخاطب کا عبد الحق کی عبارت کی بعد کذا قال شاہ ولی اللہ کہنا اور شاہ ولی اللہ
کو اپنا اور عبد الحق کا ہم مذہب ٹہیرانا سراسر کذب و خیانت ہی فالی المشتکی اب ناظرین اس تحریر
سی امید ہے کہ اسی خیانت اور کذب کو کافی دلیل اوپر بی دیانتی اور تعصب و بے انصافی مخاطب
تبرائی کی تصور فرماوین **قولہُ الرابع** اگرچہ کہ صحیح بخاری ہی حملہ آور اور اصح الاصح
کی ہے لیکن گربہ شیر ست در گرفتن موش **جوابہ** اقول عائذاً باللہ من الکفر والارتداد یہہ کلمہ مخاطب
کا صریح کفر ہی اور موجب اہانت حدیث رسول اللہ صلعم کا کیونکہ اسمین احادیث بخاری کو بلی سی
تشبیہ دی ہے اور کتب حدیث کو جنسی بخاری اصح ہی چوہی سی تشبیہ دی ہی اور مطلب اسکا
یہہ ہے کہ بخاری اگرچہ مسلم وغیرہ چوہی کی مانندون کی سامنی بلی کی طرح شیر ہے لیکن ہدایہ
کی سامنی جو شیر کی مانند ہی پھر بہی بلی ہی ہے سو دیکھو کہ اسمین کیسی صاف کہلی کہلی اہانت صحیح
بخاری کی بلکہ تمام کتب احادیث کی پائی جاتی ہے اور اہانت حدیث اور رد کرنا اسکا
استخفاف و استحقار سی بلا اختلاف کفر ہے شرح فقہ اکبر ملا علی قاری اور میزان شعرانی اور
کتب فقہ حنفیہ مین یہہ مسایل بکمال تشدید ثابت ہین چنانچہ عبارت شرح فقہ اکبر کی ابتدا مین
جواب قول دوم مخاطب کے گزر چکی تھی تو صریح اہانت ہی حدیث کی علماء حنفیہ نے اشارہ
اہانت محدثین کو کفر ٹہیرایا ہی اور ارتداد قرار دیا ہی دیکھو صاحب خلاصہ کیدانی نی اشارہ
بالسبابہ کی مسئلہ مین کہا تہا حرام ہی اشارہ سبابہ سی جیسی اہل حدیث کرتی ہین جسپر ملا علی
قاری حنفی نے کہا کہ اس لفظ مین کہ جیسی اہل حدیث کرتی ہین اہانت محدثین کی پائی جاتی
ہے اور یہی کافی ہی اسطی تکفیر کیدانی کی حیث قال فی تزئین العبارۃ لتحسین الاشارۃ
وقد اغرب الکیدانی حیث قال والعاشر من المحرمات الاشارۃ بالسبابۃ کاھل
الحدیث ای مثل اشارۃ جماعۃ یجمعھم العلم بحدیث الرسول علیہ السلام وھذا
منہ خطاء عظیم وجرم جسیم منشائہ الجھل عن قواعد الاصول ومراتب
الفروع من المنقول ولولا حسن الظن وتاویل کلامہ بسببہ لکان کفرہ صریحًا

Marfat.com

اِن تَبلُغہ اِذَا صَحِیحًا فَھَل لِلمُؤمِنِ اَن یُحَرِّمَ مَا ثَبَتَ فِعلُہٗ صلعم مَا کَادَ اَن یَکُونَ نَقلًا
مُتَوَاتِرًا وَیَمنَعُ مَا عَلَیہِ عَامَّۃُ العُلَمَاءِ کَابِرًا عَن کَابِرٍ وَالحَالُ اَنَّ الاِمَامَ الاَعظَمَ وَ
الھُمَامَ الاَقدَمَ رح قَالَ لَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ اَن یَّاخُذَ بِقَولِنَا مَا لَم یَعرِف مَاخَذَہٗ مِنَ
الکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ وَاِجمَاعِ الاُمَّۃِ وَالقِیَاسِ الجَلِیِّ فِی المَسئَلَۃِ وَقَالَ الشَّافِعِیُّ اِذَا صَحَّ
الحَدِیثُ عَلیٰ خِلَافِ قَولِی فَاضرِبُوا قَولِی عَلَی الحَائِطِ وَاعمَلُوا بِالحَدِیثِ الظَّاھِرِ
اِلیٰ اَن قَالَ مَعَ اَنَّہٗ یَکفِی فِی مُوجِبِ تَکفِیرِ الکَیدَانِیِّ اِھَانَۃُ المُحَدِّثِینَ الَّذِینَ
ھُم عُمدَۃُ اَئِمَّۃِ الدِّینِ المَفھُومِ مِن قَولِہٖ کَاَھلِ الحَدِیثِ المُفضِیَۃِ اِلیٰ قِلَّۃِ الاَدَبِ
المُفضِیِّ بِسُوءِ الخَاتِمَۃِ لِاَنَّ مِنَ المَعلُومِ اَنَّ اَھلَ القُراٰنِ اَھلُ اللّٰہِ وَاَھلَ
الحَدِیثِ اَھلُ رَسُولِ اللّٰہِ وَاُنشِدَ فِی ھٰذَا المَعنیٰ **شعر** اَھلُ الحَدِیثِ ھُم
اَھلُ النَّبِیِّ وَاِن + لَم یَصحَبُوا نَفسَہٗ اَنفَاسَہٗ صَحِبُوا + ھٰذَا اٰخِرُ کَلَامِ عَلِیِّ القَارِی
قُلتُ وَلِبَعضِھِم مَا یُنَاسِبُ مَا اُنشِدَ **شعر** دِینُ النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ مُختَارٌ + نِعمَ
المَطِیَّۃُ لِلفَتیٰ الاٰثَارُ + لَا تَرغَبَنَّ عَنِ الحَدِیثِ وَاَھلِہٖ + فَالرَّاٰیُ لَیلٌ وَالحَدِیثُ
نَھَارٌ + وَقَد سَلَفَ عَن مَولَانَا الاَجَلِّ شَاہ وَلِیِّ اللّٰہِ اَنَّ مَن یُّھَوِّنُ اَمرَ
الصَّحِیحَینِ فَھُوَ مُبتَدِعٌ مُتَّبِعٌ غَیرَ سَبِیلِ المُؤمِنِینَ انتَھیٰ وَقَد قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ مَن
یُّشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الھُدیٰ وَیَتَّبِع غَیرَ سَبِیلِ المُؤمِنِینَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی
وَنُصلِہٖ جَھَنَّمَ وَسَاءَت مَصِیرًا ترجمہ جہانپر کہ کہا ملا علی قاری نے تزیین العبارہ لتحسین
الاشارہ مین کہ بیشک تو کہی بات کہی ہے کیدانی نے جہانپر کہ کہا ہی کہ دسوان حرام عمل نماز
مین اشارہ کرنا ہی ساتھ انگلی شہادت کی مثل اہل حدیث کی یعنی مثل اشارہ کرنی جماعت
علمای حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہہ بات کیدانی
کی بہاری خطا اور بڑا جرم ہے سبب اسکا جاہل ہونا ہی کیدانی کا اصول کی قاعدونسے
سے اور روایات فرعیہ کی مراتب سی اور اگر حسن ظن ہوتا اور بمقتضای حسن ظن کی اوسکے

کلام مین تاویل نکیجاتی تو اوس کیدائی کا کفر صاف صاف اور مرتد ہونا ٹہیک ٹہیک ثابت ہو چکا تہا بہلا کسی مومن کو پہونچ سکتا ہی کہ حرام کہی فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اشارہ کو جسکی نقل قریب ہے کہ متواتر ہو جاوی اور منع کری اوس فعل سی جسپر تمام علما بڑون سی بڑونکا اتفاق چلا آتا ہی حالانکہ امام بزرگ اور سردار مقدم یعنی ابو حنیفہ رح نے فرمایا ہے کہ حلال نہین کسیکو کہ میری قول کو قبول کری جبتک نجانلی اوسکی اصل قرآن یا حدیث یا اجماع یا روشن قیاس سے اور کہا امام شافعی نی جبکہ صحیح حدیث برخلاف قول میری کی تو دی مارو میری قول کو دیوار پر اور عمل کرو حدیث ظاہر پر یہانتک کہ کہا ملا علی قاری نی باوجود اس وجہ کافر کہنی کیدائی کی کافی ہے وجہ کافر کہنی اوسکی کی یہہ کہ اوسنے محدثین کی جو عمدہ ماہان دین مین سی ہین اہانت کی ہے چنانچہ وہ اہانت اوسکی اس لفظ سی کہ شکل اہل الحدیث کی اشارہ نکرنا چاہیے سمجہی جاتی ہے جس سی اوسکا کم ادبی ہونا جو برائی خاتمہ کی طرف لیجاتا ہی نکلتا ہی یہہ اسلئی کہ یقینی بات ہی کہ اہل حدیث اہل رسول اللہ صلعم کی ہین چنانچہ اسی باب مین کسینی شعر کہا ہی جسکا یہہ مضمون ہے کہ اہل حدیث انحضرت صلعم کی اصحاب ہین کیونکہ اگرچہ اونہون نے انحضرت صلعم کی ذات شریف کی صحبت نہین پائی لیکن اپکے انفاس قدسی یعنی کلمات پاک کی تو ہم صحبت ہین یہہ ہے آخر کلام ملا علی کا ـ مین کہتا ہون کہ اسی شعر کی مناسب ہے جو اور کسینی یہہ مضمون شعر مین ادا کیا ہی کہ دین انحضرت صلعم کا پسندیدہ ہے اور واسطی آدمی کی آثار مرویہ خوب سواری ہے یعنی منزل مقصود کا وسیلہ ہی مت پہیر تو مونہہ اپنا حدیث اور حدیث والون سے کیونکہ رای اور عقل اندہیری رات ہی اور حدیث روشن دن ہے فقط اور اس سے پہلی شاہ ولی اللہ سی منقول ہو چکا ہی کہ جو کوئی صحیحین کے شان کو ہلکا جانی وہ بدعتی ہے مومنون کی راہ سی الگ راہ لینیوالا اور اللہ تعالی فرماتا ہی جو کوئی مخالفت کری رسول اللہ صلعم کی بعد اسکی کہ اوسکو رستہ معلوم ہو چکا اور چہی لگے اوس راہ کی جو مومنون کی راہ نہین پہیر دینگے ہم اوسکو جدہر پہرتا ہی اور داخل کرینگے ہم اوسکو دوزخ مین

Marfat.com

اور وہ کیا بڑی بیہودگی کی جگہ ہے اب حضرت مخاطب کی جناب مین نظر الدین النصیحۃ کی حسبۃ للہ التماس ہے کہ اس کلمہ توہین حدیث سی توبہ کرین اور گنگوہی نفسانی مین ایمان سی ہاتھ دہو بیٹھین وما علینا الا البلاغ

قول اونکا پانچوان

قولہ الخامس وہ آنکہ صاحب ہدایہ خود مجتہد مطلق مشہور شرعاً قول مجتہد باجتہاد غیر رد نہیں ہوتا اجماعاً چنانچہ صفحہ ۳، فی الاشباہ القاعدۃ اولی الاجتہاد لاینقض بالاجتہاد الخ

جواب اونکا

جوابہ قول اسکے دو جواب ہین اول یہ کہ صاحب ہدایہ کو مجتہد مطلق کہنا محض بیخبری اور بیخبری ہی کیسی علمای مسلمین سے آجتک صاحب ہدایہ کو مجتہد قرار نہین دیا سبھی اوسکو مقلدین سی شمار کرتی ہین پس مجتہد کہنا مخاطب کا صاحب ہدایہ کو سوای کذب اور دہوکہ دہی یا جہل اور ناواقفی کی کیا تصور کیا جاوی قال الملا علی القاری فی سم القوارض فی رد الروافض قال کمال باشا ان الفقہاء سبع طبقات الاولی طبقۃ المجتہدین فی الشرع کالائمۃ الاربعۃ والثانیۃ طبقۃ المجتہدین فی المذہب کابی یوسف ومحمد وسائر اصحاب ابی حنیفۃ والثالثۃ طبقۃ المجتہدین فی المسائل التی لا روایۃ فیہا عن صاحب المذہب کالخصاف وابی جعفر الطحاوی وابی الحسن الکرخی وشمس الائمۃ الحلوائی وشمس الائمۃ السرخسی وفخر الاسلام البزدوی وقاضیخان والرابعۃ طبقۃ اصحاب التخریج کالفخر الرازی واضرابہم فانہم لا یقدرون علی الاجتہاد اصلاً لکنہم لاحاطتہم بالاصول وضبطہم للماخذ یقدرون علی تفصیل قول مجمل وحکم مبہم والخامس اصحاب الترجیح من المقلدین کابی الحسن القدوری وصاحب الہدایۃ انتہی مختصراً ملخصاً وہکذا فی شرح الدر المختار وغیرہا من کتب طبقات الحنفیۃ **ترجمہ** کہا ملا علی قاری نی اپنی رسالہ سم القوارض مین جو رافضیون کی رد مین ہے کہ کہا کمال باشانی فقہا کی سات درجہ ہین پہلا درجہ مجتہدین شریعت کا جیسی ائمہ اربعہ یعنی مالک ابوحنیفہ شافعی احمد رح دوسرا درجہ مجتہدین

مذہب کا جیسی ابو یوسف محمد اور باقی شاگرد ابو حنیفہ کی رح تیسرا درجہ مجتہدین مسایل کا جو امام سی مروی نہین جیسی خصاف طحاوی کرخی شمس الائمہ حلوائی شمس الائمہ سرخسی فخر الاسلام بزدوی قاضیخان چوتہا درجہ اونکا جو مجتہدون کی اقوال سے اور مسایل نکالتی ہین جیسے فخر الدین رازی اور گروہ اونکا کیونکہ یہہ لوگ اجتہاد پر تو قادر نہین لیکن چونکہ قاعدون پر وہ احاطہ رکہتی ہین اور اصول کو پہچانتی ہین اسلئی قادر ہین اسپر کہ مجمل بات کو مفصل کردین اور ایک حکم سی کئی باتین نکالین پانچوان درجہ مقلدون کا جو ایک مسئلہ کو دوسری پر ترجیح دی سکین جیسی قدوری اور صاحب ہدایہ تمام ہوا مطلب سہم القوارض کا مختصراً یعنی ذکر چھٹے اور ساتوین درجہ کا مع باقی تفصیل کے اسمین چھوڑ گیا اور ایسا ہی ذکر طبقات در مختار کی شرحون اور کتب طبقات حنفیہ مین مسطور ہی **جواب دوم** یہہ کہ اگرچہ مجتہد کا قول دوسری مجتہد کی قول سی رد نہین ہوسکتا ہی لیکن حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی تو باتفاق تمام مسلمین کے رد ہوسکتا ہی اور اسمین تو بجز منافق اور مصداق مَن یُّشَاقِقِ الرَّسُول کی کسیکو دم مارنی کی جگہ نہین چنانچہ بذیل ثبوت دعوی ثالث کی ثابت ہوچکا ہی سو حضرت مجیب کی نزدیک یہی حدیث ہی کی نظر سی بخاری کی ساتہہ ہدایہ واجب الرد ہی چنانچہ تفصیل اسکی بمقام تمہید صورت نزاع مین گزر چکی نہ یہہ کہ اجتہاد بخاری سی اجتہاد صاحب ہدایہ کا مردود ہی پس یہہ قاعدہ اشباہ کا جسکا مفاد عدم نقض اجتہاد مجتہد باجتہاد غیر ہی نہ عدم نقض اجتہاد مجتہد بحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قول حضرت مجیب کے منافی نہوا بلکہ بدعای مخاطب سی اجنبی ٹہیرا اور یہہ مخاطب کا قول کہ ایک نکتہ ہم اوسکہاتی ہین محض فضول ہے کیونکہ یہہ نکتہ نفیسہ تو بعینہا اشباہ والنظایر مین بعد بیان اوس قاعدہ منقولہ جناب کی موجود ہے پہر اوسکو قاعدہ اشباہ سی علیحدہ اپنی طبع نکتہ زا کا نتیجہ قرار دینا بجز فضولی کی کیا تصور کیا جاوی **قولہ السادس** اگرچہ کہ شرح سفر السعادۃ و میزان الکبری ہو تصنیف

مخاطب کا چھٹا قول ۱۲

خود اپنی تحقیق سے ... الرسالہ ... تصنیف کا مطالعہ ... نہین کیا بلکہ ... مسایل ... تنویر الحق و تحفۃ العرب والعجم وغیرہ ... نواب قطب الدین خان نے اپنے نام سے ... مضمون ... رسالہ ... دلیل ... مقدمہ ...

ہدایہ ہر جا موجود چہ سود الی قولہ چنانچہ در شرح سفر السعادۃ صفحہ ۵۴۱ وکتاب ہدایہ کہ در دیار مشہور ومعتبرین کتاب ست نیز درین وہم انداختہ چہ مصنف وی رح در اکثر جا کار بدلیل معقول نہادہ اگر حدیثی آوردہ نزد محدثین خالی از ضعفی نہ غالباً اشتغال آن استاد در حدیث کمتر بودہ ست ولیکن شرح شیخ ابن الہمام جزاہ اللہ خیر التلافی آن نمودہ

جوابہ قربان تمہاری اس فہم وذکا وطبع نکتہ زا کی کہ کلام شیخ کو جو سراسر ہجو اور مذمت ہدایہ کی ہی مدح اور توصیف سمجھی ہو جواب اوسکا **فرد** با من از جہل تقابل شدہ ناکی کہ گرش ہجو کنم میشود ش مدح عظیم ✣ آپنی لفظ معتبر اور مشہور کی گھمنڈ پر اس عبارت کو توصیف ہدایہ سمجھ لیا ہی اور یہہ نہ سمجھا کہ شہرت و اعتبار اسکا مقلدین حنفیہ مین کسکام ہی جس حالت مین کہ بنا اوسکی احادیث ضعیفہ پر ہی اور اکثر جگہ مبنی اوس کا عقل اور رای ہی یہان تک کہ اوسکی سبب سے حنفیون کا مذہب بدنام ہوا اور ضعیف مشہور ہوا اور انکا لقب اصحاب الرای ٹھیرا اشل مشہور ہے **مصرع** بدنام کننی نام نکونامی چند ✣ اور یہی ہی مقصود شیخ عبد الحق کا اوس عبارت سی جسکو تمہنی توصیف ہدایہ کی سمجھ کر نقل کیا ہی چنانچہ پہلی یہہ اتہام لوگون کی شرح سفر السعادۃ مین ذکر کر کی پھر وہ عبارت فرمائی ہی اور کہا ہی کہ کتاب ہدایہ کہ در دیار مشہور و معتبرترین کتابہاست نیز درین وہم انداختہ الخ یہانتک کہ کہا کہ اسکی بنا اکثر جگہ عقل پر ہی اور جو حدیث لاتا ہی ضعف سی خالی نہین ہوتی اور مؤلف اسکا حدیث مین کم شغل رکھتا تہا اور شیخ ابن الہمام نی اسکی تلافی اور جبر نقصان کیا ہی پس ادنی اہل عقل و انصاف پر بہی مخفی نہ رہیگا کہ یہہ عبارت شیخ کی سراسر مذمت ہی ہدایہ کی نہ تعریف و توصیف اوسکی جیسا کہ حضرت مخاطب نا منفعل کی طبع نکتہ زا مین سمایا ہی **قولہ** تا آن قول اوسکا آلسان **بع** وہمچنین میزان الکبری صـ۲۲ـ فَاَنِّیْ خَصَّصْتُہٗ بِمَزِیْدِ اعْتِنَاءٍ وَطَالَعْتُ عَلَیْہِ کِتَابَ تَخْرِیْجِ اَحَادِیْثِ کِتَابِ ھِدَایَۃِ لِلْحَافِظِ الزَّیْلَعِیِّ وَغَیْرِ

منقول مین او سکی طرح غالباً رسالہ مخاطب مین موجود مین اور بعض عبارتین اسمین جو مخاطب تحفۃ العرب کی ہین مخاطب نی انکو فرضی کتاب کی جو الیسی نقل کیا ہی مثلاً صفحہ ۱۲ مین یہہ عبارت نقل کیا ہے فان تنازعتم فی شی فردوہ الی اللہ والرسول الی کتاب اللہ وسنۃ الرسول ان کنتم تعلمون بہما والا فالی العالم بہما لان الرد الی اللہ والرسول یتعذر فی ہذا الزمان انتہت عبارۃ التحفۃ الحرمین تمام ہوئی یہہ عبارت منقولہ مخاطب کی سو یہہ عبارت

جوابه اگر اس عبارت مین لفظ خصصه بمزید اعتنا کو توصیف ہدایہ کی سمجہا ہی تو سراسر غلطی ہی یا دہوکہ دہی کیونکہ ضمیر منصوب خصصه کی اوس کلام مین ہدایہ کی طرف نہین پہرتی اسلئی کہ ہدایہ کا اسکی پہلی ذکر ہی نہین بلکہ ضمیر اوسکی طرف مذہب امام ابوحنیفہ کی پہرتی ہی اور اوسی کا پہلی خصصہ کے ذکر ہی چنانچہ ابتدا مین اوسکی کہا ہی اِعلم یا اخی انّی طالعت بحمد اللہ ادلّۃ المذاہب الاربعۃ وغیرہا لاسیّما ادلّۃ مذہب الامام ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ فانّی خصصتہ بمزید اعتناء الخ پس خصصتہ کی ضمیر کو ہدایہ کی طرف پہیرنا اور اس جملہ کو ہدایہ کی تعریف سمجہنا بجز غلط فہمی یا دروغ گوئی کی کیا سمجہا جاوی اور اگر جملہ طالعت علیہ کتاب تخریج الہدایۃ کو توصیف سمجہا ہی تو بہی غلطی ہے اسلئی کہ مطالعہ سی تخریج ہدایہ کی خود ہدایہ کا وثوق و اعتبار ثابت نہین ہوتا یہہ ہی **قولہ الثامن** و بحق بخاری شریف در میزان صفحہ ۵۰ ومن خرج لہم الشیخان مع کلام الناس فیہم جعفر ابن السلیمان الضبعی الخ **جوابہ** اقول عائذًا باللہ من کید الخائنین امام شعرانی نی میزان مین یہہ کلام واسطی رفع جرح کی رواۃ بخاری سی فرمایا ہے اور اسمین بعض رواۃ بخاری کو جسمین کچہہ کچہہ طعن تہی ذکر کر کی پہر اوسکا جواب دیا ہی اور صحیح بخاری کی تعدیل و توصیف فرمائی ہی چنانچہ کہا ہی قال الحافظ المزنی و الحافظ الزیلعی رح وممن خرج لہم الشیخان مع کلام الناس فیہم جعفر بن سلیمان الضبعی والحارث بن عبید وایمن بن نابل الحبشی الی ان قال وابی اویس لکن للشیخین شروط فی الروایۃ عمن تکلم الناس فیہ منہا انہم لا یروون عنہ الا ما توبع علیہ وظہرت شواہدہ وعلموا ان لہ اصلا فلا یروون عنہ ما انفرد بہ او خالفہ فیہ الثقات وذلک کحدیث ابی اویس الذی رواہ مسلم فی صحیحہ

Marfat.com

مرفوعًا يقول الله عز وجل قسمت الصلوٰة بيني وبين عبدي نصفين الحديث مع انه لم يتفرد به رواه غيره من الثقات كذالك منهم الامام مالك وشعبة وابن عيينة رضي الله عنهم فصار حديثه متابعة الى ان قال فقد بان لك انه ليس لنا ترك حديث كل من تكلم الناس فيه بمجرد الكلام فربما يكون قد توبع عليه وظهرت شواهده الخ

ترجمہ کہا حافظ مزی نی اور حافظ زیلعی نے کہ ایک وہ راویون سی جنکی حق مین لوگون نے کلام کیا ہی اور شیخین نے اونکی حدیث روایت کی ہے جعفر بن سلیمان ضبعی ہے اور ایک حارث بن عبید اور ایک ایمن بن نابل حبشی ہے یہانتک کہ گنتی گنتی کہا کہ ایک ابو اویس لیکن درحقیقت شیخین انے یون ہی روایت نہین کرتی بلکہ شیخین نے ان لوگون کی روایتون مین کئی شرطین لگا رکھی ہین ایک یہہ کہ شیخین اونسی وہی روایت لاوینگی جنمین انکی ساتھہ اور راوی ثقہ بہی شامل ہون اور اونکی روایتون کی شواہد پائی جاوین اور شیخین خوب جانتی ہین کہ انکی حدیث کی اصل ثابت ہی اور یہہ نہین کہ ان راویون کی اکیلی حدیث یا وہ حدیث جو اور ثقات کی مخالف ہو روایت کرین مثال اسکی حدیث ابو اویس کی ہی جو مسلم نی اپنی کتاب صحیح مین روایت کی ہی انحضرت سی کہ اللہ جل شانہ نی فرمایا کہ بینی نماز کو یعنی سورہ فاتحہ کو اپنی مین اور اپنی بندی مین آدہون آدہ کر دیا ہی سو دیکہو اس حدیث مین ابو اویس اکیلا ہی راوی نہین بلکہ یہہ حدیث سوای اوسکی اور ثقہون سی بہی اسیطرح مروی ہی چنانچہ امام مالک اور شعبہ اور سفیان بن عیینہ سے بہی ایسی ہی آچکی ہے اور اس حدیث مین ابو اویس کے ساتھہ وہ لوگ بہی شامل ہین یہانتک کہ کہا شعرانی نی کہ اس بیان سی تجہی معلوم ہوگیا ہی کہ ہمکو یہہ گنجایش نہین کہ فقط لوگون کی کلام اور اعتراض کرنی سی کسیکی حق مین اوسکی حدیث کو ترک کر دین کیونکہ کبہی اوسکی حدیث اور ثقہون سی بہی مروی ہوتی ہے اور اوسکی شواہد

Marfat.com

ظاہر ہوجاتی ہین تمام ہوا مطلب امام شعرانی کا اور اس کلام سے پانچ سطر پہلے امام شعرانی نے فرمایا ہے اِنَّ مُجَرَّدَ الْکَلَامِ فِیْ شَخْصٍ لَا یُسْقِطُ مَرْوِیَّہٗ فَلَا بُدَّ مِنَ الْفَحْصِ عَنْ حَالِہٖ وَقَدْ خَرَّجَ الشَّیْخَانِ لِخَلْقٍ کَثِیْرٍ مِّمَّنْ تَکَلَّمَ النَّاسُ فِیْہِمْ **ترجمہ** فقط لوگونکی اعتراض کسی راوی مین اوسکی روایت کو ساقط نہین کرتی بلکہ تحقیق اوسکی حال کی لازم ہوتی ہے اور کیونکر ساقط ہو جسحالت مین شیخین نے بہتیری راویون سے جو محل کلام ہین روایتین کی ہین یعنی یہہ وہ بحکم بیان مذکور ساقط نہین گنی جاتین اب اِن عبارات کو امام شعرانی کی دیکھنا چاہیے کہ کسطرح طعن مخالفین کو رواۃ بخاری سے دفع کررہی ہین اور کس تشریح سے توثیق و تنزیہہ صحیح بخاری کی بجا لارہی ہین مخاطب سارق نے اوس طعن مخالفین کو ان عبارات سے انتخاب کرکے شعرانی کی طرف منسوب کردیا اور اصل کلام شعرانی کو جو اس طعن کے جواب مین اور بخاری کی تنزیہہ و توثیق مین مرقوم ہے از راہ خیانت و سرقہ چھپا لیا فعلی اللّٰہِ الجزاءُ **اور عنقریب** اور بھی جوابات طعن رواۃ صحیح بخاری و صحیح مسلم کی بشرح و بسط تمام لکھے جاوینگے انشاء اللہ تعالی **قولہ التاسع** (نوان قول مخاطب کا ۱۲) اتنی سی عبارات مذکور کے گھمنڈ پر ترجیح بخاری شریف کو بجمیع کتب فقہ متفق کے دیچکا **جوابہ** (اوسکا جواب ۱۲) اتنے ہی عبارت پر بحکم انکہ العاقل تکفیہ الاشارۃ اکتفا کیا گیا تھا اب چونکہ آپنے اسکو انہی سے سمجھا تو دیکھا بضمن ثبوت دعوی اول کی بجواب قول ثانی تمہاری کی کیسا عبارات نور سلف خلف کا جھاڑ باندہ دیا اب بہی اگر حق نہ سوجہی تو خدا حافظ **قولہ العاشر** (دسوان قول مخاطب کا ۱۲) شیخ موصوف بصفحہ ۲ شرح سفر السعادۃ فرمایا ہے وکتب ستہ کہ مشہور اند دران اقسام احادیث از صحاح و حسان و ضعیف موجود و تسمیہ صحاح بطریق تغلیب **جوابہ** (اوسکا جواب ۱۲) یہہ حکم تغلیب مجموعہ صحاح ستہ پر بنظر کتب اربعہ سنن ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ کی ہے نہ ہر جزو مجموعہ پر کیونکہ باجماع مسلمین سلف و خلف کی بخاری و مسلم مجرد صحاح سے مولف ہین چنانچہ بضمن ثبوت دعوی اول

مندرجہ رسالہ اون کتابون ... [illegible] ... بتلا دین اور ... [illegible] ... علم ... [illegible] ... اس بیان ... [illegible] ... جوابات ... [illegible] ... نقل ... [illegible]

Marfat.com

بجواب قول ثانی مخاطب کی گزر چکا ہی اور خود شیخ عبد الحق کی کلام مین یہہ تخصیص حکم
تغلیب کی کتب اربعہ سی پائی جاتی ہے چنانچہ مقدمہ اصول حدیث مین جو مشکوۃ
مطبوع کی اول لگا ہی کہتا ہی فصل الکُتُبُ السِّتَّۃُ المشہورۃُ المقرّرۃُ
فِی الاسلام الّتی یقالُ لَہا الصِّحاحُ السِّتُّ صحیحُ البُخاریّ وصحیحُ المسلمِ و
الجامعُ للتِّرمذیِّ والسُّنن لابی داود والنّسائیّ وسُنَنُ ابن ماجۃ
وعند البعضِ المُوطّا بدل ابن ماجۃ وصاحبُ جامعِ الاُصولِ اختار
المُوطّا وفی ہٰذہِ الکُتُبِ الاربعۃِ اقسامٌ من الصِّحاحِ والحِسانِ و
الضِّعافِ وتسمیتُہا بالصِّحاحِ السِّتّۃِ بطریقِ التّغلیبِ انتہی کلام الشّیخ
الموصوف ترجمہ فصل چہہ کتابین مشہور مقرر اسلام مین جنکو صحاح ستہ کہتی
ہین چھہ ہین صحیح بخاری صحیح مسلم جامع ترمذی سنن ابی داود وسنن نسائی
وسنن ابن ماجہ اور بعض کے نزدیک ابن ماجہ کی جگہ موطا مقرر ہے اور صاحب
جامع الاصول نی اسی کو گنا ہی اور ان چار کتابون مین یعنی ترمذی ابو داود
اور نسائی اور ابن ماجہ مین ہر قسم کی حدیثین صحیح اور حسن اور ضعیف موجود ہین
پہر سب کو جو صحاح کہا جاتا ہی تغلیبا کہا جاتا ہی تمام ہوا کلام شیخ کا اب
دیکہو لفظ فی ہذہ الکتب الاربعۃ تمہاری فہم کو کیسا جہٹلا رہا ہی اور کیا بلند آواز سے
منادی ہے کہ حکم تغلیب کتب اربعہ سی خاص ہے اور صحیحین کو شامل نہین
ایسا ہی کہا ہے بیچ بیان مطلب عبارت شیخ کی انہی پیشوا صاحب رسالہ دلیل قوی
نے حیث قال ودر صحاح ستہ سوای بخاری ومسلم احادیث ہر قسم از صحاح وحسان
وضعاف موجود وتسمیہ بصحاح تغلیبی ست چنانچہ شیخ عبد الحق در مقدمہ ترجمہ مشکوۃ گفتہ
کتب ستہ کہ مشہور اند دران اقسام احادیث از صحاح وحسان وضعاف موجود وتسمیہ
صحاح بطریق تغلیب ست انتہی وبخاری ومسلم اگرچہ التزام این امر کردہ کہ حدیث

غیر صحیح در صحیحین خود نیاورد الخ **قوله الحادی عشر** ما تحت ادیم السماء اصح
من موطا مالک الخ **جوابه** یہہ قول قبل وجود صحیح بخاری کی تہا اور جب
نیر اعظم بخاری نی طلوع کیا تو اوسکی نورنی سب پر غلبہ کر لیا چنانچہ یہہ امر کئی علما
سی بضمن ثبوت دعوی اول بضمن رد قول ثانی مخاطب کی نقل کیا گیا **قوله**
الثانی عشر و نیز بانیکہ فرمود شیخ موصوف رح شرح سفر السعادۃ صفحہ ۱۸
اخراج کردہ است مسلم در کتاب خود بسیاری از رواۃ کہ سالم نیستند از غوائل جرح
و شیخین در کتاب بخاری جماعۃ اند کہ تکلم کردہ شدہ است در ایشان پس مدار کار در حق وی
بر اجتہاد علما و صوابدید ایشان باشد **جوابه** شیخ عبد الحق نی یہہ کلام ابن
ہمام کا ترجمہ کیا ہی چنانچہ شروع ترجمہ میں ابن الہمام کا نام لیا ہی اور بعد ختم
ترجمہ کی کہا ہی کہ حاصل اس سخن کا یہہ ہے کہ اعتماد و تصحیح و تنقید مجتہدین پر چاہیے
یہانتک کہ کہا کہ یہہ بات بڑی مفید ہے واسطی غرض ہماری کی جو تایید ہی
مذہب کی خصوصاً حنفی مذہب کی اور غرض ابن الہمام کی بہی اس کلام سی یہی ہے
یہہ ہی ترجمہ کلام شیخ کا اور اصل کلام سابقاً بضمن رد قول ثالث آچکا ہی
اس سی ثابت ہوا کہ یہہ قدح ابن الہمام کا رواۃ مسلم و بخاری میں محض بسبب
حسد کی ہی شان صحیحین میں اور صرف بنظر حمایت و تایید مذہب حنفی کی صادر ہوا ہے اور یہہ
کلام عدو و حاسد کا ہی نہ منصف عادل کا کہ لایق خطاب اور مستوجب جواب ہو
باینہمہ اسکا جواب لکہا جاتا ہی پس واضح ہو کہ جوابات مطاعن رواۃ شیخین کے
صدہا علمای حدیث نی اجمالاً و تفصیلاً تحریر کئی ہیں چنانچہ سابقاً بضمن ثبوت
دعوی اول کی بجواب قول ثانی مخاطب کے صاحب دراسات اور امام سیوطی اور
عطار رشید اور عراقی اور شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی کی کلام سی مجمل جوابات گزر چکی
ہین اور بضمن جواب قول ثامن مخاطب کی ایک جواب امام شعرانی کی طرف سی

Marfat.com

نقل کیا گیا اب اس مقام مین مفصل جوابات کلام سی شیخ ابن حجر اور امام نووی
کی جو اور اماموں کی کلام سی جیسی امام ابو الفتح قشیری اور امام ابو الحسن المقدسی
اور امام ابو عمرو بن الصلاح شہرزوری تمسک مین نقل کئی جاتی ہین قال
الشیخ الامام رئیس الاسلام ابن حجر فی مقدمۃ فتح الباری شرح
صحیح البخاری ینبغی لکل منصف ان یعلم ان تخریج صاحب الصحیح
لای راو کان مقتض لعدالتہ عندہ وصحۃ ضبطہ وعدم غفلتہ ولاسیما
ما انضاف الی ذلک اطباق جمہور الائمۃ علی تسمیۃ الکتابین
بالصحیحین وہذا المعنی لم یحصل لغیر من خرج عنہ فی الصحیحین
فہو بمثابۃ اطباق الجمہور علی تعدیل من ذکر فیہما ہذا اذا اخرج
لہ فی الاصول فاما ان اخرج لہ فی المتابعات والشواہد والتعالیق
فہذا یتفاوت درجات من اخرج لہ فی الضبط وغیرہ مع حصول
اسم الصدق لہم وحینئذ اذا وجدنا لغیرہ فی احد منہم طعنا
فذلک الطعن مقابل للتعدیل لہذا الامام ولا یقبل الا مبین
السبب مفسرا بقادح یقدح فی عدالۃ ہذا الراوی وفی ضبطہ
مطلقا او فی ضبط الخبر بعینہ لان الاسباب الحاملۃ للائمۃ
علی الجرح متفاوتۃ منہا ما یقدح ومنہا لا یقدح وقد کان الشیخ
ابو الحسن المقدسی یقول فی الرجل الذی یخرج عنہ فی الصحیح
ہذا جاز القنطرۃ یعنی بذلک انہ لا یلتفت الی ما قیل
فیہ قال الشیخ ابو الفتح القشیری فی مختصرہ وہکذا نعتقد
وبہ نقول ولا نخرج عنہ الا بحجۃ ظاہرۃ وبیان شاف
یزید فی غلبۃ الظن علی المعنی الذی قدمناہ من اتفاق

Marfat.com

الناس بعد الشيخين على تسمية كتابيهما بالصحيحين ومن لوازم ذلك تعديل رواتهما قلت فلا يقبل الطعن منهم الا بقادح واضح لان اسباب الجرح مختلفة ومدارها على خمسة اشياء البدعة او المخالفة او الغلط او جهالة الحال او دعوى الانقطاع في السند بان يدعى في الراوي انه كان يدلس او يرسل فاما جهالة الحال فمندفع عن جميع من اخرج لهم في الصحيح لان شرط الصحيح ان يكون راويه معروفا بالعدالة فمن زعم ان احدا منهم مجهول فكانه نازع المصنف في دعواه انه معروف ولا شك ان المدعي لمعرفته مقدم على من يدعي عدم معرفته لما مع المثبت من زيادة العلم ومع ذلك فلا تجد في رجال الصحيح احدا ممن يسوغ اطلاق اسم الجهالة عليه اصلا واما الغلط فتارة يكثر من الراوي وتارة يقل فحيث يوصف بكونه كثير الغلط ينظر فيما اخرج له ان وجد مرويا عنده او عند غيره من رواية غير هذا الموصوف بالغلط علم ان المعتمد اصل الحديث لا خصوص هذا الطريق وان لم يوجد الا من طريقه فهذا قادح يوجب التوقف عن الحكم بصحة ما هذا سبيله وليس في الصحيح بحمد الله من ذلك شيء وحيث يوصف بقلة الغلط كما يقال سيء الحفظ او له اوهام او له مناكير وغير ذلك من العبارات فالحكم فيه كالحكم في الذي قبله الا ان الرواية عن هؤلاء في المتابعات اكثر منها عند المصنف من الرواية عن اولئك واما المخالفة وينشأ عنها الشذوذ والنكارة وهذا ليس في الصحيح سوى نزر يسير و

أَمَّا دَعْوَى الْاِنْقِطَاعِ فَمَدْفُوْعَةٌ عَمَّنْ أَخْرَجَ لَهُمُ الْبُخَارِيُّ لِمَا عُلِمَ مِنْ
شَرْطِهٖ وَمَعَ ذٰلِكَ فَحُكْمُ مَنْ ذُكِرَ مِنْ رِجَالِهٖ بِتَدْلِيْسٍ أَوْ إِرْسَالٍ أَنْ
تُسْبَرَ أَحَادِيْثُهُمُ الْمَوْجُوْدَةُ عِنْدَهٗ بِالْعَنْعَنَةِ فَإِنْ وُجِدَ التَّصْرِيْحُ
بِالسَّمَاعِ انْدَفَعَ الْاِعْتِرَاضُ وَأَمَّا الْبِدْعَةُ فَالْمَوْصُوْفُ بِهَا إِمَّا أَنْ
يَكُوْنَ مِمَّنْ يُكَفَّرُ بِهَا أَوْ يُفَسَّقُ فَالْمُكَفَّرُ بِهَا لَا بُدَّ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ
التَّكْفِيْرُ مُتَّفَقًا عَلَيْهِ مِنْ قَوَاعِدِ جَمِيْعِ الْأَئِمَّةِ كَمَا فِيْ غُلَاةِ الرَّوَافِضِ
وَلَيْسَ فِي الصَّحِيْحِ مِنْ حَدِيْثِ هٰؤُلَاءِ شَيْءٌ أَلْبَتَّةَ وَالْمُفَسَّقُ بِهَا
كَبِدَعِ الْخَوَارِجِ وَالرَّوَافِضِ الَّذِيْنَ لَا يَغْلُوْنَ وَغَيْرِ هٰؤُلَاءِ مِنَ
الطَّوَائِفِ الْمُخَالِفِيْنَ لِأُصُوْلِ السُّنَّةِ خِلَافًا ظَاهِرًا لٰكِنَّهٗ مُسْتَنِدٌ
إِلٰى تَأْوِيْلٍ ظَاهِرُهٗ سَائِغٌ فَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ السُّنَّةِ فِيْ قَبُوْلِ حَدِيْثِ
مَنْ هٰذَا سَبِيْلُهٗ إِلٰى آخِرِ مَا فَصَّلَهٗ وَرَتَّبَهٗ شَانَ الْجَامِعِ الصَّحِيْحِ وَ
قَدْ نَقَلْنَا كَلَامَهٗ بِنَحْوٍ مِنَ الْاِخْتِصَارِ **ترجمہ** کہا شیخ امام اسلام حافظ
شیخ ابن حجر نی مقدمہ فتح الباری شرح صحیح البخاری مین کہ لایق ہے واسطی ہر مصنف
کی کہ جانے کہ روایت کرنا صحیح کتاب کی مصنف یعنی بخاری کا کسی راوی کی حدیث
کو چاہتا ہی کہ وہ راوی اوسکی نزدیک عادل ہو اور اوسکا ضبط صحیح ہو اور وہ غافل نہو خاصکر
اوسوقت یہہ باتین ضروری معلوم ہوتی ہین جبکہ تقتضای صحت کی ساتھہ اس بات
کو بہی ملادین کہ جمہور علما متفق ہین انکی کتابون کی صحیحین نام رکہنی پر اور یہہ بات
سوای اون راویون کی جنسی شیخین نے روایت کی ہی کسی مین پائی نہین جاتی اور یہہ
بات نہایت اتفاق جمہور کی ہی اوپر عادل ہونی راویون صحیحین کے لیکن یہہ بات اوس
راوی کی شان مین ہے جس سی اصل مقصود روایت ہو رہا وہ جس سی شواہد اور متابعات اور
تعلیقات مین روایت ہو سو حال اوسکا ضبط اور عدل وغیرہ کی نظر سی مختلف ہے

طرف
تراجم عربی سے
کتابون کی بہتر
زبان مین اور جو
سوال
کہلاتے کہ علمای نجدی
نے جن کتابون کا
لکہے فتوی مین حوالہ
دیا ہے وہ یمن سے
جو کتاب ہماری پاس
تہی اوسمین مضمون
فتوی کہین نہ پایا
جواب
انکا یہہ ہے کہ وہ
کتابین آپ کی
خواب مین بہی نہ آئینگی
بہونکی بلیغ علم والے
رسایل محمد شاہ کے
وبس

باوجود اسکی کہ نام صدق اوسپر بہی بولا جاتاہی پہر جبکہ باوین ہم کسی راوی مین
اونمین سی کسیکا طعن و اعتراض تو وہ طعن مقابل ہوگا عادل جاننی اوس
امام کی جسنی اوس راوی کو قبول کرلیاہی سو وہ طعن مقبول نہوگا جبتک کہ اوسکا
سبب ایسا کہلا کہلا بیان نہو جس سی اوسکی عدالت ٹوٹ جاوی یا اوسکا ضبط
ٹوٹ جاوی یا خاصکر کسی حدیث مین اوسکی ضبط کا خلل ثابت ہو یہہ اسواسطی
شرط کی گئی ہے کہ باعث طعن کرنی اماموں کے راویون کو مختلف ہوا کرتی ہین کوئی
تو ایسا ہوتاہی جو عدالت راوی کو توڑتی اور کوئی ایسا کہ نہ توڑ سکی اسیواسطی شیخ ابوالحسن
مقدسی کہا کرتی حق مین اوس شخص کے جس سی بخاری مین روایت ہو کہ یہہ شخص
پل کے اوس پار اوتر گیاہی یعنی اب اسپر جو کوئی طعن کری تو وہ لایق التفات نہین
کہا شیخ ابوالفتح قشیری نے اپنے کتاب مختصر مین کہ میرا یہی اعتقاد ہی اور یہی
کہتاہون اور اس سے باہر نہونا چاہیی بجز دلیل ظاہر کی اور بیان شافی کی جو اس
غلبہ ظن مین جو علما کی اتفاق سی اوپر صحیحین نام رکہنی ان دو کتابون کی
حاصل ہے بڑہ جاوی جب یہہ بات صحیح ہوئی تو اس سی عدالت صحیحین کے
راویون کی ثابت ہوئی اور لازم آئی کہتاہون مین یعنی ابن حجر کہ اس تقدیر پر
کسیکا اعتراض و طعن اونکی حق مین قبول نکیا جاویگا بجز باعث طعن واضح بیان
کی اسلیے کہ باعث طعن مختلف ہوتی ہین لیکن پہر پہرا کر یہان پانچ چیزین ٹہیرتی ہین
بدعت یا مخالفت یا غلطی یا جہالت حال راوی کی یا دعوی منقطع ہونی سند کا
اسطرح پر کہ فلانا راوی مدلس تہا یا ارسال کیا کرتا تہا سو جہالت حال تو
صحیح بخاری کی تمام راویون سی اوٹہی ہوئی ہے کیونکہ صحیح کے شرط یہہ ہی کہ
اوسکا راوی مشہور ہو عدالت مین پہر جو کوئی کسی صحیح کی راوی کو مجہول کہی
تو گویا اوسنی صحیح کی مصنف سی مقابلہ کیا اس بات مین کہ اوسنی اوس راوی کو مشہور

ومعروف سمجھا تھا اور اونسی اوسکو مجہول بتایا سو اسمین شک نہین کہ دعوی مشہور
ومعروف کہنی والی کا مقدم ہوگا کیونکہ مشہور کہنی والی کو اوس راوی کی حال سی
زیادہ واقفیت ہی کہ وہ اوسکی نجاننی والی کو نہین ہے باوجود اس حکم کی پہر بہی
صحیح بخاری کی راویون مین ایسا کوئی نہین جسپر جہالت کا بولنا جائز ہو اب سنو غلطی
کا حال سو یہہ کسی راوی سی بہت ہوتی ہے اور کسی سی تہوڑی پس جہان کوئی
راوی بہت غلطی سی موصوف ہوا تو ہم دیکہینگے کہ اوسکی حدیث مصنف کی نزدیک یا
کسی اور محدث کی نزدیک سوای اوسکی کسی اور سی بہی مروی ہی یا نہین اگر مروی ہو
تو معلوم ہوا کہ مصنف کا اعتماد اصل حدیث پر ہی یعنی بنظر اوس راوی کی جو غلطی سی
موصوف ہی نہ بنظر خاص طریق اس راوی غلطی والی کی اور اگر کسی راوی سی بجز
اوسکی مروی معلوم نہو تو البتہ یہہ بات صحت کی خلاف اور باعث توقف ہی اوسکی صحیح
کہنی سی لیکن خدا کی فضل سی صحیح بخاری مین ایسی کوئی حدیث نہین ہے اور جہان
کوئی راوی تہوڑی غلطی کرنی سی موصوف ہوا جیسی کہا کرتی ہین کہ فلانا [illegible]
یادداشت والا ہی اور فلانا وہم کہتا ہی اور فلانی کی کچہ منکر حدیثین ہین یا مثل
انکی اور عبارتین تو اسکا حکم بہی وہی ہے جو پہلی قسم کا گزرا یعنی اسکی حدیث کو
دیکہا جاویگا کہ کسی اور سی بہی مروی ہی یا نہین پہر حسب تفصیل سابق حکم جاری
کیا جاویگا لیکن ایسی روایتین نزدیک مصنف کی متابعات مین بہت ہین بہ نسبت اونکی
روایات کی اب سنو حال مخالفت کا جس سی شاذ اور منکر ہونا حدیث کا پیدا ہوتا ہے
سو یہہ صحیح بخاری مین سوای قدر قلیل کی نہین ہے اب سنو حال دعوی انقطاع
سند کا سو یہہ بخاری کی تمام راویون سی اوٹہا ہوا ہی کیونکہ اوسکی شرط اور التزام
سبکو معلوم ہی کہ وہ بلا ثبوت سماع ولقای باہم راویون کی کسیکی حدیث نہین لاتا باوجود
اسکی مدلس یا صاحب ارسال کہنا اوسکی راوی کو تب تک ہی ہوگا جبتک کہ

اونکی حدیثین معنعن یعنی عن عن کی ساتھہ پائی جاوینگی اور جب وہی حدیثین لفظ سماع سے ملجاوینگی تو پہر وہ اعتراض کہان رہیگا اب رہی بدعت سو اوسی اسکا نا مرد کیا تو کفر کی طرف منسوب ہوگا اور کیا فسق کی پس جو راوی جو بسبب بدعت کی منسوب بکفر ہوگا اوسمین یہہ ضروری بات ہی کہ کفر اوسکا سب اماموں کا متفق علیہ ہوگا جیسی غالی رافضیونکا کفر یعنی جو حضرت علی رض کو چہوٹا خدا جانتی ہین وعلی ہذا القیاس سو ایسی لوگون سی صحیح بخاری مین کوئی حدیث نہین ہے اور جو راوی کہ بسبب بدعت کی فاسق گنا جاتا ہی جیسی خارجی یا وہ رافضی جو غالی نہین ہین اور سوای انکی اور لوگ جو اصول اہلسنت کی مخالف ہین لاکن یہہ اپنی خلاف مین کسی تاویل کو مستند رکہتی ہین جو اہلسنت مین اوسکی ظاہر یعنی مشہور ہین سو ایسے اہل بدعت کی حدیث کی قبول کرنےمین اختلاف ہی یعنی بعضی لوگ بعضی وجہون اور شرطون سی قبول کرتےہین اور بعضی نہین کرتی تا آخر اوس بیان تک جو شیخ ابن حجر نی تفصیل فرمایا ہی اور صحیح بخاری کو اعتراضون سی بری کیا ہی ہمنی اونکی کلام کو کسیقدر اختصار سی نقل کیا ہی اور تمہاری مستند اور معتمد صاحب رسالہ دلیل قوی مولوی احمد علی مولوی سہارنپوری نی واسطی تنزیہہ اور دفع مطاعن رواۃ بخاری کی بڑا اہتمام کیا ہی چنانچہ مقدمہ صحیح بخاری مطبوعہ مطبع احمدی مین شیخ الاسلام ابن حجر سی عبارت مذکورہ بالا نقل کر کی کہا ہی ہذا ما ذکرہٗ الحافظ ابن حجر فی مقدمۃ فتح الباری فی اول الفصل التاسع ثم سرد اسماء من طعن فیہم من رواۃ الصحیح واجاب عن الاعتراضات لکن لما کان بناء ہذہ الفصول علی الاختصار ترکنا التفصیل ورأینا ان نذکر علی سبیل التمثیل من رواۃ الصحیح المجروحین عمران بن حطان ومروان ابن الحکم فننقل ما حکاہ الحافظ من

Marfat.com

الاعتراض عليهما وما اجاب به عنه عبارته عمران بن حطان
السدوسي الشاعر المشهور كان يرى راى الخوارج قال ابو العباس
المبرد كان عمران راس القعدية من الصفرية وخطيبهم وشاعرهم
انتهى والقعدية قوم من الخوارج وكان عمران داعية الى مذهبه
وهو الذى رثى عبد الرحمن بن ملجم قاتل على رض وقد وثقه العجلى
وقال قتادة لا يتهم فى الحديث وقال ابو داؤد ليس فى اهل
الاهواء اصح حديثا من الخوارج ثم ذكر عمران هذا وغيره
وقال يعقوب بن شيبة ادرك جماعة من الصحابة وصار فى
آخر عمره الى ان راى راى الخوارج وقال العقيلى حدث عن عائشة
ولم يتبين سماعه قلت ولم يخرج البخارى سوى حديث واحد
من رواية يحيى بن ابى كثير عنه قال سالت عن عائشة
عن الحرير فقالت ائت ابن عباس فسأله قال فسألته فقال
ائت ابن عمر فسأله فقال حدثنى ابو حفص ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال انما يلبس الحرير فى الدنيا من لا خلاق
له فى الآخرة انتهى وهذا الحديث انما اخرجه البخارى
فى المتابعات فللحديث عنده طرق غير هذا من رواية
عمر وغيره وقد رواه مسلم من طريق اخرى عن ابن عمر
نحوه الى آخر ما نقله المولوى احمد على عن الحافظ الامام
ابن حجر وقال الامام النووى فى مقدمة شرح مسلم
عاب عائبون مسلما رحمه الله بروايته فى صحيحه عن
جماعة من الضعفاء المتوسطين الواقعين فى الطبقة الثانية

Marfat.com

الذین لیسوا من شرط الصحیح ولا عیب فی ذلک بل جوابه من
اوجه ذکرها الشیخ الامام ابو عمرو بن الصلاح احدها ان یکون
ذلک فیمن هو ضعیف عند غیره ثقة عنده ولا یقال الجرح
مقدم علی التعدیل لان ذلک فیما اذا کان الجرح ثابتا
مفسرا بسببه والا فلا یقبل الجرح اذا لم یکن کذا وقد قال الامام
الحافظ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب البغدادی وغیره
ما احتج البخاری ومسلم وابوداود به من جماعة علم الطعن
فیهم من غیرهم فمحمول علی انه لم یثبت الطعن المؤثر
مفسر السبب الثانی ان یکون ذلک واقعا فی المتابعات
والشواهد لا فی الاصول الثالث ان یکون ضعف
الضعیف الذی احتج به طرء بعد اخذه عنه الرابع ان
یعلو بالشخص الضعیف اسناده وهو عنده من روایة
الثقات فیقتصر علی العالی ولا یطول باضافة النازل
الیه الی اخر ما لخصناه من کلام النووی **ترجمہ**

یہہ وہ مذکرہ ہی جو حافظ ابن حجر نی مقدمہ فتح الباری کی ابتدا فصل نوین
مین ذکر کیا ہے پہر حافظ ابن حجر نی بیان کئی نام اون راویون بخاری
کی جنمین لوگون نے طعن کئی ہین اور پہر اون طعنون کی جوابات تحریر کئی
ہین لیکن جب کہ ان فصلون کی بنا اختصار پر ہی اصلی تفصیل کو ہمنی چہوڑ
دیا ہی اور بطور تمثیل دو راویون مطعون بخاری کا ذکر کرنا مناسب دیکہا ہی
ایک عمران بن حطان دوسرا مروان پس انکی حق مین جو اعتراض اور
جواب ابن حجر نی بیان کیا سو ہم بیان نقل کرتی ہین پس یہہ ہے عبارت

بند صحیح مخصوص بالبخاری
نہیں ہیں اور اسباب مشہورہ
اور وہ مذہب مشہور
بسبب بلاوجہ کے
روایت صحیحہ اور
مذہب کی اتباع میں
برابر ہیں کیا نہیں
دیکھنا کیا کرتا ہی
حنفیہ لے ترکیب
تخفیف بنا بر
ابن ابی لیلیٰ کے
باوجود دیکھا ہی
اماموں کی خلاف
اختیار کر رکہا ہے
تک جواب ہیں اور
ہیں اس کی
حب عنقا طلب

حافظ ابن حجر کی اونکی بیان مین عمران بن حطان سدوسی شاعر مشہور تہا
اعتقاد اوسکا خارجیون کا تہا ابو العباس مبردنی کہاہی کہ عمران سردار تہا
قعدیہ کا جو صفریہ مین سی ہین ادر انکا خطیب اور شاعر تہا قعدیہ ایک قوم
ہی خارجیون مین سی اور یہہ عمران اپنے مذہب کی طرف لوگون کو بلانی
والا تہا اور یہہ وہی ہی جسنی عبد الرحمن ابن ملجم قاتل علی رض کا مرثیہ کہا تہا
لیکن اوسکو عجلی نے ثقہ تبلایا ہی اور قتادہ نی کہاہی کہ یہہ حدیث مین متہم
نہین کیا جاتا تہا اور ابو داؤد نی کہاہے کہ بدعتیون مین صحیح حدیث لانی
والا خوارج سی بڑہکر کوئی نہین پہر انہین سی اس عمران وغیرہ کا ذکر کیا اور یعقوب بن
شیبہ نے کہاہے کہ عمران نے کئی صحابہ کو پایا لیکن اخیر عمر مین خوارج
کی اعتقاد پر ہوگیا اور عقیلی نے کہاہی کہ اسنی عایشہ سی ایک حدیث
روایت کی ہی لیکن اپنے سماع ظاہر نہین کی مین کہتا ہون کہ بخاری نی
اسکی کوئی حدیث روایت نہین کی بجز ایک حدیث کی جو یحیی بن کثیر نے
اس عمران سی روایت کی ہے کہ اسنی بیان کیا مینی پوچہا عایشہ سے
حکم ریشمی کپڑی کا اونہون نی فرمایا کہ ابن عباس سی جاکر دریافت
کرو کہا کہ پہر مینی ابن عباس کے پاس جاکر پوچہا تو اونہون نی فرمایا
کہ ابن عمر کی پاس جاکر پوچہو پس اونہون نی بیان کیا کہ مجہسی کہاہے
ابو حفص یعنی عمر بن الخطاب نی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایاہی
کہ جو کوئی ریشمی کپڑا دنیا مین پہنی گا اوسکا آخرت مین اوس مین حصہ نہوگا
تمام ہوئی حدیث مذکور سو اس حدیث کو امام بخاری متابعات ہی مین
لایاہے کیونکہ یہہ اوسکی نزدیک کئی اور طریقون حضرت عمر وغیرہ کی
سی بہی ثابت تہی اسلئی اون روایات کی متابعت مین اسکو بہی لی آیاہی

اور بلاشبہہ امام مسلم نے بہی اور طریقون ابن عمر وغیرہ کی سی اسکو روایت کیا ہی تا آخر اوس کلام تک جو مولوی احمد علی نے حافظ ابن حجر سی نقل کیا ہے اور کہا امام نووی نے مقدمہ شرح صحیح مسلم مین کہ عیب پکڑا ہی عیب پکڑنی والون نے مسلم پر رحمہ اللہ کہ اونہون نے اپنی صحیح مین ضعیف متوسط راویون سی جو دوسری طبقہ کی لوگ ہین اور صحیح کی شرط پر نہین ہین کیون روایت کی لاکن حقیقت مین یہہ کچہہ عیب نہین بلکہ اسکا کئی وجہ سی جواب ہوسکتا ہی جن وجوہات کو شیخ امام ابو عمرو بن الصلاح نے ذکر کیا ہی ایک یہہ وجہ ہے کہ وہ ضعیف راوی جسکو معترض ضعیف کہتا ہی مسلم کی نزدیک ثقہ ہو اسپر کوئی یہہ اعتراض نکری کہ جرح مقدم ہی تعدیل سے یعنی ضعیف کہنی والی کا قول مقدم ہی بہ نسبت قول ثقہ کہنی والی کی بحکم اصول کی کیونکہ یہہ اعتراض اوسوقت ہوسکتا ہی جب کہ جرح جرح کرنی والون کا بابیان سبب و دلیل ہو نہین تو وہ ہرگز مقبول نہین اور بلاشبہہ کہا ہی امام حافظ ابو بکر احمد بن علی خطیب بغدادی نے کہ جس راوی کی سند سے ہی بخاری و مسلم و ابو داود نے اور لوگون نے اوسپر طعن کیا ہی تو وہ طعن اور جرح اونکا ثبوت کو نہین پہونچا اور موثر بابیان سبب نہین پایا گیا دوسری وجہ یہہ کہ حدیث ضعیف راوی کی متابعات مین لی گئی ہو نہ اصل مقصود حدیثون مین تیسری وجہ یہہ کہ اوس ضعیف راوی مین جو ضعف کسینی نکالا ہی وہ پیچہی کر بعد اوسکی کہ مسلم اوس ہی سند لے چکا ہو پیدا ہوا ہو چوتہی وجہ یہہ ہے کہ سند اوسکی اوس ضعیف راوی سی بلند ہوتی ہو اور وہ نزدیک مسلم کی بروایت ثقات نیچی کی درجہ مین ہو پس مسلم بنظر بلندی سند کے اوسی ضعیف کی اسناد کو ذکر کرکی اوسپر اکتفا کرتا ہو اور ساتھ اوسکی سند نازل کو جو ثقات کی سند تہی بخوف تطویل ذکر نکرتا ہو آخر اوس کلام تک جسے ہمنی مختصر کرکے نقل کیا ہی امام نووی سی اور امام نووی نے شرح مسلم مین بذیل احادیث رواۃ مطعونین کی ایک ایک کا مفصل جواب بہی تحریر

Marfat.com

کیا ہی شایق طالب کو اصل شرح کا ملاحظہ درکار ہے بالجملہ مطاعن لوگون کی بحث بعضے راویون بخاری و مسلم کی ایمہ محدثین نے ہباءً منثوراً اور نسیاً منسیاً کر دی ہین اور صحیت پر احادیث شیخین کے کسیکو اہل اسلام مین سے کچھ اعتراض اور کلام باقی نہین رہے یہہ بزرگوار ابن الہمام اور بتقلید اوسکی عبد الحق ناحق اُن اعتراضات اور مطاعن کو مقام مصادمہ محدثین مین بغرض نصرت مذہب حنفی کی جان بوجہہ کر باوجود علم او اطلاع کی جوابات اور رفع اون مطاعن پر پیش کرتی ہین انسیون کی حق مین کیا اچھا کسی نے کہا ہی **شعر** اِن کُنْتَ لَا تَدْرِی فَتِلْکَ مُصِیبَۃٌ * وَاِن کُنْتَ تَدْرِی فَالْمُصِیبَۃُ اَعْظَمُ
(اگر تو نہین جانتا تو یہہ ایک مصیبت ہے اور اگر تو جانتا ہے تو یہہ اور ہی بڑی مصیبت ہے)

قوله الثالث عشر (مخاطب کا تیرہوان قول) معہذا اسمعیل بخاری منتسب مذہب شافعی کا ہی چنانچہ محقق شاہ ولی اللہ رسالہ انصاف مین تحریر فرماتے واستدل شیخنا العلامۃ علی ادخال البخاری فی الشافعیۃ بذکرہ فی الطبقات الشافعیۃ وکلام النووی شاہد لہ پس جای غور ہی کہ مجیب لی مخالفین بخاری کو کہ خود وہ مقلد شافعی کا ہی بدعتی لکہدیا بلا تعمل اسکا کیا علاج **جواب** یہہ وہ آپکا تعمل بعین ہملہ کہ سبکا تامل اوسکی پہلو ہیچ ہی یہان آپ اوسمین ایسی مصروف ہوئی کہ امام بخاری کی نام تک ظفر یاب نہوئی نام اوسکا محمد مشہور ہے جسکی جگہ نام اونکی باپ کا اسمعیل فرما دیا اور مسئلہ متنازعہ فیہا سی بہی خواب خرگوش مین چلی گئی کہ متنازع فیہ ترجیح ہدایہ کی تہی صحیح بخاری پر جسکو چہوڑکر آپ تقلید بخاری کی ثابت کرنی لگی اور پہر تفریع اوسپر یہہ اجنبی کی کہ مخالفین بخاری کو بدعتی کیون کہا یہہ سب خوبیان اوسی تعمل بعین مہملہ کے ہین اگر کچہہ تامل کو کار فرما ہوتی تو امام بخاری کا نام کہین نہ کہین سے ڈہونڈہ نکال کے لکہتی اور بحث ترجیح ہدایہ کو چہوڑکر اثبات تقلید بخاری کی درپی نہوتی اور بوقت تفریع سمجہتی کہ امام بخاری کی مخالفین کو تو کسینی بدعتی نہین کہا بلکہ احادیث بخاری کو جسمین بخاری کی مقلد ہونیکو کچہہ دخل نہین ماعدا سی مرجح ٹہیرایا

ہی اوراس امر کی مخالف کو مبتدع کہا ہی جسکو ایک جہان مبتدع کہہ رہا ہے الغرض نقل
چھوڑ کر تامل اختیار کرتی تو ایسی باتین ناشی عدم تامل سی نکلتے آب ہم بقطع نظر انکی
نقل کی خوبیون سی امام بخاری کا اجتہاد بتصریحات ائمہ نقل ثابت کرتی ہین اور خیانت
مخاطب کی عبارت رسالہ انصاف مین ظاہر کرکی اوس سے بھی مجتہد ہونا امام بخاری کا
ثابت کئی دیتے ہین پس اولاً اقوال ائمہ نقل متضمن ثبوت اجتہاد امام بخاری بیان
کئی جاتی ہین پھر عبارت رسالہ انصاف سی مجتہد ہونا امام بخاری کا اور خیانت
وسرقہ مخاطب کا ثابت کیا جاویگا قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ مَا اَخْرَجَتْ خُرَاسَانُ
مِثْلَهُ يَعْنِي الْبُخَارِيَّ وَقَالَ اِسْحٰقُ بْنُ رَاهُوَيْهِ لَوْ كَانَ فِي زَمَنِ الْحَسَنِ
لَاحْتَاجَ اِلَيْهِ لِمَعْرِفَتِهِ بِالْحَدِيْثِ وَفِقْهِهِ وَقَالَ نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ فَقِيْهُ
هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَهٰكَذَا قَالَ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَمِنْهُمْ
مَنْ فَضَّلَهُ فِي الْحَدِيْثِ وَالْفِقْهِ عَلٰى اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَاِسْحٰقَ ابْنِ رَاهُوَيْهِ
وَقَالَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ
الْبُخَارِيُّ اَفْقَهُنَا وَاَعْلَمُنَا وَاَغْوَصُنَا وَقَالَ اِسْحٰقُ بْنُ رَاهُوَيْهِ هُوَ
اَبْصَرُ مِنِّيْ نَقَلَ هٰذِهِ الْاَقَاوِيْلَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ ابْنُ كَثِيْرٍ فِيْ تَارِيْخِ
الْبِدَايَةِ وَالنِّهَايَةِ وَالْاِمَامُ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ فِيْ شَرْحِهِ لِلْبُخَارِيِّ
وَتَارِيْخِهِ وَالشَّيْخُ الْعَلَّامَةُ الْقَسْطَلَانِيُّ فِيْ شَرْحِهِ لِلْبُخَارِيِّ
وَغَيْرُهُمْ مِنْ اَئِمَّةِ الْحَدِيْثِ وَالتَّوَارِيْخِ وَنَقَلَ ابْنُ حَجَرٍ عَنْ اَبِيْ مُصْعَبٍ
اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ اَفْقَهُ عِنْدَنَا وَاَبْصَرُ بِالْحَدِيْثِ مِنْ اَحْمَدَ
بْنِ حَنْبَلٍ وَعَنْهُ قَالَ لَوْ اَدْرَكْتَ مَالِكًا وَنَظَرْتَ اِلٰى وَجْهِهِ وَوَجْهِ
مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمٰعِيْلَ لَقُلْتَ كِلَاهُمَا وَاحِدٌ فِي الْفِقْهِ وَالْحَدِيْثِ وَقَالَ
قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ جَالَسْتُ الْفُقَهَاءَ وَالْعُبَّادَ مَا رَاَيْتُ مُنْذُ

Marfat.com

عقلت مثل محمد بن اسمٰعیل وهو فی زمانه کعمر فی الصحابة وسئل قتادة عن
طلاق السکران فدخل محمد یعنی البخاری فقال للسائل هذا احمد
بن حنبل واسحٰق بن راهویه وعلی ابن المدینی ساقهم الله الیک
واشار الی البخاری انتهی وقال الامام النووی فی التهذیب
ومناقبه لا تستقصی لخروجها عن ان تحصٰی وهی منقسمة الی
حفظ ودرایة واجتهاد الی اخر ما قال وقد عده الرملی مجتهدا
مستقلا لکنا لا نطیل الکلام بنقل عبارته **ترجمہ**

کہا امام احمد نے کہ دیار خراسان نے بخاری جیسا کوئی نہین نکالا یعنی وہان
ایسا کوئی نہین پیدا ہوا اور کہا اسحٰق ابن راہویہ نے اگر ہوتا بخاری حسن بصری
کی زمانہ مین تو وہ محتاج ہوتا بخاری کا بسبب اسکی کہ وہ خوب جانتا تھا حدیث اور
اجتہاد اور کہا نعیم بن حماد نے بخاری کی حق مین کہ یہہ اس امت کا مجتہد ہے اور یہ اسلام
ہی کہا ہے یعقوب ابن ابراہیم دورقی نے اور بعضون نے اسکو امام احمد بن حنبل
اور اسحٰق بن راہویہ سے بھی غالب ٹھیرایا ہے حدیث اور اجتہاد مین اور کہا ابو محمد
عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہ محمد بن اسمعیل بخاری ہم سب سے بڑھکر مجتہد ہے اور عالم اور
غور والا ہے اور کہا اسحٰق بن راہویہ نے کہ بخاری مجھسے بھی زیادہ بصیرت والا ہے
نقل کیا ان اقوال کو شیخ حافظ ابن کثیر نے تاریخ بدایة والنہایہ مین اور حافظ ابن حجر
نے شرح بخاری اور اپنی تاریخ مین اور شیخ علامہ قسطلانی نے شرح بخاری مین
اور انکے سوای اورون نے بھی اماموں حدیث اور تواریخ کے سے اور نقل کیا ہے
ابن حجر نے ابو مصعب سے کہ محمد بن اسمعیل بخاری ہمارے نزدیک امام احمد بن حنبل
سے بھی بڑا مجتہد اور بڑی بصیرت والا تھا حدیث مین اور اسی ابو مصعب سے
یہہ بھی نقل کیا ہے کہ اگر مین امام مالک کو دیکھتا تو کہتا کہ یہہ اور امام بخاری فقہ و

حدیث مین برابر ہین اور کہا قتیبہ ابن سعید نی کہ ہمنشین رہا مین مجتہدون اور زاہدون
اور عابدون کا لیکن مینی جب سی ہوش سنبھالا ہی محمد بن اسمعیل کی برابر کسیکو
نہین دیکہا اور کہا کہ یہہ اپنے زمانہ مین ایسا تہا جیسی عمر صحابہ مین اور سوال کیا
کسی نی قتادہ سی کہ ستوالی کی طلاق کا کیا حکم ہی پس اوسوقت امام بخاری آگئی
پس کہا قتادہ نی سایل کو کہ یہہ احمد بن حنبل ہے اور اسحق بن راہویہ ہے اور
علی بن مدینی ہے انکو اللہ تیری طرف کہینچ لایا ہے اور اشارہ کیا بخاری کی
طرف اور کہا امام نووی نی مہذب مین کہ مناقب امام بخاری کی پوری پوری
بیان نہین ہو سکتی کیونکہ شمار سی باہر ہین اور وہ منقسم ہین حفظ اور فہم اور اجتہاد
پر تا آخر اوس کلام تک جو نووی نی فرمایا ہی اور امام رملی نی بہی بخاری کو
مجتہد مستقل شمار کیا ہی اب ہم اوسکی کلام نقل کرنے سی عبارت کو طول نہین
کرتے **اب حال** عبارت رسالہ شاہ ولی اللہ کا جس سی مخاطب جا لپٹا ہی
سنا چاہیی کہ معنی عبارت مذکور کی یہہ نہین کہ امام بخاری امام شافعی کا مسایل
فرعیہ مین جو محل بحث ہین مقلد تہا جیسا کہ مخاطب نی اسپر متفرع کیا ہی بلکہ مطلب
اوسکا یہہ ہے کہ امام بخاری اپنی اجتہاد مین امام شافعی کی طرف منتسب تہا کیونکہ
طریق اجتہاد اور ترتیب دلایل اور استنباط مسایل مین راہ امام بخاری کو
راہ امام شافعی سی توافق اور تطابق تہا اور مخاطب نی بہی اولا اسی منتسب
کا دعوی کیا ہی اگرچہ بعد نقل عبارت مذکورہ کی بحکم آنکہ دروغگو را حافظہ نباشد
اوس دعوی کو فراموش کر کی تقلید بخاری کا مدعی ہو گیا ہی الحاصل اس
عبارت سی شاہ صاحب کی مجتہد ہونا بخاری کا ثابت ہوتا ہی نہ مقلد ہونا
غایۃ مافی الباب یہہ کہ اجتہاد بخاری آپکی نزدیک منتسب ہے نہ مستقل اور عدم
استقلال اجتہاد سی کسی مجتہد کی مقلد ہونا اوس مجتہد کا لازم نہین آتا

Marfat.com

یہہ مطلب عبارت مذکورہ کا عبارات ماقبل و مابعد سی ایسا روشن ہوتا ہے جیسا نصف النہار کا روشن آفتاب مخاطب ان سب عبارات کو مضر مطلب سمجھہ کر سرقہ کر گیا اور شیر مادر کی طرح غٹ غٹ کر کی نوش کر گیا ہی ہم اس مقام مین اون سب عبارات کو نقل کر کے سرقہ و خیانت مخاطب ثابت کرتی ہین اور مجتہد مطلق منتسب غیر مقلد ہونا امام بخاریکا اون عبارات سی ثابت کئی دیتے ہین پس واضح ہو کہ اصل وہ کلام جس سے مخاطب جا لپٹا ہی شاہ صاحب کا خود اپنا کلام نہین بلکہ فقیہ ابن زیاد یمنی شافعی کا کلام ہے جو اوسکی فتاوی سی شاہ صاحب نے نقل کیا ہی اوسکی ابتدا مین امام بلقینی شافعی کے مجتہد مطلق غیر منتسب ہونیکا دعوی ہی پہر اوسکی تائید و تنظیر مین بعضی اور مجتہدین مطلقین منتسبین کا حال اجتہاد منقول ہے اور شرح قنیہ اور شرح مہذب اور کتاب الرد علی من اخلد الی الارض اور تہذیب اور کتاب افعی کے شہادات سی اونکی اجتہاد مطلق کا ثبوت دیا ہی پہر معنی منتسب ہونی اوس مجتہد منتسب کی جنسی مقلد ہونا اوسکا باطل ہو اور اجتہاد ثابت ہو بیان کئی ہین پہر امام بخاری کو اونکی سلک مین منسلک کیا ہی اور مثل اونکی مجتہد مطلق منتسب قرار دیا ہی حیث

قَالَ بَعْدَ ذِکْرِ الْبَلْقِیْنِیِّ وَغَیْرِہٖ مِنَ الْمُجْتَھِدِیْنَ الْمُطْلَقِیْنَ الْمُنْتَسِبِیْنَ وَمَعْنٰی اِنْتِسَابِہٖ اِلَی الشَّافِعِیِّ اَنَّہٗ جَرٰی عَلٰی طَرِیْقَتِہٖ فِی الْاِجْتِھَادِ وَاسْتِقْرَاءِ الْاَدِلَّۃِ وَتَرْتِیْبِ بَعْضِھَا عَلٰی بَعْضٍ وَوَافَقَ اِجْتِھَادُہٗ اِجْتِھَادَہٗ وَاِذَا خَالَفَ اَحْیَانًا لَمْ یُبَالِ بِالْمُخَالَفَۃِ وَلَمْ یَخْرُجْ عَنْ طَرِیْقَتِہٖ اِلَّا فِیْ مَسَائِلَ وَذٰلِکَ لَا یَقْدَحُ فِیْ دُخُوْلِہٖ فِیْ مَذْھَبِ الشَّافِعِیِّ وَمِنْ ھٰذَا الْقَبِیْلِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ الْبُخَارِیُّ فَاِنَّہٗ مَعْدُوْدٌ فِیْ طَبَقَاتِ الشَّافِعِیَّۃِ وَمِمَّنْ ذَکَرَہٗ فِیْ طَبَقَاتِ الشَّافِعِیَّۃِ تَاجُ الدِّیْنِ السُّبْکِیُّ وَقَالَ اِنَّہٗ تَفَقَّہَ بِالْحُمَیْدِیِّ وَتَفَقَّہَ الْحُمَیْدِیُّ بِالشَّافِعِیِّ وَاسْتَدَلَّ شَیْخُنَا الْعَلَّامَۃُ عَلٰی اِدْخَالِ الْبُخَارِیِّ فِی الشَّافِعِیَّۃِ بِذِکْرِہٖ فِیْ

طبقاتہم وکلام النووی شاھد لہ انتہی مافی الانصاف نقلہ عن فتاوی الفقیہ ابن زیاد مختصراً **ترجمہ** اور یعنی اسکی منسوب ہونیکی طرف شافعی کی یہہ ہین کر وہ چلاہی شافعی کی انداز پر اجتہاد مین اور دلیلون کی تلاش اور ترتیب مین اور اوسکا اجتہاد شافعی کی اجتہاد کی موافق ہوگیا ہی اور کبہی اوس سی مخالفت بہی کرتا ہی تو کچہہ پروا نہین رکہتا کیونکہ اس مخالفت سی اوسکی انداز سی نکل نہین جاتا بجز چند مسایل کی جنمین خروج اوسکا ثابت ہوتا ہی سو وہ اوسکی داخل ہونیکو شافعیون مین توڑ نہین دیتا اور اسی قسم سی یعنی مجتہدین منتسبین سے جو شافعی کی طرف بسبب توافق اجتہاد و ترتیب دلایل کی منسوب ہین امام بخاری ہین جو طبقات شافعیہ مین معدود ہین سُبکی نے اونکو طبقات شافعیہ مین ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ بخاری نی تفقہ پیدا کی حمیدی سی اور حمیدی نے امام شافعی اور ہماری استاذ نی امام بخاری کی طبقات شافعیہ مین مذکور ہونی کو اسپر دلیل ٹہیرایا ہی کہ وہ شافعیونمین داخل ہے اور نووی کا کلام بہی اسپر شاہد ہی تمام ہوا جو انصاف مین فقیہ ابن زیاد سی نقل کیا ہی مختصر ہوکر اسکی بعد شاہ صاحب نے عبارت کتاب انوار کی متضمن تفسیر یعنی منتسب ہونی مجتہد کی جس سی صاف ثابت ہوتا ہی کہ مجتہد منتسب مقلد نہین ہوتا اور منتسب ہونا اوسکا محض توافق رای کی سبب سے ہوا کرتا ہی نقل کی ہے حیث قال ومن شواھد ما ذکرنا ایضاً ما فی کتاب الانوار حیث قال والمنتسبون الی مذھب الشافعی وابی حنیفۃ ومالک واحمد اصناف احدھا العوام وتقلیدھم الشافعی متفرع علی تقلید المیت والثانی البالغون الی رتبۃ الاجتہاد والمجتہد لا یقلد مجتہداً وانما ینتسبون الیہ لجریہم علی طریقتہ فی الاجتہاد واستعمال الادلۃ وترتیب بعضہا علی بعض والثالث المتوسطون وھم الذین لم یبلغوا رتبۃ الاجتہاد لکنھم وقفوا علی اصول الامام وتمکنوا من قیاس ما لم یجدہ منصوصاً علی ما نص علیہ وھؤلاء مقلدون لہ

انتہی ما فی الانصاف نقلاً عن الانوار **ترجمہ** جہانبرکہ کہاہی مولانا شاہ ولی اللہ
نی کہ اسکی شاہدون سی وہ بہی ہی جو کتاب انوار مین کہاہی کہ جو لوگ مذہب شافعی وغیرہ
کی طرف منسوب ہین وہ کئی قسم ہین ایک عامی سو اونکی تقلید تو فرع ہی تقلید میت کی
دوسرے وہ جو رتبہ اجتہاد کو پہونچ گئی ہین سو مقلد نہین کیونکہ ایک مجتہد دوسری کی
تقلید نہین کرتا پھر جو انکو طرف شافعی کی منسوب کرتی او رشافعی المذہب کہا کرتے
ہین تو محض اسی سبب سے کہ یہہ لوگ اپنے اجتہاد او راستعمال و ترتیب دلایل مین امام شافعی
کی انداز پر چلی ہین تیسری بیچا بیچ کی لوگ جو رتبہ اجتہاد کو نہین پہونچی لیکن اپنے امام
کی قواعد پر مطلع ہین اور اوسکی اقوال پر اور نئی باتون کو قیاس کرسکتی ہین سو فقط
یہی لوگ مقلد ہین تمام ہوا جو انصاف مین انوار سی منقول ہے اسکی بعد آپنی مجتہد مطلق
کی دو قسم بیان کئی ہین ایک مستقل دوسرے منتسب الی المستقل پھر اون دونون کے
خصایل بیان کئی ہین اوس سی بہی یہی ثابت ہوتا ہی کہ مجتہد منتسب مجتہدین مطلقین مین داخل
ہے اور ربقہ تقلید سی آزاد لہذا آپکی اوس کلام کو بہی یہان نقل کیا جاتا ہے
قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالیٰ اِعْلَمْ اَنَّ هٰذَا الْمُجْتَهِدَ قَدْ يَكُوْنُ مُسْتَقِلًّا وَقَدْ يَكُوْنُ
مُنْتَسِبًا اِلَى الْمُسْتَقِلِّ وَالْمُسْتَقِلُّ مَنِ امْتَازَ عَنْ سَائِرِ الْمُجْتَهِدِيْنَ بِثَلَاثِ
خِصَالٍ اِحْدٰيهَا اَنْ يَّتَصَرَّفَ فِى الْاُصُوْلِ وَالْقَوَاعِدِ الَّتِىْ يُسْتَنْبَطُ مِنْهَا
الْفِقْهُ وَثَانِيَتُهَا اَنْ يَّجْمَعَ الْاَحَادِيْثَ وَالْاٰثَارَ فَيُحَصِّلَ اَحْكَامَهَا وَيَتَنَبَّهَ
لِمَاٰخَذِ الْفِقْهِ مِنْهَا وَيَجْمَعَ مُخْتَلِفَاتِهَا وَيُرَجِّحَ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَيُعَيِّنَ بَعْضَ
مُحْتَمَلَاتِهَا وَثَالِثَتُهَا اَنْ يُّفَرِّعَ التَّفَارِيْعَ الَّتِىْ تَرِدُ عَلَيْهِ مِمَّا لَمْ يُسْبَقْ بِالْجَوَابِ
فِيْهَا مِنَ الْقُرُوْنِ الْمَشْهُوْدِ لَهَا بِالْخَيْرِ وَالْمُجْتَهِدُ الْمُنْتَسِبُ هُوَ الْمُقْتَدِىْ الْمُسَلِّمُ
لَهٗ فِى الْخَصْلَةِ الْاُوْلٰى الْجَارِىْ مَجْرَاهُ فِى الْخَصْلَةِ الثَّانِيَةِ وَالْمُجْتَهِدُ فِى
الْمَذْهَبِ هُوَ الَّذِىْ سَلَّمَ مِنْهُ الْاُوْلٰى وَالثَّانِيَةَ وَجَرٰى مَجْرَاهُ فِى التَّفَارِيْعِ

Marfat.com

علی منہاج تفاریعہ انتہی مختصراً غایۃ الاختصار **ترجمہ** فرمایا مولانا
شاہ ولی اللہ رحمہ نی جان لی کہ یہہ مجتہد یعنی مجتہد مطلق کبھی مستقل ہوتا ہی اور کبھی منسوب
طرف کسی مستقل کے پس مستقل وہ ہی جو ممتاز ہو باقی مجتہدین سی تین خصلتون مین
ایک خصلت یہہ کہ تصرف کری اون قاعدون مین جنسی مسایل فقہی نکالی جاوین خصلت
دوسری یہہ کہ احادیث اور آثار کو اکٹھا کری اور انسی احکام حاصل کری اور انمین
مسئلہ نکلنی کے جگہ کو جان جاوی اور متعارض احادیث کو آپسمین متفق کردی اور بعضی
احادیث مرجحہ کو غیر مرجحہ پر ترجیح دی اور جن حدیثون کی معانی کئی احتمال رکھتے
ہون انمین ایک احتمال کو معین کردی خصلت تیسری یہہ کہ جو مسایل فرعیہ پہلی کسی نے
نہ نکالی ہون جب اسپر وہ پیش ہون انکو اون احادیث سی استنباط کرلی اور مجتہد منسوب
طرف دوسری کی وہ ہی کہ جو خصلت اول مین تو اوسی کی چال چلے اور اوسکو قبول کرلی
اور خصلت دوسری مین خود اوس جیسا ہو اور ان دونون کی سوای ایک اور مجتہد فی المذہب
کہلاتا ہی یہہ وہ ہی جو خصلت اولی مین بھی اسی کی چال چلے اور خصلت ثانی مین بھی
اوسکا تابع ہو رہے اور خصلت ثالث مین یعنی استنباط مسایل فرعیہ جدیدہ مین اوسکی
قایم مقام ہو تمام ہوا کلام شاہ صاحب کا نہایت مختصر ہو کر سو ان عبارات سی شاہ
صاحب کی صاف ثابت ہوتا ہی کہ امام بخاری آپکے نزدیک بھی مجتہد تھا نہ مقلد
امام شافعی کا اور منسوب ہونا اوسکا طرف شافعی کی اور معدود ہونا شافعیون مین محض
بنظر توافق رای واتحاد طریق اجتہاد امام بخاری وامام شافعی کے تھا نہ بنظر مقلد ہونے
امام بخاری کی اب آیندہ جو مخاطب نی سب وشتم سی اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کیا ہی
اوسکا جواب وجزای بعد آنکھہ بند کرنی کے اللہ سی پاویگا **بیت** بوقت صبح شود
ہمچو روز معلومت * کہ باکہ باختہ عشق در شب دیجور * ربنا افتح بیننا وبین
قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین

Marfat.com

التماس براى آينده

اگر اسکے جواب مین کچھہ آپکو لکھنا منظور ہو تو قلم کو سب و شتم و طعن و تشنیع سی روک کر لکھنا آپکی تو اسطرف سی آپکے دشنام و طعنون کی جواب مینی سی اعراض اور عمل آیہ وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا پر کیا گیا آینده شاید نفس راغب انتقام ہو جاوی اور متمسک لَا یُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ کا اور جَزَآءُ سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا ہو بیٹھی وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ لہذا آپ پہلی ہی سی اپنی نفس کو سمجہا دین اور یہہ شعر سنا دین صائب

دہن خویش بدشنام میالا صائب ٭ کین زر قلب بہر کس کہ دہی باز دہد

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی ط

خاتمة الطبع

الحمد للہ والمنتہ کہ رسالہ منح الباری از توالیف فاضل اجل عالم باعمل جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول حامی دین رب المشرقین و رب المغربین حافظ حدیث رسول الثقلین مولانا ابو سعید المدعو بہ محمد حسین البٹالوی ثم اللاہوری دامت برکاتہم و عمت فیوضاتہم در احسن زمان و اسعد آوان پانزدہم شہر رجب المرجب سنہ ۱۲۸۶ ہجری از قالب طبع برآمده باعث وفور رشد اسلامیان و موجب ازدیاد رشاد ایمانیان گردید ایزد تعالی ببرکت انفاس طیبہ آن مشیر و مسلک دین قویم و رہنمای صراط مستقیم ما رہروان شرع را چراغ توفیق فرا راه نہاده بسیر منزل یقین رساناد و ہو الموفق و منہ السداد ط

اکنون رسالہ تبیان فی رد البرہان کہ برہوامش اوراق ثبت بود در متن اوراق نوشتہ میشود

تتمہ رسالہ تبیان فی رد البرہان

وجوب تعیین نقل کرکے امام نووی سی اوسکا رد نقل کرتی ہین اور عدم تعیین کو مدلل او
مرجح فرماتی ہین چنانچہ ارشاد کرتے ہین وقطع الکیا الهراسی یجب علی العامی ان
یلتزم مذهباً معیناً واختار فی جمع الجوامع انه یجب ذلك ولا یفعله
لمجرد التشهیر بل یختار مذهباً یقلده فی کل شیء یعتقده راجحاً او
مساویاً لغیره لا مرجوحاً وقال النووی الذی یقتضیه الدلیل انه لا یلزمه
التمذهب بمذهب بل یستفتی من شاء ولکن من غیر تلقط للرخص ولعل
من منعه لم یثق بعدم تلقطه واذا التزم مذهباً معیناً فیجوز له الخروج
عنه علی الاصح وفی کتاب زبد لابن ارسلان **قطعه**

والشافعی ومالك ونعمان — واحمد بن حنبل وسفیان
وغیرهم من سائر الائمة — علی هدی والاختلاف رحمة

وفی شرحه غایة البیان لو اختلف جواب
مجتهدین متساویین فالاصح ان المقلد ان یتخیر بقول من شاء منهما
وقد مر ما فی التحفة فی هذه المسائل انتهی اور وہ عبارت جسکو ان چورون نے
شاہ ولی اللہ کی طرف منسوب کیا ہی وہ درحقیقت شاہ صاحب کی اپنی عبارت نہین
بلکہ وہ ابو الفتح ہروی کی عبارت ہے شاہ صاحب نے اسکو مثل عبارت کیا الہراسی او
صاحب جمع الجوامع کی نقل کرکی پہر اوسکو رد کیا ہی اور عدم التزام کو اوسکی مقابلہ
مین ثابت کیا ہی ان کذابون نے وہ عبارت ابو الفتح ہروی کی شاہ ولی اللہ کی
عبارت ٹہیرائی ہے اور اوسکی رد کو جو شاہ صاحب سے صادر ہوا ہی سرقہ کرلیا ہی
تمام عبارت اوس رسالہ کی نقل کیجاتی ہے تاکہ اونکا سرقہ اور بہتان عام وخاص پر
واضح ہو قال رحمه الله فی خاتمة عقد الجید وقال ابو الفتح الهروی وهو

مِن تلامذۃِ الامام مذہب عامۃ الاصحاب فی الاصول ان العامی لامذہب
لہ فان وجد مجتہدًا قلدہ وان لم یجد ووجد متبحرًا فی المذہب قلدہ
ان یفتیہ علی مذہب نفسہ وہذا تصریح بانہ یقلد المتبحر فی نفسہ
والراجح عند الفقہاء ان العامی المنتسب الی مذہب لایجوز لہ مخالفتہ
ولو لم یکن منتسبًا الی مذہب فہل یجوز ان یتخیر ویقلد ای مذہب
شاء فیہ خلاف مبنی علی انہ یلزمہ التقلید بمذہب معین ام لا وفیہ
وجہان قال النووی والذی یقتضیہ الدلیل انہ لایلزم بل یستفتی
من شاء ولکن من غیر تلقط للرخص وہذا اٰخر ما اردنا ایرادہ فی ہذہ
الرسالۃ ہذا اٰخر ما قالہ مولانا الاجل شاہ ولی اللہ قدس سرہ وما فیہ
من اشتراط عدم التلقط للرخص ففیہ بحث مبسوط فی المعیار من صفحۃ
١١٠ الی صفحۃ ١١٢ - اس عبارت سی سرقہ اور بہتان ان خاینون کا ثابت ہوا اور حضرت
شاہ ولی اللہ کا قایل تعیین نہونا خوب محقق ہوگیا اور اوسکی ضمن مین قایل تعیین نہونا صاحب
بحر الرایق حنفی اور امام نووی کا بہی ثابت ہوگیا اور انکی سوای اور علماسی بہی مروی ہے
کہ عامی کا کوئی مذہب نہین ہوتا چنانچہ صاحب والمختار حاشیہ درالمختار سی معیار الحق کی
صفحہ ٦٧ مین اور صاحب مغتنم الحصول سی معیار الحق کی صفحہ ٣٠ مین سید بادشاہ شارح
تحریر ابن الہمام سی صفحہ ٦٧ مین مفصل منقول ہے اور امام سیوطی سی میزان شعرانی کی
صفحہ ١٧ اور صفحہ ٤٦ مین منقول ہے انکی عبارت بعینہا عنقریب نقل کیجاویگی اور
جو آپنی رسالہ انصاف شاہ ولی اللہ کی عبارت نقل کی ہے جسکا مضمون یہہ ہے
کہ جب کسیکو ہند یا کسی اور ملک مین شافعی وغیرہ مذہب کا نہ کوئی عالم ملی نہ کتاب تو اسپر
تقلید خاص مذہب ابو حنیفہ کی واجب ہوجاتی ہے **اسکا جواب** یہہ ہے کہ بحث
وجوب تعیین شرعی اختیاری مین ہے جو منجانب شارع بلا دخل خارجی عذرون کے ہوتا ہے

Marfat.com

نہ وجوب اضطراری مین جو موجبات عارضی سی ہوا کرتا ہے اور شاہ صاحب کی اس عبارت سی وجوب اضطراری نکلتا ہی نہ شرعی اختیاری بلکہ شرعی اختیاری وجوب کے اس سی نفی ثابت ہوتی ہے اور بلا غبار واضح ہوتا ہے کہ جسجگہ اور مذہبونکی روایت یا کتاب یا کوئی عالم فتوی تبلانی والا موجود ہو جیسی حرمین یا اسوقت مین اکثر دیار ہند جہان اندنون بسبب کثرت چھپ جانی کتب مختلف مذاہب کے ہر مذہب کی روایت ملجاتی ہے اور علمای حقانی ہر مذہب کے بات تبلا سکتی ہین ایسی جگہ کسیکو تقلید خاص مذہب ابو حنیفہ کی واجب نہین ہے چنانچہ یہہ بیان شاہ صاحب کی عبارت مین صراحۃً پایا جاتا ہے مخاطب شیر بہادر نے جو اکیلا عقل و نقل دونون سی لڑ رہا ہے ان سب عبارات کو شاہ صاحب کے سرقہ کر لیا ہے لہذا ہم اون عبارات کو نقل کر کی اونسی عدم وجوب بتعیین شرعی اختیاری ثابت کر دیتے ہین پس سنو جناب شاہ صاحب نے رسالہ انصاف مین بیان مجتہد منتسب اور مجتہد فی المذہب کی ذیل مین ارشاد فرمایا ہی کہ سنہ دوسو ہجری کے بعد جو کوئی رتبہ اجتہاد کو پہونچا ہے وہ ایک مذہب پر اعتماد کرنی سی یا اوسی کی التزام سے پہونچا ہی اور یہی واجب تھا اوس زمانہ مین اگرچہ پہلے اوسکی یہہ التزام پایا نہین گیا اور اوسوقت یہہ امر واسطی تحصیل رتبہ اجتہاد کی کچھہ واجب ہی نہ تھا پھر اس دعوی پر عبارت فتاوی ابن زیاد اور عبارت کتاب انوار کو شاہد لا کر یہہ اعتراض وارد کیا ہی کہ پہلی زمانہ مین واسطی تحصیل اجتہاد کی التزام مذہب کا واجب نہونا اور بعد دوسو برس کی اسکا واجب ہو جانا کیونکر متصور ہے پھر اسکی جواب مین یہہ ارشاد کیا ہی کہ ہر چند اصلی واجب تو یہی تھا کہ تمام امت مین کوئی مجتہد جاننی والا مسایل فرعیہ کا دلایل تفصیلیہ سے ہو اور اسکی واسطی کئی طریق ممکن تھی جنسے بلا تعیین حاصل کرنا اجتہاد کا واجب تھا یعنی جیسے دوسو برس تک مروج تھا لیکن جسحالت مین کہ بعد دوسو برس کی بجز ایک طریق خاص یعنی اعتماد مذہب معین کی اور کوئی طریق تحصیل اجتہاد کا باقی نرہا تو بسبب ناچاری کے

Marfat.com

وہی طریق خاص بحق طالب تبہ اجتہاد کی واجب السلوک ہوگیا جیسے بہوکی آدمی کو
اگرچہ بلاتعین کسی نکسی طریق سی کہانا مول لیکر یا جنگل سے میوہ اوٹھاکر یا شکار کرکی
مخمصہ دور کرنا واجب ہوجاتا ہی نہ خاص کرنا کسی طریق معین کا لیکن در صورت میسر
نہونی شکار یا میوہ کی خاص کرلینا طریق معین یعنی مول لینا کہانیکا واجب ہو جاتا ہی اسکی
بعد چند مثالین اور ذکر کرکے فرمایا ہے کہ اسی پر قیاس کرنا چاہیئے یقین مذہب کو جو
بعض مواضع مین جہان کہین سوای ایک مذہب کے نہ کتاب ملی نہ علما بسبب ناچاری
کی واجب ہوجاتی ہے اور جہان سب مذاہب کی معرفت میسر ہو وہان یہہ تعیین
واجب نہین ہوتی یہہ ہے خلاصہ ترجمہ کلام شاہ صاحب کا اور اصل عبارت جناب کی
یہہ ہے حَالُ النَّاسِ قَبْلَ الْمِائَةِ الرَّابِعَةِ وَبَيَانُ سَبَبِ الْاِخْتِلَافِ بَيْنَ الْاَوَائِلِ
وَالْاَوَاخِرِ فِي الْاِنْتِسَابِ اِلَى مَذْهَبٍ مِنَ الْمَذَاهِبِ وَعَدَمِهِ وَبَيَانُ سَبَبِ
اِخْتِلَافِ الْعُلَمَاءِ فِي كَوْنِهِمْ مِنْ اَهْلِ الْاِجْتِهَادِ فِي الْمَذْهَبِ وَالْفَرْقُ بَيْنَ هَاتَيْنِ
الْمَنْزِلَتَيْنِ اِعْلَمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا فِي الْمِائَةِ الْاُوْلٰى وَالثَّانِيَةِ غَيْرَ مُجْتَمِعِيْنَ عَلَى
التَّقْلِيْدِ لِمَذْهَبٍ وَاحِدٍ اِلٰى اَنْ قَالَ بَلْ كَانَ النَّاسُ عَلٰى دَرَجَتَيْنِ الْعُلَمَاءُ
وَالْعَامَّةُ وَكَانَ مِنْ خَبَرِ الْعَامَّةِ اَنَّهُمْ كَانُوْا فِي الْمَسَائِلِ الْاِجْمَاعِيَّةِ الَّتِيْ
لَا اخْتِلَافَ فِيْهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَوْ بَيْنَ جُمْهُوْرِ الْمُجْتَهِدِيْنَ لَا يُقَلِّدُوْنَ اِلَّا صَاحِبَ
الشَّرْعِ وَكَانُوْا يَتَعَلَّمُوْنَ صِفَةَ الْوُضُوْءِ وَالْغُسْلِ وَاَحْكَامَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ
وَغَيْرَ ذٰلِكَ مِنْ اٰبَائِهِمْ وَمُعَلِّمِيْ بِلَادِهِمْ فَيَمْشُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ وَاِذَا وَقَعَتْ
لَهُمْ وَاقِعَةٌ نَادِرَةٌ اِسْتَفْتَوْا فِيْهَا اَيَّ مُفْتٍ وَجَدُوْا مِنْ غَيْرِ تَعْيِيْنِ مَذْهَبٍ
قَالَ ابْنُ الْهُمَامِ فِيْ اٰخِرِ التَّحْرِيْرِ كَانُوْا يَسْتَفْتُوْنَ مَرَّةً وَاحِدًا وَمَرَّةً غَيْرَهُ
غَيْرَ مُلْتَزِمِيْنَ مُفْتِيًا وَاحِدًا اِنْتَهٰى وَاَمَّا الْعُلَمَاءُ فَكَانُوْا عَلٰى مَرْتَبَتَيْنِ مِنْهُمْ مَنْ
اَمْعَنَ فِيْ تَتَبُّعِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْاٰثَارِ حَتّٰى حَصَلَ لَهٗ بِالْقُوَّةِ الْقَرِيْبَةِ

من الفعل ملكة ان ينتصب للفتيا في الناس يجيبهم في الوقائع
غالبا بحيث يكون جوابه اكثر مما يتوقف فيه ويخص باسم المجتهد
وهذا الاستعداد يحصل تارة باستفراغ الجهد في جمع الروايات
فانه ورد كثير من الوقائع في الاحاديث وكثير منها في آثار الصحابة
والتابعين وتبع التابعين مع ما لا ينفك عنه العاقل العارف
باللغة من معرفة مواقع الكلام وصاحب العلم بالآثار من معرفة
طرق الجمع بين المختلفات وترتيب الدلائل ونحو ذلك كحال
الامامين القدوتين احمد بن حنبل واسحق بن راهويه وتارة باحكام
طرق التخريج وضبط الاصول المروية في كل باب عن مشائخ
الفقه من الضوابط والقواعد مع جملة صالحة من السنن والآثار
كحال الامامين القدوتين ابي يوسف ومحمد بن الحسن ومنهم
من حصل له من معرفة القرآن والسنن ما يتمكن به من معرفة
رأس الفقه وامهات مسائلها بادلتها التفصيلية وحصل له غالب
الرأي ببعض المسائل من ادلتها وتوقف في بعضها واحتاج في ذلك
الى مشاورة العلماء لانه لم يتكامل له الادوات كما يتكامل للمجتهد
المطلق فهو مجتهد في البعض غير مجتهد في البعض وبعد المائتين
ظهر فيهم التمذهب للمجتهدين باعيانهم وقل من لا يعتمد على مذهب
مجتهد بعينه وكان هذا هو الواجب في ذلك الزمان وسبب ذلك
ان المشتغل بالفقه لا يخلو عن حالتين احديهما ان يكون اكبر همه
معرفة المسائل التي قد اجاب فيها المجتهدون من قبل ادلتها
التفصيلية ونقدها وتنقيح ماخذها وترجيح بعضها على بعض فهذا

أمر جليل لا يتم له إلا بإمام يأتسي به وقد كفي مؤنة فرش المسائل
وإيراد الدلائل في كل باب فيستعين به في ذلك ثم يشتغل بالنقد
والترجيح ولا بد لهذا المقتدي أن يستخرج أشياء مما لم يسبق إليه
إمامه ويستدرك عليه أشياء فإن كان استدراكه أقل من
موافقته عد من أصحاب الوجوه في المذهب وإن كان أكثر لم يعد
تفرده وجها في المذهب وكان مع ذلك منتسبا إلى صاحب
المذهب في الجملة ممتازا عمن يأتسي بإمام آخر في كثير من أصول
مذهبه وفروعه ويوجد لمثل هذا بعض مجتهدات لم يسبق بالجواب
فيها إذ الوقائع متتالية والباب مفتوح فيأخذها من الكتاب
والسنة وآثار السلف من غير اعتماد على إمامه ولكنها قليلة
بالنسبة إلى ما سبق بالجواب فيه وهذا هو المجتهد المطلق المنتسب
وثانيهما أن يكون أكثر همه معرفة المسائل التي استفتيه
المستفتون مما لم يتكلم فيه المتقدمون وحاجته إلى إمام يأتسي
به في الأصول الممهدة في كل باب أشد من حاجة الأول لأن
مسائل الفقه متعانقة متشابكة فروعها يتعلق بأمهاتها
فلو ابتدأ هذا بنقد مذاهبهم وتنقيح أقوالهم لكان ملتزما لما
لا يطيقه ولا يتفرغ طول عمره فلا سبيل إلى ما همه إلا أن
يجيل النظر فيما سبق ويفرع التفاريع وقد يوجد لمثل هذا استدراك
على إمامه بالكتاب والسنة وآثار السلف والقياس لكنها قليلة
بالنسبة إلى موافقاتها وهذا هو المجتهد في المذهب إلى أن
قال مولانا بعد ما نقل عن فتاوى ابن زياد وكتاب الأنوار ما يؤيد

Marfat.com

مقالته فان قلت كيف يكون شيء واحد غير واجب في زمان واجبا في زمان
آخر مع ان الشرع واحد فليس قولك لم يكن الاقتداء بالمجتهد المستقل واجبا
ثم صار واجبا الا قولا متنافيا قلت الواجب الاصلي هو ان يكون في
الامة من يعرف الاحكام الفرعية من ادلتها التفصيلية اجمع على ذلك
اهل الحق ومقدمة الواجب واجب فاذا كان للواجب طرق متعددة وجب
تحصيل طريق من تلك الطرق من غير تعيين واذا تعين له طريق واحد وجب
ذلك بخصوصه كما اذا كان الرجل في مخمصة شديدة يخاف منها الهلاك
وكان لدفع مخمصته طرق من شراء الطعام والتقاط الفواكه من الصحراء و
اصطياد ما يتقوت به وجب تحصيل شيء من هذه الطرق لا على التعيين فاذا وقع
في مكان ليس هناك صيد ولا فواكه وجب عليه بذل المال في شراء الطعام
وكذلك كان للسلف طرق الى تحصيل هذا الواجب وكان الواجب تحصيل
طريق من تلك الطرق لا على التعيين ثم انسدت تلك الطرق الا طريق
واحد فوجب ذلك الطريق بخصوصه الى ان قال مولانا بعد ذكر المثالين
الآخرين وشواهد ما نحن فيه كثيرة جدا وعلى هذا ينبغي ان يقاس
وجوب التقليد لامام بعينه فانه قد يكون واجبا وقد لا يكون واجبا
فاذا كان الانسان في بلاد الهند وما وراء النهر وليس هناك عالم
شافعي ولا مالكي ولا حنبلي ولا كتاب من كتب هذه المذاهب وجب عليه
ان يقلد لمذهب ابي حنيفة ويحرم عليه ان يخرج من مذهبه لانه حينئذ
يخلع عن عنقه ربقة الشريعة ويبقى سدى مهملا بخلاف ما اذا كان
في الحرمين فانه متيسر له هناك معرفة جميع المذاهب ولا يكفيه ان
ياخذ من السنة العوام ولا ان ياخذ من كتاب غير مشهور ذكر كل

ذٰلِكَ فِی النَّھْرِ الْفَائِقِ شَرْحِ کَنْزِ الدَّقَائِقِ انتہی کلام مولانا الاجل شاہ ولی اللہ
بِحَذْفِ کَثِیْرٍ وَاخْتِصَارٍ غَیْرِ یَسِیْرٍ اس عبارت سی مولانا ولی اللہ کی خوب واضح ہو گیا کہ آپکی
نزدیک واجب ہونا تعیین مذہب کا اوسجگہ ہے جہان کہین سوای ایک مذہب کے اور مذاہب سے اطلاع
ممکن نہو اور جسجگہ اور مذاہب سے اطلاع ممکن ہو جیسی حرمین یا آجکل دیار ہند وہان تقلید مذہب
معین آپکے نزدیک واجب نہین پس اس سی وجوب اضطراری ثابت ہوا جیسے ہمنی بیان کیا ہی
نہ وجوب شرعی اختیاری جسکا مخاطبین کو دعوی ہی در ضمن اس تفصیل کے جواب استدلال مخاطب
کا ساتھ اس عبارت رسالہ انصاف کی وَبَعْدَ الْمِائَتَیْنِ ظَهَرَ فِیْهِمُ التَّمَذْهُبُ لِلْمُجْتَهِدِیْنَ
بِاَعْیَانِهِمْ الخ نیز ادا ہو چکا اور معلوم ہو گیا کہ جو مطلب اس عبارت کا مخاطب سمجھا ہی
وہ صحیح نہین ہے مخاطب اسکا مطلب یہہ سمجھا ہی کہ بعد دو سو برس کی عامہ مقلدین مین
تعیین مذہب کا رواج ہو گیا تھا اور اوس زمانہ مین یہی واجب تھا اور فی الحقیقت مطلب اوس عبارت
کا بدلیل عبارات ماقبل و مابعد کی یہہ ہے کہ بعد دو سو برس کی مجتہدین فی المذہب اور مجتہدین
منتسبین مین التزام طریق اجتہاد مجتہد معین مروج ہو گیا تھا اور اون زمانہ مین یہی واجب تھا اگرچہ
پہلے مجتہدون کو یہہ امر ضروری نہ تھا اور جو آپ نی عبارت سوالات عشر کی متضمن اس
مضمون کی نقل کی ہے کہ حنفی المذہب کو بعض احکام مین شافعی مذہب کی طرف انتقال
کرنا تین شرطون سی جایز ہی اول یہہ کہ کسی مسئلہ مین شافعی مذہب کو کتاب اللہ اور حدیث کی راہ سے
مرجح و غالب پاوی دوسرے یہہ کہ اپنے مذہب مین تنگی پاوی اور معذور ہو جاوی تیسری یہہ کہ
انتقال مین احتیاط و عزیمت کی نظر رکھی اور ساتھ ان شروط کی عدم تلفیق کی بھی رعایت
رکھی **جواب** اسکا یہہ ہے کہ یہہ عبارت عین حجت ہے مخاطب اور اوسکی پیشواون اور
ہم مذہبون پر کیونکہ اس مین انتقال بلحاظ شروط کی اجازت ہی اور یہہ لوگ مطلق انتقال مذہب
کو اگرچہ اون شروط کی مطابق ہو کفر سی بڑہکر جانتی ہین جہان کسینی حنفی ہو کر شافعی مذہب کے
کسی مسئلہ پر عمل کیا وہ اونکی نزدیک لامذہب بنا اور دین سی خارج ہوا خواہ اوسنی اوس مسئلہ کو

Marfat.com

حدیث کی راہ سی مرجح دیکھکر اختیار کیا ہو خواہ تنگی اور عذر سی برتا ہو خواہ اسمین احتیاط پر چلا ہو
پھر معلوم نہین کہ یہہ لوگ باوجود ناجایز جاننی مطلق انتقال کے ایسی عبارتین متضمنہ جواز
کس ہو نہہ سی نقل کرتی ہین کچھہ حیا و شرم رکھتی ہون تو ایسی عبارات کو جو انکی تعامل اور اعتقاد
کی مخالف ہین چہپا رکھین اور انکی نقل و استدلال سی ساکت رہین ؏ آنانکہ چشم بر گل
تحقیق وا کنند * از ہر چہ فہم رنگ نگیرد حیا کنند * در سخنی کہ غیر خموشی علاج نیست * پرہیز
تکیہ بچون وچرا کنند * یہہ عبارتین تو اہل حق کی اقوال کی موید ہین اور انہین کی دعاوی
کو مثبت ہین چنانچہ اصل اوسی فتوی مین جسکی جواب مین مخاطب کی تحریر ہی استدلال
ساتہہ انکی موجود ہی جہانپر کہ کہا ہی جب معلوم ہو چکا کہ تعیین ایک مذہب کی فرض و واجب
نہین ہے تو حنفی کو بہی عمل کرنا اوپر مذہب شافعی وغیرہ کی مضایقہ اور ممنوع نہین شرعًا
خصوصًا جب تنگی ہو ایک مذہب مین یا کوئی حدیث صحیح غیر منسوخ پاوی تو بلا ریب اوسپر عمل
کری یہہ عین دین ہے چنانچہ مولانا شاہ عبد العزیز سوالات عشرہ مین فرماتی ہین اول آنکہ
اذا دی دلیل حقیت قول بعضی ائمہ باوجود عبور ادلہ مخالف آن ترجیح یافتہ باشد برین تقدیر
ہیچ قیدی نیست در آن مسئلہ موافق حدیث صحیح غیر منسوخ ظاہر الدلالۃ عمل نماید گو در مسایل دیگر
مقلد یک شخص باشد تمام ہوا کلام مولانا عبد الغفور کا بطور اختصار کی یہانتک ختم ہوئی عبارت
فتوی علماء دہلی کی اب ہی اسمقام مین کلام اون شروط مین جو اس عبارت مین مذکور ہین
سو شرط اول تو اسمین علی الاطلاق مسلم الثبوت ہی فی الواقعہ انتقال مین ترجیح مذہب کی
بحکم کتاب و سنت کی رعایت چاہیی اور درصورت غیر مرجح ہونی کسی مذہب کی انتقال طرف
اوسکی نچاہیی شرط ثانی کی یون تفصیل چاہیی کہ منتقل اگر کسی مذہب مین تنگی پاوی اور وہ اس
تنگی کا متحمل نہو اور شریعت سی مخاطب عمل بالرخصۃ کا ہو تو اوسکو اختیار ہی جس مذہب کو
آسان اپنی لایق دیکھی اوسکی طرف انتقال کری اور اگر وہ اس تنگی کا متحمل ہو سکتا ہی اور شریعت سے
مخاطب اختیار عزیمت کا ہے تو رخصت والی مذہب کے طرف انتقال نکری شرط تیسری مین

یہہ ضمیمہ چاہیی کہ رعایت واحتیاط وعزیمت کی ساتہہ اپنی اہلیت کو بہی دیکہہ لی اگر یہہ اہل عزیمت
واحتیاط کا ہی تو اوسکی رعایت اوسپر واجب ہے اور اگر یہہ اہل رخصت کا ہے تو اوسپر رعایت
احتیاط واجب نہین اور باوجود عدم احتیاطی کے دوسرے مذہب مین انتقال اسکا جایز ہے زیادہ
تفصیل اور دلیل اسکے بضمن رد قول قہستانی کی جو عنقریب آتا ہی لکہی جاویگی تیسرے شرط چوتہی یعنی
رعایت تلفیق سو محل کلام ہے بنا اسکی مذہب متاخرین پر ہی اور کوئی دلیل شرعی اسپر قایم نہین نہ
کتاب نہ سنت نہ اجماع نہ قیاس اور متقدمین خصوصًا صدر وسار حنفی مذہب کی نزدیک یہہ تلفیق جایز ہے
اور انتقال مذہب مین رعایت عدم تلفیق کی کچھہ ضرورت نہین اس سی زیادہ بیان اسکا جواب مین
قول مابعد کی آتا ہی اور جو آپ نی درمختار سی نقل کیا ہی کہ حکم ملفق بالاجماع باطل ہے
اسکا جواب اہی درمختار کی شرح طحطاوی سی اور سید بادشاہ کی تحریر سی اور صاحب بحرالرایق
حنفی کے رسالہ سی اور ابن ملا فروخ مکی حنفی کی رسالہ قول سدید سی جسمین فتوی بعض علمای خوارزم
اور عمل امام ابو یوسف سی استشہاد ہی معیار الحق مین صفحہ ۱۱۵ سی صفحہ ۱۱۸ تک مرقوم ہی خلاصہ اسکا
یہہ کہ صاحب درمختار کا دعوی اجماع عدم جواز تلفیق پر باطل ہے اور مذہب مختار و منصور مین تلفیق
مذہب جایز ہی اور امتناع تلفیق فقط بعض متاخرین کی رای ہے کوئی دلیل نص یا اجماع یا قیاس
اسپر قایم نہین اور جو آپنی درمختار سی نقل کیا ہی کہ رجوع یعنی پہر جانا مجتہد کی تقلید سی بعد
عمل کے باطل ہے اور آپکی پیشوای محمد شاہ نی اسپر اجماع کا بہی دعوی کیا ہے **اسکا جواب**
عقد الفرید شرنبلالی حنفی سی اور مسلم الثبوت فاضل محب اللہ حنفی سی اور تقریر الاصول صاحب
عنایہ حنفی سی اور مغتنم الحصول فاضل قندہاری حنفی سی اور رد المختار حاشیہ درمختار سی اور
طحطاوی حاشیہ اسی درمختار سی اور شرح مسلم الثبوت سی معیار الحق مین صفحہ ۱۰۴ سے صفحہ ۱۰۹
تک بڑی کروفر سی مسطور ہے حاصل اوسکا یہہ ہے کہ دعوی اجماع کا عدم جواز رجوع بعد العمل
پر فقط ابن حاجب و آمدی نی کیا ہی باقی محققین اوسکے جواز کی قایل ہین اور جو عدم جواز
رجوع کی بہی یہہ معنی نہین کہ جب کسی مقلد نی کسی مجتہد کی قول پر ایک دفعہ عمل کیا تو اوسکو

Marfat.com

تمام عمر اوس قول سی رجوع کرنا اور اوسکا چھوڑ دینا جایز نہین بلکہ معنی اوسکی یہہ ہین کہ جس حادثہ معینہ مین کسی مجتہد کے قول پر عمل کر چکا ہے خاص اوس حادثہ مین اوسکی قول سی رجوع نکری اور اوسکے سوا اور حوادث مین اوسکو اختیار ہے جسکی چاہی تقلید کرلی اور اس مجتہد کی قول کو بلا شک چھوڑ دی اس مقام مین ایک عبارت ردالمحتار کی عبارات متذکرہ سی بمراد تمثیل نقل کیجاتی ہے قَالَ فِي شَرْحِ قَوْلِ صَاحِبِ الدُّرِّ الْمُخْتَارِ وَاَنَّ الرُّجُوْعَ عَنِ التَّقْلِيْدِ الخ اَوْ هُوَ مَحْمُوْلٌ عَلٰى مَنْعِ التَّقْلِيْدِ فِيْ تِلْكَ الْحَادِثَةِ بِعَيْنِهَا لَا مِثْلِهَا كَمَا صَرَّحَ بِهِ الْاِمَامُ السُّبْكِيُّ وَتَبِعَهُ عَلَيْهِ جَمَاعَةٌ وَذٰلِكَ كَمَا صَلَّى الظُّهْرَ بِمَسْحِ رُبُعِ الرَّاْسِ مُقَلِّدًا لِلْحَنَفِيِّ فَلَيْسَ لَهُ اِبْطَالُهَا بِاعْتِقَادِ لُزُوْمِ مَسْحِ الْكُلِّ مُقَلِّدًا لِلْمَالِكِيِّ وَاَمَّا لَوْ صَلّٰى يَوْمًا عَلٰى مَذْهَبٍ وَاَرَادَ اَنْ يُّصَلِّيَ يَوْمًا اٰخَرَ عَلٰى غَيْرِهٖ لَا يُمْنَعُ مِنْهُ عَلٰى اَنَّ فِيْ دَعْوَى الْاِتِّفَاقِ نَظَرًا فَقَدْ حُكِيَ الْاِخْتِلَافُ فَيَجُوْزُ اِتِّبَاعُ الْقَائِلِ بِالْجَوَازِ كَذَا اَفَادَهُ الْعَلَّامَةُ الشُّرُنْبُلَالِيُّ فِي الْعِقْدِ الْفَرِيْدِ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذِكْرِ فُرُوْعِ اَهْلِ الْمَذَاهِبِ صَرِيْحَةٍ بِالْجَوَازِ وَكَلَامٍ طَوِيْلٍ فَيَحْصُلُ مِمَّا ذَكَرْنَاهُ اَنَّهُ لَيْسَ عَلَى الْاِنْسَانِ اِلْتِزَامُ مَذْهَبٍ مُعَيَّنٍ وَاَنَّهُ يَجُوْزُ لَهُ الْعَمَلُ بِخِلَافِ مَا عَمِلَهُ عَلٰى مَذْهَبِ غَيْرِ اِمَامِهٖ مُسْتَجْمِعًا شُرُوْطَهُ وَالْعَمَلُ بِاَمْرَيْنِ مُتَضَادَّيْنِ فِيْ حَادِثَتَيْنِ لَا تَعَلُّقَ لِوَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِالْاُخْرٰى انتهى مَا فِيْ رَدِّ الْمُحْتَارِ حَاشِيَةِ الدُّرِّ الْمُخْتَارِ اور اسی مضمون کی ایک دو مثال خود زبان گوہر فشان حضرت امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد سی فتاوی عالمگیری مین منقول ہے اور معیار الحق کی صفحہ ۱۴ مین موجود طالب شایق اصل فتاوی عالمگیری یا کتاب معیار الحق مین اسکو ملاحظہ کری اور جو آپنے درمختار سی نقل کیا ہی کہ مقلد کی قضا خلاف اپنی مذہب کے نافذ نہین ہوتی اسکا جواب معیار الحق کی صفحہ ۱۲۶ مین باستشہاد فتح القدیر کی یہہ مسطور ہے کہ نافذ نہونا قضاء مقلد کا خلاف مذہب اپنی امام کی اس سبب سی نہین ہے کہ مقلد کو خروج اپنے مذہب سے ناجایز ہی بلکہ اس نظر سی ہے کہ اسکو خاص ایک مذہب کی قضا سپرد کی گئی

ہے عام اختیار نہین دیا گیا تا کہ ہر مذہب کی موافق قضا کرسکی پس نافذ نہونا قضا کا خلاف اپنے مذہب کے لوازم تعیین مذہب سے نہوا بلکہ ولایت خاصہ کی مقتضای سی اور یہان علاوہ اوس جواب کے قول درمختار کا صاف ابطال کیا جاتا ہی اور بمقابل اوسکی نافذ ہوجانا قضاء مقلد کا خلاف اپنے مذہب کے بعض شروح درمختار و بحر الرائق و فتاوی عالمگیری وغیرہ معتبرات حنفیہ سی ثابت کیا جاتا ہی قَوْلُهٗ وَاَمَّا التَّقْلِيْدُ فَلَا يَنْفُذُ الخ يُعَارِضُهٗ صَرِيْحُ عِبَارَةِ شَرْحِ الطَّحَاوِي السَّابِقَةِ وَمَا بَعْدَهَا فَاِنَّ وَضْعَهَا فِي الْمُقَلِّدِ كَذَا فِي الطَّحْطَاوِيِّ وَذُكِرَ فِي شَرْحِ الطَّحَاوِيِّ وَجَامِعِ الْفَتَاوٰى لِلْقَاضِي اِذَا لَمْ يَكُنْ مُجْتَهِدًا وَلٰكِنَّهٗ قَضٰى بِتَقْلِيْدِ فَقِيْهٍ ثُمَّ تَبَيَّنَ اَنَّهٗ خِلَافُ مَذْهَبِهٖ يَنْفُذُ وَلَيْسَ لِغَيْرِهٖ نَقْضُهٗ الخ اِذَا قَضٰى فِي فَصْلٍ مُجْتَهَدٍ فِيْهِ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ بِذٰلِكَ الْاَصَحُّ اَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ قَضَائُهٗ وَاِنَّمَا يَنْفُذُ اِذَا عَلِمَ بِكَوْنِهٖ مُجْتَهَدًا فِيْهِ قَالَ شَمْسُ الْاَئِمَّةِ وَهٰذَا ظَاهِرُ الْمَذْهَبِ كَذَا فِي خِزَانَةِ الْمُفْتِيْنَ وَفِي الْخُلَاصَةِ اَنَّ هٰذَا الشَّرْطَ يَعْنِي كَوْنَهٗ عَالِمًا بِالْاِخْتِلَافِ وَاِنْ كَانَ ظَاهِرَ الْمَذْهَبِ لٰكِنْ يُفْتٰى بِخِلَافِهٖ كَذَا فِي الْبَحْرِ الرَّائِقِ وَذُكِرَ فِي مَجْمُوْعِ النَّوَازِلِ سُئِلَ شَيْخُ الْاِسْلَامِ عَطَاءُ بْنُ حَمْزَةَ عَنْ اَبِ الصَّغِيْرَةِ زَوَّجَهَا مِنْ صَغِيْرٍ وَقَبِلَ اَبُوْهُ وَكَبِرَ الصَّغِيْرَانِ وَبَيْنَهُمَا غَيْبَةٌ مُنْقَطِعَةٌ وَقَدْ كَانَ التَّزْوِيْجُ بِشَهَادَةِ الْفَسَقَةِ هَلْ يَجُوْزُ لِلْقَاضِي اَنْ يَبْعَثَ اِلٰى شَافِعِيِّ الْمَذْهَبِ لِيُبْطِلَ هٰذَا النِّكَاحَ بِسَبَبِ اَنَّهٗ كَانَ بِشَهَادَةِ الْفَسَقَةِ قَالَ نَعَمْ وَلِلْقَاضِي الْحَنَفِيِّ اَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ بِنَفْسِهٖ اَخْذًا بِهٰذَا الْمَذْهَبِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ مَذْهَبَهٗ وَهِيَ مَسْئَلَةُ الْقَضَاءِ عَلٰى خِلَافِ مَذْهَبِهٖ اِلٰى اٰخِرِ مَا فِي الْفَتَاوٰى الْعَالَمْگِيْرِيَّةِ یہ چند عبارتین معتبرات حنفیہ کی الزاماً نقل کی گئی ہین انسے صاف ثابت ہوتا ہی کہ قضا مقلد کی خلاف اپنی مذہب کے نافذ ہوجاتی ہے اور قول درمختار کا مذہب ائمہ حنفیہ کی خلاف ہے اب مخاطبین کو لازم ہے کہ ان روایات ائمہ مذہب کو بسر و چشم قبول کر کی قضای مقلد بخلاف مذہب نافذ سمجھیں اور

دعوی وجوب التزام مذہب معین سی رجوع کرین آور درصورت نمانني ان روایات ائمہ کے
اپنے تئین پابند مذہب سمجہکر اورون کو معذور کہین **اور جو آپنے** فتاوی حمادیہ سی نقل کیا
کہ جو کوئی اہل اجتہاد سی نہو اور وہ ایک قول سی دوسری کی طرف انتقال کری تو لایق تعزیر
ہے اسکا **جواب** تحریر ابن ہمام اور شرح تحریر ابن امیر حاج اور شرح تحریر سید بادشاہ اور
عقد الفرید شرنبلالی حنفی اور جزیل المواہب امام سیوطی اور شرح مسلم الثبوت اور رد المختار حاشیہ
در مختار سی معیار الحق مین صفحہ ۱۲۰ سی صفحہ ۱۲۲ تک مبسوط ہی حاصل تقریر شرح مسلم الثبوت
اور رد المختار کا اوسکی جواب مین یہہ ہے کہ حکم تعزیر اسی انتقال کی نسبت ہے جسمین تلاعب او رکہیل
مقصود ہو اور غرض فاسد ملحوظ ہو ورنہ انتقال غرض صحیح اور نیت صالح سی محمود اور ماجور
ہوگا اور حاصل تقریر باقی کتابون کا کتب مذکورہ بالا سی یہہ ہے کہ یہہ حکم تعزیر محض
تشدید اور الزام بلا موجب ہے اور دعوی بلا دلیل ہے کوئی دلیل شرعی یا عقلی التزام مذہب اور
عدم جواز انتقال پر قایم نہین لہذا مقلد کو اختیار ہے جس مذہب پر چاہی چلے اور جسطرف
چاہی انتقال کری زیادہ تفصیل اور تائید اس جواب کی کلام سی شعرانی اور ملا علی قاری وغیرہ کی بذیل
رد قول قہستانی کی بجواب قول ما بعد مخاطب کی آویگی انشاء اللہ تعالی **اور جو آپنے**
قہستانی سی نقل کیا ہی کہ جو لوگ مواضع اختلاف مین سب کو حق کہتی ہین جیسی معتزلہ وہ
لوگ عامی کو ہر مذہب پر چلنی کا اختیار دیتی ہین اور جو لوگ مواضع اختلاف مین حق ایک جانب
سمجھتے ہین وہ لوگ عامی کی واسطی التزام مذہب ضروری کہتی ہین اسکا **جواب** یہہ ہے کہ
قہستانی اس لایق نہین کہ اسکی قول یا نقل پر اعتماد کیا جاوی اور احکام حلال و حرام فرض و
واجب مین اسکی بات سنی جاوی یہہ شخص ایک خبگلی جاہل بے تمیز تہا اور علم و فقاہت سی
محض عاری کتابین بیچا کرتا تہا اور اسی ذریعہ سی جس کتاب مین کوئی بات واہی تباہی
دیکہتا اوسکو اپنی تصنیف مین درج کردیتا جیسی حاطب اللیل یعنی رات کو اندہیری مین لانی والا
سوکہی گیلی گہاس پلاس کانٹا سانپ بچہو سب کچھ بلا تمیز اوٹہا لاتا ہے ویسی ہی

حضرت کا انداز تھا اسیواسطی علمانی لقب آپکا حاطب اللیل مقرر کر رکھا اور علم وکمال آپکا فقط
کتاب فروشی مین جو مثل الحمار یحمل اسفارا سی بڑھکر نہین ہے منحصر کر رکھا ہی چنانچہ ملا علی قاری
حنفی بدستاویز کلام متین عصام الدین کی رسالہ سم العوارض فی رد الروافض فرماتی ہین
ثُمَّ اَغرَبَ ایضًا یعنی القُهُستانیَّ فی نقلِهِ اَنّه لوِ انتقلَ حنفیٌّ اِلی الشّافعیّ لم
تُقبَلْ شهادتُه وان کانَ عالمًا کما فی آخرِ الجواهرِ وهٰذا کما تری لا یجوزُ للمسلم
اَن یتفوّهَ بمثلِهِ فانَّ المجتهدینَ من اهلِ السُّنّةِ والجماعةِ کلُّهم علی الهدایة
ولا یجبُ علی احدٍ مّن هٰذهِ الامّةِ اَن یّکونَ حنفیًّا او شافعیًّا او مالکیًّا
او حنبلیًّا بل یجبُ علی آحادِ النّاسِ اذا لم یکن مجتهدًا اَن یُّقلّدَ احدًا
مِن هٰؤلاءِ الاعلامِ لقولِهِ تعالی فاسئلوا اهلَ الذّکرِ اِن کنتُم لا تعلمون
ولِقولِ بعضِ مشائخِنا من تبعَ عالمًا لقیَ اللّٰهَ سالمًا واَمّا ما اشتهرَ
عَنِ الحنفیّةِ مِن اَنَّ الحنفیَّ اِذا انتقلَ اِلی مذهبِ الشّافعیِّ یُعزَّرُ واذا کانَ
الامرُ بالعکسِ یُخلَعُ فهو قولٌ مُبتدَعٌ ومُختَرَعٌ نعم لوِ انتقلَ طاعنًا فی
مذهبِهِ الاوّلِ سواءٌ کانَ حنفیًّا او شافعیًّا یُعزَّرُ فتدبَّرْ فانّه یجبُ
حملُه علی ما تقرَّرَ وتحرَّرَ ولقد صدقَ عصامُ الدّینِ فی حقِّ القهستانیِّ
اَنّه لم یکن مِن تلامذةِ شیخِ الاسلامِ الهرویِّ لا مِن اعالیهم ولا
مِن اَدانیهم وانّما کانَ دلّالَ الکتبِ فی زمانِه ولا کانَ یعرفُ الفقهَ و
غیرَه بینَ اقرانِه ویؤیّدُه انّه یجمعُ فی شرحِه هٰذا بینَ الغثِّ والسّمینِ والصّحیحِ
والضّعیفِ مِن غیرِ تحقیقٍ وتصحیحٍ فهو کحاطبِ اللّیلِ جامعِ الرّطبِ والیابسِ فی اللّیلِ
سامحَهُ اللّٰهُ بفضلِهِ وکرمِه ولا جعلَنا مِمَّن تزلُّ قدمُه او قلمُه انتهی اس عبارت
کا ترجمہ بھی مناسب معلوم ہوتا ہی تاکہ اس سے اتباع قہستانی کی کہ دمہ کے سامنی خاک اوڑی اور اہل
حق اتباع سنت کی آنکھین سرد ہون ترجمہ اسکا یہہ ہے کہ یہہ قہستانی نی ایک تو کہی بات

Marfat.com

نقل کی ہے وہ یہہ ہے کہ اگر حنفی المذہب شافعی مذہب کے طرف انتقال کرے تو اوسکی گواہی مقبول نہین اگرچہ وہ عالم ہی ہو چنانچہ آخر کتاب جواہر مین یہہ مسئلہ مذکور ہے سو اس بات کو تم دیکھتی ہو ایسی ہے کہ مسلمان کو ایسی بات کا مونہہ سی نکالنا جایز نہین کیونکہ مجتہد سبھی اہلسنت وجماعت کی ہدایت پر ہین اور کسیکو یہہ لازم نہین کہ خاص کر حنفی یا شافعی یا مالکی یا حنبلی ہو جاوی بلکہ عام لوگون مین جو کوئی رتبہ اجتہاد کو نہ پہونچا ہو اوسپر بلا الیقین اتباع کسی مجتہد کا اونمین سی واجب ہے کیونکہ الله تعالی نی فرمایا ہے پوچہہ لو تم کسی اہل ذکر سی اگر تم نہین جانتے اور ہماری بعض مشایخ نی کہا ہے کہ جو کوئی کسی عالم کا تابع ہو گیا وہ الله تعالی کو باسلامت ملیگا اور جو یہہ حنفیون سی مشہور کرتی ہین کہ اگر کوئی حنفی المذہب شافعی مذہب کے طرف انتقال کری تو اوسکو تعزیر دیجاوی اور اگر شافعی المذہب حنفی مذہب کے طرف آوی تو اوسکو خلعت دیجاوی یہہ ایک بدعت اور بناوٹ کی بات ہی البتہ اگر مذہب اول پر طعن کرکی انتقال کری تو لایق تعزیر ہے خواہ حنفی ہو خواہ شافعی پس اسکو سوچ لی کیونکہ اسی پر عمل کرنا چاہیے حکم تعزیر کو اور بلاشبہہ سچ فرمایا ہے عصام الدین نے قہستانی کے حق مین کہ یہہ شیخ الاسلام ہروی کی شاگردون مین نہ تہا نہ بڑون مین نہ چہوٹون مین بجز اسکے کہ شیخ الاسلام کی زمانہ مین کتابون کا دلال تہا اور کچہہ نہ تہا اور اپنی ہمعصرون مین نہ فقہہ جانتا تہا نہ کوئی اور علم اور اس بات کا موید یہہ امر ہی کہ یہہ اپنے اس شرح مین سب رطب یابس صحیح ضعیف روایتین جمع کئی جاتا ہی نہ کسی روایت کی تحقیق کرتا ہے نہ صحت دیکہتا ہی پس حاطب اللیل یعنی رات کو اندہیرہن لانی والی کی طرح ہے جو سب کہی گیلی دریا مین کی سمیٹ لاتا ہی الله تعالی اسکو ان باتون پر نہ پکڑی اور اسکا قصور معاف کری اور ہمکو اونمین نکری جنکا قدم یا قلم پہسل جاوی تمام ہوا کلام ملا علی قاری کا اب حضرات مخاطبین اتباع قہستانی کیا تو قہستانی کی اتباع اور اوسکی کلام کے تمسک سی توبہ کرین اور ملا علی قاری کی اس انعام واکرام اور عطای خطاب کو بحق قہستانی بعد اوس گستاخی بیہودہ کے اوسکی اتباع اور اوسکی کلام کی تمسک سی جو بجا عمل مین لاتی ہین استغفار بجا لاوین آب ہم بقطع نظر قہستانی کی جہل و بے اعتباری سے رد اوسکی کلام کا علمای مذہب سے نقل کرتی ہین اور اسکا یہہ دعوی کہ مواضع اختلاف مین سب کو حق پر کہنا

فقط معتزلہ کا مذہب ہے باطل کر دکھاتی ہین واضح ہو کہ مسئلہ تعدد حق سی معتزلہ کو کچھہ خصوصیت
نہین بڑی بڑی رئیس اہلسنت وجماعت کا بھی یہی مذہب ہے شیخ ابو الحسن وغیرہ اشاعرہ اور قاضی
ابو بکر باقلانی اور امام ابن عبد البر مالکی اور امام ابو یوسف اور امام محمد شاگردان امام مذہب حنفی اور ابن
شریح اور شیخ اکبر صاحب فتوحات مکی اور شیخ عبد الوہاب شعرانی یہہ سب حضرات یہی مذہب کہتی
ہین کہ مواضع اختلاف مین سب حق پر ہوتی ہین چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ عقد الجید مین فرماتی ہین
اِختَلفُوا فِی تَصوِیبِ المُجتَهِدِینَ فِی المَسَائِلِ الفَرعِیَّةِ الَّتِی لَا قَاطِعَ فِیهَا هَل کُلُّ مُجتَهِدٍ فِیهَا
مُصِیبٌ اَوِ المُصِیبُ فِیهَا وَاحِدٌ وَقَالَ بِالاَوَّلِ الشَّیخُ اَبُو الحَسَنِ الاَشعَرِیُّ وَالقَاضِی
اَبُو بَکرٍ وَاَبُو یُوسُفَ وَمُحَمَّدُ بنُ الحَسَنِ وَابنُ شُرَیحٍ وَنُقِلَ عَن جُمهُورِ المُتَکَلِّمِینَ مِنَ الاَشَاعِرَةِ
وَالمُعتَزِلَةِ وَفِی کِتَابِ الخَرَاجِ لِاَبِی یُوسُفَ اِشَارَاتٌ اِلَی ذٰلِکَ تُقَارِبُ التَّصرِیحَ
الخ اور محی السنة بغوی تفسیر معالم مین فرماتی ہین وَاحتَجَّ مَن ذَهَبَ اِلَی اَنَّ کُلَّ مُجتَهِدٍ مُصِیبٌ
بِظَاهِرِ الآیَةِ ای آیة کُلًّا آتَینَاهُ حُکمًا وَعِلمًا وَالخَبَرِ حَیثُ وَعَدَ الثَّوَابَ لِلمُجتَهِدِ عَلَی
الخَطَاءِ وَهُوَ قَولُ اَصحَابِ الرَّایِ وَذَهَبَ جَمَاعَةٌ اِلَی اَنَّهُ لَیسَ کُلُّ مُجتَهِدٍ مُصِیبًا
بَل اِذَا اختَلَفَ اجتِهَادُ المُجتَهِدِینَ فِی حَادِثَةٍ کَانَ الحَقُّ مَعَ وَاحِدٍ لَا بِعَینِهِ اِنتَهَی
اور ملا علی قاری شرح فقہ اکبر مین لکھتی ہین وَمِنهَا اَنَّ المُجتَهِدَ قَد یُخطِی وَقَد یُصِیبُ
وَذَهَبَ بَعضُ الاَشَاعِرَةِ وَالمُعتَزِلَةِ اِلَی اَنَّ کُلَّ مُجتَهِدٍ مُصِیبٌ اِنتَهَی مُختَصَرًا اور
شیخ عبد الوہاب شعرانی جنکی کلام سی مخاطب بھی جابجا متمسک ہے میزان کبری کی صفحہ
مین فرماتی ہین وَکَذٰلِکَ ابنُ عَبدِ البَرِّ کَانَ یَقُولُ کُلُّ مُجتَهِدٍ مُصِیبٌ اور صفحہ ۳۱
مین اسکے فرماتی ہین فَاِن قُلتَ فَاِذَا قَدَّمتُم اَنَّ جَمِیعَ مَذَاهِبِ المُجتَهِدِینَ لَا یَخرُجُ
شَیءٌ مِنهَا عَنِ الشَّرِیعَةِ فَاَینَ الخَطَاءُ الوَارِدُ فِی حَدِیثِ اِذَا اجتَهَدَ الحَاکِمُ وَاَخطَأَ
فَلَهُ اَجرٌ وَاِن اَصَابَ فَلَهُ اَجرَانِ مَعَ اَنَّ اِستِمدَادَ العُلَمَاءِ کُلِّهِم مِن بَحرِ الشَّرِیعَةِ
فَالجَوَابُ اَنَّ المُرَادَ بِالخَطَاءِ هٰهُنَا هُوَ خَطَاءُ المُجتَهِدِینَ فِی عَدَمِ مُصَادَفَةِ

الدلیل فی تلک المسئلة لا الخطاء الذی یخرج به عن الشریعة لانه اذا خرج عن
الشریعة فلا اجر له لقوله صلعم کل عمل لیس علیه امرنا فهو رد اه وقد اثبت
الشارع له الاجر فما بقی الا ان معنی الحدیث ان الحاکم اذا اجتهد وصادف
نفس الدلیل الوارد فی ذلک عن الشارع فله اجران وان لم یصادف علیه
الدلیل وانما صادف حکمه فله اجر واحد فالمراد بالخطاء ههنا الخطاء
الاضافی لا الخطاء المطلق فافهم فان اعتقادنا ان سائر ائمة المسلمین
علی هدی من ربهم الی ان قال فی صفحه ۳۳ فیا سعادة من اطلعه الله علی
عین الشریعة ورأی ان کل مجتهد مصیب ویا ندامة من قال المصیب
واحد والباقی مخطئ الی ان قال فی صفحه ۳۵ نقلا عن فتوحات الشیخ
محی الدین ابن العربی لا ینبغی لاحد ان یخطئ مجتهدا او یطعن فی کلامه
هذا اخر ما نقلناه عن الشعرانی مختصرا غایة الاختصار اور کئی عبارتین شعرانی
کی متضمن اس مضمون کی آئندہ بھی کئی جگہ آوینگی مگر اس مسئلہ تعدد حق مین تفصیل مطلوب ہے
اور اس امر کی تنقیح لابد ہی کہ دو قول باہم مخالف جنمین ایک کا مقتضای حلت ایک شی کی
ہو اور مقتضای دوسرے کا حرمت اوس چیز کی کیونکر حق ہو سکتی ہین سو ایک صورت اسکی
امکان کی جسمین طالب حق کو اطمینان حاصل ہو اس مقام مین لکھی جاتی ہے جسکو اس سے زیادہ تفصیل
اور تحقیق مطلوب ہو وہ کتاب عقد الجید کی اوایل مین نظر کرے بیان اس صورت کا یہ ہے کہ
مسئلہ تعدد حق مین حق ہونا اور لایق عمل ہونا دو قول مختلف کا ایک شخص کے حق مین ایک ہی
وقت ایک ہی حالت مین مراد نہین ہے جسمین دو ضدونکا باہم جمع ہونا لازم آتا ہی بلکہ حق
اور لایق عمل ہونا اونکا دو شخصونکی حق مین ہے جنمین ایک شخص کے نسبت ایک قول حق اور
لایق عمل ہو اور دوسرے کی واسطے دوسرا قول حق اور لایق عمل ہے یا ایک ہی شخص کے واسطے
ایک حالت اور ایک زمانہ مین ایک قول حق اور لایق عمل ہے اور دوسرے حالت اور دوسرے

زمانہ مین دوسرا قول حق اور لایق عمل ہے اُنمین ایک قول عزیمت اور احتیاط اور تشدید پر محمول ہے اور یہہ ایک شخص قوی الایمان قوی الجسم غیر معذور اور غیر ضعیف کے حق مین لایق عمل ہے اور دوسرا قول جواز اور رخصت اور تخفیف پر محمول ہے اور یہہ دوسرے شخص ضعیف الایمان ضعیف الجسم معذور لاچار کی حق مین لایق عمل ہے اور ان دونون قولون مین پہلا قول دوسری شخص کی حق مین واجب التعمیل والقبول نہین ہے اور دوسرا قول پہلی شخص کے حق مین جایز العمل والاخذ نہین علی ہذا القیاس حق ہونا اون دونون کا ایک شخص کے حق مین دو وقتون اور دو حالتون مین سمجھنا چاہیے الغرض حق اور لایق عمل ہونا ہر ایک قول کا ایک شخص کے حق مین ایک حالت مین نہین ہی بلکہ دو شخصون کے حق مین ہے یا ایک شخص کے حق مین دو حالتون اور دو وقتون مین ہے پس اس معنی کر دونون قول مختلف باوجود ضدیت کی حق ہی ہے اور دو ضدونکا جمع ہونا بھی لازم نہ آیا مضمون کو امام شعرانی نے میزان کبری تیس جزو کی کتاب مین ادا کیا ہی اور محض اسی مضمون کے اثبات مین وہ کتاب تصنیف کی ہے دو ایک عبارتین اوسکی اسمقام مین نظر تصدیق کے مضمون کی نقل کیجاتی ہین قال رحمہ اللہ فی خطبۃ کتابہ ویوضح لک ذلک ان تعلم یا اخی ان الشریعۃ جاءت من حیث الامر والنہی علی مرتبتین تخفیف وتشدید لا علی مرتبۃ واحدۃ کما سیاتی ایضاحہ فی المیزان فان جمیع المکلفین لا یخرجون عن قسمین ضعیف وقوی من حیث ایمانہ وجسمہ فی کل عصر وزمان فمن قوی منہم خوطب بالتشدید والاخذ بالعزائم ومن ضعف منہم خوطب بالتخفیف والاخذ بالرخص وکل منہما حینئذ علی شریعۃ من ربہ فلا یؤمر القوی بالنزول الی الرخصۃ ولا یکلف الضعیف بالصعود للعزیمۃ وقد رفع الخلاف فی جمیع ادلۃ الشریعۃ واقوال علمائہا عند کل من عمل بہذہ المیزان وقول بعضہم ان الخلاف الحقیقی بین طائفتین مثلا لا یرتفع بالحمل محمول علی من لم یعرف قواعد ہذا الکتاب لان الخلاف

الذي لا يرتفع من بين اقوال ائمة الشريعة مستحيل عند صاحب هذه الميزان
فامتحن يا اخي ما قلته لك في كل حديث ومقابله او كل قول ومقابله تجد
كل واحد منهما لا بد ان تكون مخففا والاخر مشددا ولكل منهما رجال
في حال مباشرتهم الاعمال ومن المحال ان لا يوجد لنا قولان معا في حكم واحد
مخففان او مشددان وقد يكون في المسئلة الواحدة ثلثة اقوال او اكثر او قول
مفصل فالحاذق يرد كل قول الى ما يناسبه ويقاربه في التخفيف والتشديد
بحسب الامكان وقد قال الامام الشافعي رحمه الله وغيره ان اعمال
الحديثين او القولين اولى من الغاء احدهما وان ذلك من كمال مقام الايمان
الى ان قال ثم ان لكل من المرتبتين رجالا في حال مباشرتهم للتكاليف فمن
قوي منهم من حيث ايمانه وجسمه خوطب بالعزيمة والتشديد الوارد في الشريعة
صريحا او مستنبطا منها في مذهب ذلك المكلف او غيره ومن ضعف من حيث
مرتبة ايمانه وجسمه خوطب بالرخصة والتخفيف الوارد كذلك في الشريعة
صريحا او المستنبط منها في مذهب ذلك المكلف او مذهب غيره كما اشار اليه
قوله تعالى فاتقوا الله ما استطعتم خطابا عاما وقوله صلى الله عليه وسلم اذا
امرتكم بامر فأتوا منه ما استطعتم اي كذلك فلا يؤمر القوي المذكور بالنزول
الى مرتبة الرخصة والتخفيف وهو يقدر على العمل بالعزيمة والتشديد لان
ذلك كالتلاعب بالدين كما سيأتي ايضاحه فالمرتبتان المذكورتان على الترتيب
الوجوبي لا على التخيير فليس لمن قدر على استعمال الماء حسا او شرعا ان يتيمم
بالتراب وليس لمن قدر على القيام في الفريضة ان يصلي جالسا وليس لمن قدر
على الصلوة جالسا ان يصلي على الجنب الى ان قال فامتحن يا اخي بهذه الميزان
جميع الاوامر والنواهي الواردة في الكتاب والسنة وما ابتني وتفرع على ذلك

Marfat.com

من جميع اقوال المجتهدين ومقلديهم الى يوم الدين تجدها كلها لا تخرج عن مرتبتي
تخفيف وتشديد ولكل منهما رجال كما سبق ومن تحقق بما ذكرنا ذوقا
وكشفا كما ذقناه وكشف لنا وجد جميع اقوال المجتهدين ومقلديهم داخلة في
قواعد الشريعة المطهرة وصحت مطابقة قوله باللسان ان سائر الائمة على
هدى من ربهم لاعتقاده ذلك بالجنان وعلم جزما ويقينا ان كل مجتهد مصيب
ورجع عن قوله المصيب واحد لا بعينه الى ان قال اذا نظرت بعين الانصاف
تحققت بصحة الاعتقاد ان سائر ائمة الاربعة ومقلديهم على هدى من
ربهم في ظاهر الامر وباطنه ولم تعترض على من تمسك بمذهب من مذاهبهم
على من انتقل من مذهب منها الى مذهب ولا على من قلد غير امامه منهم في اوقات
الضرورات الى ان قال من الواجب على كل مقلد من طريق الانصاف ان لا يعمل
برخصة قال بها امام مذهبه الا ان كان من اهلها وانه يجب عليه العمل
بالعزيمة التي قال بها غير امامه حيث قدر عليها لان الحكم راجع الى كلام
الشارع بالاصالة لا الى كلام غيره لا سيما ان كان دليل الغير اقوى خلاف
ما عليه بعض المقلدين حتى انه قال لي لو وجدت حديثا في البخاري ومسلم
لم ياخذ به امامي لا اعمل به وذلك جهل منه بالشريعة واول من يتبرء
منه امامه وكان من الواجب عليه حمل امامه على انه لم يظفر بذلك الحديث
او لم يصح عنده اذ لم اظفر بحديث مما اتفق عليه الشيخان قال بضعفه احد
ممن يعتد بتضعيفه ابدا هذا اخر ما لخصناه من كلام الشعراني رحمه الله تعالى
وسازيد عليه عبارات اخرى له فيما سيجيء ان شاء الله تعالى والمراد
من المقلدين الذين الحقهم بالمجتهدين في كونهم على هدى من ربهم وكون
اقوالهم داخلة في قواعد الشريعة المطهرة هم المجتهدون في المذهب ومن

Marfat.com

تلوهم من اصحاب الطبقة الثالثة المذكورة فی الصفحة الثامن والاربعین من هذا المجلد فی متن منح الباری فانهم مع ما معهم من ملكة الاستنباط یسمون مقلدین كما قال مولانا شاہ ولی اللہ فی عقد الجید واما الذی هو دونه فی المرتبة فهو مجتهد فی المذهب وهو مقلد لامامه فیما ظهر فیه نصه الی اخر ما قال وقد نقلناه فیما سلف فی هذه الرسالة اس بیان سے ثابت ہو گیا کہ مسئلہ تعدد حق عین حق ہے اور اکابر اہلسنت اسکے قایل ہین اور خصوصیت اسکے متغیر اسی جیسا کہ قہستانی سمجھا ہی باطل ہے اور جب یہہ خصوصیت باطل ہوئی تو تعیین مذہب امام واحد جسکو قہستانی نے اسی خصوصیت پر متفرع کیا تھا نیز باطل ہو گئی بحکم اذا بطل الاصل بطل الفرع اور اگر ہم بطور تنزل مذہب وحدت حق کو مان لین اور تسلیم کر لین کہ مواضع خلاف مین حق ایک ہی شخص ہوتا ہی اور باقی سب خطا پر جب بھی اس سے تعیین مذہب امام واحد کی ثابت نہین ہوتے اسلیے کہ بنا بر اس مذہب کے وہ ایک جسکی جانب حق ہے کوئی معین نہین سب کی طرف اوسکا احتمال ہے اور سب مین دایر ہے چنانچہ بضمن عبارت بغوی گزرا کان الحق مع واحد لا بعینه اور بضمن عبارت شعرانی گزرا رجع عن قوله المصیب واحد لا بعینه اور علی ہذا القیاس اور کتابون مین مسطور اور لوگون مین مشہور ہے کہ حق دایر ہی کسی ایک جانب معین نہین پھر اس سے تعیین ایک مذہب کی کیونکر ثابت ہوگی یہہ اوسوقت ثابت ہو جبکہ وہ صاحب حق خاص کر معین ہو اور حق ہونا اوسکے مذہب کا بالیقین معلوم ہو اور اسکے سوای سب کا خطا پر ہونا یقینا ثابت ہو سوان باتون کی ثبوت کا قایلین وحدت حق کو بھی دعوی نہین اسیواسطے وہ حق کو دایر کہتی ہین اور الحق مع واحد لا بعینه بولتے ہین اور صاحب بحر الرایق رسالہ وقف مین مسئلہ قضا بخلاف مذہب مین کہتی ہین کہ فی فتاوی الصغری وذکر الصدر الشهید فی شرح ادب القضاء ان قضی القاضی فی المجتهدات ینفذ وان لم یکن عن اجتهاد لان القضاء لا ینتقض ما لم یظهر الخطاء بیقین وفی المجتهدات لا تتبین

ذٰلِكَ فَلَا يَنْتَقِضُ اِذَا قَضٰى فِي الْمُجْتَهِدِ فِيْهِ انتهى مَا قَالَ صَاحِبُ الْبَحْرِ وَفِيْهِ
تَصْرِيْحٌ بِاَنَّ الْمُجْتَهِدَاتِ لَا يَتَبَيَّنُ فِيْهَا الْخَطَاءُ بِيَقِيْنٍ اگر کسی کو شبہہ گزری کہ درمختار مین
لکھا ہی کہ اگر کوئی ہماری مذہب اور ہماری مخالفین کے مذہب کا حال ہمسی دریافت کری تو ہم
یہہ کہینگی ہمارا مذہب صواب ہے اور خطا ہونا اوسکا احتمالی ہے اور مذہب مخالفین کا خطا ہی اور حق
ہونا اوسکا احتمالی ہی پس اس سی حق ہونا اپنی مذہب کا بالتعیین ثابت ہوا اور تعیین مذہب
کا ثبوت نکل آیا تو جواب اسکا یہہ ہے کہ یہہ قول درمختار کا محدثات اور مخترعات نسفی کی ہے
پہلے اوسکے کوئی اسکا قایل نہین ہوا اور کوئی دلیل شرعی بہی اسپر قایم نہین اسیواسطی درمختار
کی شارحین طحطاوی اور شامی نی اوسکو رد کر دیا ہی اور حنفیونکی سردار ابن الہمام اور ابن حجر شافعی اور
ابن ملا فروخ مکی حنفی سی خلاف اوسکا نقل کیا ہے عبارتین اونکی سعید الحق کی صفحہ ۹۴ و صفحہ ۹۵ مین
موجود ہین وہان نظر کرنی چاہیی اس مقام مین اسکی رد مین تہوڑی سی عبارت میزان کی نقل
کیجاتی ہے صفحہ ۳۰ مین میزان کی کہا ہی فَاِنْ قُلْتَ فَمَا الْجَوَابُ اِنْ نَازَعَنَا اَحَدٌ فِيْمَا
قُلْنَاهُ مِنَ الْمُقَلِّدِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْتَقِدُوْنَ اَنَّ الشَّرِيْعَةَ جَاءَتْ عَلٰى مَرْتَبَةٍ وَاحِدَةٍ
وَهِيَ مَا عَلَيْهِ اِمَامُهُ فَقَطْ وَيَرٰى غَيْرَ قَوْلِ اِمَامِهِ خَطَاءً يَحْتَمِلُ الصَّوَابَ قُلْتُ
لَهُ الْجَوَابُ اَنَّنَا نُقِيْمُ عَلَيْهِ الْحُجَّةَ مِنْ فِعْلِ نَفْسِهِ وَذٰلِكَ اَنَّنَا نَرَاهُ يُقَلِّدُ غَيْرَ
اِمَامِهِ فِيْ بَعْضِ الْوَقَائِعِ فَنَقُوْلُ لَهُ هَلْ صَارَ مَذْهَبُ اِمَامِكَ فَاسِدًا حَالَ
عَمَلِكَ بِقَوْلِ غَيْرِهِ وَمَذْهَبُ لِغَيْرِ صَحِيْحًا اَمْ مَذْهَبُكَ بَاقٍ عَلٰى صِحَّتِهِ حَالَ
عَمَلِكَ بِقَوْلِ غَيْرِهِ وَلَعَلَّهُ لَا يَجِدُ لَهُ جَوَابًا سَدِيْدًا يُجِيْبُكَ بِهِ اَبَدًا عَلٰى وَجْهِ
الْحَقِّ انتهى خلاصہ جواب قول قہستانی یہہ کہ اول تو قول قہستانی بسبب اوسکی جہل کی لایق
اعتبار و التفات نہین اور بعد تسلیم اوسکی لیاقت کی نفس الامر کی مطابق نہین اور بعد تسلیم
مطابقت کی اوسکی مدعا کو مثبت نہین اب حضرات مخاطبین کو چاہیی کہ ایک دو اور ایسی
شخصونکی قول معرض مباحثہ مین پیش کرین اور اپنی پیشواون کی قلعی کہولوا وین اور جو

آپنی امام غزالی کا کلام اسمضمونکا نقل کیا ہے کہ مقلد جسکو افضل جان لی اوسکے سوای دوسری کی تقلید اوسکو جایز نہین بلکہ اوسیکے پیروی اوسپر واجب ہے جواب اوسکا یہہ ہے کہ حاصل اوسکا عدم جواز تقلید مفضول باوجود افضل کے ہے ابتدا ہو خواہ بعد تقلید افضل کے اور یہہ اجماع صحابہ کی برخلاف ہی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باوجود اس اعتقاد کی کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سب صحابہ سی افضل ہین پہر اور لوگون کی تقلید ابتدا بہی کر لیتی اور بعد مقلد ہو نے دونون حضرت کی بعض مسایل مین نیز کر لیا کرتے لہذا جمہور مجتہدین حنفیہ اور مالکیہ اور اکثر حنبلیہ اور شافعیہ اسی جواز کی قایل ہین اور قول عدم جواز کو بدستاویز اجماع صحابہ ضعیف اور مردود کہتی ہین چنانچہ کتب اصول فقہ وغیرہ مین اقوال اونکے مدلل باجماع صحابہ منقول ہین کہا مولانا ولی اللہ نے عقد الجید مین اِذَا اَرَادَ هٰذَا الْمُتَبَحِّرُ اَنْ يَّعْمَلَ فِيْ مَسْئَلَةٍ بِخِلَافِ مَذْهَبِ اِمَامِهِ مُقَلِّدًا فِيْهَا لِاِمَامٍ اٰخَرَ هَلْ يَجُوْزُ لَهٗ ذٰلِكَ اِخْتَلَفُوْا فِيْهِ فَمَنَعَهُ الْغَزَالِيُّ وَشِرْذِمَةٌ وَهُوَ قَوْلٌ ضَعِيْفٌ عِنْدَ الْجُمْهُوْرِ لِاَنَّ مَبْنَاهُ عَلٰى اَنَّ الْاِنْسَانَ يَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ يَّاْخُذَ بِالدَّلِيْلِ فَاِذَا فَاتَ ذٰلِكَ بِجَهْلِهِ بِالدَّلَائِلِ اَقَمْنَا اِعْتِقَادَ اَفْضَلِيَّةِ اِمَامِهِ مُقَامَ الدَّلِيْلِ فَلَا يَجُوْزُ لَهٗ اَنْ يُّخَالِفَ الدَّلِيْلَ الشَّرْعِيَّ وَرُدَّ بِاَنَّ اِعْتِقَادَ اَفْضَلِيَّةِ الْاِمَامِ عَلٰى سَائِرِ الْاَئِمَّةِ مُطْلَقًا غَيْرُ لَازِمٍ فِيْ صِحَّةِ التَّقْلِيْدِ اِجْمَاعًا لِاَنَّ الصَّحَابَةَ وَالتَّابِعِيْنَ كَانُوْا يَعْتَقِدُوْنَ اَنَّ خَيْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ وَكَانُوْا يُقَلِّدُوْنَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْمَسَائِلِ غَيْرَهُمَا بِخِلَافِ قَوْلِهِمَا وَلَمْ يُنْكَرْ عَلٰى ذٰلِكَ فَكَانَ اِجْمَاعًا عَلٰى مَا قُلْنَاهُ وَاَمَّا اَفْضَلِيَّتُهٗ فِيْ هٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ فَلَا سَبِيْلَ اِلٰى مَعْرِفَتِهَا لِلْمُقَلِّدِ الصِّرْفِ فَلَا يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ شَرْطًا لِلتَّقْلِيْدِ اِذْ يَلْزَمُ اَنْ لَّا يَصِحَّ تَقْلِيْدُ جُمْهُوْرِ الْمُقَلِّدِيْنَ فَلَوْ سُلِّمَ فَفِيْ مَسْئَلَتِنَا هٰذَا عَلَيْكُمْ لِاَنَّهٗ كَثِيْرًا مَّا يَطَّلِعُ عَلٰى حَدِيْثٍ يُّخَالِفُ مَذْهَبَ اِمَامِهِ اَوْ قِيَاسٍ قَوِيٍّ يُّخَالِفُ مَذْهَبَهٗ فَيَعْتَقِدُ الْاَفْضَلِيَّةَ فِيْ تِلْكَ الْمَسْئَلَةِ لِغَيْرِهٖ وَذَهَبَ الْاَكْثَرُوْنَ اِلٰى جَوَازِهٖ مِنْهُمُ الْاٰمِدِيُّ وَابْنُ الْحَاجِبِ وَابْنُ الْهُمَامِ وَالنَّوَوِيُّ وَاَتْبَاعُهٗ كَابْنِ حَجَرٍ وَّالرَّمْلِيِّ

وجماعات من الحنابلة والمالكية ممن يفضي ذكر اسمائهم الى التطويل وهو
الذي انعقد عليه الاتفاق من مفتي المذاهب الائمة الاربعة من المتاخرين
واستخرجوه من كلام اوائلهم انتهى اور کها شيخ ابن الهمام حنفي نے تحرير الاصول مين
اور محب الله حنفي نے مسلم مين اور ابن امير حاج حنفي اور سيد بادشاه نے تحرير کی شرحون مين اور فاضل
قندهاری نے مغتنم الحصول مين اور امام ابن عبد البر مالکی اور اکمل صاحب عناية اور مولانا عبد العلی
شارح مسلم اور امام شعرانی نے اپنی تصانيف عديده مين اور انکے سواے بيسيون علما نے نقل
القرافي الاجماع من الصحابة رضي الله عنهم على ان من استفتى ابا بكر وعمر
رضي الله عنهما وقلدهما فله بعد ذلك ان يستفتي غيرهما من الصحابة ويعمل
به من غير نكير واجمع العلماء على ان من اسلم فله ان يقلد من شاء من العلماء
بغير حجر ومن ادعى دفع هذين الاجماعين فعليه الدليل انتهى ما قاله هؤلاء
المذكورون نقلا عن القرافي واللفظ للشعراني وقال صاحب المغتنم بعد نقله
اقول وانت تعلم ان اجماع الصحابة لا يحتمل النسخ باجماع اخر انتهى ما في
المغتنم اور شامی نے حاشيه در مختار مين کها هے في تحرير ابن الهمام وشرحه يجوز تقليد
المفضول مع وجود الافضل وبه قال الحنفية والمالكية واكثر الحنابلة والشافعية
وفي رواية عن احمد وطائفة كثيرة من الفقهاء لا يجوز اور کها سيد طحطاوی نے حاشيه
در مختار مين بل نصوا على جواز التقليد مع وجود الفاضل اور کها فاضل قندهاری نے
مغتنم الحصول مين تقليد المفضول مع وجود الافضل في العلم جائز عند الاكثر
وعليه الحنفية والمالكية واكثر الشافعية واحمد في رواية وممنوع عند كثير
وعليه ابن سريج والقفال وابن السمعاني واحمد في رواية لنا [الدليل للاكثر] القطع بان
الصحابة مع تفاوت درجاتهم كانوا يفتون مع الاشتهار والتكرير من غير
نكير على المفتي ولا على المستفتي فكان اجماعا قال الآمدي لولا الاجماع لكان

Marfat.com

مذهب الخصم اولی المانعون اقوالهم للمقلد کالادلة للمجتهد واجیب اولاً بانه
قیاس یعارض الاجماع الذی ذکرنا وثانیاً بالفرق فان الترجیح سهل على
المجتهد بخلاف العامی فی المسلم الترجیح قد یکون بالتحری کما قال علماؤنا
فی تعارض قیاسین اقول قد مر عن الفتح ان تحری العوام لیس بواجب ولا موجب
انتهی ما فی المغتنم مختصراً پس مقابل اجماع صحابہ اور اتفاق جمہور علما کی قول امام غزالی
جسکے بنا ضعیف دلیل پر ہے کیونکر تسلیم کیا جاوی مخاطبین سے تعجب ہے کہ انہون نے حنفی ہوکر مذہب
حنفیہ کو اس مسئلہ مین بالای طاق رکھدیا ہے اور امام غزالی شافعی المذہب کا اتباع اختیار
کرلیا ہی باوجود اسکی پہر حنفی کے حنفی بنی بیٹھی ہین کوئی اور اگر ایسا کری تو اوسکو لامذہب کہدیتے
ہین اللہ تعالی انکو ہدایت بخشی اور نظر انصاف عنایت کری اور جو آپنے میزان شعرانی
کی یہہ عبارت نقل کی ہے فلولا الزامهم للعامی بمذهب معین لضل عن طریق الهدی
انتہی یعنی اگر علما عامی کے واسطی ایک مذہب لازم نکرتے تو وہ راہ ہدایت سی گمراہ ہوجاتا
اسکا جواب یہہ ہے کہ اس عبارت کا میزان کبری امام شعرانی مین کہین پتہ نہین اور اگر یہہ
لوگ اس عبارت کو میزان سی نکال دین تو جواب دسکا یہہ ہے کہ اسی میزان کی اندر اور عبارتین اسکے
معارض اور مخالف بہی موجود ہین اور بلند آواز سی پکار رہی ہین کہ عامی کا کوئی مذہب نہین ہوتا
اور اوسکی واسطی تعیین مذہب کی ضرورت بہی نہین جس مذہب پر چاہی چلے اور موافق قول جس عالم کی
چاہی عمل کری پس ان عبارات کی معارض و مقابل اوس عبارت منقولہ مخاطبی کو بفرض صحت نقل
کیونکر مانا جاوی اور دو کلامونکو جو باہم مخالف و معارض ہون کیونکر تسلیم کیا جائی اور وہ عبارتین
جنمین عامی کی تعیین مذہب کی نفی کی ہے اور اسکو سب مذاہب پر عمل کرنے مین مخیر فرمایا ہی یہہ ہین
ونقل السیوطی رحمه الله تعالی عن جماعة کثیرة من العلماء انهم کانوا یفتون الناس
بالمذاهب الاربعة لاسیما العوام الذین لا یتقیدون بمذهب ولا یعرفون قواعده
ولا نصوصه ویقولون حیث وافق فعل هؤلاء العوام قول عالم فلا باس به

تمام ہوئی عبارت میزان کی جو صفحہ ۱ مین فرمائی ہے اور اوسمین دوسری جگہ بیان احوال منتقل مذہب مین کلام
امام سیوطی کو متمسک ٹہیرا کر نقل کیا ہی حیث قال الثانی ان یکون الحامل لہ علی الانتقال
امرا دنیویا کذلک لکنہ عامی لا یعرف الفقہ ولیس لہ من مذہب سوی الاسم
کغالب المباشرین وارکان الدولۃ وخدام المدارس فہذا امرہ خفیف اذا انتقل
عن مذہبہ الذی کان یزعم انہ متعبد بہ ولا یبلغ الی حد التحریم لانہ الی
الآن عامی لا مذہب لہ فہو کمن اسلم جدیدا لہ التمذہب بای مذہب شاء
من مذاہب الائمۃ تمام ہوئی عبارت میزان کی جو صفحہ ۲۶ مین فرمائی ہے علاوہ اسکے
اور علمای مذاہب سے بہی یہی مروی ہی کہ عامی کا کوئی مذہب نہین مذہب اوسکا وہی ہے جو اوسکو
کسی عالم نی تبلا دیا چنانچہ سابقا حاشیہ صفحہ ۳ اور متن صفحہ ۲۶ مین حضرت شاہ ولی اللہ اور صاحب
بحر الرائق سی صراحۃ اور امام نووی سی اشارۃ منقول ہو چکا اور صاحب رد المختار اور صاحب مغتنم
الحصول اور سید بادشاہ شارح تحریر کی اقوال کا پتہ ونشان بقید صفحات معیار الحق کی تبلا دیا گیا
پہر اب اوس عبارت میزان غیر مصحح النقل والبیان کو مقابل عبارات صریحہ صحیحہ اوسی میزان کی
اور معارض اقوال فصیحہ اون علمای والاشان کی بلا دلیل و برہان کسطرح تسلیم کیا جاوی اور جو
آپنی میزان شعرانی کی یہہ عبارت نقل کی ہی واما من لم یصل الی شہود عین الشریعۃ
الاولی وجب علیہ التقلید بمذہب واحد اور دوسری عبارت فان قیل ہل یجب علی
المحجوب عن الاطلاع علی عین الشریعۃ التقلید بمذہب معین ام لا فالجواب نعم
الخ یعنی جو کوئی محجوب ہو اور مرتبہ مشاہدہ عین الشریعۃ سے دور ہو اوسپر تقلید ایک مذہب کی
واجب ہے جواب اسکا اسی میزان سی تفصیل وار لکہا جاتا ہی ناظرین بالانصاف اوسکو توجہ
تام سی استماع فرماوین پس اولا ایک تمہید لکہی جاتی ہے پہر جواب مرقوم ہو گا وہ تمہید یہہ ہے
کہ ان عبارتون مین تقلید عامی سی کچھہ مطلب نہین بلکہ بیان تقلید عالم محجوب کا مقصود ہے
بشہادت دو امر کی اول یہہ کہ امام شعرانی کی نزدیک عامی کا کوئی مذہب ہی نہین چنانچہ قول

سابق کی رد مین اونسی منقول ہو چکا دوسری یہہ کہ بعض عبارتون مین شعرانی کی جو عنقریب
نقل کیجاتی ہین اس محجوب کے حق مین یہہ کہا ہی کہ جب اسکو شریعت پر اطلاع ہو جاوی اور اسکا
حجاب اوٹھہ جاوی اور یہہ ترجیح مذہب کو چھوڑ کر تساوی مذاہب کا اعتقاد کر لی تو اوسپر تقلید
معین واجب نہین رہتی سو ان باتون کا پایا جانا عامی مین متصور نہین یہہ تمہید ہو چکی تو اب جواب
لکھا جاتا ہی کہ ہر چند امام شعرانی کی نزدیک بحق محجوب جو عین شریعت کا واصل نہو تقلید ایک
مذہب کی واجب ہے لیکن وجوب اوسکا جبہی تلک ہے کہ وہ حجاب تقلید مین بند رہے اور عین شریعت
تک نہ پہونچی اور سب مذاہب کو مساوی نجانی اور جبکہ حجاب اوسکا اوٹھہ جاوی اور وصول عین شریعت
اوسکو نصیب ہو اور اپنی اعتقاد ترجیح مذہب کو چھوڑ کر سب مذاہب کو مساوی جاننی لگے تو اوسوقت وہ
وجوب تقلید معین سے آزاد ہو جاتا ہی اور التزام مذہب اوسپر واجب نہین رہتا چنانچہ عبارت منقولہ
مخاطب سے یہہ مطلب ثابت ہوتا ہی اور کئی اور عبارتون مین شعرانی کی صریح یہی آچکا ہی صفحہ ۳۸ مین
میزان کی ہی فَاِنْ وَصَلْتَ اِلٰی شُهُوْدِ عَیْنِ الشَّرِیْعَةِ الْاُوْلٰی فَهُنَاكَ لَا یَجِبُ عَلَیْكَ
التَّقْلِیْدُ بِمَذْهَبٍ لِاَنَّكَ تَرٰی اِتِّصَالَ جَمِیْعِ مَذَاهِبِ الْمُجْتَهِدِیْنَ بِهَا وَلَیْسَ مَذْهَبٌ
اَوْلٰی بِهَا مِنْ مَذْهَبٍ فَیَرْجِعُ الْاَمْرُ عِنْدَكَ اِلٰی مَرْتَبَتَیِ التَّخْفِیْفِ وَالتَّشْدِیْدِ بِشَرْطِهِمَا
اِنْتَهٰی اور رفع اس حجاب کا اور وصول عین شریعت کا جس سی وجوب تعیین مذہب رفع ہو جاتا ہے
امام شعرانی کی نزدیک دو طریق سی ہی ایک طریق کشف اور ذوق دوسرا طریق تصدیق و تسلیم
سو اگرچہ رفع حجاب طریق اول سی تو اونکی نزدیک اہل باطن و صاحبان کشف ہی سی مختص ہے اور اس طریق سے
خاصکر انہین کا التزام چھوٹتا ہی لیکن رفع اوس حجاب کا طریق ثانی سی تمام علما کی واسطی حاصل ہو سکتا ہی
اور اس طریق سے سب علما کا مذہب جمع ہو جا سکتا ہی سو امام شعرانی نی حاصل کرنی اس طریق کی سب علما کو
وصیت کی ہی اور اس طریق سی رفع حجاب اور ترک التزام مذہب کا سب محجوبین کو ارشاد کیا ہے چنانچہ کہا کہ جبکہ وصول
شریعت بطریق ذوق و کشف میسر نہین اور رفع حجاب اونکا اس طریق سی متصور نہین تو وہ طریق
تسلیم ہی کو اختیار کر لین اور اسی طریق سی اپنا حجاب اوٹھا کر ترجیح و تعیین مذہب معین کو

Marfat.com

چھوڑ دین اور سب مذاہب کو مساوی جان لین اور جیسی ہو نہ سی سب مذاہب کو ہدایت پر کہتی
ہین ویسی دل سے بھی اعتقاد کر لین اور نفاق سی بچ جاوین اور التزام مذہب معین کو ترک کر کی
سب مذاہب کو دو مرتبہ تخفیف و تشدید عزیمت و رخصت پر منقسم سمجھکر لایق رخصت ہون تو اوسپر
عمل کرین خواہ کسی مذہب مین ہو لایق عزیمت ہون تو اوسپر عمل کرین خواہ کسی مذہب مین ہو اور
یہہ نہ سمجھین کہ فلان رخصت ہماری مذہب مین نہین ہے ہم کیونکر عمل مین لاوین اور فلان عزیمت
ہماری امام نی نہین فرمائی ہم کسطرح اختیار کرین بلکہ یقیناً جان لین کہ درصورت انکی اہل رخصت
ہونیکی یہہ عمل بالرخصت کیلیے امام کی طرف سی مختار ہین خواہ وہ کسی مذہب مین ہو اور درصورت
انکی اہل عزیمت ہونیکی یہہ عمل بالعزیمت کی امام کی طرف سی مامور ہین خواہ وہ کسی مذہب مین
ہو کسی امام نی یہہ نہین فرمایا کہ جو کچھہ ہم کہین عزیمت ہو خواہ رخصت وہ ہر شخص کو ہماری
اتباع سی واجب القبول ہے وہ اسکا اہل ہو خواہ نہو اور ہر شخص کو ہماری اتباع سی اور مذاہب
کی رخصتون و عزیمتون پر عمل کرنا جایز نہی اگرچہ وہ اس عمل کے اہلیت رکہتا ہو حاصل کلام شعرانی
یہہ ہے کہ سب علما کو لازم ہی کہ اپنی حجاب تقلید و ترجیح مذہب کو دور کرین اور تساوی مذاہب
کی قایل ہو جاوین کشف و یقین سی محروم ہون تو تسلیم ہی پر اکتفا کرین اور تخصیص اور
تعیین مذاہب کو بالای طاق رکھکر سب مذاہب حسب بات کی اہل ہون اوسپر عمل کر لیا کرین
اس مضمون سے تمام کتاب میزان مشحون ہے اور اسی کی اثبات مین یہہ کتاب تصنیف ہے
اور اوسمین صدہا علما کی اقوال سی اس مضمونکی تائید ہی طالب شایق اوس کتاب کو اول سی آخر
تک مطالعہ کری اور حظ اس تقریر کا اوٹہاوی ہم اسمقام مین چند عبارتین اوسکی جو مصدقہ
اس مضمونکی ہین نقل کرتی ہین صفحہ ۲ مین اس کتاب کی فرماتی ہین وَكَانَ مِنْ اَعْظَمِ الْبَوَاعِثِ
عَلٰی تَالِيفِهَا لِلْاِخْوَانِ فَتْحُ بَابِ الْعَمَلِ بِمَا تَضَمَّنَتْهُ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰی شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّيْنِ
مَا وَصّٰی بِهٖ نُوْحًا وَالَّذِيْ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰی وَ
عِيْسٰی اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ وَلِيُطَابِقُوْا فِيْ تَقْلِيْدِهِمْ بَيْنَ قَوْلِهِمْ

Marfat.com

باللسان ان سائر ائمة المسلمين على هدى من ربهم وبين اعتقادهم ذلك
بالجنان ليقوموا بواجب حقوق ائمتهم في الادب معهم ويحوزوا الثواب المرتب
على ذلك في الدار الآخرة ويخرج من قال ذلك منهم بلسانه ان سائر
ائمة المسلمين على هدى من ربهم ولا يعتقد ذلك بقلبه عما هو متلبس به
من صفة النفاق الاصغر ويسد المقلدون باب المبادرة الى الانكار على
من خالف قواعد مذهبهم ممن هو من اهل الاجتهاد في الشريعة فانه على
هدى من ربه اذا علمت ذلك واردت ان تعلم ما اومأنا اليه من دخول
جميع اقوال الائمة المجتهدين ومقلديهم الى يوم الدين في شعاع نور الشريعة
فتأمل وتدبر فيما ارشدك يا اخي اليه وذلك ان تعلم وتحقق جازما ان
الشريعة المطهرة جاءت من حيث شهود الامر والنهي في كل مسئلة ذات
خلاف على مرتبتين تخفيف وتشديد لا على مرتبة واحدة كما يظنه بعض المقلدين
ثم ان لكل من المرتبتين رجالا في حال مباشرتهم التكاليف فمن قوي منهم من
حيث ايمانه وجسمه خوطب بالعزيمة والتشديد الوارد في الشريعة صريحا
او المستنبط منها في مذهب ذلك المكلف او غيره ومن ضعف منهم من حيث مرتبة
ايمانه او ضعف جسمه خوطب بالرخصة والتخفيف الوارد كذلك في الشريعة صريحا
او مستنبطا منها في مذهب ذلك المكلف او مذهب غيره انتهى ملخصا او صفحه ۷ مین اسی
فرماتی ہین فاعمل يا اخي بهذه الميزان وعلمها لاخوانك من طلبة المذاهب الاربعة
ليحيطوا بها علما ان لم يصلوا الى مقام الذوق لها بطريق الكشف كما اشار اليه
قوله تعالى فان لم يصبها وابل فطل وليفوزوا ايضا بصحة اعتقادهم في كل ائمتهم
ومقلديهم وليطابقوا بقلوبهم قولهم باللسان ان سائر الائمة على هدى من
ربهم ان لم يكن ذلك كشفا ويقينا فليكن ايمانا وتسليما انتهى او صفحه ۱۲ مین فرماتی ہین

إنّ من الواجب على كلّ مقلّد من طريق الإنصاف أن لا يعمل برخصة قال بها
إمامه إلّا إن كان من أهلها وأنّه يجب عليه العمل بالعزيمة الّتي قال بها غير إمامه
حيث قدر عليها انتهى وقد مرّ آخر من هذا اور صفحہ ۶ مین فرماتی ہین ثمّ لا يخفى
يا أخي أنّ كلّ من فعل الرّخصة بشرطها أو المفضول بشرطه فهو على هدى من
ربّه في ذلك ولو لم يقل به إمامه انتهى اور صفحہ ۷ مین فرماتی ہین قال الزّركشيّ
وبعد إذ علمت هذا فحينئذ تعرف أنّ أحدا من الأئمّة الأربعة أو غيرهم لم
يتقلّد أمر المسلمين في القول برخصة أو عزيمة إلّا على حدّ ما ذكرنا من هذه
القاعدة فينبغي لكلّ مقلّد للأئمّة أن يعرف مقاصدهم انتهى كلام الزّركشي
وهو أعظم شاهد لصحّة هذه الميزان فلم ينقل لنا عن أحد من الأئمّة الأربعة
ولا غيرهم فيما بلغنا أنّه كان يطرد الأمر في كلّ عزيمة قال بها أو رخصة قال بها في
حقّ جميع الأمّة أبدا وإنّما ذلك في حقّ قوم دون قوم وقد بلغنا أنّه كان يفتي
النّاس بالمذاهب الأربعة الشّيخ الإمام الفقيه المحدّث المفسّر الأصوليّ الشّيخ
عبد العزيز الديرينيّ وشيخ الإسلام عزّ الدّين بن جماعة المقدسيّ والشّيخ العلا
الشّيخ شهاب الدّين البرلسيّ والشّيخ عليّ النّبتيتيّ الضّرير ونقل الشّيخ الجلال السّيوطيّ
رح عن جماعة كثيرة من العلماء أنّهم كانوا يفتون النّاس بالمذاهب الأربعة
لا سيّما العوامّ الّذين لا يتقيّدون بمذهب إلى آخر ما قال اور صفحہ ۲ مین فرماتی
فإن قلت فعلى ما قرّرتم من أنّ سائر الأئمّة الأربعة على هدى من ربّهم فكلّ
شخص يزعم أنّه يعتقد أنّ سائر أئمّة المسلمين على هدى من ربّهم نفرت نفسه
من العمل بقول غير إمامه وحصل له الحرج والضّيق فهو غير صادق في اعتقاده
المذكور فالجواب نعم والأمر كذلك ولا يكمل الاعتقاد إلّا إن تساوى عنده العمل
بقول كلّ مجتهد على حدّ سواء بشرطه السّابق في الميزان انتهى ما قال وأراد

رعایۃ المقلد للعزیمۃ او الرخصۃ کما مر اور صفحہ ۳۰ مین فرماتی ہین وسمعت سیدی
علیا الخواص رحمہ اللہ یقول لا یکمل لمؤمن العمل بالشریعۃ کلہا وہو متقلد
بمذہب واحد ابدا ولو قال صاحبہ اذا صح الحدیث فہو مذہبی لترک ذلک
المقلد الاخذ باحادیث کثیرۃ صحت عند غیر امامہ الی ان قال بعد ختم کلام
الخواص وہو کلام نفیس فان الشریعۃ انما یکمل احکامہا بضم جمیع
الاحادیث والمذاہب بعضہا الی بعض حتی تصیر کانہا مذہب واحد ذو
مرتبتین انتہی ملخصا اور صفحہ ۳۶ مین فرماتی ہین فان قلت فاذن من الزم الناس
بالتقیید بمذہب واحد فقد ضیق علیہم وشق علیہم فالجواب انہ لیس فی
ذلک مشقۃ لان صاحب ذلک المذہب لم یقل بالزام الضعیف بالعزیمۃ
بل جوز لہ الخروج من مذہبہ الی الرخصۃ التی قال بہا غیرہ فرجع مذہب
ہذا الامام الی مرتبتی الشریعۃ انتہی اور صفحہ ۲۳۳ مین جلد ثانی کی فرماتی ہین ولیکن
ذلک اخر ما فتح اللہ بہ من ایضاح کتاب المیزان الشعرانیۃ المدخلۃ لجمیع
اقوال المجتہدین ومقلدیہم فی الشریعۃ المحمدیۃ وتوجیہ اقوالہم وقد
حاولت الجمع بین اقوال الائمۃ ومقلدیہم وتوجیہ کل منہما لیجمع
الاخوان من مقلدی الائمۃ الاربعۃ بین اعتقادہم بالجنان وقولہم
باللسان ان سائر ائمۃ المسلمین علی ہدی من ربہم ایمانا وتسلیما
ان لم یصلوا الی ذلک نظرا واستدلالا کما مر بیانہ فی الخطبۃ انتہی

ان عبارات سی ہمارا مدعا تصدیق ہوا اور خوب محقق ہو گیا کہ اگرچہ امام شعرانی نی بحق
محجوبان وقتیکہ وہ حجاب مین پہنسا ہوا التزام مذہب معین کو واجب کہا ہی لیکن اوس حجاب مین
پہنسے رہنے اور اوسکے سبب سے ایک مذہب پر ہمیشہ کو جمی رہنی کی اجازت نہین دی بلکہ اوس
حجاب کی اوٹہا دینی اور التزام مذہب معین کی چہوڑ دینے کی نہایت تاکید سی بار بار وصیت کی

اور کہا ہی کہ اگر محجوب کا حجاب کشف و یقین سی نہ اوٹھی اور اوسکو ذوق و یا نظر و استدلال کی
وصول اس رتبہ کا نصیب نہو تو وہ تصدیق و تسلیم ہی سی شرف اس رتبہ کا حاصل کرتی اور
ہماری کہدینی ہی سی اپنی حجاب تقلید و ترجیح مذہب کو اوٹھا کر سب مذاہب کو مساوی
جان لی اور التزام مذہب معین ترک کر کی سب مذاہب مین سی جس بات کا اپنی تئین اہل جانی
اوسپر عمل کر لیا کری اب حضرات مخاطبین کو دیکھیے کہ تمام میزان تیس جزو کی کتاب مین سے
جو اس مضمون مین تصنیف ہی دو سطرین اپنے مذہب کے سمجھہ کر لی لین اور باقی کتاب کو بالائے
طاق رکہا تو گویا آپ لوگون نے فرط عادت تقلید سی اوس شخص کے تقلید کو اختیار کیا ہی جسنے
لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ کو نماز نہ پڑہنی کی دلیل سمجھہ کر پیش کیا تہا اور اَنْتُمْ سُکَارٰی کو اوس کے
واسطی چھوڑ دیا تہا واہ سبحان اللہ تقلید ہو تو ایسی ہو یہانتک جوابات ایک ایک
روایت مخاطب کی جو بحث اول اور بحث دوم مین بہوس اثبات حصر کا رد ر مذاہب ائمہ چہار اور تمنای
وجوب تقلید مذہب مجتہد واحد لایا تہا تحریر ہوئی اب بجواب اوس خرافات مخاطب کی جو
بجواب بعض عبارات فتوی علما کی بولاہی قلم اوٹہایا جاتا ہے اسکی بعد جواب بحث سوم اور
چہارم اور پنجم رسالہ خبائث کا قلمبند کیا جاوے گا پس واضح ہو کہ علمای دہلی کی فتوی مین شیخ احمد
عدم ثبوت تقلید معین سی یہہ عبارت میزان شعرانی کی منقول ہے وکان الامام ابن عبد
البر یقول لم یبلغنا عن احد من الائمۃ انہ امر اصحابہ بالتزام مذہب
معین لا یری صحۃ خلافہ بل المنقول عنہم تقریرہم الناس علی العمل
بفتوی بعضہم بعضا لانہم کلہم علی ہدی من ربہم یعنی ابن عبد البر کہا کرتی
کہ کسی امام سی حکم دینا الزام مذہب معین کا اپنی اتباع کو مروی نہین ہے بلکہ ایک دوسری کی فتوی پر عمل
کرنیکی تقریر اور اجازت اونسی منقول ہے اسکی جواب مین آپنی کہا ہی کہ یہہ عبارت حق مین اوس
شخص کے ہی جو درجہ اجتہاد کی قریب ہو اور اگر اس عبارت کو اس شخص پر محمول نکرین تو آمین اور
اوس عبارت مین جو وجوب التزام محجوب مین گزر چکی ہی تعارض ہو گا جواب الجواب مین

فقیر ملتمس ہے کہ اگرچہ شعرانی نی اوس عبارت مین تارکے حجاب محجوب کی اوسکی التزام مذہب کے
وجوب پر تصریح کی ہے لیکن اوس حجاب مین ہمیشہ رہنے اور اوس التزام پر جمی رہنی کی اجازت
نہین دی ہے بلکہ بہت جگہ اس میزان مین اوس حجاب کے اوٹھادینی کا کشف و نظر سی خواہ
تسلیم و تصدیق سی ارشاد کیا ہی اور التزام مذہب کے ترک کر دینے کا بڑی تاکید اور تشدید اور
دلیلون کی زور اور تائید سی حکم دیا ہی چنانچہ مفصل بیان اسکا بجواب آخر روایات ہیئت تمسکہ
مخاطب کی گزرا لہذا اوس عبارت متضمنہ التزام اور اس عبارت مویدہ عدم التزام مین
کچھ تعارض نرہا پس تاویل کرنا اور خاص کر دینا اس عبارت کا بحق صاحب قرب رتبہ اجتہاد
کی جسکو مخاطب نے اس تعارض موہوم پر متفرع کیا ہی باطل ہوگیا **علاوہ** یہہ کہ بعضی
عبارتون مین شعرانی کی امر عدم التزام بحق عامہ مقلدین کی پایا جاتا ہی اور اونمین
لفظ کل مقلد موجود ہے چنانچہ عبارات منقولہ سابق مین گزر چکا ہے اسے بہی تاویل کرنا
اور خاص کرنا آپکا عبارت مسطورۃ الفتوی کو اوس شخص سے جو رتبہ اجتہاد کی قریب ہو
باطل ہوتا ہی اور توجیہ القول بما لا یرضی بہ قایلہ مین داخل ہوتا ہی اور نیز اوس **فتوی**
مین عدم التزام کی مویدات سی اجماع صحابہ کو قرافی سی بواسطہ شعرانی کی نقل کیا ہی ھکذا
الفاظہ ونقل القرافی الاجماع من الصحابة علی انه من استفتی ابا بکر
وعمر وقلدهما فله ان یستفتی بعد ذلک غیرهما من الصحابة ویعمل به من
غیر نکیر **اسکی جواب مین** آپنے ملا علی قاری سی بلا نام و نشان اوسکی کتاب کے نقل
کیا ہی انما کان ذلک فی ذلک الزمان لان مسائل الصحابة لم تکن کافیة لعامة
الوقائع لانهم لم تمهد والاصول لاستخراج الاحکام فلاجل الضرورة یجوز
للمقلد اتباع الامامین اما فی زماننا فمذهب الائمة الاربعة کافیة لمعرفة
الکل فلا ضرورة الی الاتباع الامامین تمام ہوا کلام ملا علی قاری کا مطابق نقل
مخاطب کی جیسا غلط و صحیح آپکی رسالہ مین منقول تہا ویسا ہی ہمنی نقل کر دیا ہی اور جو

Marfat.com

اسمین غلطیان خطوط سی نشان دی گئی ہین وہ حضرت مخاطب کی لیاقت علمی کے نشانیان ہین
اسیواسطی اونکو تغیر نہین دیا اور حاصل مطلب وسکا بفحوای جملہ لاجل الضرورۃ یحل کے
یہہ ہے کہ زمانہ صحابہ مین بہی التزام مذہب ایک ہی شخص کا واجب تہا اور اتباع دوسرے کا حرام
لیکن صحابہ مین اس واجب کا متروک ہونا اور اس فعل حرام کا مروج رہنا ضرورت کی سبب سے تہا
اور بحکم قاعدہ الضرورات تبیح المحظورات کی اوس ترک واجب و فعل حرام پر اتفاق
ضرورتین مباح کر دیتے ہین ممنوعات کو ١٢
ہوگیا تہا نعوذ باللہ من قولہم ذلک کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون
پناہ پکڑتے ہین ہم ساتہہ اللہ کے انکی اس بات سے بڑی بات ہی جو نکلتی ہے انکے موہون سے نہین کہتے
الا کذبا **جواب الجواب** مین فقیر کہتا ہی کہ اولا تو ملا علی قاری سی ایسی واہی
مگر جہوٹ ١٢
بات کہنی کی امید نہین غالبا یہہ ان لوگونکا افترا ہی اور اگر انکو اپنی راست بازی کا دعوی ہے
تو اوس کلام کی سند صحیح کتاب معتبر و مشہور متداول سی نکال کر تبلا دین اور اگر اونہون نے
بالفرض یہہ بات کہی بہی ہے تو قول اونکا نامقبول اور پایہ اعتبار سی ساقط ہی اسلئی کہ آپکا
فعل اجماعی صحابہ کو حرام کہنا اور اوسکی وقوع کو ضرورت پر حمل کرنا اوسوقت صحیح ہوتا جبکہ وجوب
اتباع امام وحد اور حرام ہونا اتباع دو اماموںکا کسی دلیل شرعی سی ثابت ہوتا تا کہ اوسکی رعایت نے
آپکو اوس فعل اجماعی مین گنجایش تاویل اور کلام کی نکلتی ورنہ آپ جس اجماع کو صحابہ کی چاہینگے
فعل حرام قرار دیکر اوسکے وقوع کو ضرورت پر حمل کر لینگی اور ایک رکن دین کی بیخ کو کندہ کر ڈالینگی
اور آجتک وجوب تباع امام وحد اور حرام ہونا اتباع دو اماموںکا کسی دلیل شرعی سی ثابت نہین بلکہ
اسکا خلاف یعنی عدم وجوب اتباع امام وحد دلیل سی ثابت ہے چنانچہ اقوال علما کی بصرح اس امر کی
کی کہ اتباع امام وحد واجب نہین اور اسکی وجوب پر کوئی دلیل قایم نہین اور اتباع دو اماموں کا
حرام نہین بلکہ بلاتردد جایز ہی عنقریب نقل کئی جاوینگی پہر باوجود ثابت نہونی وجوب اتباع
امام واحد کی اور ثابت نہونی حرمت اتباع دو اماموں کی اوس اجماع قطعی صحابہ کو کیونکر فعل حرام
مانکر وقوع اوسکا ضرورت کی سبب سے تسلیم کیا جاوی اسمین تو اجماع صحابہ سے انکار ہی اور رکن
اسلام کا ابطال ہے اب سنو اون اقوال علما کو جو وجوب اتباع امام واحد اور حرمت اتباع دو اماموں

کہ مطلب اوس عبارت کا وہی ہے جو ہمنی بیان کیا ہے تو اسکی جواب کو جو متن مین ثبت ہے توجہ سی سننا چاہیے

کی نفی کرتی ہین اور اسکی خلاف یعنی عدم تعیین مذہب کی تصدیق کرتی ہین اور اس کلام فردام
ہادم رکن اسلام کی جڑ اوکھاڑتی ہین پس اولا انہین حضرت ملا علی قاری کا کلام نقل کیا جاتا
ہی شرح عین العلم مین مسئلہ احتساب مین لکھتی ہین کہ احتساب یعنی روکنا ممنوعات شرعیہ سی
محل اختلاف مین بیجا ہی پس حنفی شافعی کو متروک التسمیہ عمدا کی کہانی سی اور ضب کی کہانی سے
نروکی اور شافعی حنفی کو نبیذ غیر مسکر کے پینی سے اور ذوی الارحام کی وراثت لینی سے
نروکی اور اگر شافعی اپنے مذہب والی کو نبیذ پیتی دیکھے یا حنفی اپنی مذہب والی کو سرخ کپڑا
پہنتے دیکھے تو یہہ صورت محل تامل و نظر ہی سو ظاہر بنا بر بیان احیاء العلوم کی اس صورت مین
روکنا لازم ہی کیونکہ اسمین خلاف مذہب اپنی امام کا پایا جاتا ہے اور یہہ بری بات ہے
اس کلام کی بعد اسکا خلاف ایک جماعت علما سی نقل کرتی ہین اور اسمین عام اجازت
دیتی ہین کہ جس مذہب سی کوئی چاہے موافق اپنی مرضی کی باتین نکال لے اور بلا شک رخصتون
پر عمل کیا کری کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ تم سوال کرو اہل ذکر سی اگر تم نہین جانتی اور
آنحضرت نی فرمایا ہی کہ جو کوئی کسی عالم کی تابع ہوا وہ اللہ کو باسلامت ملا پھر فرمایا ہی کہ
اللہ تعالی نی کسیکو یہہ تکلیف نہین دی کہ حنفی ہو جاوی یا مالکی یا شافعی یا حنبلی بلکہ علما کو
یہہ تکلیف دی ہی کہ کتاب اللہ اور سنت پر عمل کرین یعنی خواہ کسی مذہب کے موافق ہو اور
جہلا کو یہہ تکلیف دی ہی کہ علما کا اتباع کرین یعنی خواہ کوئی ہو اور کسی مذہب کا حکم بتاوی
یہہ ہی حاصل ترجمہ کلام جناب کا اور اصل کلام آپکا بقدر ضرورت ہوامش صفحہ ٦٩ پر
اس رسالہ مین گزر چکا ہی اور اسی مضمون کا دوسرا کلام آپکا صفحہ ٨٠ مین اس رسالہ کی
سہم القوارض سی منقول ہو چکا ہے اب اور علمای مذاہب کے اقوال کو نقل کیا جاتا ہی
کتاب طوالع الانوار حاشیہ درمختار مین ملا عابد سندھی شیخ ابو المعالی سی نقل کرکی
فرماتی ہین وُجُوبُ تَقْلِیْدِ مُجْتَہِدٍ مُعَیَّنٍ لَا حُجَّۃَ عَلَیْہِ لَا مِنْ جِہَۃِ الشَّرِیْعَۃِ وَلَا مِنْ
جِہَۃِ الْعَقْلِ کَمَا ذَکَرَہُ الشَّیْخُ ابْنُ الْھُمَامِ مِنَ الْحَنَفِیَّۃِ فِیْ فَتْحِ الْقَدِیْرِ وَفِیْ کِتَابِ

Marfat.com

المسمّٰی بتحریر الاصول بعدم وجوبہ صرّح الشیخ ابن عبد السلام فی مختصر منتہی الاصول من المالکیۃ والمحقق عضد الدین من الشافعیۃ وذکر ابن امیر حاج فی شرح التحریر ان القرون الماضیۃ من العلماء اجمعوا علی انہ لا یحل لحاکم ولا مفت تقلید رجل واحد بحیث لا یحکم ولا یفتی فی شیء من الاحکام الا بقولہ انتہی اور **قول سدید** مین ابن ملا فروخ مکی حنفی فرماتی ہین اعلم انہ لم یکلف اللہ تعالی احدا من عبادہ بان یکون حنفیا او مالکیا او شافعیا او حنبلیا بل اوجب علیہم الایمان بما بعث بہ سیدنا محمدا صلی اللہ علیہ وسلم اور **شرح تحریر** مین سید بادشاہ لکھتی ہین افتی الشیخ المتفق علی علمہ وصلاحہ العلامۃ عز الدین بن عبد السلام فی فتاواہ لا یتعین علی العامی اذا قلد اماما فی مسئلۃ ان یقلدہ فی سائر المسائل لان الناس من لدن الصحابۃ الی ان ظہرت المذاہب یسئلون العلماء المختلفین من غیر نکیر اور **تحصیل التعرف فی معرفۃ الفقہ والتصوف** مین شیخ عبد الحق مخاطبین کے امام ملکہ وین ایمان نے بعض جزئیات فقہ متضمنہ عدم التزام مذہب کو نقل کرکی فرمایا ہی وہذا کلہ دلیل علی انہ یجوز الرجوع من فقیہ الی فقیہ وان یکون الشخص حنفی المذہب فی مسئلۃ وشافعی المذہب او غیرہ فی اخری ولا یجب تقلید امام بعینہ اور کتاب **تحبیر شرح تحریر** مین ابن امیر حاج نی اور اس کتاب کی **مختصر** مین سید بادشاہ نی اور **مسلم الثبوت** مین فاضل محب اللہ حنفی نی اور اسکی **شرح** مین مولوی عبد العلی نے اور **مغتنم الحصول** مین فاضل حبیب اللہ قندہاری نی اور سوا ہی انکے اور بہت سی علماے اصولیین نے فرمایا ہی لا واجب الا ما اوجبہ اللہ ورسولہ ولم یوجب اللہ ورسولہ علی احد ان یتمذہب بمذہب رجل

Marfat.com

مِنَ الْاَئِمَّةِ فَیُقَلِّدُہٗ فِیْ کُلِّ مَا یَاْتِیْ وَیَذَرُ غَیْرَہٗ وَزَادَ فِیْ شَرْحِ الْمُسَلَّمِ
فَاِیْجَابُہٗ تَشْرِیْعٌ جَدِیْدٌ اور کتاب تقریر الاصول مین علامہ اکمل لکہتی ہین
وَمِنَ الْمَعْلُوْمِ اَنَّہٗ لَا یُشْتَرَطُ اَنْ یَّکُوْنَ لِلْمُجْتَهِدِ مَذْہَبٌ مُّدَوَّنٌ وَاَنَّہٗ لَا یَلْزَمُ
اَحَدًا اَنْ یَّتَمَذْہَبَ بِمَذْہَبِ اَحَدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ بِحَیْثُ یَاْخُذُ بِاَقْوَالِہٖ کُلِّہَا
وَیَدَعُ اَقْوَالَ غَیْرِہٖ کُلَّہَا اور عقد الفرید مین ملا حسن شرنبلالی حنفی بعد بیان طویل اور
بحث عریض کے لکہتی ہین فَیَتَحَصَّلُ مِمَّا ذَکَرْنَاہُ اَنَّہٗ لَیْسَ عَلَی الْاِنْسَانِ اِلْتِزَامُ مَذْہَبٍ
مُّعَیَّنٍ وَاَنَّہٗ یَجُوْزُ لَہُ الْعَمَلُ بِمَا یُخَالِفُ مَا عَمِلَہٗ عَلٰی مَذْہَبِہٖ مُقَلِّدًا فِیْہِ غَیْرَ
اِمَامِہٖ مُسْتَجْمِعًا شُرُوْطَہٗ اِلٰی اٰخِرِ مَا قَالَ اِنْ اقوال ہللہ سی ثابت ہوا کہ وجوب اتباع
مجتہد اور اور حرمت اتباع دو مجتہدون کی شرعًا ثابت نہین اور اسپر کوئی دلیل شرعی قایم
نہین بلکہ اسکا خلاف یعنی عدم التزام مذہب مجتہد واحد اور جواز اتباع مذاہب مجتہدین
مختلفین بلا ارتیاب ثابت ہی اور دلایل سے موید ہی باوجود اسکی پہر کس مانع کی اقتضا
سی اور کس مشکل کے بتقضا سی اوس اجماع قطعی صحابہ کو ظاہر سی پہیر کر اوسمین لیس
تاویل و تسویل کو جگہ دیوین کہ تہا تو اتباع دو مجتہدون کا زمانہ صحابہ مین بہی حرام لیکن
اجماع صحابہ کا اس فعل حرام پر ضرورت کی سبب سے ہو گیا تہا اور صحابہ نے بحکم قاعدہ
اَلضَّرُوْرَاتُ تُبِیْحُ الْمَحْظُوْرَاتِ کی اوس فعل حرام پر اتفاق کر لیا تہا نعوذ باللہ من
یعنے ضرورتین مباح کر دیتے ہین ممنوعات کو
ذلک یہہ بات پیروان صحابہ کو موبنہہ سی نکالنی بڑی مشکل ہے اہل بدعت جوچاہین سو
کہین علاوہ یہہ کلام اور وجہ سی بہی باطل ہے وہ یہہ ہے کہ اگر صحابہ کی وقت مین بسبب
اس ضرورت کی کہ اونکی مسایل سب حوادث کی واسطی کافی نہ تہی اور اصول اونکی ممہد
نہ تہی عدم التزام فعل حرام لاچاری کو حلال تہا تو ایمہ اربعہ وغیرہم مجتہدین ہی کے
زمانہ مین بہہ عدم التزام حرام سمجہا جاتا اور رواج اسکا موقوف ہوتا اسوقت تو مسایل
تام و عام و کافی و وافی ہر ایک مجتہد کی مذہب مین غالبا مضبوط ہو چکی تہی اور قواعد

ممہد ہوچکی ستھے حالانکہ زمانہ مجتہدین مین بہی اس عدم التزام کا رواج موقوف
نہوا اور باوجود رفع ضرورت کے ایک ایک امام کا اتباع رایج نہوا اور کسینی ایمہ مجتہدین نے
اس فعل حرام سی لوگون کو نروکا اور امر واجب یعنی اتباع مذہب امام واحد کا حکم نہ دیا چنانچہ
عبارات منقولہ سابق سی صاف ثابت ہوچکا ہی جناب مخاطب بہی اس امر کی مقر ہین چنانچہ
صفحہ ۱۳ مین اپنے رسالہ کی فرماتی ہین وآنچہ مجیب گفتہ کہ سبب روایات اصحاب و ایمہ اربعہ در
وجوب تقلید مذہب معین صادر نشدہ جوابش آنکہ مسلم دارم کہ روایت ازیشان نشدہ لیکن ما عوی
نکنیم کہ دران زمان تقلید بمذہب معین واجب بود از جہت کثرت اجتہاد بلکہ بعد ازماتین تقلید
بمذہب معین درمیان امت جاری شدہ بسبب قلت اجتہاد انتہی بلفظہ الشریف اور اگر
کہو کہ ایمہ اربعہ وغیرہم مجتہدین کی وقت مین بہی مسایل کافی نہوچکے تہی اور قاعدہ واصول
مقرر نہوئی تہی اور وہ ضرورت جو زمانہ صحابہ مین درپیش تہی انکے زمانہ مین مرتفع نہوئی
تہی اسلئی اونمین بہی اس فعل حرام یعنی عدم التزام کا رواج رہا تو جواب اسکا یہہ کہ
پہر کیا ملا جی ہی کی وقت گیارہوین صدی مین سب مذاہب کی اصول ممہد ہوئی تہی اور
کیا اوسیوقت ایمہ اربعہ کی مذاہب کل مسایل کی معرفت کو کفتی بنی تہی اور کیا اوسی
وقت وہ ضرورت مستمرہ متوارثہ مرتفع ہوئی تہی تا بحکم ارتفاع اوس ضرورت کی اتباع مذہب
واحد کا گیارہوین صدی مین واجب ہوگیا ہو یہہ تو دیوانون کی باتین ہین صاحب ہوش
وحواس ایسی باتین کب کہتا ہی اور ملا علی قاری کی یہہ کب شان ہی کہ اونہون نے یہہ بات
کہی ہو الحق یہہ عبارت ان خاینون نے اپنے پاس سی بناکر درج رسایل کرلی ہے یا کسی
اور مفتری نی کسی کتاب مین ملا جی کی ملادی ہے چنانچہ اکثر علما کی تصنیفات مین یہہ
خیانتین مفسدون سے واقع ہوئی ہین پس معلوم ہوا کہ اجماع صحابہ عدم التزام مذہب پر
اوسکی مشروعیت اور حقیت کی سبب سے تہا لاچاری اور ضرورت کی جہت سی نہ تہا اور اوسی
اجماع کی حکم سی زمانہ مجتہدین مین بہی اوس عدم التزام کا رواج چلا آیا اور اونکی بعد

Marfat.com

اور سلف صالحین اور خلف مصنفین مین بھی اوسی کا رواج چلا آیا ہے اور اسوقت بھی بحکم اس
اجماع کی وہ عدم التزام محمود و مباح ہے اور ناجایز کہنی والا اسکا اجماع صحابہ کا منکر ہی واللہ
یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اور جو آپنے اس کلام مردود کی تائید مین
عبارت برہان امام الحرمین کی اسمضمونکی نقل کی ہے کہ عمل بمذاہب صحابہ جایز نہین بلکہ اتباع
مذہب ایمہ اربعہ لازم ہی کیونکہ اونہونے مسایل کو واضح کردیا ہی یہہ عبارت باوجودیکہ تائید
سی اوس کلام کی عاری ہے کیونکہ اسمین تعیین مذہب کا ذکر نہین تاہم جواب اوسکا ہوامش
صفحہ ۲۱۶ مین اس رسالہ کی گزر چکا اور جو آپنی عبارت شرح سفر عبدالحق کی اس مضمون
کی نقل کی ہے کہ قرار متاخرین کا یہی ہے کہ مذہب کو معین کرلی اور دوسری عبارت شیخ کی اس
مضمون کی کہ عوام بلکہ علما اس زمانہ کو متابعت مجتہدین سی چارہ نہین جواب اول
عبارت کا ایمین یہ ہے کہ تحقیقات سابقہ سی ثابت ہو چکا ہی کہ متفق علیہ صحابہ کرام کا
یہی عدم تعیین مذہب ہے اور معمول و مروج زمانہ ایمہ اربعہ وغیرہم متقدمین و سلف صالحین
بھی یہی عدم تعیین ہے اور اکثر علمای متاخرین نے بھی اسی عدم تعیین کو حق اور مدلل کہا ہے
اور خود حضرت شیخصاحب نے بھی عمدًا یا خطاءً اقرار کیا ہی کہ متقدمین مین تعیین مذہب کا رواج نتھا
اور یہی قریب بانصاف ہے اور یہی آیت فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّکْرِ کی عام اور مطلق ہونی کا
تقضای ہے چنانچہ عبارت آپکی نقل کیجاتی ہے پھر قرار داد بعض متاخرین کو بمقابل اجماع
صحابہ اور سلف صالحین اور اکثر متاخرین کی اور بمقابل اقرار خود حضرت شیخ کی کون پوچھتا ہی
اور وہ عبارت جناب کی متضمن اوس اقرار کی یہہ ہے جو صفحہ ۲۰ مین شرح سفر السعادۃ کی فرماتی
ہی گویند کہ طریقہ پیشینیان برخلاف این بود ایشان اتباع مجتہد واحد را از واجبات نمی دانستند
مجتہد اہل عمل باجتہاد خود بود و سبیل عوام رجوع بایشان بی آنکہ التزام متابعت احدی کنند
وانکار بر دیگری نمایند حتی در مسایل نوشتہ اند کہ اگر مرد حنفی را در مادہ زنی واقعہ افتاد و حکم
آن از مفتی پرسید و بجانبی از حل و حرمت حکم کرد و بحکم وی عمل نمود وقت دیگر بازنی دیگر

Marfat.com

ہمان واقعہ رو نمود بمفتی دیگر کہ نہ بر مذہب اول ست رجوع آورد وی بر خلاف اول حکم کرد
اگر باین زن دیگر معاملہ بحکم این مفتی دیگر کند جائز باشد ہر چند واقعہ یکی ست آن زن مثلاً
بحکم مذہب اول حلال بود و این بحکم مذہب ثانی حرام ولیکن در مادہ یک زن درست نبود اسکی
بعد شیخ نے ایک جماعت سے مشروط ہونا انتقال کا ساتھ اُن شروط کی جنکا بیان سوالات
عشرہ سی سابقاً لکھا گیا ہی نقل کیا ہی بعد اسکی یہہ قول متقدمین اور مویدات اوسکی ذکر
کرتی ہین اور فرماتی ہین و آیشان گویند کہ مجتہد را نیز نرسد کہ یکی را بمذہب خود دعوت کند
والتزام واتباع خود را بر وی لازم گرداند و نقل کردہ اند کہ بعضی مجتہدین نیز در وقت وجود
مصلحت دفع حرج بمذہب غیر خود عمل کردہ اند تا می آرند کہ وقتی امام شافعی رحمہ اللہ حلق را سر
کردہ بود و موہیا بر بدن وجامہ وی افتادہ بود پس ہمچنان نماز کرد ظاہر این بمذہب وی مانع
جواز نماز یا کراہت آن بود و از امام ابو یوسف رح نیز می آرند کہ وقتی در امامت بود پس خبر
دادند کہ موشی در چاہ کہ بآن وضو کردہ بود افتادہ ست فرمود کہ امروز بقول برادران خود
کہ اہل مدینہ اند عمل کردیم کہ چون آب بقدر قلتین گردد پلید نگردد و حجت این طایفہ آنست کہ تمامہ
متمسک بکتاب وسنت اند و تقلید ایشان دینی اند دیگر تعیین و تخصیص را چہ وجہ باشد و نص فاسئلوا
اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ نیز ہمین ست و این مذہب بظاہر نزدیک تر بانصاف
نماید و بفہم زود تر در آید ہذا آخر ما نقلناہ من کلام الشیخ مختصراً اور ایسا ہی شیخ نی کتاب تحصیل
التعرف فی معرفۃ الفقہ والتصوف مین قول متقدمین مع شواہد و دلایل کے نقل کر کی اخیر مین
اوسکے کہا ہی وَهٰذَا الْقَوْلُ اَقْرَبُ اِلَى الْاِنْصَافِ وَالْعَدْلِ انتہی یعنی قول عدم
تعیین مذہب نہایت قریب ہے انصاف و عدل کی پہر اب اس اقرار خود بدولت کی برخلاف
اور اجماع صحابہ اور سلف صالحین کی خلاف دوسری بات آپکی اپنی عقل سے کہین یا کسی اخیر
سے نقل کرین کیونکر تسلیم کیجاوی رہا جواب دوسری عبارت جناب کا سو مقام بر اسی
قدر بس ہے کہ مخاطب اوسکو تائید مین تعیین مذہب کے لایا ہی اور اسمین تعیین کا ذکر نہین

نہین اسمین تو مطلق مجتہدین کی اتباع پر تصریح ہی سو مدعای مخاطب سی اجنبی ہے زیادہ
تفصیل وجوہ فساد اس عبارت کی دریافت کرنی ہو تو کتاب دراسات کی اوایل مین دیکھو
اور نیز اوس فتوی مین آیہ اَطِیعُوا اللّٰہَ وَاَطِیعُوا الرَّسُولَ وَاُولِی الاَمرِ مِنکُم وَاِن
تَنَازَعتُم فِی شَیءٍ فَرُدُّوہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُولِ الآیۃ نقل کر کی اس سی یہہ بات نکالی
ہے کہ مسئلہ تقلید مجتہد معین مین بہی طرف قرآن اور حدیث کی رجوع کرنا چاہیئی اور دیکہا چاہیے
کہ آیا یہہ تقلید معین قرآن و حدیث سی فرض و واجب معلوم ہوتی ہے یا نہین اور بلا رجوع قرآن
و حدیث کے ناحق جہگڑنا نچاہیئے اسکی جواب مین آپنی فرمایا ہے کہ اس آیہ سی وجوب تقلید اولی الامر
مستفاد ہی سو ایمہ اربعہ ہین بالاجماع اور معنی فردوہ الی اللہ والرسول کی یہہ ہین کہ عالم ہون تو
اپنے تنازع کو کتاب و سنت کی طرف رد کرین اور اگر جاہل ہون تو عالم بکتاب و سنت کی طرف
رد کرین اور علما کی پیروی کرین سو پیروی منحصر ہے چارون اماموں مین **جواب الجواب**
مین فقیر ملتمس ہے کہ واہ آپکی تیز فہمی اور باریک بینی کہ سوال از آسمان و جواب از ریسمان علماء
دہلی تو یہہ کہین کہ بحکم اس آیہ کی مسئلہ متنازعہ فیہا تقلید معین مین رجوع کتاب و سنت کی طرف
لازم ہے اور بلا دلیل باہم تنازع مناسب نہین اور آپ اوسکی جواب مین فرماتی ہین کہ اس
آیہ سی تو وجوب اتباع ایمہ اربعہ کا نکلتا ہے مرد آدمی ذرا آنکہہ تو کہولو اور ہوش سنبہالو
اونہون نے کیا اس آیہ پر عدم اتباع ایمہ اربعہ کا متفرع کیا تہا جسکے جواب مین تم اس آیۃ
سے وجوب اتباع ایمہ اربعہ کا ثابت کرنی لگے اور نیز اوس **فتوی** مین آیہ فاسئلوا اہل الذکر
نقل کر کے اوس ہی یہہ بات نکالی ہے کہ اس آیہ مین اہل ذکر عام ہے پس بمقتضای عموم سکے ہر ایک
اہل ذکر کا اتباع جایز ہوا اور خاص کرنا ایک مذہب کا باطل ہو گیا اسکے جواب مین بہی آپنے
وہی لفظ درین چہ شک ست جو محمد شاہ کی رسایل سے سیکہہ کہا ہی لکہدیا ہی چنانچہ فرمایا
ہے واہل ذکر در احکام فروع دین منحصر ہستند با امان چہار انتہی بلفظہ **جواب الجواب**
مین فقیر ملتمس ہے کہ اسمین بہی آپنے وہی کام کیا ہی کہ سوال از آسمان و جواب از ریسمان

علماء دہلی نی تو اس آیہ سی بطلان تخصیص مذہب واحد استنباط کیا ہی اور آپ اوسکی
جواب مین تخصیص ائمہ اربعہ ثابت کر رہے ہین منشا اس لڑنے کا یہہ ہے کہ جناب مخاطب نے
یہہ باتین رسالہ تحفۃ العرب والعجم سی نقل کی ہین اور وہان یہہ باتین تخصیص مذاہب ائمہ
اربعہ کی ثبوت مین مرقوم ہین آپ جناب مخاطب نے سوچی ین سمجھی ہر موقع اور ہر ایک بات کے
جواب مین اون باتون کو نقل کرتی جاتی ہین آفرین ہے تقلید ہو تو ایسی ہی ہو اور درین چہ
شک ہست کو یاد رکہا ہو تو ایسا ہی ہو **اب ایک** اخیر جواب مخاطب عالیجناب کا متعلق ایک
مضمون فتوی دہلی کی نقل کر کی اسکا جواب الجواب لکہا جاتا ہے آپ صفحہ ۱۳ مین اپنے رسالہ
کی فرماتی ہین کہ آنچہ مجیب گفتہ کہ ہیچ روایت از اصحاب ائمہ اربعہ در وجوب تقلید مذہب معین
صادر نشدہ جوابش آنکہ مسلم دارم کہ روایت از ایشان نشدہ لیکن ما دعوی نکنیم کہ در آن زمان
تقلید بمذہب معین واجب بود از جہت کثرت اجتہاد بلکہ بعد از مائتین تقلید بمذہب معین درمیان
امت جاری شدہ بسبب قلت اجتہاد چنانچہ شاہ ولی اللہ در انصاف گفتہ اعلم ان الناس
کانوا فی المائۃ الاولی والثانیۃ غیر مجتمعین علے تقلید مذہب واحد بعینہ انتہی و بعد المائتین
ظہر فیہم التمذہب باعیانہم **جواب الجواب** یہہ ہے کہ آپکا دعوی رواج تقلید
معین کا بعد دو سو برس کی باطل ہے اور حق یہہ ہے کہ دو سو برس کے بعد بہی تا خروج
بعضی متاخرین متعصبین شدید ین بہی عدم التزام مروج چلا آیا ہی چنانچہ یہی حضرت شاہ ولی
اللہ جنسے مخاطب نے بزعم خود رواج مذہب بعد المائتین نقل کیا ہے شیخ عز الدین بن عبد السلام
سے نقل کرتی ہین کہ ہمیشہ سی لوگ بلا التزام مذہب مسایل پوچہتے رہے یہانتک کہ متعصبین ظاہر
ہوئے حیث قال فی عقد الجید قال یعنی عز الدین بن عبد السلام لم یزل الناس
یسئلون من اتفق من العلماء من غیر تقیید بمذہب معین ولا انکار علی
احد من السائلین الی ان ظہرت المذاہب ومتعصبوہا من المقلدین
اور ایسا ہی حضرت شاہ ولی اللہ نی امام شعرانی سے رواج عدم التزام کا پہلون اور پچہلون مین

نقل کیا ہے چنانچہ فرماتی ہین ونقل یعنی الشیخ عبد الوہاب الشعرانی عن
جماعۃ عظیمۃ من علماء المذاہب انہم کانوا یعملون ویفتون بالمذاہب
من غیر التزام مذہب معین من زمن اصحاب المذاہب الی زمانہ
علی وجہ یقتضی کلامہ ان ذلک لم یزل العلماء علیہ قدیما وحدیثا
حتی صار بمنزلۃ المتفق علیہ فصار سبیل المؤمنین الذی لا یصح
خلافہ انتہی اور اسمضمون کی بعضی وجہین بضمن رد قول منسوب بملا علی قاری کی بصفحہ ۱۱
نیز گزر چکی ہین الغرض یہہ قول آپکا کہ بعد دوسو برس کی تقلید معین کا تمام امت مین رواج ہوگیا
تہا باطل ہے اور جو آپنے اس قول باطل کے دلیل بیان کی ہے کہ دوسو برس کی پہلے اجتہاد
کی کثرت تہی اسلیئے اوسوقت التزام مذہب واحد پایا نہین گیا اور بعد دوسو برس کی اجتہاد
کی قلت ہوگئی تو التزام کا رواج ہوگیا یہہ سراسر پوچ اور مجنون کی بڑ ہے بہلا کثرت
اجتہاد مجتہدون سے عامی مقلدون اور عوام الناس کو کیا علاقہ کیا مجتہدون کی کثرت
اجتہاد سی عامی اور جاہل بہی مجتہد ہوگئی تہی کہ محتاج تقلید وتخصیص نہے ہون علاوہ
یہہ کہ سابق مین آپنے قلت مسایل کو جو فرع قلت اجتہاد کی ہے دلیل اور موجب عدم رواج
التزام مذہب معین قرار دیا ہے اور صحابہ کی عدم التزام اجماعی کو اسی قلت کی سبب سے
مروج مانا ہی اور اپنے زمانہ مین کثرت مسایل کے سبب سے التزام مذہب واحد کو ضروری کہا ہے
اب یہان انکا عکس کہدیا یعنی قلت کو موجب التزام اور کثرت کو مقتضی عدم التزام سچ
کہتی ہین کہ دروغ گورا حافظہ نباشد اور جو آپ نی کلام حضرت شاہ ولی اللہ کو شاہد
اپنے مدعا کا سمجھ کر نقل کیا ہی وہ سراسر جہالت اور غلط فہمی ہے کیونکہ معنی کلام حضرت شاہ
ولی اللہ کی یہہ نہین کہ بعد دوسو برس کے عامہ امت محمدیہ مین تقلید مذہب معین کا رواج ہوگیا تہا
بلکہ معنی اوسکے یہہ ہین کہ بعد دوسو برس کی مجتہدین منتسبین مین التزام مذہب معین کا اور اعتماد
کرنیکا اوپر قواعد ایک ایک مذہب کے رواج ہوگیا تہا چنانچہ تشریح اور بیان اسکا سابق

Marfat.com

مین صفحہ ۵۰ سے صفحہ ۸۲ تک اس رسالہ کے گزرا ہے فقط یہانتک جوابات مضامین
بحث اول اور بحث ثانی مخاطب کے اور جوابات اون خرافات مخاطب کی جو جواب مین بعض عبارات
فتوی علماے دہلی کی بولا تھا تمام ہوئی اب جواب بحث سوم وچہارم وپنجم
رسالہ مخاطب کا لکھا جاتا ہی تپس واضح ہو کہ عنوان بحث سوم کا آپنے یہہ لکھا ہی بحث سوم در بیان
شرط عدم تقلید وفتوی دادن از حدیث بغیر از ملاحظہ فقہ انتہی اور واسطی اثبات مضمون اس
عنوان کی آپنے دو عبارتین نقل کے ہین ایک عبارت شیخ عبدالرحمن مفتی مکہ کی جسکا یہہ مضمون
ہے کہ جو کوئی رتبہ اجتہاد تک نہ پہونچا ہو اوسپر تقلید ایک مذہب کی واجب ہے اور اجتہاد ایک مدت
سے مفقود ہی شیخ قاسم اہل قرن تاسع (یعنی نوین صدی کے) نی اپنی زمانہ مین کہا ہی کہ اجتہاد مدت سے موقوف
ہے آجکل کا تو کیا ہی کہنا ہی دوسری عبارت حضرت شاہ ولی اللہ کی جسکو مخاطب نے عدم
جواز افتا بحدیث کی دلیل سمجھ کر نقل کیا ہے اور کہا ہی فتوی دادن از حدیث بغیر ملاحظہ
فقہ وتقلید مذہب بشروطست بآنکہ پنجہزار حدیث یاد داشتہ باشد چنانچہ شاہ ولی اللہ در انصاف
گفتہ سئل احمد ایکفی الرجل مایۃ الف حدیث حتی یفتی من الحدیث قال لا حتی قیل خمسمایۃ الف
حدیث قال ارجوا انتہی یعنی پانچہزار حدیث یاد ہو تو حدیث سی فتوی دے پس جواب عبارت اول کا
یہہ ہے کہ حکم وجوب تقلید معین کا بحق اوس شخص کے جو رتبہ اجتہاد کو نہ پہونچا ہو سراسر باطل ہے
چنانچہ بار بار دلایل اور نقول بطلان اس حکم کی گزر چکی ہین ہان البتہ مطلق تقلید بحق غیر
مجتہد واجب ہے لیکن یہہ بھی اس صورت مین کہ وہ غیر مجتہد کسی قسم کا اجتہاد نہ رکھتا ہو اور مقلد
محض ہو اور اگر وہ بعض مسایل مین مجتہد ہو اور بعض مین مقلد جسکو علما مجتہد فی بعض المسایل کہتی
ہین اور بنا بر مذہب حق تجزی اجتہاد وتقلید کی مجتہد ہونا ایسے شخص کا مسلم رکھتی ہین
تو ایسی شخص کے حق مین ون مسایل مین جنکو یہہ اپنے اجتہاد سی قرآن وحدیث سی نکال لی سکتا
ہے مطلق تقلید بھی واجب نہین چنانچہ مولانا عبدالعلی شرح مسلم الثبوت مین فرماتی ہین غیر
المجتہد المطلق ولو کان عالما یلزمہ تقلید المجتہد فیما لا یقدر علیہ من الاجتہاد

Marfat.com

آی تحصیل باجتہادہ بناءً علی التجزی فی الاجتہاد ویلزمہ التقلید مطلقاً
فیما یقدر علیہ وفیما لا یقدر علیہ بناءً علی نفیہ ای التجزی وقد عرفت ان
الحق ہو الاول انتہیٰ کلامہ اس عبارت سی ثابت ہوا کہ بنا بر مذہب تجزی اجتہاد
کی جو حق اور معتبر ہے مجتہد فی البعض کو تقلید مجتہد فی المطلق کے اون مسایل مین جنکی استنباط
پر یہہ قادر ہے واجب نہین اور جو آپ نی کہاہی کہ اجتہاد مدت سے مفقود ہی یہہ بہی وہم یا
مغالطہ ہی اسلئی اگرچہ اجتہاد مطلق مستقل چند مدت سے نہین پایا گیا لیکن اجتہاد فی البعض اور اجتہاد
منتسب تو آجتک جاری ہے اور یہہ رتبہ اجتہاد اسوقت بہی بہتیرون اہل حدیث کو حاصل ہے
اگر ہم اون لوگون کی نام ذکر کرین تو مبتدعین جل کے کویلا ہو جاوینگی لہذا ذکر اسامی سے
اونکے سکوت ہی مناسب ہے ہمنے تو اسی اجتہاد فی البعض کے وجود کا دعوی کیاہی اور علمای محققین
اجتہاد مطلق کے جواز و وقوع کا بارہوین صدی مین دعوی کرگئی ہین اور اصولیین کتب اصول مین
قیامت تک اوسکی امکان و وقوع پر تصریح فرما چکی ہین حضرت شاہ ولی اللہ عقد الجید مین فرماتی ہین
حقیقۃ الاجتہاد استفراغ الجہد فی ادراک الاحکام الشرعیۃ الفرعیۃ عن ادلتہا
التفصیلیۃ الراجعۃ کلیاتہا الی اقسام اربعۃ الکتاب والسنۃ والاجماع و
القیاس ویفہم من ہذا انہ اعم من ان یکون استفراغا فی ادراک حکم
ما سبق التکلم فیہ من العلماء السابقین اولا وافقہم فی ذلک او خالف ومن
ان یکون ذلک باعانۃ البعض فی التنبیہ علی صور المسائل والتنبیہ علی مآخذ
الاحکام من الادلۃ التفصیلیۃ او بغیر اعانۃ منہ فما یظن فیمن کان موافقا
لشیخہ فی اکثر المسائل لکنہ یعرف لکل حکم دلیلا ویطمئن قلبہ بذلک الدلیل
وہو علی بصیرۃ من امرہ انہ لیس بمجتہد ظن فاسد وکذلک ما یظن من
ان المجتہد لا یوجد فی ہذہ الازمنۃ اعتمادا علی الظن الاول بناء فاسد
علی فاسد اس عبارت مین صاف تصریح ہی کہ اجتہاد نام استنباط احکام کا ہی خواہ وہ احکام

Marfat.com

پہلون نے بھی نکالی ہون خواہ اسی مجتہد نی نہی نکالی ہون اور خواہ وہ دوسری مجتہد کی اعانت سے
نکالے ہون خواہ بی اعانت اور جو شخص مسایل کو دلایل سے جانتا ہو وہ مجتہد ہی اگرچہ وہ اکثر مسایل
مین اپنے شیخ کا موافق ہے اور ان معنی کر مجتہد کا وجود اس زمانہ مین بھی پایا جاتا ہی اور جو
کوئی اوسکے نفی کرتا ہی وہ فاسد الظن و معنی اجتہاد سے جاہل ہے اور مولانا نظام الدین شرح
مسلم مین فرماتی ہین اِعلَم اَنَّ بعضَ المتعصّبین قالوا ختم الاجتہادُ المطلق علی
الائمّة الاربعة ولم یوجد مجتہدٌ مطلق بعدہم والاجتہادُ فی المذہب اختتم
علی العلّامة النسفی صاحب الکنز ولم یوجد مجتہدٌ فی المذہب بعدہ وہذا
غلطٌ و رجمٌ بالغیب فان سُئل من این علمتم ہذا لا یقدرون علی ایراد دلیل
اصلاً ثم ہو اخبارٌ بالغیب وتحکّمٌ علی قدرة اللہ تعالی فمن این یحصل
علمٌ ان لا یوجد الی یوم القیمة احدٌ یتفضّل اللہ علیہ بنیل مقام الاجتہاد
فاجتنب عن مثل ہذہ التعصّبات انتہی اور انکے ولد ارشد مولانا عبد العلی اپنے شرح
مین بعض قول متعصبین کا نقل کرکے فرماتی ہین وہذا کلّہ ہوسٌ من ہوساتہم لم یاتوا
بدلیلٍ ولا یعبأ بکلامہم وانّما ہم من الذین حکم الحدیث انّہم افتوا بغیر
علمٍ فضلّوا واضلّوا ولم یفہموا انّ ہذا اخبارٌ بالغیب فی خمسٍ لا یعلمہنّ
الّا اللہ انتہی اگر کوئی اعتراض کرے کہ اجتہاد کی واسطے بعضی ایسی شرطین ہین جو آجکل کسی
مین پائی نہین جاتین تو اسکا جواب یہہ ہے کہ وہ شرطین اجتہاد مطلق کی واسطے ہین نہ واسطے اجتہاد
فی البعض کے چنانچہ شامی شرح درمختار مین تلویح سی نقل کرکی کہتا ہی وشرطہ الاسلامُ
والعقلُ والبلوغُ وکونہ فقیہ النفس ای شدید الفہم بالطبع وعلمہ باللغة
العربیّة وکونہ حاویاً لکتاب اللہ فیما یتعلّق بالاحکام وعالماً بالحدیث متناً
وسنداً وناسخاً ومنسوخاً وبالقیاس وہذہ الشروط فی المجتہد المطلق
الذی افتی فی جمیع الاحکام واما المجتہد فی حکمٍ دون حکمٍ فعلیہ معرفة

مایتعلق بذلک الحکم مثلاً الاجتہاد فی حکم یتعلق بالصلوٰۃ لا یتوقف علی معرفۃ
جمیع ما یتعلق باحکام النکاح انتہی اور حضرت شاہ ولی اللہ نے ان شروط کو عقد الجید
مین تفصیل سے بیان کر کی فرمایا ہے وانما یشترط الامور المذکورۃ فی المجتہد المطلق
الخ اور جواب دوسری عبارت کا یہہ ہے کہ رسالہ انصاف مین یہہ عبارت باین لفظ کہ حتی یفتی
من الحدیث ہرگز نہین اور وہان حدیث سی فتوی دینی کا کوئی سوال نہین مخاطب نے ازراہ کمال
دینداری اور امانت شعاری کی لفظ من الحدیث کا پاس سے ملا کر اوس عبارت کی یہہ معنی بیان
کئی ہین کہ فتوی دی حدیث سی نعوذ باللہ من ہذا الکذب دریا وجود ارتکاب اس فعل شنیع
تحریف وتغییر وکذب وجعلسازی کی پہر اخیر رسالہ مین کہاہی کہ این فقیر سراپا تقصیر از برای خیرخواہی
مسلمانان این چند عبارات بطریق اختصار از کتب معتبرہ معہ ترجمہ نوشتہ از خداوند کریم رجای
ثواب دارد پہر ختم کلام پر کہاہی کہ این کمترین ہیچ تغیر وتحریف در عبارت کتب نکردہ چنانچہ بر
علمای ماہران مخفی نیست واگر کسی را شک باشد باید کہ ہمراہ کتب مذکورہ مقابلہ کند تا یقین حاصل شود
ہذا آخر کلامہ الکاذب سبحان اللہ کیا دلیر سارق ہی اور کیا صریح جعلسازی کر کی پہر اپنے امتحان صدق
وامانت کی اجازت دیتاہی ع چہ دلاورست دزدی کہ بکف چراغ دارد * شاید یہہ سمجہا ہوگا کہ
رسالہ انصاف کسکی پاس ہوگا اور کون میری قول کی تصدیق وتصحیح نقل کرتا پہرے گا اور یہہ
نسمجہا کہ لکل فرعون موسی مثل سایر ہی اور دفع انتحال مبطلین علمای حقانیون مین رایج ووارد ہے
آب سنو حقیقت حال اوس عبارت کی کہ وہ در اصل کس لفظ سی ہے اور معنی کیا رکہتی ہے آیا مدعای
مخاطب سی بہی کچہہ تعلق رکہتی ہے یا اوس سے محض اجنبی اور مخالف ہے پس واضح ہو کہ الفاظ اوس
عبارت کی جنمین لفظ من الحدیث کا بعد لفظ یفتی کی نشان نہین یہہ ہین سُئِل احمد یکفی للرجل
مائۃ الف حدیث حتی یفتی قال لا الخ اور مطلب اوسکا بشہادت ماقبل ومابعد کی یہہ ہے کہ پوچہے
گئے امام احمد کہ بہلا ایک لاکہہ حدیث واسطی فتوی دینے کی فقہ اور اجتہاد سی برعایت ان قواعد کے
کہ اول حکم اوس فتوی کا قرآن مین دیکہین وہان سی نہ ملی تو حدیث مین دیکہین وہان سی نہ ملی تو قول

متفق علیہ جمہور خلفا و فقہا کو تلاش کرین وہ نہ ملی تو کسی بڑی عالم اور پوری ضابطہ کا قول تلاش
کرین وہ نہ ملی تو قول مشہور کو ڈھونڈین وہ بھی نہ ملی تو قرآن و حدیث کی عموم اور ایما اور اقتضا سی
نکالین آیا کافی ہے یا نہین اونہون نے کہا کہ ان قواعد کی رعایت سی اجتہادی فتوی دینے کی واسطی
کم سی کم پانچہزار حدیث درکار ہی تو حاصل اسکا یہہ ہوا کہ ایسی اجتہاد کی واسطی پانچہزار حدیث شرط ہے
نہ یہہ کہ حدیث پر فتوی دینے کی واسطی پانچہزار حدیث کا یاد ہونا شرط ہی بلکہ حدیث پر فتوی دینے کی تو
اہمین دوسرہی درجہ یعنی قرآن کی بعد وصیت ہے پس یہہ عبارت مدعای مخاطب کی موافق ہونے
بلکہ مخالف اور مناقض ٹھیری یہہ ہمنی خلاصہ ترجمہ کلام جناب شاہ صاحب کا واسطی اظہار مطلب
اوس عبارت کے لکھا ہی اور اصل عبارت جناب کی یہہ ہے جو بضمن بیان اسباب اختلاف اہل حدیث
اور اصحاب رای کی بعد ذکر روش و کمال طبقہ عبدالرحمن بن مہدی و یحیی بن قطان و احمد بن حنبل
وغیرہم کے دربارہ تحقیق و تفتیش احادیث و تنقید رجال کے فرماتی ہین وَهٰذِهِ الطَّبَقَةُ هِيَ
الطَّرَازُ الْاَوَّلُ مِنْ طَبَقَاتِ الْمُحَدِّثِيْنَ فَرَجَعَ الْمُحَقِّقُوْنَ مِنْهُمْ بَعْدَ اِحْكَامِ فِي
الرِّوَايَةِ وَمَعْرِفَةِ مَرَاتِبِ الْاَحَادِيْثِ اِلَى الْفِقْهِ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُمْ مِنَ الرَّاْيِ اَنْ
يُجْمَعَ عَلٰى تَقْلِيْدِ رَجُلٍ مِمَّنْ مَضٰى مَعَ مَا يَرَوْنَ مِنَ الْاَحَادِيْثِ وَالْاٰثَارِ الْمُتَنَاقِضَةِ
فِيْ كُلِّ مَذْهَبٍ مِنْ تِلْكَ الْمَذَاهِبِ فَاَخَذُوْا يَتَتَبَّعُوْنَ اَحَادِيْثَ النَّبِيِّ صلعم وَاٰثَارَ
الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ وَالْمُجْتَهِدِيْنَ عَلٰى قَوَاعِدَ اَحْكَمُوْهَا فِيْ نُفُوْسِهِمْ وَاَنَا اُبَيِّنُهَا لَكَ
فِيْ كَلِمَاتٍ يَسِيْرَةٍ كَانَ عِنْدَهُمْ اَنَّهُ اِذَا وُجِدَ فِي الْمَسْئَلَةِ قُرْاٰنٌ نَاطِقٌ فَلَا يَجُوْزُ قاعدہ اولی
التَّحَوُّلُ مِنْهُ اِلٰى غَيْرِهِ وَاِذَا كَانَ الْقُرْاٰنُ مُحْتَمِلًا لِوُجُوْهٍ فَالسُّنَّةُ قَاضِيَةٌ عَلَيْهِ فَاِذَا قاعدہ ثانیہ
لَمْ يَجِدُوْا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ اَخَذُوْا سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوَاءٌ كَانَ قاعدہ ثالثہ
مُسْتَفِيْضًا دَائِرًا بَيْنَ الْفُقَهَاءِ اَوْ يَكُوْنُ مُخْتَصًّا بِاَهْلِ بَلَدٍ اَوْ اَهْلِ بَيْتٍ وَسَوَاءٌ عَمِلَ
بِهِ الصَّحَابَةُ وَالْفُقَهَاءُ اَوْ لَمْ يَعْمَلُوْا بِهِ وَمَتٰى كَانَ فِي الْمَسْئَلَةِ حَدِيْثٌ فَلَا يُتَّبَعُ فِيْهَا
خِلَافُ اَثَرٍ مِنَ الْاٰثَارِ وَلَا اجْتِهَادُ اَحَدٍ مِنَ الْمُجْتَهِدِيْنَ وَاِذَا فَرَغُوْا جُهْدَهُمْ قاعدہ رابعہ

Marfat.com

فی تتبع الاحادیث ولم یجدوا فی المسئلة حدیثا اخذوا باقوال جماعة من
الصحابة والتابعین ولا یتقیدون بقوم دون قوم فان اتفق جمهور الخلفاء
والفقهاء علی شیء فهو المقنع وان اختلفوا اخذوا بحدیث اعلمهم علما او
اورعهم ورعا او اکثرهم ضبطا او ما اشتهر عنهم وان وجدوا شیئا یستوی
فیه قولان فهی مسئلة ذات قولین فان عجزوا عن ذلک تاملوا فی عمومات
الکتاب والسنة وایماءاتهما واقتضاءاتهما وحملوا نظیر المسئلة علیها فی
الجواب وکانت هذه الاصول مستخرجة عن صنیع الاوائل وتصریحاتهم
الی ان قال مولینا بعد ایراد عدة روایات تؤید هذه الاصول عن الصحابة
والتابعین ومن بعدهم من المجتهدین وبالجملة فلما مهدوا الفقه علی
هذه القواعد فلم تکن مسئلة من المسائل التی تکلم فیها من قبلهم والتی
وقعت فی زمانهم الا وجدوا فیها حدیثا مرفوعا متصلا او مرسلا او
موقوفا صحیحا او حسنا او صالحا للاعتبار او وجدوا اثرا من اثار
الشیخین وسائر الخلفاء وقضاة الامصار وفقهاء البلدان او استنباطا
من عموم او ایماء او اقتضاء فیسر الله لهم العمل بالسنة علی هذا الوجه
وکان اعظمهم شانا واوسعهم روایة واعرفهم للحدیث مرتبة واعمقهم
فقها احمد بن محمد بن حنبل ثم اسحق بن راهویه وکان ترتیب الفقه
علی هذا الوجه یتوقف علی جمع شیء کثیر من الاحادیث والاثار حتی
سئل احمد یکفی للرجل مائة الف حدیث حتی یفتی قال لا قیل خمسمائة
الف حدیث قال ارجو کذا فی غایة المنتهی ومراد الافتاء علی هذا الاصل

تمام ہوا کلام مولانا شاہ ولی اللہ کا جو رسالہ انصاف میں فرمایا ہی اور ایسا ہی بعینہ انکی کتاب
حجۃ اللہ البالغہ کی صفحہ ۱۵۴ سی صفحہ ۱۵۵ تک مرقوم ہے تو دیکھو اسمیں جملہ مراد کہ الافتاء

علی ھذا الاصل یعنی مراد احمد کی اس کلام سی یہہ ہے کہ اگر کوئی اسطور پر یعنی برعایت
اون قواعد ھفگانہ کی فتوی فقہی دینا چاہی تو اوسکو پانچہزار حدیث درکار ہی اور جملہ
کان ترتیب الفقہ علی ھذا الوجہ یتوقف علی جمع شیء کثیر من الاحادیث الخ
یعنی ترتیب فقہ واجتہاد کے اسطور پر یعنی برعایت اون قواعد ھفگانہ کی موقوف ہے جمع
کرنی پر بہت سی احادیث کی یہہ جملے کیسی صریح ناطق ہین کہ اوس عبارت مین یادداشت
پانچہزار حدیث کی فتوی فقہی اجتہادی کی واسطی شرط ٹھیرائی ہے نہ واسطی فتوی دینے
کی موافق حدیث صحیح صریح کی بلکہ حدیث کی موافق فتوی دینے کی تو اسمین عین وصیت ہے
چنانچہ ابتدا مین اس عبارت کی صاف تصریح ہی کہ بعد قرآن کی حدیث مین مسئلہ تلاش کرین پس
اگر اوسمین اوسکو پاوین تو اوسکا اتباع کرین اسکی خلاف کسی مجتہد کی اجتہاد کا اتباع نکرین پس
اس سے مخاطب کے جعلسازی اور دروغ اور مخالف ہونا اس عبارت کا اوسکی دعوی سی ثابت
ہوگیا اب ہم بمقابل اوسکے اس دعوی کے حدیث سی فتوی دینا بدون ملاحظہ فقہ کی سوای یاد
داشت پانچہزار حدیث کی جائز نہین یہہ دعوی کرتے ہین کہ فقہ سی فتوی دینا بدون ملاحظہ
قرآن وحدیث کی اور بلا دریافت اصل اوس مسئلہ فقہی کے حدیث وقرآن وحدیث سی ہرگز جائز
نہین بلکہ بتصریح امام مذہب حنفی حضرت امام ابوحنیفہ کوفی کی حرام ہے آپ کہا کرتی حرام علی
من لم یعرف دلیلی ان یفتی بکلامی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ آپ کہتی
لا یحل لاحد ان یفتی بکلامنا ما لم یعلم من این قلنا یہہ قول انکا میزان شعرانی
کی صفحہ ۶۳ اور تحصیل التعرف فی معرفۃ الفقہ والتصوف مین جو شیخ عبدالحق کی تصنیف ہے منقول
ہے اور معنی اسکی یہہ ہین کہ جسکو ہماری کلام کی دلیل یعنی قرآن وحدیث سی معلوم نہو اوسپر
حرام ہے کہ ہماری کلام سی فتوی دی اور امام احمد بن حنبل نے جنکے کلام کو تمنی دلیل عدم جواز
افتاء بالحدیث سمجھ لیا تھا کہا کرتی کہ حدیث ضعیف بھی ہو تو بھی بہتر معلوم ہوتی ہے لوگون کے
رای یعنی قیاس کے باتون سی اور اونکے بیٹی عبداللہ نے اونسے پوچھا کہ ایک شہر مین ایک

شخص تو محدث ہی لیکن اوسکو صحیح وضعیف حدیث کی پہچان نہین اور دوسرا وہ شخص جدا ہی
یعنی قیاسی باتون سی واقف ہے ان دونون مین مسایل دین کس سی پوچہین آپنے جواب دیا
حدیث والی ہی پوچہین قیاس والے سی نہ پوچہین چنانچہ میزان شعرانی کی صفحہ ۶۸ مین منقول ہے
وَكَانَ وَلَدُهُ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَأَلْتُ الْاِمَامَ اَحْمَدَ عَنِ الرَّجُلِ يَكُوْنُ فِي بَلَدٍ لَا يَجِدُ
فِيْهَا اِلَّا صَاحِبَ حَدِيْثٍ لَا يَعْرِفُ صَحِيْحَهُ مِنْ سَقِيْمِهِ وَصَاحِبَ رَأْيٍ فَمَنْ يَسْأَلُ
مِنْهُمَا عَنْ دِيْنِهِ فَقَالَ يَسْأَلُ صَاحِبَ الْحَدِيْثِ وَلَا يَسْأَلُ صَاحِبَ الرَّأْيِ
وَكَانَ كَثِيْرًا مَّا يَقُوْلُ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ اَحَبُّ اِلَيْنَا مِنْ رَأْيِ الرِّجَالِ وَكَذٰلِكَ
نُقِلَ عَنِ الْاِمَامِ دَاؤُدَ انْتَهٰى یہانتک جواب بحث سوم کا تمام ہوا اس بحث سوم کی ذیل
مین مخاطب نے بمقابل فتوی ثانی علمای دہلی کی بعد تسلیم اصح ہونی بخاری کی یہہ دعوی کیا ہی
کہ بعض احوال مین عمل ہدایہ پر بہتر ہے کیونکہ ہدایہ بہی صحیح ہے اور شاہد اس دعوی پر عبارت شرح
سفر اور عبارت میزان کو جو بصفحہ ۵۰ بضمن کلام عثمان منقول ہو چکی ہین پیش کیا ہی پہر اس
دعوی پر یہہ تفریع کی ہے کہ جبکہ بخاری اور ہدایہ دونون صحیح ٹہیری تو دونون پر عمل جایز ہوا
لیکن بہتر یون ہے کہ واقف اقسام حدیث اور حال رواۃ بخاری پر عمل کری اور جو ایسا نہو
وہ ہدایہ پر عمل کری خصوصًا مقلد حنفی کہ اسکو ہدایہ پر عمل کرنا لازم ہے تا کہ بسبب ناواقفی کے
تلفیق مین نہ پڑی جواب اس مضمونکا بتشریح حال بخاری وہدایہ کی رسالہ منح الباری مین
گزرچکا ہے اور خاصکر حال عبارت شرح سفر اور عبارت میزان کا کہ انکو توثیق وتصحیح ہدایہ
سی کچہہ علاقہ نہین صفحہ ۵۰ مین اس رسالہ کی گزرچکا ہے اور بیان جواز تلفیق کا صفحہ ۴۸ مین
اس رسالہ کی ہولیا ہی اب دوبارہ اس کلام کا موجب تطویل ہے اور عنوان بحث چہارم
کا آپنے یہہ لکہا ہی بحث چہارم دربیان تقلید مفسرین ومحدثین وصحاح ستہ اور شاید مراد آپکی
صحاح ستہ سی جامعین صحاح ستہ ہو گی پہر اس بحث کے ابتدا مین آپنے دعوی کیا ہی کہ بعد
دوسو سال کے سب محدثین ومفسرین غیر ہم مقلدین اور منسوب بمذہب چلی آئے ہین اور ایسہی

چند عبارتین رسالہ انصاف کی جنمین مجتہد منتسب ہونی اصحاب صحاح ستہ کا بالفاظ صریحہ ذکر ہی
شاہد لاکر اسپر یہہ تفریع کی ہے کہ جب ایسے اکابرون نے تقلید نچھوڑی تو اسوقت کی غیر مقلد
کیون چھوڑتے ہین اور باوجود یکہ حدیثون پر ان محدثون کی عمل کرتے ہین پہر انکا مذہب قبول
کرنی سے کیون انکار کرتی ہین جواب اسکا یہہ ہے کہ یہہ محدثین مسایل فرعیہ مین کسیکی
مقلد نہ تہی اور کسیکی مذہب کے پابند تہی احادیث و قرآن پر عمل کرتے اور یہی اپنا مذہب کہتی
سو یہی طریق اہل حق کا ہی جنکو مخاطب نے غیر مقلد کہا ہے تبس طریق محدثین اور اسوقت کی
اہلحق کا سر بسر موافق ٹہیرا اور انمین اور ونمین کسیطرح کا اختلاف نرہا اور جو آپنے عبارات
انصاف بہوس اثبات تقلید ان لوگون کی نقل کے ہین اون عبارات سی مجتہد ہونا اون
لوگون کا ثابت ہوتا ہی نہ مقلد ہونا کیونکہ انمین بعضی عبارتو نمین تو صریح اطلاق مجتہد بحق بعض اون
اکابر کی موجود ہے چنانچہ کہا ہی و اَمَّا ابُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ فَھُمَا مُجْتَھِدَانِ مُنْتَسِبَانِ
اِلٰی اَحْمَدَ وَکَذٰلِكَ اِبْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ فِیْمَا نَرٰی باقی عبارتون کا حاصل یہہ ہے
کہ یہہ لوگ مذہب شافعی وغیرہ کی طرف منتسب تہی انکے منتسب ہونے کی یہہ معنی ہین کہ یہہ اصول اجتہاد
اور طریق ترتیب دلایل و استنباط مین شافعی وغیرہ کی موافق تہی اور انکی رائی ونکی رائی سی متحد تہی نہ یہہ
لوگ شافعی وغیرہ کی فروعات مین جو محل بحث ہین مقلد تہی ثبوت اسکا نقل عبارات اسی رسالہ
انصاف اور بیان دلایل کے اس مجلد کی صفحہ ۶۹ سی ۷۳ تک متن منح الباری مین ہو چکا ہی
اسمقام مین خود مخاطب کی کلام و اقرار سی اسمضمونکو ثابت کیا جاتا ہی آپنی صفحہ ۱۰۱ اور ۱۰۲
مین اپنے رسالہ کی صریح اقرار کر لیا ہی کہ یہہ لوگ مجتہد مطلق تہی اور منسوب بمذہب شافعی ہونا انکا
محض اس جہت سی تہا کہ انہون نی اپنے اجتہاد کو اصول امام شافعی پر بنا کیا ہی اور انکا
اجتہاد اونکی اجتہاد سی موافق ہو گیا ہی چنانچہ کہا ہی وبعض از ایشان و غیر ایشان کہ
بدرجہ اجتہاد رسیدہ بودند مثل امام محمد و ابیویسف و محمد بن اسمعیل بخاری و مسلم و ترمذی و ابوداود
وغیرہم بسبب اجتہاد مخالفت از امام خود کردہ اند از مذہب امام خود خارج میشوند اسپر عبارات

انصاف سے یہہ وصف امام بخاری مین ثابت کرکی کہاہی وازین قسم ست امام محمد وابو یوسف در طبقات حنفی و ہرایک ازایشان مجتہد مطلق بود کہ اورا مجتہد فے المذہب نیز گویند و مجتہد مطلق آنست کہ اجتہاد خودرا باصول وقواعد دیگر بنا کند پس ہر کس اجتہاد خودرا باصول ابو حنیفہ بنا کرد چنانچہ محمد وابی یوسف منسوب باو شدند واگر اجتہاد خودرا باصول شافعی بنا کرد چنانچہ مسلم و بخاری منسوب باو شدہ اسیطرح دوچار اورون کو مجتہد بنا کر معنی اونکے منتسب ہونیکی جیسی ہمنے بیان کیی ہین ویسے ہی آپ نے رسالہ انصاف سے نقل کیی ہین چنانچہ فرمایاہے ومعنی انتسابہ الی الشافعی انہ جری علی طریقہ فی الاجتہاد واستقراء الادلۃ وترتیب بعضہا علی بعض ووافق اجتہادہ اجتہادہ انتہی اس بیان سے مخاطب کے صاف ثابت ہوتاہی کہ یہہ لوگ مجتہد تہے نہ مقلد غایۃ مافی الباب یہہ کہ آنکے نزدیک اجتہاد انکا منتسب ہوا نہ مستقل چنانچہ کلام مابعد سے آپکی جو اجتہاد مستقل کی سوای ایمہ اربعہ اورون سے نفی کرتاہی یہی مفہوم ہوتاہی کہ آپ ان محدثین کی اجتہاد مستقل کی نفی کرتی ہین نہ اجتہاد منتسب کے سو اس سے مقلد ہونا اون محدثین کا لازم نہین آتا پس معلوم نہین کہ آپ باوجود ایسی صریح اقرارون کی پہر ان لوگون کو مقلد کیون کہتی ہین پس کیا تو آپ مجتہد منتسب اور مجتہد مستقل اور اجتہاد اور تقلید کے معنی نہین سمجہتی فقط میان مٹہو کی طرح الفاظ ہی یاد کررکہی ہین چنانچہ مجتہد مطلق کو مجتہد فی المذہب قرار دینا آپکا اس احتمال کا موید ہی اور بیان مفصل اسکا ابتداہی رسالہ مین ہوچکاہی اور کیا بحکم آنکہ دروغ گورا حافظہ نباشد بات کہکر بہول جاتی ہین اور کیا دیدہ ودانستہ بحکم اذا لم تستحی فاصنع ماشئت بنظر اغوای خلق اللہ یہہ چالاکیان کررہے ہین اور عنوان بحث پنجم کا آپنے یہہ لکہا ہی بحث پنجم در بیان سند ہر یک از ایمہ اربعہ باصحاب ابرار پہر اس بحث کی ابتدا مین یہہ دعوی کیاہی کہ سب ایمہ کی سند استفادہ علوم در استفہام احکام اصحاب تک پہونچتی ہی در شاہد اسپر یہہ عبارت میزان حسبین بعض اسانید ایمہ کا بیان وارد کی ہی الامام ابو حنیفۃ عن عطاء عن عبد اللہ بن عباس عن رسول اللہ صلعم الامام مالک عن نافع عن ابن عمر عن رسول اللہ صلعم الامام الشافعی عن مالک عن نافع عن ابن عمر عن رسول اللہ صلعم الامام احمد عن الشافعی عن مالک عن نافع عن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہر اسپر یہہ تفریع کی ہی کہ جبکہ سند

سب ایمہ کی اصحاب تک پہونچی تو مقلد اونکی عین مقلد اصحاب کی ہوئی پس اونپر طعن کرنا عین اصحاب
پر طعن ہوا اور یہہ عین گمراہی ہے **جواب اسکا** یہہ ہے کہ ایمہ اربعہ کی ہر بات ایسی ہی اسانید
متصلہ سی اصحاب تک نہین پہونچتی اور نہ میزان شعرانی مین اسکا دعوی ہے بلکہ بعضی باتین ایمہ
کی ایسی اسانید سی اصحاب و آنحضرت تک پہونچتی ہین اور یہی بات میزان کی مقام بیان اسانید
سی معلوم ہوتی ہے کیونکہ وہان بہی چارون اسانید بطور تمثیل کے بیان کیے ہین نہ بطور قاعدہ کلیہ کے چنانچہ
قبل بیان اون اسانید کی صفحہ ۵۶ مین صاف فرمایا ہی ھٰذا مثال صورۃ اتصال مذاھب
المجتھدین واقوال مقلدیھم بنحو الکتاب والسنۃ من طریق السند فتأمله
اسکے بعد وہ چارون اسانید ذکر کیئی ہین اس سی معلوم ہوا کہ جو مخاطب سمجہہ بیٹہا ہی کہ ایمہ اربعہ
کی ساری باتین ایسی ہی اسانید متصلہ سی اصحاب تک پہونچتی ہین سو غلط ہی اور کیونکر غلط نہو
جس حالت مین کہ بہتیری باتین ایمہ اربعہ وغیرہم کی اس قسم سی ہین جنکی اسناد اصحاب تک نہین
پہونچتی کوئی تابعین تک رہتی ہی کوئی تبع تابعین تک کوئی مرسل ہے کوئی مقطوع کوئی منقطع
ہے کوئی معضل چنانچہ ماہرین علم اسانید اور ناظرین کتب حدیث پر مخفی نہین خصوصًا حال مرویات
امام ابو حنیفہ اور امام مالک کا تو ادنی طالب علمون پر جنکو موطا امام مالک اور مسند خوارزمی پر نظر
ہے پوشیدہ نہین اور بہتیری باتین ایمہ اربعہ وغیرہم کی اس قسم سی ہین جنکی سند بجز قیاس کے اور کچہہ
نہین ہے ایمہ نے بسبب میسر نہ آنی حدیث کی اون باتون کو اپنی قیاس سے فرمایا ہی اور انکی بعد احادیث
صحیحہ مخالف اون قیاسی باتون کی محدثین کی نزدیک ثابت ہوئی ہین اور اس قسم کی باتین سب اماموں سی
بڑہکر امام ابو حنیفہ کی مذہب مین پائی جاتی ہین یہہ اسلیئی کہ اونکی وقت مین علم حدیث کا متفرق شہرون اور
سرحدون اور دیہات مین زبانی چرچا تہا نہ اوسوقت لوگون نے اون متفرق مواضع کا سفر
کرکی حدیثین حاصل کین اور نہ کوئی کتاب جامع جو سب کو گہر بیٹہی ملجاتی کسی نے تصنیف فرمائی
اسلیئی آپ کو بہت حدیثین نہین پہونچین پس آپنے لاچاری کو بہت مسایل مین قیاس فرمایا
بخلاف اور اماموں کی کہ اونکے وقت مین احادیث کی تدوین و تصنیف ہوگئی اور لوگون نے

Marfat.com

سفر کرکی حدیثین جمع کردین لہذا اون اماموں کی بنسبت ابو حنیفہ کی بہت حدیثین پہونچین اور
اونکی مذہب مین بنسبت مذہب ابو حنیفہ کی قیاس کم پایا گیا اور اس بات مین امام ابو حنیفہ کا کچہہ کسر
شان نہین اور نہ وہ کسیکی محل طعن و کلام ہین کیونکہ وہ معذور تہی اور بوقت نہ ملنی نص صریح کی قیاس
کی مامور تہی البتہ انکے بعض مقلد متعصب جنکو صحیح حدیثین بخاری و مسلم کی مخالف اقوال قیاسی
انکے امام کی سنائی جاتی ہین تو یہہ اقوال امام کی نہین چہوڑتی اور حدیث صحیح کو قبول نہین کرتے
اور کہتی ہین ہمارا مجتہد ہیچ کار قول امام ہمارا یہہ بیشک محل طعن و لعن ہین اور جسقدر لے دی انپر
کوئی کری یہہ اوسکے لایق ہین اور انہین کے حق مین زبان طعن و تشنیع اہلحق کی جاری ہے ورنہ
مجتہدون کو کون برا کہتا ہی اور انکے مسایل حقہ پر جنکی اسناد متصل انحضرت اور اونکی اصحاب تک
پہونچتی ہے کون طعن کرتا ہی یہہ ہمنی امام شعرانی کی کلام کا [illegible] ترجمہ لکہدیا ہی اور انکی کتاب
سے بیان قسم ثانی اقوال [illegible] کا اور حال نہ پہونچنی بہتیری روایتون کا امام ابو حنیفہ کو اور حال کثرت
قیاس کا انکے مذہب مین اور بیان انکے معذور ہونیکا اور انکی بعض اتباع متعصبین کے لایق طعن و
ملامت ہونیکا نقل کردیا ہے پس جسکو اس بیان کی صحت مین کچہہ کلام ہو یا ہمین بے ادبی اور ہوا
طلبی یا خلاف گوئی کا گمان ہو تو وہ امام شعرانی کی حق مین جو کہنا ہی سو کہی اور اونکی کتاب
کا رد لکہی مجہہ ناقل اور مترجم کو معاف رکہی اور اگر میری نقل کے صحت و مطابقت مین کچہہ
تردد ہو تو امام شعرانی کا کلام متضمن اس بیان کا میزان کبری مین دیکہہ لی صفحہ ۲۷۔ اور ۲۸ مین
اسکے آپ فرماتی ہین واعتقادنا واعتقاد کل منصف فی الامام ابی حنیفة انه لو عاش
حتی دونت احادیث الشریعة بعد رحیل الحفاظ فی جمعها من البلاد والثغور
وظفر بها لاخذ بها وترک کل قیاس کان قاسه وکان القیاس قل فی مذهبه کما
قل فی مذهب غیره بالنسبة الیه لکن لما کانت ادلة الشریعة متفرقة فی عصره
مع التابعین وتابع التابعین فی المدائن والقری والثغور کثر القیاس فی مذهبه
بالنسبة الی غیره من الائمة لعدم وجود النص فی تلک المسائل التی قاس فیها

Marfat.com

بخلاف غيره من الائمة فان الحفاظ كانوا قد رحلوا في طلب الاحاديث
وجمعها في عصرهم من المدائن والقرى ودوّنوها فجاوبت احاديث الشريعة
بعضها الى بعض فهذا كان سبب كثرة القياس في مذهبه وقلته في مذاهب
غيره ويحتمل ان الذي اضاف الى الامام ابي حنيفة انه يقدم القياس
على النص ظفر بذلك في كلام مقلديه الذين يلزمون العمل بما وجدوه
عن امامهم من القياس ويتركون الحديث الذي صح بعد موت الامام
فالامام معذور واتباعه غير معذورين وقولهم ان امامنا لم يأخذ
بهذا الحديث لا ينتهض حجة لاحتمال انه لم يظفر به او ظفر به لكن لم يصح
عنده وقد تقدم قول الائمة كلهم اذا صح الحديث فهو مذهبنا وليس
لاحد معه قياس ولا حجة الا طاعة الله ورسوله بالتسليم له انتهى ما
قال الشعراني ناقلا عن بعض الائمة اور صفحه ٥٣ مين اوسكى فرماتى هين ومن اعتقادنا
في جميع ائمة المجتهدين انهم كانوا لا يثبتون لهم قولا في الشريعة الا عند
فقدهم النص في ذلك عن الشارع فلو ان الامام ابا حنيفة ظفر بحديث
من مس فرجه فليتوضأ لقال به ايضا وحمله على اهل العافية من الوسواس
مثلا او على الاكابر من العلماء والصالحين ونزّل الحديثين على مرتبتي
الميزان اور صفحه ٣٠ مين فرماتى هين فان قلت فما اصنع بالاحاديث التي صحت
بعد موت امامي ولم يأخذ به فالجواب الذي ينبغي لك ان تعمل بها
فان امامك لو ظفر بها وصحت عنده لربما امرك بها فان الائمة
كلهم اسرى في يد الشريعة اور صفحه ١٢ مين فرماتى هين خلاف ما عليه بعض
المقلدين حتى انه قال لو وجدت حديثا في البخاري ومسلم لم يأخذ به امامي
لا اعمل به وذلك جهل منه بالشريعة واول من يتبرأ منه امامه

كَانَ مِنَ الْوَاجِبِ عَلَيْهِ حَمْلُ اِمَامِهِ عَلٰى اَنَّهُ لَمْ يَظْفَرْ بِذٰلِكَ الْحَدِيْثِ اَوْ لَمْ يَصِحَّ عِنْدَهُ اِنْتَهٰى مُخْتَصَرًا وَقَدْ تَمَّ بِتَمَامِهِ فِيْ صَفْحَةِ ۹۴ تمام ہوا جواب رسالہ مخاطب کا فالحمد لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى اب ہم اپنی اس رسالہ کو ایک خاتمہ پر ختم کرتے ہین

خاتمۃ الرسالہ

اولا راقم کا یہہ ارادہ تہا کہ رسالہ مخاطب کی جواب مین اختصار اور اجمال اختیار کرین اور اسکی اکثر باتونکی جواب مین معیار الحق کے جوابون پر اکتفا کرین اور جن کتابون کی حوالی سی فتوی علمای دہلی مین عدم ثبوت تقلید معین کا دعوی کیاہی اونکے عبارتون کی پتہ و نشان معیار الحق مین بتلادین اور جو اسمین نہون اونکو بضمن خاتمہ کی بعینہا نقل کردین اصل تمام عبارتین کتب مذکورۃ الفتوی کی نقل کرنے کی تکلیف نہ اوٹہاوین چنانچہ ابتدای رسالہ مین اس ارادہ کو ہم ظاہر بہی کر چکے ہین لیکن بعد تحریر چند ابتدائی اقوال مخاطب کی قلم راقم مین ضبط نرہا اور یہہ فرط حمیت حق سے بی بس ہوگیا اور تنگی میدان اختصار سی لاچار ہوکر عرصہ وسیع بسط و تفصیل مین تیز گام ہو چلا پس مخاطب کے ہر ہر قول کے جواب مین طومار لکہتا گیا اور اصل عبارات مذکورۃ الفتوی اور انکی سوائے بیسیون روایات سلف و خلف متضمنہ نفی تقلید معین کو بوجہ بسط رقم زد کرتا گیا پس اب ان روایات کی نقل کرنیکی خاتمہ مین کچہہ حاجت نہین ہے اور نفی وجوب تقلید معین بہت نقول اور دلایل سے واضح ہوگئی سو جسکی دلمین توحید واتباع سنت کا نور ہے وہ اس سی فایدہ اوٹہاویگا اور جو کور باطن خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ کا مصداق ہے اسکی وہ چند تفصیل و بیان سی بہی راہ حق نہ پاویگا وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا اللہ تعالی سب مومنون کی دلون کو نور توحید واثبات سنت سی روشن کری اور ظلمت تقلید متعصبانہ سی پناہ مین رکہی آمین ثم آمین

اِختتم الکتاب بعون الملک الوہاب

بقلم ہیچمیرز بندہ عمر دراز فایض عفی عنہ

Marfat.com

هذه ابيات في مدح علم الحديث واهله وذم اهل الرأي والعمل به

لخصتها من قصيدة طويلة انشدها الفاضل اللوذعي القمقام الالمعي القاضي ملا محمد القشاوري حفظه الله بلطفه الخفي والجلي

اما الحديث فلا يخفى جلالته	فانه من علوم الدين عمدان	عمان فيض طويل الباع كرته	فيه جمان وياقوت ومرجان
كل العلوم سما لكن بها ثقتي	اهل الحديث لدين الله اعوان	روى ابن ماجة عن ثوبان قال لنا	رسولنا خصه بالقرب رحمان
ان لا تزال فريق جل رتبتهم	من امتي ظاهر للحق معوان	غدوا على الحق منصورين اهل وفا	ولا يضرهم لوم وخذلان
هذا الحديث دليل في مناقبهم	وفي جلالتهم ذا فيه برهان	اهل الحديث لقد صانوا بهمتهم	دين الرسول وما شانوا وما خانوا
فهم بحفظ اصول الشرع من حفظه	وهم لعلم رسول الله خزان	علم الحديث كانهم دام رافعها	وما عداه علوم الدين ولدان
اهل الحديث هم الكاسون ثوب رضى	وغيرهم من اولي الآراء عريان	قوم تخالهم في الحب انهمكوا	ومن رحيق ازكا العلم نشوان
[illegible]	الا اكارم كرام حيثما كانوا	روحي الفدا من كلام فيه حدثنا	وغيره من كلام الناس عدوان
ناهيك مرتبة عن ان يكون لها	امن قول النبي حبذا الشان	اهل الحديث اطباء وغيرهم	مرضى من الغي طرا انهم آن
اهل الحديث حلوا الشرب مختضر	وغيرهم في بوادي العقل عطشان	اهل الحديث نجوم يهتدي بهم	في ظلمة الليل نوار اذا بانوا
اهل الحديث هم الفائزون بقصدهم	وغيرهم في فيافي الجهل حيران	اهل الحديث ملوك في مفاخرهم	من العلاء والثنا والمجد تيجان
ان زحموا اوتقوا او حوربوا غلبوا	اهل الاحاديث في المضمار فرسان	وغيرهم في المعالي لا يقاس بهم	لا يستوي قط يقظان ووسنان
علم الحديث ترى في رونقه وضيا	روضا بهيجا له روح وريحان	كانه عندليب القدس في طرب	وغيره من علوم العقل غربان
وفي الاحاديث اسفار مهذبة	لاهلها كلها روض وبستان	منها صحيح البخاري جل معتمد	وفي الصحاح له فضل ورجحان
راقت شمائله فاقت مسائله	ما ساءها لمه شجو واحزان	كل الاحاديث فيه جل مستند	خال عن السقم من افاك بهتان
كان طلعته في بهجة وسنا	قلائد الدر قد صاغها عقيان	وبعده مسلم تاليه مرتبة	ما في رواته قدح ونقصان
لا تتركن حديثا صح عن سقم	بقول مفت وفي هذا الدين طغيان	مهما يصح حديث فهو مذهبنا	بلا انتزار كما قد قال نعمان
فاخش الاله ولا تترك كلام نبي	من قول مفت له ما فيه برهان	نعوذ بالله من هذا النسخ بملته	فلا يجاس من التعميق خان
اما كفاك احاديث الرسول اما	اياك والجهل لا يغويك فتان	من يهده الله لا يخشى ضلالته	ان ان هيت فلا يرديك شيطان
	يا غافر الذنب اغفر سيئات طلا	فضلا فانك منان وحنان	

Marfat.com

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

من احیی سنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید

از تالیف شریف سند المفسرین سید المحدثین حافظ آیات رب العالمین جامع احادیث سید المرسلین عارف باللہ

آیۃ من آیات اللہ الباری محمد بن اسمٰعیل البخاری المتوفی سنہ ۲۵۶ھ رحمۃ اللہ علیہ

جزء رفع الیدین فی الصلوٰۃ

باہتمام خاکسار شیخ احمد ابن شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب لاہور بازار کشمیری ومالک مطبع احمدی

سنہ ۱۳۱۹ھ

در مطبع احمدی واقع شہر لاہور محلہ سادھواں

طبع گردید

بسم الله الرحمن الرحیم

شمۂ از احوال امام بخاری محمد بن اسمعیل صاحب صحیح بخاری رحمة الله تعالی علیه

مؤلف رساله ہذا از کتاب بستان المحدثین مصنفه شاه عبد العزیز محدث دہلوی رحمة الله علیه صفحه ۱۰۰ مطبوعه لاہور

در حالت طفولیت ہر دو چشم او از نور بصارت عاری گشته بود و مادرش را بایں سبب قلق شدید و انگیز حال میماند روزی حضرت ابراہیم خلیل علیه الصلوة والسلام را بخواب دید که گویا میفرمایند خوش باش که حقتعالی بصارت پسر ترا باز عنایت فرمود و این بسبب بسیاری دعا و گریه و زاری تست صبح که برخاست چشم پسر را بینا دید و ده ساله بود که در مکتب ہر جا نام حدیث شنیدے او را یاد گرفتی در ہمان سن و سال مشغول بیاد کردن احادیث بود و چون از مکتب برآمد شخصے را از علماء حدیث در بخارا شنید که مشهور بداخلی بود نزد او آمد و رفت شروع کرد روزے داخلی از نسخه خود بر مردم احادیث میخواند و در اثناء خواندن بر زبان او جاری شد که سفیان عن ابی الزبیر عن ابراہیم بخاری مبادرت کرده گفت که حضرت ابو الزبیر از ابراہیم روایت ندارد داخلی او را تہنیت کرد بخاری باز گفت که مراجعت باصل نسخه خود باید فرمود پس داخلی در خانه رفت و در اصل نسخه نظر نمود پس از خانه برآمد و گفت که این طفل را طلبند چون بخاری حاضر شد گفت چیزیکه من خوانده بودم البته غلط برآمد باری بگو که صحیح چگونه است بخاری گفت که در اصل سفیان عن الزبیر بن عدی عن ابراہیم است داخلی حیران شده گفت که فی الواقع ہمچنین ست پس قلم برداشت و نسخه قرارت را تصحیح نمود و این قصه او را در سن یازده سالگی اتفاق افتاده و ہرگاه شانزده ساله شد تمام کتابہای ابن مبارک یاد گرفت و تسخ وکیع را از بر کرد باز ہمراه مادر و برادرش که احمد نام داشت برائے حج بمکه معظمه روانه شد چون از حج فارغ شدند مادرش و برادرش بوطن رجوع کردند و او در بلاد حجاز برائے طلب حدیث متوقف ماند چون ہژده ساله شد تصنیف آغاز نهاد و در فضائل صحابه و تابعین و اقاویل ایشان تصنیفات پرداخت و آخر آنهمه را مجموع و مرتب ساخته کتاب التاریخ پرداخت و کتاب التاریخ نزد قبر منور رسول مطهر تبییض نموده در شبہائے ماہتابے نوشت بخاری گفت که ہیچ اسمے در تاریخ من مذکور نیست مگر که قصه درازی از قصص او یاد دارم لیکن ترسیدم که اگر آن ہمه قصه را درین کتاب درج کنم موجب تطویل و ملال شاگردان خواہد شد حامد بن اسمعیل که یکے از محدثان عصر اوست میگوید که بخاری ہمراه ما در طلب حدیث پیش شیوخ وقت آمد و رفت میکرد و ہرگز دوات و قلم و محبره نمے برداشت و ہیچ نمے نوشت ما او را گفتیم که ترا ازین آمد و رفت چه فائده است چون ہیچ نمے نویسی آنچه میشنوی از یاد میرود و چون باد در یک گوش مے در آید و

Marfat.com

گوش دیگری برآید بعد از شانزده روز گفت که شما بسیار مرا تنگ کردید حالا بیارید آنچه شما نوشته اید و محفوظ مرا
با و مقابله کنید و دریں مدت تا پانزده هزار حدیث نوشته بودیم این همه را از یاد خواندن گرفت و آن قدر بصحت میخواند که
ما نوشته های خود را از خوانده او تصحیح میکردیم بعد از آن گفت که شما مے پندارید که من عبث سرگردانی مے کنم از همان روز
یقین کردیم که این شخص شدنی ست و کسی با وے برابری نخواهد کرد و سبب تصنیف این جامع صحیح او را چنین شد که
روزی در مجلس اسحاق بن راهویه حاضر بود یاران اسحاق بن راهویه گفتند که اگر کسی توفیق یابد و مختصری در سنن جمع
نماید و بر احادیث صحیحه که بدرجهٔ اعلای صحت رسیده اند اکتفا کند چه خوب باشد که عمل کنندگان بے دغدغه و بے مراجعت
مجتهدین بدان عمل نمایند این سخن در دل بخاری جا کرد و از همان وقت تصنیف این جامع بخاطرش افتاد و از جمله
شش لکھ حدیث که نزد او موجود بود انتخاب شروع کرد و آنچه بسیار صحیح بود بر همان اکتفا نمود و بعضے احادیث
صحیحه که هم باین درجه رسیده اند ترک هم کرده بخوف تطویل یا بوجهے دیگر و برائے نوشتن هر حدیث غسل بجا مے آورد
و دو رکعت مے گذارد و در عرصه شانزده سال از انتخاب این احادیث فارغ گردید و چون خواست
که آن احادیث را بر مضامین آن تطبیق دهد و این را در عرف محدثین ترجمه گویند در مدینه منوره فیما بین قبر
مبارک و منبر اطهر آن سرور علیه صلوٰة الله العلی الاکبر این مهم را سرانجام داد و در وقت نوشتن هر
ترجمه شفعے ادا مے نمود بالجمله بحسن نیت او این جامع بآن حد مقبول افتاد که در حیات او این کتاب را
بلا واسطه از وے نود هزار کس شنیده اند که آخر همه فربری ست والغرض بجهة علو اسناد روایت او
شایع گشته و از نوادر بخاری آنست که میگفت که من امید وارم که مرا روز حساب از غیبت کسے نپرسند که
هیچ کس را غیبت نه کرده ام و این تورع و تعفف بسیار عجیب است و او را بسنت صالحین ابتلائے و
محنتے در پیش آمد که خالد بن احمد ذهلی امیر بخارا او را تکلیف داد که بخانه آمده پسران مرا جامع و تاریخ و دیگر کتب
خود درس گفته باشد بخاری گفت که این علم علم حدیث است این را ذلیل نمے کنم اگر ترا غرض باشد پسران خود
را در مجلس من بفرست تا بدیگر طلبه و تلامذه تحصیل نمایند امیر گفت اگر چنین ست پس باید که در وقت حضور پسران
من کسے را از دیگر طلبه بار ندهی و حجاب و چوب داران من بر در ایستاده باشند نخوت من قبول
نمیکند که در مجلسے که پسران من باشند هر اسکاف و حائک پهلو نشین ایشان باشند بخاری این هم قبول
نداشت گفت که این علم میراث پیغمبر ست تمام امت در آن شریک ست خاص به کسے نمے شود باین
گفت و شنید امیر مذکور از بخاری دل گردان کرد و کدورت در خاطر طرفین روز بروز تزاید داشت تا آنکه
امیر مذکور ابن ابی الورقا و دیگر علما ظاهر آن وقت را با خود رفیق ساخته در مذهب بخاری و در اجتهاد او طعن و
تخطیه آغاز نهاده محضری درست ساخته بخاری را از بخارا اخراج کردند چون بخاری از بخارا برآمد

Marfat.com

درجناب الٰہی دعا فرمود کہ بارخدایا این مردم را مبتلا کن بچیزے کہ مرا می خواہند کہ برسانند کم از یک
ماہ نگذشتہ بود کہ خالد بن احمد معزول شد و حکم خلیفہ رسید او را بر خر سوار کردہ تشہیر نمایند و آخر حال
او بکمال تباہی انجامید چنانچہ در تواریخ معروف و مسطور ست و حریث بن ابی الورقا را رسوائی و فضیحت
عظیم در ناموس رسید و یکے دیگر را از علماء آنوقت کہ دریں امر شریک شدہ بود آفت اولاد رسید و بخاری
دریں غربت اوّلاً بہ نیشاپور رفت و از انجا ہم بجہت ناموافقت امیر انجا برگشت و آخر بخرتنگ کہ
دیہی است بر دو فرسنگ از سمرقند وفات یافت در ۲۵۶ھ عمر شریفش ۶۲ سال بود تولد او در
۱۹۴ھ چنانچہ گفتہ اند ولد فی صدق ۱۹۴ و عاش حمید ۶۲ و مات فی نور ۲۵۶ و در اتحاف
النبلا مطبوعہ نظامی کانپور از صفحہ ۹۴ تا صفحہ ۵۵ مناقب و فضائل او درج
ست و مرقوم ہست کہ ابو بکر خطیب بغدادی بسند خویش از عبد الواحد طاولسی نقل کردہ گفت
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم را در خواب دیدم کہ با جمعے از اصحاب ایستادہ انتظارے کشند
سلام کردم جواب سلام من باز داد گفتم یا رسول اللہ سبب توقف شما دریں موضع چیست
فرمود انتظر محمد بن اسمٰعیل یعنے انتظار آمدن محمد بن اسمٰعیل بخاری مے کشم بعد از چند روز
خبر وفات بخاری رسید چوں تفحص کردم از وقت وفاتش ہماں ساعت بود کہ در واقعہ دیدہ بودم
آنحضرت را صلے اللہ علیہ وسلم ماشاء اللہ **شعر** بچہ ناز رفتہ باشد زجہاں نیازمندے ❖ کہ بوقت
جان سپردن بسرش رسیدہ باشی ❖ چوں وے را دفن کردند رائحہ طیبہ از مشک اذفر از قبر او میدمید
و ایں رائحہ مدتے از خاک تربت او استشمام میکردند و زائران آں خاک را تبرکاً میبردند چندانکہ مغاکی بر
تربت او پیدا شد مردم پنجرہ از چوب برآں تربت داوند پس خاک ماحول پنجرہ می بردند و ہماں رائحہ
شمیدند تا مدت ہائے مدید آں رائحہ باقی ماند **شعر** ہر جا کہ تو بگذری و برداری پے ❖ گل روید لالہ
روید اندر پے وے ❖ ذکر ذالک فی اشعۃ اللمعات للشیخ عبد الحق دہلوی و نیز در بستان
المحدثین آوردہ کہ خواندن این جامع صحیح در اوقات شدت و خوف دشمن و لجاج و مرضے
و غلو قحط و دیگر بلایا تریاق مجرب است و این کتاب را در منامات بسیار آنجناب نسبت بخود
کردہ از انجملہ آنکہ محمد بن مروزی درمیان رکن و مقام خوابیدہ بود آنجناب را بخواب دید کہ
میفرمایند کہ ای ابو زید تا کجا کتاب شافعی را درس خواہی گفت چرا کتاب مرا درس نمے گوئی محمد
بن احمد سراسیمہ عرض کرد کہ یا رسول اللہ قربانت شوم کتاب شما کدام است فرمود جامع محمد بن
اسمٰعیل بخاری و از امام الحرمین نیز مثل این منام منقول است ❖

قرة العينين في رفع اليدين

بسم الله الرحمن الرحيم

قال ابو عبد الله محمد بن اسمعيل بن ابراهيم البخاري الرد على من انكر رفع الايدي في الصلوة عند الركوع واذا رفع راسه من الركوع وابهم على العجم في ذلك تكلفا لما لا يعنيه فيما ثبت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من فعله وروايته عن صحابة ثم فعل اصحاب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم والتابعين واقتداء السلف بهم في صحة الاخبار بعض عن بعض الثقة عن الثقة من الخلف العدول رحمهم الله وانجز لهم ما وعدهم على ضغينة صدره وحرجة قلبه نفارا عن سنن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لما يحمله واستكنان عداوة لاهلها لشوب البدعة لحمه وعظامه ومخه وانسه باحتفاء العجم حوله اغترارا وقال النبي صلى الله عليه وسلم لا تزال طائفة من امتي قائمة على الحق لا يضرهم من خذلهم ولا خلاف من خالفهم ماضين في ذلك ابدا في جميع سنن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لاحياء ما اميتت وان كان فيها بعض التقصير بعد الحث والارادة على صدق النية وان يقام للاسوة في رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بما ابيح على الخلق في افعال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في غير عزيمة حتى يعزم على ترك فعل من نهي وعمل بامر رسول الله صلى الله عليه وسلم مما امر الله خلقه وفرض عليهم طاعته لو اوجب عليهم اتباعهم اياه وطاعتهم له طاعة نفسه عز وجل ذي الطول فقال وما اتكم الرسول فخذوه وما نهكم عنه فانتهوا وقال من يطع الرسول فقد اطاع الله و

قال فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا في انفسهم
حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما وقال فليحذر الذين يخالفون عن امره
ان تصيبهم فتنة او يصيبهم عذاب اليم وقال لقد كان لكم في رسول الله
اسوة حسنة لمن كان يرجوا الله واليوم الآخر وذكر الله كثيرا
فرحم الله عبدا استعان باتباع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم واقتفاء من اثره
ويستعيذ تبارك وتعالى من سهو نفسه وتصلية رسله لقوله عز وجل
فمن اتبع هداي فلا يضل ولا يشقى اخبرنا اسمعيل بن ابي يونس حدثنا
عبد الرحمن بن ابي الزناد عن موسى بن عقبة عن عبد الله بن الفضل الهاشمي عن عبد الرحمن
بن هرمز الاعرج عن عبيد الله بن ابي رافع عن علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه ان
رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان يرفع يديه اذا كبر للصلوة حذو منكبيه
واذا اراد ان يركع واذا رفع راسه من الركوع واذا قام من الركعتين فعل مثل
ذلك قال البخاري وكذلك يروى عن سبعة عشر نفسا من اصحاب النبي صلى الله تعالى عليه
وسلم انهم كانوا يرفعون ايديهم عند الركوع وعند الرفع منه ابو قتادة الانصاري
وابو اسيد الساعدي البدري ومحمد بن مسلمة البدري وسهل بن سعد الساعدي
وعبد الله بن عمر بن الخطاب وعبد الله بن عباس بن عبد المطلب الهاشمي وانس بن مالك
خادم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وابو هريرة الدوسي وعبد الله بن عمرو
بن العاص وعبد الله بن الزبير بن العوام القرشي ووائل بن حجر الحضرمي
ومالك بن الحويرث وابو موسى الاشعري وابو حميد الساعدي الانصاري
وعمر بن الخطاب وعلي بن ابي طالب وام الدرداء رضي الله

تعالیٰ عنہم قال الحسن وحمید بن ہلال کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم یرفعون ایدیہم لم یستثن احدا من اصحاب النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم دون احد
ولم یثبت عند اہل العلم عن اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما وصفنا وکذلک روایتہ عن
عدۃ من علماء اہل مکۃ واہل الحجاز واہل العراق والشام والبصرۃ والیمن و
عدۃ من اہل خراسان منہم سعید بن جبیر وعطاء بن ابی رباح ومجاہد و
القاسم بن محمد وسالم بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب وعمر بن عبد العزیز و
النعمان بن ابی عیاش والحسن وابن سیرین وطاوس ومکحول وعبد اللہ بن دینار
ونافع مولی عبد اللہ بن عمر والحسن بن مسلم وقیس بن سعد وعدۃ کثیرۃ
وکذلک یروی عن ام الدرداء انہا کانت ترفع یدیہا وقد کان عبد اللہ بن
المبارک یرفع یدیہ وکذلک عامۃ اصحاب ابن المبارک منہم علی بن الحسین وعبد
ابن عمر ویحیی بن یحیی ومحدثی اہل بخارا منہم عیسی بن موسی و
کعب بن سعید ومحمد بن سلام وعبد اللہ بن محمد المسندی وعدۃ ممن
لا یحصی لا اختلاف بین من وصفنا من اہل العلم وکان عبد اللہ بن الزبیر و
علی بن عبد اللہ ویحیی بن معین واحمد بن حنبل واسحق بن ابراہیم یثبتون عامۃ
ہذہ الاحادیث عن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ویرونہا حقا
وہؤلاء اہل العلم من اہل زمانہم وکذلک روی عن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب
حدثنا علی بن عبد اللہ ثنا سفیان ثنا الزہری عن سالم بن عبد اللہ
عن ابیہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یرفع یدیہ اذا کبر واذا
رفع راسہ من الرکوع ولا یرفع ذلک بین السجدتین قال علی بن عبد اللہ وکان

Marfat.com

اعلموا اهل زمانه رفع اليدين حق على المسلمين بما روى الزهري عن سالم عن ابيه

حدثنا مسدد ثنا يحيى بن سعيد ثنا عبد الحميد بن جعفر ثنا محمد بن عمرو

قال شهدت ابا حميد في عشرة من اصحاب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

احدهم ابو قتادة بن الربعي رضي الله تعالى عنه يقول انا اعلمكم بصلوة رسول الله

صلى الله تعالى عليه وسلم قالوا كيف فوالله ما كنت اقدمنا له صحبة ولا اكثرنا له اتباعا

قال بلى قد رأيته قالوا فاذكر قال كان اذا قام الى الصلوة رفع يديه واذا ركع

واذا رفع راسه من الركوع واذا قام من الركعتين فعل مثل ذلك قال

البخاري سألت ابا عاصم عن حديث عبد الحميد بن جعفر فعرفه فقال

حدثني عبد الله بن محمد عنه ثنا عبد الحميد بن جعفر ثنا محمد بن عمرو بن

عطاء قال شهدت ابا حميد في عشرة من اصحاب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم احدهم

ابو قتادة بن ربعي قال انا اعلمكم بصلوة النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فذكر

مثله فقالوا كلهم صدقت اخبرنا عبد الله بن محمد ثنا عبد الملك

بن عمرو ثنا فليح بن سليمان حدثني عباس بن سهل قال اجتمع ابو حميد

ابو اسيد وسهل بن سعد ومحمد بن مسلمة فذكروا صلوة رسول الله صلى الله

تعالى عليه وسلم فقال ابو حميد انا اعلمكم بصلوة رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

قام فكبر فرفع يديه ثم رفع يديه حين كبر للركوع فوضع يديه على ركبتيه

حدثنا عبيد بن يعيش ثنا يونس بن بكير انا ابو اسحق عن العباس

ابن سهل الساعدي قال كنت بالسوق مع ابي قتادة وابي اسيد وابي حميد

كلهم يقولون انا اعلمكم بصلوة رسول الله تعالى عليه وسلم فقالوا لاحدهم

٨

صلى فكبر ثم قرأ ثم كبر وركع فقالوا اصبت صلوة رسول الله صلى الله تعالى
عليه وسلم حدثنا ابو الوليد هشام بن عبد الملك وسليمان بن حرب قالا
ثنا شعبة عن قتادة عن نصر بن عاصم عن مالك بن الحويرث رضي الله تعالى
عنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا كبر رفع يديه واذا ركع واذا رفع راسه
من الركوع حدثنا محمد بن عبد الله بن حوشب ثنا عبد الوهاب ثنا
حميد عن انس رضي الله تعالى عنه قال كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم
يرفع يديه عند الركوع حدثنا اسمعيل ثنا ابن ابي الزناد عن موسى بن عقبة
عن عبد الله بن الفضل عن عبد الرحمن بن هرمز الاعرج عن عبد الله بن ابي رافع
عن علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله تعالى عليه
وسلم كان اذا قام الى الصلوة المكتوبة كبر ورفع يديه حذو منكبيه واذا اراد
ان يركع ويصنعه اذا رفع راسه من الركوع ولا يرفع يديه في شيء من صلوته وهو
قاعد واذا قام من السجدتين رفع يديه كذلك وكبر حدثنا ابو نعيم الفضل بن
دكين انبأ قيس بن سليم العنبري قال سمعت علقمة بن وائل بن حجر حدثني ابي
قال صليت مع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فكبر حين افتتح الصلوة ورفع يديه
ثم رفع يديه حين اراد ان يركع وبعد الركوع قال البخاري وروى ابو بكر النهشلي
عن عاصم بن كليب عن ابيه ان عليا رضي الله تعالى عنه رفع يديه في اول
التكبير ثم لم يعد بعد وحديث عبيد الله هو شاهد فاذا روى رجلان
عن محدث قال احدهما رايته فعل وقال الآخر لم اره فالذي قال رايته فعل فهو
شاهد والذي قال لم يفعل فليس هو بشاهد لانه لم يحفظ الفعل وهكذا

قال عبد الله بن الزبير كشاهدين شهدا ان لفلان على فلان الف درهم باقرار
وشهد اخران انه لم يقر بشيء يعمل بقول الشاهدين ويسقط ما سواه وكذلك
قال بلال رايت النبي صلى الله عليه وسلم في الكعبة وقال الفضل بن عباس لم يصل
اخذ الناس بقول بلال لانه شاهد ولم يلتفتوا الى قول من قال لم يصل حين
لم يحفظ قال عبد الرحمن بن مهدي ذكرت للثوري حديث النهشلي عن عاصم بن كليب
فانكره حدثنا عبد الله بن يوسف انبأ مالك عن ابن شهاب عن سالم
بن عبد الله عن ابيه ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان يرفع يديه
حذو منكبيه اذا افتتح الصلوة واذا كبر للركوع واذا رفع راسه من الركوع رفعهما
كذلك وكان لا يفعل ذلك في السجود اخبرنا ايوب بن سليمان ثنا
ابو بكر بن ابي اويس عن سليمان بن بلال عن العلاء انه سمع سالم بن عبد الله
ان اباه كان اذا رفع راسه من السجود واذا اراد ان يقوم رفع يديه
حدثنا عبد الله بن صالح ثنا الليث اخبرني نافع ان عبد الله بن عمر
كان اذا استقبل الصلوة رفع يديه قال واذا ركع واذا رفع راسه من الركوع
واذا قام من السجدتين كبر حدثنا الحميدي انبأ الوليد بن مسلم قال
سمعت زيد بن واقد يحدث عن نافع ان ابن عمر رضي الله تعالى عنهما
كان اذا راى رجلا لا يرفع يديه اذا ركع واذا رفع رماه بالحصى قال البخاري
ويروى عن ابي بكر بن عياش عن حصين عن مجاهد انه لم ير ابن عمر رضي الله تعالى
عنهما رفع يديه الا في اول التكبير وروي عنه اهل العلم انه لم يحفظ من ابن عمر الا
ان يكون سها كما يسهو الرجل في الصلوة في الشيء بعد الشيء كما ان اصحاب محمد

١٠

Marfat.com

صلى الله تعالى عليه وسلم كما يسهون في الصلوة فيسلمون في الركعتين في الثلاث

الا ترى ان ابن عمر رضي الله تعالى عنهما كان يرمي من لا يرفع يديه بالحصى فكيف

يترك ابن عمر شيئا يامر به غيره وقد راى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فعله

قال البخاري قال يحيى بن معين حديث ابي بكر عن حصين انما هو توهم منه لا

اصل له حدثنا محمد بن يوسف ثنا عبد الاعلى بن مسهر ثنا عبد الله

ابن العلاء بن زبير ثنا عمر بن المهاجر قال كان عبد الله بن عامر سألني

ان استاذن له على عمر بن عبد العزيز فاستاذنت له عليه فقال الذي جلد

اخاه في ان رفع يديه ان كنا لنؤدب عليه ونحن غلمان في المدينة فلم ياذن

له قال البخاري وكان زائدة لا يحدث الا اهل السنة اقتداء بالسلف ولقد

رحل قوم من اهل بلخ مرجئة الى محمد بن يوسف بالشام فاراد محمد اخراجهم

منها حتى تابوا من ذلك ورجعوا الى السبيل والسنة ولقد راينا غير واحد

من اهل العلم يستتيبون اهل الخلاف فان تابوا والا اخرجوهم من مجالسهم

ولقد كلم عبد الله بن الزبير سليمان بن حرب وهو يومئذ قاضي مكة ان

يحجر على بعض اهل الرأي فحجر عنه سليمان فلم يكن يجتري بمكة ان يفتي

حتى يخرج عنها حدثنا مالك بن اسمعيل ثنا شريك عن ليث عن عطاء قال

رايت ابن عباس وابن الزبير وابا سعيد وجابرا رضي الله تعالى عنهم يرفعون

ايديهم اذا افتتحوا الصلوة واذا ركعوا حدثنا محمد بن الصلت ثنا

ابو شهاب عن عبيد الله عن محمد بن اسحق عن عبد الرحمن الاعرج عن ابي

هريرة رضي الله تعالى عنه انه كان اذا كبر رفع يديه واذا ركع واذا

١١

ورفع رأسه من الركوع حدثنا مسدد ثنا عبد الواحد بن زياد عن عاصم
الاحول قال رأيت انس بن مالك رضي الله عنه اذا افتتح الصلوة كبر ورفع
يديه ويرفع كلما ركع ورفع رأسه من الركوع حدثنا مسدد ثنا هشيم
١٣ عن ابي جمرة قال رأيت ابن عباس رضي الله تعالى عنهما يرفع يديه حيث كبر
واذا رفع رأسه من الركوع حدثنا سليمان بن حرب ثنا يزيد بن ابراهيم
عن قيس بن سعيد عن عطاء قال صليت مع ابي هريرة رضي الله تعالى عنه
فكان يرفع يديه اذا كبر واذا رفع حدثنا مسدد ثنا خالد ثنا حصين
عن عمرو بن مرة قال دخلت مسجد حضرموت فاذا علقمة بن وائل يحدث
عن ابيه قال كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يرفع يديه قبل الركوع
حدثنا خطاب بن اسمعيل عن عبد ربه بن سليمان بن عمير قال
رأيت ام الدرداء ترفع يديها في الصلوة حذو منكبيها حدثنا مقاتل
ثنا عبد الله بن المبارك انا اسمعيل حدثني عبد ربه بن
سليمان بن عمير قال رأيت ام الدرداء رضي الله تعالى عنها ترفع يديها في الصلوة
حذو منكبيها حين تفتتح الصلوة وحين تركع فاذا قالت سمع الله لمن حمده
رفعت يديها وقالت ربنا ولك الحمد قال البخاري ونساء بعض اصحاب النبي
صلى الله تعالى عليه وسلم هن اعلم من هؤلاء حين رفعن ايديهن في الصلوة
حدثنا اسحق بن ابراهيم الحنظلي ثنا محمد بن فضيل عن عاصم بن كليب
عن محارب بن دثار رأيت ابن عمر رضي الله تعالى عنهما رفع يديه في الركوع فقلت
له في ذلك فقال كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا قام من الركعتين

اور رکوع سے سر اٹھاتے حدیث کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے عاصم احول سے کہا میں نے انس بن مالک کو دیکھا جب شروع کرتے نماز کو اللہ اکبر کہتے اور رفع یدین کرتے جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے حدیث کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث کی ہم سے ہشیم نے ابو جمرہ سے کہا میں نے ابن عباس کو دیکھا رفع یدین کرتے جب اللہ اکبر کہتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے حدیث کی ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ابراہیم نے قیس بن سعد سے انہوں نے عطاء سے کہا نماز پڑھی میں نے ابوہریرہ کے ساتھ تو وہ رفع یدین کرتے جب اللہ اکبر کہتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے حدیث کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث کی ہم سے خالد نے کہا حدیث کی ہم سے حصین نے عمرو بن مرہ سے کہا میں گیا مسجد میں حضرموت کی تو ناگاہ علقمہ بن وائل حدیث بیان کرتا تھا اپنے باپ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدین کرتے تھے قبل رکوع کے حدیث کی ہم سے خطاب بن اسمعیل نے عبد ربہ بن سلیمان بن عمیر سے کہا دیکھا

١٢

میں نے ام الدرداء کو کہ اٹھاتی تھیں دونوں ہاتھ نماز میں برابر مونڈھوں کے حدیث کی ہم سے مقاتل نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے کہا خبر دی ہم کو اسمعیل نے کہا حدیث کی مجھ سے عبد ربہ بن سلیمان بن عمیر نے کہا میں نے دیکھا ام الدرداء کو اٹھاتی تھیں دونوں ہاتھ نماز میں برابر مونڈھوں کے جس وقت شروع کرتیں نماز اور جس وقت رکوع کرتیں اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتیں اٹھاتیں دونوں ہاتھ اور کہتیں ربنا ولک الحمد کہا بخاری نے اور بعض بیبیاں صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ زیادہ جانتی ہیں ان لوگوں سے جب رفع یدین کیا انہوں نے نماز میں حدیث کی ہم سے اسحق بن ابراہیم حنظلی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن فضیل نے عاصم بن کلیب سے انہوں نے محارب بن دثار سے کہا دیکھا میں نے ابن عمر کو رفع یدین کرتے رکوع میں پس کہا میں نے ان سے اس باب میں پس کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے دو رکعتوں سے

Marfat.com

١٣

كبر ورفع يديه حدثنا مسلم بن ابراهيم ثنا شعبة ثنا عاصم بن كليب عن
ابيه عن وائل بن حجر الحضرمي رضي الله تعالى عنه انه صلى مع النبي
صلى الله تعالى عليه وسلم فلما كبر رفع يديه فلما اراد ان يركع رفع يديه قال
البخاري ويروى عن عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله تعالى عليه
وسلم وعن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم
وعن جابر بن عبد الله رض عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وعن عبيد بن
عمير عن ابيه عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وعن ابن عباس رض عن النبي صلى الله
تعالى عليه وسلم وعن ابي موسى عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان يرفع يديه عند الركوع
واذا رفع راسه قال البخاري وفيما ذكرنا كفاية لمن يفهمه ان شاء الله تعالى حدثنا
محمد بن مقاتل انا عبد الله عن ابن جريج قراءة قال اخبرني الحسن بن مسلم
انه سمع طاوسا يسأل عن رفع اليدين في الصلوة قال رايت عبد الله وعبد الله
وعبد الله يرفعون ايديهم يعني عبد الله بن عمر وعبد الله بن عباس وعبد الله
ابن الزبير قال طاوس في التكبيرة الاولى التي للاستفتاح باليدين ارفع
مما سواها من التكبير قلت لعطاء ابلغك ان التكبيرة الاولى ارفع مما سواها
من التكبير قال لا قال البخاري ولو تحقق حديث مجاهد انه لم ير ابن عمر رفع
يديه لكان حديث طاوس وسالم ونافع ومحارب بن دثار وابي الزبير حين
راوه اولى لان ابن عمر رضي الله تعالى عنهما رواه عن رسول الله صلى الله
تعالى عليه وسلم فلم يكن يخالف الرسول مع ما رواه اهل العلم من اهل مكة والمدينة
واليمن والعراق يرفع يديه حتى لقد حدثني مسدد قال نا يزيد بن زريع

عن سعيد عن قتادة عن الحسن قال كان اصحاب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كانما
ايديهم المراوح يرفعونها اذا ركعوا واذا رفعوا رؤسهم حدثنا موسى بن
اسمعيل ثنا ابو هلال عن حميد بن هلال قال كان اصحاب النبي صلى الله تعالى
عليه وسلم اذا صلوا كان ايديهم حيال اذانهم كانها المراوح قال البخاري فلم يستثن
الحسن وحميد بن هلال احدا من اصحاب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم دون احد
حدثنا محمد بن مقاتل انا عبد الله انا زائدة بن قدامة ثنا عاصم بن
كليب الجرمي حدثنا ابي ان وائل بن حجر اخبره قال قلت لانظرن الى
صلوة رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كيف يصلي قال فنظرت اليه قال
فكبر ورفع يديه ثم لما اراد ان يركع رفع يديه مثلها ثم رفع راسه فرفع يديه
مثلها ثم كنت بعد ذلك في زمان فيه برد عليهم جل الثياب تحرك ايديهم
من تحت الثياب قال البخاري ولم يستثن وائل من اصحاب النبي صلى الله تعالى عليه
وسلم احدا اذا صلوا مع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم انه لم يرفع يديه قال البخاري
ويروى عن سفيان عن عاصم بن كليب عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمة قال قال
ابن مسعود رضي الله تعالى عنه الا اصلي لكم صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم
فصلى فلم يرفع يديه الا مرة وقال احمد بن حنبل عن يحيى بن ادم قال نظرت في
كتاب عبد الله بن ادريس عن عاصم بن كليب ليس فيه ثم لم يعد فهذا اصح لان
الكتاب احفظ عند اهل العلم لان الرجل يحدث بشيء ثم يرجع الى الكتاب
فيكون كما في الكتاب حدثنا الحسن بن الربيع ثنا ابن ادريس عن عاصم
بن كليب عن عبد الرحمن بن الاسود ثنا علقمة ان عبد الله رضي الله تعالى عنه

١٤

قال علمنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلوة فقام فكبر ورفع يديه ثم ركع
فطبق يديه فجعلها بين ركبتيه فبلغ ذلك سعدا فقال صدق اخي الا بل
قد نفعل ذلك في اول الاسلام ثم امرنا بهذا قال البخاري هذا المحفوظ عند
اهل النظر من حديث عبد الله بن مسعود وحدثنا الحميدي ثنا سفيان عن
يزيد بن ابي زياد ههنا عن ابن ابي ليلى عن البراء رضي الله تعالى عنه ان
النبي صلى الله عليه وسلم كان يرفع يديه اذا كبر قال سفيان لما كبر الشيخ لقنوه ثم
لم يعد فقال ثم لم يعد قال البخاري وكذلك روى الحفاظ من سمع من يزيد بن
ابي زياد قديما منهم الثوري وشعبة وزهير ليس فيه ثم لم يعد حدثنا
محمد بن يوسف ثنا سفيان عن يزيد بن ابي زياد عن ابن ابي ليلى عن البراء رضي
الله تعالى عنه قال كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يرفع يديه اذا كبر حذاء اذنيه
قال البخاري وروى وكيع عن ابن ابي ليلى عن اخيه عيسى والحكم بن عتيبة عن ابن
ابي ليلى عن البراء رضي الله تعالى عنه قال رأيت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم
يرفع يديه اذا كبر ثم لم يرفع قال البخاري وانما روى ابن ابي ليلى هذا من حفظه فاما
من حدث عن ابن ابي ليلى من كتابه فانما حدث عن ابن ابي ليلى عن يزيد فرجع
الحديث الى تلقين يزيد والمحفوظ ما روى عنه الثوري وشعبة وابن عيينة
قديما قال البخاري فاما احتجاج بعض من لا يعلم بحديث وكيع عن الاعمش
عن المسيب بن رافع عن تميم بن طرفة عن جابر بن سمرة رضي الله تعالى عنه
قال دخل علينا النبي صلى الله عليه وسلم ونحن رافعوا ايدينا في الصلوة فقال
ما لي اراكم رافعي ايديكم كانها اذناب خيل شمس اسكنوا في الصلوة فانما

15

وتشہد میں نہ قیام میں بعض بعض کو سلام کرتے سو منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد میں ہاتھ اٹھانے سے اور نہیں دلیل لاتا اس کے ساتھ جس کو حصہ علم کا ہو گا یہ معروف مشہور ہے نہیں اس میں اختلاف اور اگر ویسے ہی ہے جیسے کہا تو اول تکبیر کا رفع یدین اور عید کی تکبیرات کے رفع یدین سے منع ہو جائیں گے کیونکہ حاصل نہیں کی کسی رفع یدین کو کسی رفع یدین سے اور بیشک ثابت ہے وہ حدیث کہ حدیث کی ہم سے ابو نعیم نے کہا ہم سے مسعر نے عبید اللہ بن القبطیہ سے کہا سنا میں نے جابر بن سمرہ سے کہتے تھے جب ہم نماز پڑھتے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تو کہتے السلام علیکم السلام علیکم اور مسعر نے ہاتھ سے اشارہ کرکے بتا دیا تو آپ نے فرمایا کیا حال ہے ان لوگوں کا اشارہ کرتے ہیں ہاتھوں سے گویا وہ دمیں ہیں سرکش گھوڑوں کی کافی ہے ہر ایک کو کہ رکھے اپنا ہاتھ اپنی ران پر پھر سلام کرے اپنے بھائیوں کو داہنے بائیں۔ کہا بخاری نے ڈرنا چاہیے اس بات سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ

16

كان هذا في التشهد لا في القيام كان يسلم بعضهم على بعض فنهى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم عن رفع الأيدي في التشهد ولا يحتج بهذا من له حظ من العلم هذا معروف مشهور لا اختلاف فيه ولو كان كما ذهب إليه لكان رفع الأيدي في أول التكبيرة وأيضاً تكبيرات صلوة العيد منهياً عنها لأنه لم يستثن رفعاً دون رفع وقد ثبت حديث حدثناه أبو نعيم ثنا مسعر عن عبد الله بن القبطية قال سمعت جابر بن سمرة رضي الله تعالى عنهما يقول كنا إذا صلينا خلف النبي صلى الله عليه وسلم قلنا السلام عليكم السلام عليكم فأشار مسعر بيده فقال ما بال هؤلاء يؤمون بأيديهم كأنها أذناب خيل شمس إنما يكفي أحدكم أن يضع يده على فخذه ...... ثم يسلم على أخيه من عن يمينه ومن عن شماله قال البخاري فليحذر امرء أن يتقول على رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ما لم يقل قال الله عز وجل فليحذر الذين يخالفون عن أمره أن تصيبهم فتنة أو يصيبهم عذاب أليم حدثنا محمد بن يوسف ثنا سفيان عن عبد الملك قال سألت سعيد بن جبير عن رفع اليدين في الصلوة فقال هو شيء تزين به صلوتك حدثنا محمود أنا عبد الرزاق أنا ابن جريج أخبرني نافع أن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما كان يكبر بيديه حين يستفتح وحين يركع وحين يقول سمع الله لمن حمده وحين يرفع رأسه من الركوع وحين يستوي قائماً قلت لنافع كان ابن عمر يجعل الأولى أرفعهن قال لا قال أبو عبد الله ولم يثبت عند أهل النظر ممن أدركنا من أهل الحجاز وأهل العراق منهم عبد الله بن الزبير

باندھے اللہ تعالی نے فرمایا عز وجل نے سو ڈریں وہ لوگ جو خلاف کرتے ہیں اس کے حکم کا ایسا نہ ہو کہ آ پڑے ان پر کوئی بلا یا پہنچے ان کو عذاب دکھ کی۔ حدیث کی ہم سے محمد بن یوسف نے کہا ہم سے سفیان نے عبد الملک سے کہا پوچھا میں نے سعید بن جبیر سے رفع یدین کا نماز میں تو کہا وہ ایک چیز ہے کہ زینت دیتی ہے تیری نماز کو۔ حدیث کی ہم سے محمود نے کہا خبر دی ہم کو عبد الرزاق نے کہا خبر دی ہم کو ابن جریج نے کہا خبر دی مجھ کو نافع نے کہ ابن عمر [illegible]

١٧

وعلی بن عبد اللہ بن جعفر ویحیی بن معین واحمد بن حنبل واسحق بن راهویہ
هؤلاء اهل العلم من بین اهل زمانهم فلم یثبت عند احد منهم
علم فی ترک رفع الایدی عن النبی صلی اللہ تعالی وسلم ولا عن احد من اصحاب
النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انہ لم یرفع یدیہ حدثنا محمد بن مقاتل
ثنا عبد اللہ انبأ هشام عن الحسن وابن شهاب انهما کانا یقولان اذا کبر
احدکم للصلوۃ فلیرفع یدیہ حین یکبر وحین یرفع راسہ من الرکوع
وکان ابن سیرین یقول هو من تمام الصلوۃ حدثنا ابو الیمان
انا شعیب عن الزهری عن سالم بن عبد اللہ ان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
تعالی عنهما قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اذا افتتح التکبیر
فی الصلوۃ رفع یدیہ حین یکبر حتی یجعلهما حذو منکبیہ واذا کبر
للرکوع فعل مثل ذلک واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فعل مثل ذلک وقال
ربنا لک الحمد ولا یفعل ذلک حین یسجد ولا حین یرفع راسہ من السجود
قال البخاری وکان ابن المبارک یرفع یدیہ وهو اکبر اهل زمانہ علما فیما
یعرف فلو لم یکن عند من لم یعلم من السلف علم فاقتدی بابن المبارک فیما اتبع
الرسول واصحابہ والتابعین لکان اولی بہ من ان یتبع بقول من لا یعلم و
العجب ان یقول احدهم کان ابن عمر صغیرا فی عهد النبی صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم ولقد شهد النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لابن عمر بالصلاح حدثنا
یحیی بن سلیمان ثنا ابن وهب عن یونس عن سالم بن عبد اللہ عن ابیہ
عن حفصۃ رضی اللہ تعالی عنها ان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال ان عبد اللہ

ابن عمر رجل صالح حدثنا علي بن عبد الله ثنا سفيان قال قال عمرو قال ابن
عمر اني لاذكر عمر حين اسلم فقالوا اصبا عمر صبا فجاء العاص بن وائل فقال صبا
عمر فمه فانا له جار فتركوه قال البخاري وطعن من لا يعلم فقال في وائل بن
حجر ان وائل بن حجر من ابناء ملوك اليمن وقدم على النبي صلى الله تعالى
عليه وسلم فاكرمه واقطع له ارضا وبعث معه معاوية بن ابي سفيان رضي الله
تعالى عنه اخبرنا حفص بن عمر ثنا جامع بن مطر عن علقمة بن وائل عن ابيه
ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اقطع له ارضا وبعث معه معاوية
ابن ابي سفيان رضي الله تعالى عنه اخبرنا حفص بن عمر قال
حدثنا جامع بن مطر عن علقمة بن وائل عن ابيه ان النبي صلى الله تعالى عليه
وسلم اقطع له ارضا بحضرموت قال البخاري وقصة وائل بن حجر مشهور عند اهل
العلم وما ذكر النبي صلى الله تعالى عليه وسلم في امره وما اعطاه معروف بذهابه
الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم مرة بعد مرة ولو ثبت عن ابن مسعود والبراء
وجابر رضي الله تعالى عنهم عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم شيء لكان في علل
هؤلاء الذين لا يعلمون انهم يقولون اذا ثبت الشيء عن النبي صلى الله تعالى
عليه وسلم ان رؤساءنا لم ياخذوا بهذا وليس هذا بماخوذ لما يريد ان الحديث
بلا لقاء برايهم ولقد قال وكيع من طلب الحديث كما جاء فهو صاحب سنة و
من طلب الحديث ليقوى هواه فهو صاحب بدعة يعني ان الانسان ينبغي ان يلغي
رايه لحديث النبي صلى الله تعالى عليه وسلم حيث يثبت الحديث ولا يعلل بعلل
لا يصح ليقوي هواه وقد ذكر عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لا يؤمن احدكم

حتى يكون هواه تبعا لما جئت به وقد قال معمر اهل العلم كان الاول فالاول اعلم وهؤلاء الاخر فالاخر عندهم اعلم ولقد قال ابن المبارك كنت اصلى الى جنب النعمان بن ثابت فرفعت يدى فقال اما خشيت ان تطير فقلت ان لم اطر في الاولى لم اطر في الثانية قال وكيع رحمة الله على ابن المبارك كان حاضر الجواب فتحير الاخر وهذا اشبه من الذين عادون في غيهم اذ لم يبصروا

حدثنا عبد الله بن صالح حدثني الليث حدثني يونس عن ابن شهاب اخبرني سالم بن عبد الله ان عبد الله يعني ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال رايت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا قام الى الصلوة رفع يديه حتى يكونا حذو منكبيه ثم يكبر ويفعل حين يرفع راسه من الركوع ويقول سمع الله لمن حمده ولا يرفع حين يرفع راسه من السجود

حدثنا ابو النعمان ثنا عبد الواحد بن زياد ثنا محارب بن دثار قال رأيت عبد الله بن عمر اذا افتتح الصلوة كبر ورفع يديه واذا اراد ان يركع رفع يديه واذا رفع راسه من الركوع

حدثنا العباس بن الوليد ثنا عبد الاعلى ثنا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما انه كبر ورفع يديه واذا ركع رفع يديه واذا قال سمع الله لمن حمده رفع يديه ويرفع ذلك ابن عمر الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

حدثنا ابراهيم بن المنذر ثنا معمر ثنا ابراهيم بن طهمان عن ابي الزبير قال رأيت ابن عمر رضي الله تعالى عنهما حين قام الى الصلوة رفع يديه حتى يحاذي باذنيه وحين يرفع راسه من الركوع فاستوى قائما فعل مثل ذلك

حدثنا عبد الله بن صالح ثنا الليث حدثني نافع

19

ان عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه كان اذا استقبل الصلوة يرفع يديه واذا
ركع واذا رفع راسه من الركوع واذا قام من السجدتين كبر ورفع يديه
حدثنا موسى بن اسمعيل ثنا حماد بن سلمة عن ايوب عن نافع عن ابن
عمر رضی الله تعالیٰ عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا كبر رفع يديه
واذا رفع راسه من الركوع حدثنا موسى بن اسمعيل ثنا حماد بن سلمة عن ايوب
عن نافع عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما ان رسول الله صلى الله تعالى عليه و
سلم كان اذا كبر رفع يديه واذا ركع واذا رفع راسه من الركوع حدثنا
موسى بن اسمعيل ثنا حماد بن سلمة انا قتادة عن نصر بن عاصم عن مالك بن
الحويرث ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان اذا دخل في الصلوة رفع
يديه فروع اذنيه واذا رفع راسه من الركوع فعل مثله حدثنا محمود قال
ابن علية انا خالد ان ابا قلابة كان يرفع يديه اذا ركع واذا رفع راسه من
الركوع وكان اذا سجد بدأ بركبتيه وكان اذا قام اعتمد على يديه قال وكان
يطمئن في الركعة الاولى ثم يقوم وذكر عن مالك بن الحويرث رضى الله تعالى عنه
اخبرنا عبد الله بن محمد انا ابو عامر ثنا ابراهيم بن طهمان عن ابي الزبير
عن طاوس ان ابن عباس رضى الله تعالى عنهما كان اذا قام الى الصلوة رفع يديه
حتى يحاذي اذنيه واذا رفع رأسه من الركوع واستوى قائما فعل مثل ذلك
حدثنا محمد بن مقاتل انا عافية انا اسمعيل حدثني صالح بن كيسان
عن الاعرج عن ابي هريرة رضى الله تعالى عنه قال كان رسول الله صلى الله
تعالى عليه وسلم يرفع يديه حذو منكبيه حين يكبر يفتتح الصلوة وحين يركع

حدثنا اسمعيل عن نافع ان عبد الله ابن عمر رضي الله تعالى عنهما كان
اذا افتتح الصلوة رفع يديه حذو منكبيه واذا رفع راسه من الركوع
حدثنا محمد بن مقاتل انبا عبد الله بن عجلان قال سمعت النعمان بن ابي
عياش يقول لكل شيء زينة وزينة الصلوة ان ترفع يديك واذا كبرت و
اذا ركعت واذا رفعت راسك من الركوع حدثنا محمد بن مقاتل انا
عبد الله انا الاوزاعي حدثني حسان بن عطية عن القاسم بن مخيمرة قال
رفع الايدي للتكبير قال اراه حين يحيى حدثنا مقاتل عن عبد الله انا
وكيع عن ليث عن عطاء قال رايت جابر بن عبد الله وابا سعيد الخدري
وابن عباس وابن الزبير يرفعون ايديهم حين يفتتحون الصلوة واذا ركعوا
واذا رفعوا رؤسهم من الركوع حدثنا محمد بن مقاتل انا عبد الله انبا
عكرمة بن عمار قال رايت سالم بن عبد الله والقاسم بن محمد وعطاء ومكحولا
يرفعون ايديهم في الصلوة اذا ركعوا واذا رفعوا وقال جرير عن ليث عن عطاء
ومجاهد انهما كانا يرفعان ايديهما في الصلوة وكان نافع وطاؤس يفعلانه
عن ليث عن ابن عمر وسعيد بن جبير وطاؤس واصحابه انهم كانوا
يرفعون ايديهم اذا ركعوا حدثنا موسى بن اسمعيل ثنا عبد الواحد بن
زياد ثنا عاصم قال رايت انس بن مالك رضي الله تعالى عنه اذا افتتح الصلوة
كبر ورفع يديه ويرفع كلما ركع ورفع راسه من الركوع حدثنا
خليفة بن خياط ثنا يزيد بن زريع ثنا سعيد عن قتادة ان نصر بن عاصم
حدثهم عن مالك بن الحويرث رضي الله تعالى عنه قال رايت النبي صلى الله تعالى

عليه وسلم يرفع يديه اذا ركع واذا رفع راسه من الركوع حتى يحاذي بهما فروع
اذنيه وقال عبد الرحمن بن مهدي عن الربيع بن صبيح قال رايت محمدا والحسن وابا
نضرة والقاسم بن محمد وعطاء وطاؤسا ومجاهدا والحسن بن مسلم ونافعا و
ابن ابي نجيح اذا افتتحوا الصلوة رفعوا ايديهم واذا ركعوا واذا رفعوا رؤسهم من
الركوع قال البخاري وهؤلاء اهل مكة واهل المدينة واهل اليمن واهل العراق
قد تواطؤا على رفع الايدي وقال وكيع عن الربيع قال رايت الحسن ومجاهدا و
عطاء وطاؤسا وقيس بن سعد والحسن بن مسلم يرفعون ايديهم اذا ركعوا
واذا سجدوا وقال عبد الرحمن بن مهدي هذا من السنة وقال عمر بن يونس
حدثنا عكرمة بن عمار قال رأيت القاسم وطاؤسا ومكحولا وعبد الله بن
دينار وسالما يرفعون ايديهم اذا استقبل احدهم الصلوة وعند
الركوع والسجود وقال وكيع عن الاعمش عن ابراهيم انه ذكر لحديث
وائل بن حجر رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان يرفع يديه
اذا ركع واذا سجد قال ابراهيم لعله كان فعله مرة وهذا ظن منه لقوله لعله فعله
مرة مع ان وائلا ذكر انه رأى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم واصحابه غير مرة
يرفعون ايديهم ولا احتياج وائل الى الظنون لان معاينته اكثر من حسبان غيره
قال البخاري قد بينه زائدة فقال حدثنا عاصم ثنا ابي ان وائل بن حجر
اخبره قال قلت لانظرن الى صلوة رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كيف
يصلي فكبر ورفع يديه فلما ركع رفع يديه فلما رفع راسه رفع يديه بمثلها ثم رأيتهم
بعد ذلك في زمان فيه برد فرأيت الناس عليهم جل الثياب تحرك ايديهم تحت

۲۲ جواب قول ابراهيم لعله فعله مرة

لثياب هذا وائل بيّن في حديثه انه رأى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم
واصحابه يرفعون ايديهم مرة بعد مرة حدثنا عبد الله بن محمد ثنا ابن
ابي دريس ثنا عاصم بن كليب عن ابيه انه سمعه يقول سمعت وائل بن حجر
رضي الله تعالى عنه يقول قدمت المدينة لانظرن الى صلوة رسول الله صلى
الله تعالى عليه وسلم فافتتح الصلوة فكبر ورفع يديه فلما رفع راسه رفع يديه
حدثنا اسمعيل بن ابي اويس ثنا مالك عن نافع ان عبد الله بن عمر رضي
الله تعالى عنهما كان اذا افتتح الصلوة رفع يديه واذا رفع راسه من الركوع
حدثنا عياش ثنا عبد الاعلى ثنا حميد عن انس رضي الله تعالى عنه
انه كان يرفع يديه عند الركوع حدثنا ادم ثنا شعبة ثنا الحكم بن عتيبة
قال رأيت طاؤسا يرفع يديه اذا كبر واذا رفع راسه من الركوع قال
البخاري من زعم ان رفع الايدي بدعة فقد طعن في اصحاب النبي صلى الله
عليه وسلم والسلف ومن بعدهم واهل الحجاز واهل المدينة واهل مكة وعدة
من اهل عراق واهل الشام واهل اليمن وعلماء اهل خراسان منهم ابن المبارك حتى شيوخنا
عيسى بن موسى وابو احمد وكعب بن سعيد والحسن بن جعفر ومحمد بن سلام الا اهل
الراي منهم وعلي بن الحسن وعبد الله بن عثمان ويحيى بن يحيى وصدقة واسحق
وعامة اصحاب ابن المبارك وكان الثوري ووكيع وبعض الكوفيين لا يرفعون
ايديهم وقد رووا في ذلك احاديث كثيرة ولم يعيبوا على من رفع يديه
ولولا انها حق ما رووا تلك الاحاديث لانه ليس لاحد ان يقول على رسول
الله صلى الله تعالى عليه وسلم ما لم يقل ولم يفعل لقول النبي صلى الله عليه وسلم من تقول

٢٣

علی ما لم اقل فلیتبوأ مقعده من النار ولم یثبت عن احد من اصحاب النبی صلی
الله تعالی علیه وسلم انه لا یرفع یدیه ولیس اسانیده اصح من رفع الایدی حدثنا
محمد بن ابی بکر المقدمی ثنا معتمر عن عبید الله بن عمر عن ابن شهاب عن سالم بن
عبد الله عن ابیه عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم انه کان یرفع یدیه اذا دخل
فی الصلوة واذا اراد ان یرکع واذا رفع راسه واذا قام من الرکعتین یرفع
یدیه فی ذلک کله وکان عبد الله یفعله حدثنا قتیبة ثنا
هشیم عن الزهری عن سالم عن ابیه قال کان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم
یرفع یدیه اذا استفتح واذا رکع رفع یدیه واذا رفع راسه من الرکوع حدثنا
عبد الله بن صالح حدثنی اللیث عن عقیل عن ابن شهاب قال اخبرنی سالم بن
عبد الله ان عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال کان رسول الله صلی الله علیه
وسلم اذا افتتح الصلوة رفع یدیه حتی یحاذی بهما منکبیه واذا اراد ان یرکع و
ما رفع راسه من الرکوع حدثنا محمد بن عبد الله بن حوشب ثنا عبد
الوهاب ثنا عبید الله عن نافع عن ابن عمر رضی الله تعالی عنهما انه کان
یرفع یدیه اذا دخل فی الصلوة واذا رکع واذا قال سمع الله لمن حمده واذا قام
من الرکعتین یرفعهما وعن الزهری عن سالم عن عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما
مثله وزاد وکیع عن العمری عن نافع عن ابن عمر رضی الله تعالی عنهما عن النبی
صلی الله تعالی علیه وسلم انه کان یرفع یدیه اذا رکع واذا سجد قال البخاری
المحفوظ ما روی عبید الله وایوب ومالک وابن جریج واللیث وعدة من
اهل الحجاز واهل العراق عن نافع عن ابن عمر رضی الله تعالی عنهما فی رفع الایدی

Marfat.com

عند الركوع واذا رفع راسه من الركوع ولو صح حديث العمري عن نافع عن ابن
عمر رضي الله تعالى عنهما لم يكن مخالفا للاول لان اولئك قالوا اذا رفع راسه
من الركوع فلو ثبت لاستعملناكليهما وليس هذا من الخلاف الذي يغلب بعضهم بعضا
لان هذه زيادة في الفعل والزيادة مقبولة اذا ثبت وقال وكيع عن ابن ابي
ليلى عن نافع عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما وعن ابن ابي ليلى عن الحكم عن مقسم
عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال لا يرفع
الايدي الا في سبعة مواطن في افتتاح الصلوة واستقبال القبلة وعلى الصفا
والمروة وبعرفات وجمع وفي المقامين وعند الجمرتين وقال علي بن مسهر و
المحاربي عن ابن ابي ليلى عن الحكم عن مقسم عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما
عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وقال شعبة ان الحكم لم يسمع من مقسم الا اربعة
احاديث ليس فيها هذا الحديث وليس هذا من المحفوظ عن النبي صلى الله تعالى
عليه وسلم لان اصحاب نافع خالفوا وحديث الحكم عن مقسم مرسل وقد روى
طاؤس وابو جمرة وعطاء انهم راوا ابن عباس رضي الله تعالى عنهما يرفع يديه
عند الركوع واذا رفع راسه من الركوع مع ان حديث ابن ابي ليلى لو صح برفع
يديه في سبعة مواطن لم يقل في حديث وكيع لا يرفع الا في هذه المواطن فترفع
في هذه المواطن وعند الركوع واذا رفع راسه حتى يستعمل هذه الاحاديث كلها وليس هذا من التضاد
وقد قال هؤلاء ان الايدي ترفع في تكبيرات العيدين الفطر والاضحى وهي اربع عشرة تكبيرة وقولهم
هذا ليس في حديث ابن ابي ليلى وقد قال بعض الكوفيين يرفع يديه في تكبيرة الجنازة وهي اربع تكبيرات فهذا
كلها زيادة على ابن ابي ليلى في قدره وعن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم من وجه غير هذا في السبعة حدثنا

موسى بن اسمعيل ثنا مسدد ثنا حماد بن سلمة عن ثابت عن انس رضي الله
تعالى عنه ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان يرفع يديه في الاستسقاء حدثنا
مسدد ثنا ابو عوانة عن سماك بن حرب عن عكرمة عن عائشة رضي الله
تعالى عنها زعم انه سمع منها انها رأت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يدعو
رافعا يديه يقول انما انا بشر فلا تعاقبني ايما رجل من المؤمنين آذيته او
شتمته فلا تعاقبني فيه حدثنا علي ثنا سفيان عن ابن ابي الزناد عن الاعرج
عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال استقبل رسول الله صلى الله تعالى عليه
وسلم القبلة وتهيأ ورفع يديه وقال اللهم اهد دوسا وأت بهم حدثنا
ابو النعمان ثنا حماد بن زيد ثنا حجاج الصواف عن ابي الزبير عن جابر بن عبد الله
رضي الله تعالى عنهما ان الطفيل بن عمرو قال للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم هل
لك في حصن ودوس فابى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لما ذكر الله للانصار
هاجر الطفيل وهاجر معه رجل من قومه فمرض فجاء الى قرن فاخذ مشقصا
فقطع ودجيه فمات فرآه الطفيل في المنام فقال ما فعل الله بك قال غفر لي بهجرتي
الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال ما شأن يديك قال قيل لنا لن نصلح منك ما افسدت
من نفسك فقصها الطفيل على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وقال ليديه
فقال اللهم وليديه فاغفر فرفع يديه حدثنا قتيبة عن عبد العزيز
بن محمد عن علقمة بن ابي علقمة عن امه عن عائشة رضي الله تعالى عنها انها
قالت خرج رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ذات ليلة فارسلت بريرة في
اثره لتنظر اين يذهب فسلك نحو البقيع الغرقد فوقف في ادنى البقيع ثم

٢٦

رفع يديه ثم انصرف فرجعت بريرة فاخبرتني فلما اصبحت سألته فقلت
يا رسول الله اين خرجت الليلة قال بعثت الى اهل البقيع لاصلي عليهم حدثنا
مسلم ثنا شعبة عن عبد ربه بن سعيد عن محمد بن ابراهيم التيمي قال اخبرني من
رأى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يدعو عند احجار الزيت باسطا كفيه حدثنا
يحيى بن موسى ثنا عبد الحميد ثنا اسمعيل هو ابن عبد الملك عن ابن ابي مليكة
عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت رأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم
رافعا يديه حتى بدا ضبعيه يدعو لعثمان رضي الله تعالى عنه حدثنا
ابو نعيم ثنا الفضيل بن مرزوق عن عدي بن ثابت عن ابي حازم عن ابي هريرة
رضي الله تعالى عنه قال ذكر النبي صلى الله تعالى عليه وسلم الرجل يطيل السفر اشعث
اغبر يمد يديه الى الله عز وجل يا رب يا رب ومطعمه حرام ومشربه حرام وملبسه
حرام وغذي بالحرام فانى يستجاب لذلك اخبرنا مسلم انا عبد الله
بن داود عن نعيم بن حكيم عن ابي مريم عن علي رضي الله تعالى عنه قال جاءت امرأة
الوليد جاءت الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم تشكو اليه زوجها يضربها فقال
لها اذهبي فقولي له كيت كيت فذهبت ثم رجعت فقالت انه عاد يضربني
فقال لها اذهبي فقولي له ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يقول لك فذهبت ثم
عادت فقالت انه يضربني فقال اذهبي فقولي له كيت وكيت فقالت انه يضربني
فرفع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يده وقال اللهم عليك بالوليد حدثنا
محمد بن سلام ثنا اسمعيل بن جعفر عن حميد عن انس رضي الله تعالى عنه قال
قحط المطر عاما فقام بعض المسلمين الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يوم الجمعة

۲۶

Marfat.com

فقال یا رسول اللہ قحط المطر واجدبت الارض وھلک المال فرفع یدیہ وما
نری فی السماء سحابۃ فمد یدیہ حتی رایت بیاض ابطیہ یستسقی اللہ عز وجل
فما صلینا الجمعۃ حتی اھم الشاب القریب الدار الرجوع الی اھلہ فدامت جمعۃ حتی کانت
الجمعۃ التی تلیھا قال یا رسول اللہ تھدمت البیوت وحبس الرکبان فتبسم
لسرعۃ ملالۃ ابن ادم وقال بیدہ اللھم حوالینا ولا علینا فتکشطت عن المدینۃ
حدثنا مسدد ثنا یحیی بن سعید عن جعفر حدثنی ابو عثمان قال کنا
نحن وعمر یؤم الناس ثم یقنت بنا عند الرکوع یرفع یدیہ حتی یبدو
کفاہ ویخرج ضبعیہ حدثنا قبیصۃ ثنا سفیان عن ابی علی ھو جعفر
ابن میمون بیاع الانماط قال سمعت ابا عثمان قال کان عمر یرفع
یدیہ فی القنوت حدثنا عبد الرحیم المحاربی ثنا زائدۃ عن لیث عن
عبد الرحمن بن الاسود عن ابیہ عن عبد اللہ انہ کان یقرأ فی اخر رکعۃ
من الوتر قل ھو اللہ ثم یرفع یدیہ فیقنت قبل الرکعۃ قال البخاری
وھذہ الاحادیث کلھا صحیحۃ عن رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم واصحابہ لا یخالف بعضھا بعضا ولیس فیھا متضاد لانھا فی
مواطن مختلفۃ قال ثابت عن انس رضی اللہ تعالی عنہ ما رایت النبی صلی
اللہ تعالی علیہ وسلم یرفع یدیہ فی الدعاء الا فی الاستسقاء فاخبر انس رضی
اللہ تعالی عنہ بما کان عندہ ما رای من النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و
لیس ھذا بمخالف لرفع الایدی فی اول التکبیرۃ وقد ذکر انس رضی اللہ تعالی
عنہ ایضا ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کان یرفع یدیہ

اذا كبر واذا ركع وقول في الدعاء سوى الصلوة وسوى رفع الايدي في القنوت
حدثنا محمد بن بشار عن يحيى بن سعيد عن حميد عن انس رضي الله
تعالى عنه انه كان يرفع يديه عند الركوع حدثنا ادم
بن ابي اياس ثنا شعبة ثنا قتادة عن نصر بن عاصم عن مالك بن
الحويرث رضي الله تعالى عنه قال كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يرفع
يديه اذا كبر واذا ركع واذا رفع راسه من الركوع حذاء اذنيه قال البخاري
والذي يقول كان النبي صلى الله عليه وسلم يرفع يديه عند
الركوع واذا رفع راسه من الركوع وما زاد على ذلك ابو حميد في
عشرة من اصحاب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان يرفع يديه اذا قام
من السجدتين كله صحيح لانهم لم يحكوا صلوة واحدة فيختلفوا في تلك
الصلوة بعينها مع انه لا اختلاف في ذلك انما زاد بعضهم على بعض
والزيادة مقبولة من اهل العلم والذي قال ابو بكر بن عياش
عن حصين عن مجاهد قال ما رايت ابن عمر رضي الله تعالى عنهما
يرفع يديه في شيء من الصلوة الا في التكبيرة الاولى فقد خولف في
ذلك عن مجاهد قال وكيع عن الربيع بن صبيح قال رأيت مجاهدا يرفع
يديه اذا ركع واذا رفع راسه من الركوع وقال جرير عن ليث عن مجاهد
انه كان يرفع يديه وهذا احفظ عند اهل العلم قال صدقة ان
الذي يروي حديث مجاهد عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما انه لم يرفع
يديه الا في اول التكبيرة كان صاحبه قد تغير باخره والذي رواه

29

بعض کی حدیث پر فقط زیادت کی ہے اور اہل علم کی زیادتی مقبول ہے اور جو کہا ابوبکر بن عیاش نے حصین سے انہوں نے مجاہد سے کہا نہیں دیکھا میں نے ابن عمر کو رفع یدین کرتے نماز میں کسی چیز سوائے تکبیر اولی کے

الربیع ولیث اولی مع ابن طاؤسًا وسالمًا ونافعًا وابا الزبیر ومحارب بن
دثار وغیرہم قالوا رأینا ابن عمر یرفع یدیہ اذا کبّر واذا رکع۔ قال مبشر بن
اسمعیل ثنا تمام بن نجیح قال نزل عمر بن عبد العزیز علی باب خلف
فقال انطلقوا بنا نشہد الصلوٰۃ مع امیر المؤمنین فصلی بنا الظہر
والعصر ورأیتہ رفع یدیہ حین رکع حدثنا محمد بن مقاتل انبا
عبد اللہ انبا یونس عن الزہری ثنا سالم عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
تعالی عنہما قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اذا قام فی
الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی یکونا حذو منکبیہ وکان یفعل ذلک اذا رفع
راسہ من الرکوع فیقول سمع اللہ لمن حمدہ ولا یفعل ذلک فی السجود
حدثنا موسی بن اسمعیل ثنا حماد بن سلمۃ عن یحیی بن ابی اسحاق
قال رأیت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ یرفع یدیہ بین السجدتین
قال البخاری وحدیث النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اولی
حدثنا علی بن عبد اللہ ثنا سفیان ثنا عمرو بن
دینار عن سالم بن عبد اللہ قال سنۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم احق ان یتبع حدثنا قتیبۃ ثنا سفیان عن عبد الکریم
عن مجاہد قال لیس احد بعد النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الا یؤخذ
من قولہ ویترک الا النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم حدثنا الہذیل بن
سلیمان ابو عیسی قال سألت الاوزاعی قلت یا ابا عمرو ما تقول فی رفع الایدی
مع کل تکبیرۃ وہو قائم فی الصلوٰۃ قال ذلک الامر الاول وسئل الاوزاعی عن الایمان

٣٠

وانا اسمع عن الایمان فقال الایمان یزید وینقص فمن زعم ان الایمان
لا یزید ولا ینقص فهو صاحب بدعة فاحذره وه حدثنا محمد بن
عرعرة ثنا جریر بن حازم قال سمعت نافعا قال کان ابن عمر رضی الله
تعالی عنهما اذا کبر علی الجنازة رفع یدیه حدثنا علی بن عبد الله
ثنا عبد الله بن ادریس قال سمعت عبید الله عن نافع عن ابن عمر رضی
الله تعالی عنهما انه قال یرفع یدیه فی کل تکبیرة علی الجنازة واذا قام من
الرکعتین قال احمد بن یونس ثنا زهیر ثنا یحیی بن سعید ان نافعا
اخبره ان عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما کان اذا صلی علی الجنازة
رفع یدیه حدثنا ابو الولید ثنا عمر بن ابی زائدة قال رأیت قیس
بن ابی حازم کبر علی جنازة فرفع یدیه فی کل تکبیرة حدثنا محمد
بن ابی بکر المقدمی ثنا ابو معشر یوسف البراء عن موسی بن دهقان
قال رأیت ابان بن عثمان یصلی علی الجنازة یرفع یدیه اول التکبیرة
حدثنا علی بن عبد الله وابراهیم بن المنذر قالا ثنا معن بن عیسی
ثنا ابو الغصن قال رأیت نافع بن جبیر یرفع یدیه فی کل تکبیرة علی
الجنازة حدثنا محمد بن المثنی ثنا الولید بن مسلم قال سمعت الاوزاعی
عن غیلان بن انس قال رأیت عمر بن عبد العزیز یرفع یدیه مع کل تکبیرة
یعنی الجنازة حدثنا علی بن عبد الله ثنا زید بن الحباب ثنا
عبد الله بن العلاء قال رأیت مکحولا یصلی علی الجنازة یکبر علیها اربعا
و یرفع یدیه مع کل تکبیرة حدثنا علی بن عبد الله ثنا ابو مصعب

صالح بن عبيد قال رأيت وهب بن منبه يمشي مع جنازة فكبر اربعا يرفع يديه مع كل تكبيرة حدثنا علي بن عبد الله ثنا عبد الرزاق انا معمر عن الزهري انه كان يرفع يديه مع كل تكبيرة على الجنازة وقال وكيع عن سفيان عن حماد سألت ابراهيم فقال يرفع يديه مع اول تكبيرة وخالفه محمد بن جابر عن حماد عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله ان ابا بكر وعمر رضي الله تعالى عنهما قال البخاري وحديث الثوري اصح عند اهل العلم مع انه قد روي عن عمر رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم من غير وجه انه رفع حدثنا محمد بن يحيى قال علي ما رأيت احدا من مشيختنا الا يرفع يديه في الصلوة قال البخاري قلت له سفيان كان يرفع يديه قال نعم قال البخاري قال احمد بن حنبل رأيت معتمر او يحيى بن سعيد وعبد الرحمن واسمعيل يرفعون ايديهم عند الركوع واذا رفعوا رؤسهم حدثنا علي بن عبد الله ثنا ابن ابي عدي عن الاشعث قال كان الحسن يرفع يديه في كل تكبيرة على الجنازة

تمت

قال الحافظ ابن حجر في مقدمة فتح الباري قال ابو حاتم الرازي لم يخرج من خراسان قط احفظ من محمد بن اسمعيل ولا قدم منها الى العراق اعلم منه وقال امام الائمة ابو بكر بن محمد بن اسحق بن خزيمة ما تحت اديم السماء اعلم بالحديث من محمد بن اسمعيل البخاري قال له مسلم اشهد انه ليس في الدنيا مثلك وتصانيفه اكثر من ان تذكر ومن تصانيفه الادب المفرد يرويه عنه احمد بن محمد بن الجليل بالجيم والجزء رفع اليدين في الصلوة والقراءة خلف الامام يرويهما عنه محمود بن اسحق الخزاعي وهو اخر من حدث عنه ببخارا الى اخر ما قال وكان وفاته رحمة الله تعالى عليه ليلة السبت ليلة عيد الفطر سنة ست وخمسين ومائتين وكانت مدة عمره اثنين وستين سنة الا ثلثة عشر يوما تغمده الله برحمته امين انتهى ما في المقدمة

تمت

صالح بن عبید نے کہا میں نے دیکھا وہب بن منبہ کو جاتا جنازہ کے ساتھ تو تکبیر کہی چار تکبیریں رفع یدین کیا ہر تکبیر کے ساتھ۔ حدیث کہا ہم سے علی بن عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے کہا خبر دی ہم کو معمر نے زہری سے کہ وہ رفع یدین کرتے تھے ہر تکبیر کے ساتھ جنازہ پر اور کہا وکیع نے سفیان سے اس نے حماد سے کہا پوچھا میں نے ابراہیم سے تو کہا رفع یدین کرے اول تکبیر کے ساتھ اور خلاف کیا اس کا محمد بن جابر نے حماد سے اس نے ابراہیم سے اس نے علقمہ سے اس نے عبد اللہ سے کہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما۔ کہا بخاری نے اور حدیث ثوری کی زیادہ صحیح ہے اہل علم کے نزدیک ساتھ اس کے کہ روایت کی گئی ہے عمر رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی طرق سے کہ آپ نے رفع یدین کیا۔ حدیث کی ہم سے محمد بن یحیی نے کہا علی نے میں نے نہیں دیکھا اپنے استادوں میں کسی کو مگر رفع یدین کرتے تھے نماز میں۔ کہا بخاری نے کہا میں نے ان سے سفیان رفع یدین کرتے تھے کہا ہاں۔ کہا بخاری نے کہا احمد بن حنبل نے میں نے دیکھا معتمر اور یحیی بن سعید اور عبد الرحمن اور اسمعیل کو رفع یدین کرتے تھے رکوع کے وقت اور سر اٹھانے کے وقت۔ حدیث کی ہم سے علی بن عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی عدی نے اشعث سے کہا حسن رفع یدین کرتے تھے ہر تکبیر میں جنازہ پر

تمت

باہتمام شیخ ... شیخ محی الدین ... تاجر کتب ... کشمیری بازار